

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے نصاب کے مطابق



جہانگیری

# ریاض الصالحین

من کلام سکید المرسلین

للإمام الحافظ الفقیہ ابي زكريا يحيى الدين يحيى النوري

الترقي سنة ٦٧٦ هجرية

رحمه الله تعالى

جلد او

توہ

ابوالعلاء محمد بن يحيى النوري





تنظیم المدارس کے نصاب کے مطابق

# رياض الصالحين

من كلام سيّد المرسلين

للإمام الحافظ الفقيه أبي زكريا يحيى الدين يحيى النوري  
الترقي سنة ٦٧٦ هجرية

رحمته الله تعالى

جلد اول



أبو العلاء محمد بن الحسين بن هبة النخعي



رقیبہ سنٹر، ایم اڈو بازار لاہور  
فون: 042-7246006

بیت البرادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ



نام کتاب \_\_\_\_\_ ریاض الصالحین

تصنیف \_\_\_\_\_  
 للإمام الناظر الفقیہ أبی زکریا محیی الدین محیی النوری  
 المرقی سنة ۶۷۶ ھجرية  
 رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ \_\_\_\_\_ ابو العلاء محمد بن محمد بن بہانگیر

کمپوزنگ \_\_\_\_\_ ورڈز میکر

باہتمام \_\_\_\_\_ ملک شبیر حسین

سن اشاعت \_\_\_\_\_ اگست 2008ء شعبان ۱۴۲۹ھ

پروف ریڈنگ \_\_\_\_\_ ملک محمد یونس

سرورق \_\_\_\_\_ ہافو کرافٹس

قیمت \_\_\_\_\_

جميع حقوق الطبع محفوظة للناشر  
 All the rights are reserved  
 جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اسٹاک

مکتبہ قادریہ

ڈاکٹر ہاؤس، مارکیٹ لاہور، 042-7226193

ملک نظام حسن امجدی

0321-8226193

زبیدہ سنٹر، ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

شبیر برادرز

صدر وی اسٹیشن

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے۔ تاہم اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔



## شرفِ انتساب

حضورِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے  
سلسلہ قادریہ کے عظیم شیخ طریقت

حضرت شیخ عماد الدین ابوصالح نصر الکیلانی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

دید ہر کسی کہ آن قد بالک

گفت بہمان ربی الاعلیٰ

نیاز مند

محمد محی الدین

اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے





علم حدیث کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس کرنے والوں کے لیے

# دُعا نبوی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
وَعَلَى مَنْ تَرْضَى مِنْ خَلْقِكَ  
وَعَلَى مَنْ تَرْضَى مِنْ عِبَادِكَ  
وَعَلَى مَنْ تَرْضَى مِنْ مَخْلُوقِكَ  
وَعَلَى مَنْ تَرْضَى مِنْ مَخْلُوقِكَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
وَعَلَى مَنْ تَرْضَى مِنْ خَلْقِكَ  
وَعَلَى مَنْ تَرْضَى مِنْ عِبَادِكَ  
وَعَلَى مَنْ تَرْضَى مِنْ مَخْلُوقِكَ  
وَعَلَى مَنْ تَرْضَى مِنْ مَخْلُوقِكَ

اَمِنْ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِمْ وَآلِهِمْ  
وَسَلَامِكَ وَرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ



## عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے۔ جس نے ہمیں مسلمانوں کے گھرانے میں پیدا کیا اور اسلامی تعلیمات کی خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت دی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بنی نوع انسان تک پہنچایا

ہے۔

.....

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ آپ کے ادارے کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے اکابرین اہل سنت کے فتاویٰ جات اتنی تعداد میں شائع کیے کہ کتب فتاویٰ اور شبیر برادرز لازم و ملزوم سمجھے جانے لگے اُس کے بعد جب ادارے کی انتظامیہ نے علم حدیث کی خدمت کا بیڑا اٹھایا تو اس میدان میں بھی ادارے کی خدمات نے اپنے ظاہری و باطنی معیار کی وجہ سے خاص و عام سے اپنی انفرادیت کا لوہا منوایا۔

آپ کا ادارہ اس سے پہلے ”صحیح بخاری“، ”صحیح مسلم“، ”موطا امام مالک“، ”سنن دارمی“، ”آثار سنن“ جیسی عظیم مستند کتابوں کو اُن کے شایان شان طریقے سے شائع کر چکا ہے۔ اس کے بعد ہم نے درس نظامی کے نصاب میں شامل ایک اور مختصر مجموعے ”اربعین نووی“ کو شائع کیا جس نے اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے اساتذہ کرام اور طلباء عظام سے بھرپور خراج تحسین حاصل کیا۔

.....

اب آپ کا ادارہ علم حدیث کے ایک اور عظیم تاریخی مجموعے ”ریاض الصالحین“ کا ترجمہ پیش کر رہا ہے جسے ساتویں صدی ہجری کے ممتاز محدث امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا اور احادیث کی مستند کتب سے روزمرہ معاملات سے متعلق احادیث کا انتخاب اس مجموعے میں شامل کر دیا ہے اس لیے یہ کتاب علماء کرام درس دینے والے مبلغین اور علم حدیث سے دلچسپی رکھنے والے عام قارئین کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اس کے ساتھ اس امر کا تذکرہ بھی فائدے سے خالی نہیں ہوگا کہ اس کتاب کی پہلی جلد درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے۔ اس لیے یہ مدارس کے اساتذہ اور طلبہ و طالبات کے لیے بھی ایک



نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگی۔

کتاب کے زچے کی خدمت ہمارے فاضل دوست ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے۔ ہم نے اپنی بساط کے مطابق بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ احادیث نبویہ کے ان نوار سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کریں اور انہیں امت تک منتقل کریں۔

آخر میں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں کتاب کے مرتب اور مترجم کے ہمراہ ادارے کی جملہ انتظامیہ و کارکنان و متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے دین اور اُس کی تعلیمات کا علم حاصل کرنے، اُن پر عمل پیرا ہونے اور ان کی نشر و شاعت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کرے۔

آپ کا مخلص

ملک شبیر حسین



## حدیث دل

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے انبیاء صدیقین، شہداء اور ”صالحین“ پر خاص انعام و اکرام کیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جس کے گھر اور منبر کے درمیان کی جگہ ”ریاض“ جنت میں سے ایک ”روضہ“ ہے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے اصحاب، ازواج، اہل بیت اور آپ کی امت کے علماء، صلحاء پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔



نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو دوسروں تک منتقل کرنے کی جس مقدس مذہبی روایت کا آغاز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہوا تھا وہ آج تک جاری ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو قیامت تک جاری رہے گی۔ بلاشبہ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا خاص فضل ہوتا ہے جو علم حدیث کی کسی بھی حوالے سے کوئی بھی خدمت کرتے ہوں ہم پر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کا یہ خاص فضل ہے کہ اس نے ہمیں احادیث کی تحریری خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت دی اس سلسلے میں کچھ کام شائع ہو کر عوام و خاص تک پہنچ چکا ہے اور کچھ تکمیل کے مختلف مراحل میں ہے۔ ان میں سے ایک اب شائع ہونے جا رہا ہے۔ یہ علم حدیث کا مشہور اور مستند مجموعہ ”ریاض الصالحین“ ہے جسے مشہور محدث امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا ہے۔ اس سے پہلے ہم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتب کردہ ایک اور مجموعے ”اربعین نووی“ کا ترجمہ کرنے کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ ”اربعین نووی“ کی طرح ”ریاض الصالحین“ بھی درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے۔ ہم اساتذہ اور طلباء سے معذرت خواہ ہیں کہ ”ریاض الصالحین“ کی شرح کی شکل میں وہ خدمت نہیں کر سکے جو کرنی چاہیے تھی۔

ترجمہ کرتے ہوئے ”ریاض الصالحین“ کا جو نسخہ پیش نظر رہا وہ ”نزہۃ المتقین“ نام کی شرح کے ہمراہ تھا۔ یہ شرح چند اہل علم نے اجتماعی طور پر تحریر کی ہے ہمارے سامنے اس کا جو نسخہ ہے وہ ”موسسة الرسالة، بیروت لبنان“ سے 1397ھ بمطابق 1977ء میں یعنی آج سے تقریباً تیس سال پہلے شائع ہوا۔

ہم نے پہلے یہ ارادہ کیا تھا کہ اپنے عام اسلوب کے مطابق ”ریاض الصالحین“ کی احادیث کی تخریج کریں گے۔ لیکن کچھ



پنی وتائی اور کابلی کی وجہ سے اور بچو دیگر معاملات میں مشغولیت کے باعث ہم ایسا نہیں کر سکے اس لیے ہم نے ”ریاض الصالحین“ کی ایک اور عربی شریعت سے احادیث کی تخریج یہاں نقل کر دی ہے۔ یہ تحقیق و تخریج استاد عصام الدین صبا بطی نے کی ہے۔

.....

”ریاض الصالحین“ کے اس ترجمے کا انتساب ہم نے ”شیخ محمد الدین ابوصالح نصر الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ“ کے نام کیا ہے جو حضرت شیخ عبدالقادر احسنی احمسنی الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں اور سلسلہ قادری کے اکابر مشائخ میں سے ایک ہیں۔

.....

ہم اپنے ان تمام احباب کے ممنون و مشکور ہیں جنہوں نے ترجمے کے دوران دامنے درمے، سخن، قدمے کسی بھی حوالے سے ہمارے ساتھ عنایت و مہربانی کا سلوک روا رکھا ان میں سر فہرست ہمارے دوست محمد خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا، محترم شفاقت علی اور محترم سرفراز احمد جنہوں نے بڑی محنت کے ساتھ مسودہ تحریر کیا، محترم محمد خرم علی، فیصل رشید، علی مصطفیٰ جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ مسودے کو کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا، محترم یونس ملک جنہوں نے پروف ریڈنگ کی۔ محترم عارف نوشاہی جنہوں نے سرورق کی خطاطی کی۔ محترم احمد رضا جنہوں نے خوبصورت سرورق ڈیزائن کیا۔ محترم منصور صاحب جنہوں نے اپنی ذاتی نگرانی میں یہ کام کروایا۔ خلیفہ مجید صاحب اور برادر عمرفان حسین جن کی محنت کے نتیجے میں کتاب کی خوبصورت جلد تیار ہوئی اور ملک شبیر حسین جن کی ذاتی دلچسپی اور لگن کے نتیجے میں اس وقت یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

سب سے آخر میں شکر یہ کہ سب سے زیادہ مستحق ہمارے اساتذہ و مشائخ، والدین، بہن بھائی جن کی دعاؤں نے ہمیں اس منزل تک پہنچایا۔ بطور خاص برادر محترم حافظ محمد بلال حسن، جن کے تعاون کی بدولت ہم یکسوئی کے ساتھ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہوئے۔

سب سے آخر میں عبدالحمید عدم کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے

عدم بھی ہے تیرا حکایت کدہ  
کہاں تک گئے ہیں فسانے تیرے

محمد محی الدین

اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے



## حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ نسب:

آپ کا نام یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعۃ بن حزام ہے۔

اسم منسوب:

آپ کا اسم منسوب ”نووی“ ہے۔ جو علاقے ”نووی“ کی طرف منسوب ہے یہ شام کے علاقے ”حوران“ کی ایک بستی ہے۔

پیدائش:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ محرم کے مہینے میں 631ھ میں ”نووی“ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین نہایت نیک اور پرہیزگار تھے۔

تعلیم و تربیت:

آپ نے دس برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنے کا آغاز کیا اور اس کے ہمراہ اسی علاقے میں بعض اہل علم سے علم فقہ سیکھنا شروع کیا۔

دمشق آمد:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ 649ھ میں اپنے والد کے ہمراہ دمشق آگئے جہاں آپ نے ”مدرسہ دارالحدیث“ اور اس کے علاوہ ”مدرسہ رواجیہ“ جو مسجد اموی کے ساتھ مشرقی جانب ہے، میں علوم و فنون کی تحصیل کی۔

حج کی سعادت:

641ھ میں آپ نے اپنے والد کے ہمراہ حج کی سعادت حاصل کی اور پھر واپس دمشق آگئے۔

درس و تدریس:

665ھ میں آپ مدرسہ ”دارالحدیث“ کے ناظم اور مدرس مقرر ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر 34 برس تھی۔

تصنیف و تالیف:

660ھ میں آپ کی عمر 39 برس تھی آپ نے تصنیف و تالیف کا آغاز کیا۔ آپ کے اوقات اور معاملات میں بڑی

برکت تھی۔ آپ نے کئی موضوعات پر یادگار تصانیف چھوڑی ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(1) شرح صحیح مسلم: یہ صحیح مسلم کی سب سے زیادہ مقبول اور معروف شرح ہے۔ جس میں آپ نے نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ صحیح مسلم کی احادیث کی شرح بیان کی ہے۔

(2) ریاض الصالحین: اس کتاب میں آپ نے اہم کتب حدیث کے حوالے سے روزمرہ معاملات سے متعلق مستند روایات اکٹھی کی ہیں۔ اس کتاب کی کئی شروحات تحریر کی گئی ہیں اور اسی کتاب کا ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

(3) اربعین: یہ کتاب ”اربعین نووی“ کے نام سے مشہور ہے اور اپنی جامعیت اور اختصار کی وجہ سے بہت مقبول ہے۔

(4) شرح المہذب: یہ امام ابو اسحاق شیرازی کی مشہور کتاب ”المہذب“ کی شرح ہے۔ ”المہذب“ فقہ شافعی کا بنیادی ماخذ ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں فقہاء کے اختلاف اور اس کے اسباب کا تذکرہ کیا ہے اور دلائل کے ہمراہ فقہ شافعی کی برتری ثابت کی ہے۔

(5) الاذکار: اس میں روزمرہ دعاؤں اور صبح و شام کے اوراد و وظائف سے متعلق احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ اپنے موضوع پر منفرد اور الجواب کتاب ہے۔

### امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال:

676ھ میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آبائی قصبے ”نووی“ واپس آ گئے۔ واپسی سے پہلے انہوں نے اپنے اساتذہ و مشائخ کے مزارات کی زیارت کی، بیت المقدس کی زیارت کی، ”الخلیل“ نامی شہر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے مزارات کی زیارت کی اور واپس ”نووی“ آ گئے۔ یہاں آپ بیمار ہو گئے اور 24 رجب 676ھ میں 45 برس کی عمر میں آپ نے دائمی اجل کو لبیک کہا۔

اس وقت نے قاضی القضاة قاضی عزالدین محمد بن الصالح نے ایک بڑے ہجوم کے ہمراہ آپ کی قبر پر حاضر ہو کر نماز جنازہ ادا کی۔

اللہ تعالیٰ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے برزخی درجات کو بلند کرے اور انہیں قیامت کے دن انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا ساتھ نصیب کرے۔ (آمین)

نوٹ: یہ سوانحی خاکہ ”نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین“ کے آغاز میں موجود امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔ ان کے مؤلفین نے اپنی تحقیق کے درج ذیل ماخذ کی نشاندہی کی ہے۔

(1) البدایہ والنہایہ، (2) مرآة الجنان (3) الاعلام (4) طبقات الشافعیہ (5) النووی: للطبرطادی۔



## ترتیب ابواب

۳	شرف انتساب
۵	عرض ناشر
۷	حدیث دل
۹	امام نووی a
۱۷	مقدمہ کتاب

### ﴿کتاب الاخلاص﴾

۲۳	باب 1: تمام ظاہری اور خفیہ اعمال، اقوال اور احوال میں اخلاص اور نیت شامل رکھنے کا بیان
۳۱	باب 2: توبہ کا بیان
۴۷	باب 3: صبر کا بیان
۶۶	باب 4: سچائی کا بیان
۶۹	باب 5: مراقبہ (نگرانی) کا بیان
۷۷	باب 6: پرہیزگاری کا بیان
۸۰	باب 7: یقین اور توکل کا بیان
۸۹	باب 8: استقامت کا بیان
۹۰	باب 9: مخلوقات میں غور و فکر
۹۲	باب 10: بھلائی کی طرف جلدی کرنا
۹۶	باب 11: مجاہدہ کا بیان
۱۰۵	باب 12: عمر کے آخری حصے میں زیادہ نیکیاں کرنے کی ترغیب
۱۰۹	باب 13: نیکی کے بکثرت طریقوں کا بیان
۱۲۱	باب 14: عبادت میں میاں نہ روی اختیار کرنا

۱۳۱	باب 15: اعمال کی محافظت کا بیان
۱۳۲	باب 16: ست اور اس کے آداب کی حفاظت کرنے کا حکم
۱۳۶	باب 17: اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرنے کا لازم ہونا
۱۳۲	باب 18: بدعت اور نئی ایجاد ہونے والی چیزوں کی ممانعت
۱۳۳	باب 19: جو شخص اچھے طریقے کا آغاز کرے یا بُرے طریقے کا آغاز کرے
۱۳۶	باب 20: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنا ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانا
۱۳۹	باب 21: نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا
۱۵۱	باب 22: خیر خواہی کا بیان
۱۵۲	باب 23: نیکی کا حکم دنیا اور برائی سے منع کرنا
۱۶۱	باب 24: قول و فعل میں تضاد کی سزا
۱۶۲	باب 25: امانت کی ادائیگی کا حکم
۱۶۸	باب 26: ظلم کا حرام ہونا اور مظالم کو معاف کروانے کا حکم
۱۷۷	باب 27: مسلمانوں کے حقوق کا بیان اور ان پر شفقت اور رحمت کا بیان
۱۸۳	باب 28: مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنا اور ان کی (خراہیوں کی) اشاعت کرنے کی ممانعت
۱۸۶	باب 29: مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنا
۱۸۷	باب 30: شفاعت کا بیان
۱۸۸	باب 31: لوگوں کے درمیان صلح کروانا
۱۹۱	باب 32: کمزور، غریب اور عام مسلمانوں کی فضیلت
۱۹۷	باب 33: یتیم بچے، بیٹیوں، تمام کمزوروں، غریبوں اور عام لوگوں کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرنا
۲۰۳	باب 34: خواتین کے بارے میں نصیحت
۲۰۸	باب 35: شوہر کا عورت پر کیا حق ہے
۲۱۱	باب 36: گھر والوں پر خرچ کرنا
۲۱۳	باب 37: جو چیز پسند ہو اور جو اچھی ہو اسے خرچ کرنا
۲۱۵	باب 38: گھر والوں کی تعلیم و تربیت
۲۱۸	باب 39: پڑوسی کا حق اور اس بارے میں تلقین
۲۲۱	باب 40: والدین کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنا
۲۲۳	باب 41: والدین کی نافرمانی اور رشتہ داری کے حقوق کی خلاف ورزی کا حرام ہونا



باب 42:	باپ، ماں، قریبی رشتہ داروں، بیوی اور شوہر کے دوستوں کے ساتھ اچھائی کی فضیلت	۲۳۶
باب 43:	نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کی تعظیم اور ان کی فضیلت کا بیان	۲۳۹
باب 44:	علماء، عمر رسیدہ افراد اور اربابِ فضیلت کی تعظیم و تکریم	۲۴۱
باب 45:	نیک لوگوں کی زیارت اور ان کی صحبت اختیار کرنا	۲۴۲
باب 46:	اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے کی فضیلت	۲۵۵
باب 47:	بندے سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت	۲۶۰
باب 48:	نیک لوگوں، کمزوروں اور غریبوں کو اذیت پہنچانے سے بچنے کی تلقین	۲۶۳
باب 49:	لوگوں کے ظاہر پر حکم جاری کرنا اور ان کے پوشیدہ معاملات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا	۲۶۴
باب 50:	خوف کا بیان	۲۶۸
باب 51:	اللہ تعالیٰ کے فضل کی امید کا بیان	۲۷۷
باب 52:	اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنے کی فضیلت	۲۹۵
باب 53:	خوف اور امید کو اکٹھا کرنا	۲۹۷
باب 54:	اللہ کی بارگاہ میں رونے کی فضیلت اور اس کی بارگاہ (میں حاضری) کا اشتیاق	۲۹۹
باب 55:	دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی فضیلت	۳۰۳
باب 56:	تعیشاتِ زندگی کو ترک کر کے تھوڑے پر اکتفاء کرنے کی فضیلت	۳۱۸
باب 57:	قناعت مانگنے سے بچنا، تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنا	۳۲۹
باب 58:	مانگے یا لالچ کیے بغیر (مال) لینا جائز ہے	۳۳۷
باب 59:	اپنے ہاتھ کے ذریعے کما کر کھانے اور مانگنے سے بچنے کی ترغیب	۳۴۸
باب 60:	کرم اور جود کا بیان	۳۴۹
باب 61:	بخل اور کنجوسی کی ممانعت	۳۵۷
باب 62:	ایثار اور غم خواری کا بیان	۳۵۸
باب 63:	آخرت سے متعلق امور میں رغبت اختیار کرنا	۳۶۰
باب 64:	شکر گزار مالدار شخص کی فضیلت	۳۶۱
باب 65:	موت کو یاد کرنا اور امید کا کم ہونا	۳۶۳
باب 66:	مردوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنے کا مستحب ہونا	۳۶۹
باب 67:	کسی لاحق ہونیوالی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا منع ہے۔	۳۷۰
باب 68:	پرہیزگاری کا بیان، مشتبہ چیزوں کو ترک کرنا	۳۷۲

۳۷۶	باب 69:	گوشہ نشینی اختیار کرنے کا مستحب ہونا
۳۷۸	باب 70:	اجتماعی زندگی کے آداب کا بیان
۳۷۹	باب 71:	عاجزی اختیار کرنا اور اہل ایمان کے لئے نرمی کے پروں کو بچھا دینا
۳۸۳	باب 72:	تکبر اور خود پسندی کا حرام ہونا
۳۸۶	باب 73:	اچھے اخلاق کا بیان
۳۹۱	باب 74:	علم برداری اور نرمی کا بیان
۳۹۴	باب 75:	جاہلوں سے گریز کرنے اور عفو سے کام لینے کا بیان
۳۹۷	باب 76:	(کسی کی طرف سے پہنچنے والی) اذیت برداشت کرنا
۳۹۸	باب 77:	جب شرعی احکام کی حرمت کو پامال کیا جائے تو غضب کا اظہار کرنا
۴۰۰	باب 78:	رعایا کے حقوق کا خیال رکھنا
۴۰۳	باب 79:	عادل حکمران
۴۰۵	باب 80:	حاکم وقت کی فرمانبرداری کا واجب ہونا
۴۰۹	باب 81:	حکومت کی طلب کی ممانعت
۴۱۰	باب 82:	اہلیت کے مالک لوگوں کو سرکاری عہدوں پر فائز کرنا
۴۱۲	باب 83:	حکومت کا لالچ رکھنے والوں کو سرکاری عہدے نہ دینا
<b>﴿ ادب کا بیان ﴾</b>		
۴۱۳	باب 84:	حیا اس کی فضیلت اور حیا کو اختیار کرنے کی ترغیب
۴۱۴	باب 85:	راز کی حفاظت کرنا
۴۱۷	باب 86:	عہد کو پورا کرنا، وعدے کو پورا کرنا
۴۱۹	باب 87:	جس کام کو بھلائی سمجھ کر کیا جا رہا ہو اس کی پابندی کرنا
۴۲۰	باب 88:	اچھی گفتگو اور ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے ملنے کا استحباب
۴۲۱	باب 89:	کلام کو بیان کرنا، مخاطب کے لئے اسے واضح کرنے کا استحباب
۴۲۱	باب 90:	اپنے ساتھی کی بات کو غور سے سننا جبکہ حرام نہ ہو
۴۲۱	باب 91:	وعظ کرنا اور اس بارے میں میانہ روی اختیار کرنا
۴۲۳	باب 92:	وقار اور سکینت کا بیان
۴۲۴	باب 93:	نماز، علم اور اس جیسی دیگر عبادات کے لئے سکون اور وقار کے ساتھ چل کر آنے کا مستحب ہونا
۴۲۵	باب 94:	مہمان کی تکریم کا بیان



۴۲۶	باب 95: خوشخبری دینے اور نیکی کے کام میں مبارک باد دینے کا مستحب ہونا
۴۲۷	باب 96: اپنے ساتھی کو رخصت کرنا اور اس سے جدائی کے وقت اسے نیکی کی تلقین کرنا
۴۲۶	باب 97: استخارہ کرنا اور مشورہ کرنا
۴۳۷	باب 98: ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا تاکہ عبادت کے مقامات زیادہ ہو جائیں
۴۳۸	باب 99: ہر معزز کام میں دائیں حصے کو پہلے کرنا مستحب ہے

### ﴿کھانے کے آداب کا بیان﴾

۴۴۱	باب 100: کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا اور آخر میں الحمد للہ پڑھنا
۴۴۲	باب 101: کھانے میں عیب نہ نکالنا اور اس کی تعریف کرنا مستحب ہے
۴۴۲	باب 102: جس شخص کے سامنے کھانا پیش کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو
۴۴۵	باب 103: جس شخص کو کھانے کے لئے بلایا جائے اور اس کے ساتھ دوسرا شخص بھی چلا جائے
۴۴۵	باب 104: کھانے کا ادب سکھانا
۴۴۶	باب 105: دو کھجوریں اور اس طرح کی دیگر چیزیں اکٹھی کھانے کی ممانعت
۴۴۷	باب 106: جو شخص کھانے کے باوجود سیر نہ ہوتا ہو اسے کیا پڑھنا چاہئے اور کیا کرنا چاہئے
۴۴۷	باب 107: پیالے کے ایک طرف سے کھانا کھانے کا حکم اور درمیان میں سے کھانے کی ممانعت
۴۴۸	باب 108: ٹیک لگا کر کھانا کھانے کی کراہت
۴۴۹	باب 109: تین انگلیوں کے ساتھ کھانا مستحب ہے
۴۵۱	باب 110: زیادہ ہاتھوں کا کھانے پر ہونا (زیادہ افراد کامل کرکھانا)
۴۵۱	باب 111: پینے کے آداب برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینا مستحب ہے
۴۵۳	باب 112: مشکیزے کے منہ سے یا اس طرح کی کسی اور چیز کے منہ سے پینا مکروہ ہے
۴۵۳	باب 113: پینے کی چیز میں پھونک مارنا مکروہ ہے
۴۵۵	باب 114: کھڑے ہو کر پینا جائز ہے
۴۵۶	باب 115: پلانے والے کاسب سے آخر میں خود پینا مستحب ہے
۴۵۷	باب 116: سونے اور چاندی کے علاوہ ہر طرح کے برتن میں پینا جائز ہے

### ﴿لباس کا بیان﴾

۴۶۰	باب 117: سفید کپڑے کو پہننا مستحب ہے اور سرخ، سبز (زررد) یا سیاہ کپڑے کو پہننا جائز ہے
۴۶۳	باب 118: قمیص پہننا مستحب ہے

- باب 119: قمیص کی لمبائی کا بیان اس کی آستین تہبند عمامے کے کنارے کا بیان ۴۶۴
- باب 120: لباس میں تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدگی کو ترک کرنا مستحب ہے ۴۷۰
- باب 121: درمیانے درجے کا لباس پہننا مستحب ہے ۴۷۱
- باب 122: ریشمی لباس پہننا مردوں کے لئے حرام ہے اس پر بیٹھنا بھی حرام ہے ۴۷۱
- باب 123: جس شخص کو خارش ہو اس شخص کے لیے ریشم پہننا جائز ہے ۴۷۳
- باب 124: چھتے وغیرہ کے چمڑے پر بیٹھنا یا اس پر سوار ہونے کی ممانعت ۴۷۳
- باب 125: جب کوئی شخص نیا لباس یا نیا جوتا پہنے یا کوئی اور نئی چیز پہنے تو کیا پڑھے؟ ۴۷۴
- باب 126: لباس میں دائیں طرف سے آغاز کرنا مستحب ہے ۴۷۴
- باب 127: سوتے وقت کیا پڑھے؟ ۴۷۵
- باب 128: چوڑی مار کر یا اکڑوں بیٹھنے کا جواز ۴۷۷
- باب 129: محفل اور ہم نشینی کے آداب ۴۷۹
- باب 130: خواب اور اس سے متعلق جو کچھ منقول ہے ۴۸۳

### ﴿سلام کا بیان﴾

- باب 131: سلام کی فضیلت اور اسے عام کرنے کا حکم ۴۸۶
- باب 132: سلام کا طریقہ ۴۸۹
- باب 133: سلام کے آداب کا بیان ۴۹۱
- باب 134: سلام کی تکرار مستحب ہے ۴۹۲
- باب 135: جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو اس کے لئے سلام کرنا مستحب ہے ۴۹۳
- باب 136: بچوں کو سلام کرنا ۴۹۳
- باب 137: آدمی کا خواتین کو سلام کرنا ۴۹۴
- باب 138: کافر کو پہلے سلام کرنا حرام ہے اور انہیں جواب کیسے دیا جائے گا ۴۹۵
- باب 139: جب کوئی شخص محفل سے کھڑا ہو یا اپنے ساتھیوں سے جدا ہونے لگے تو سلام کرنا مستحب ہے ۴۹۶
- باب 140: اجازت طلب کرنا اور اس کے آداب کا بیان ۴۹۶
- باب 141: اجازت لیتے ہوئے اپنا تعارف کروانا ۴۹۸
- باب 142: چھینکنے والے کو جواب دینا ۴۹۹
- باب 143: ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور خندہ پیشانی کا مستحب ہونا ۵۰۱



## مقدمه

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ، الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ، مُكَوِّرِ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ ، تَذَكِّرَةَ لِأُولَى الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ ، وَتَبْصِرَةَ لِدَوَى الْأَلْبَابِ وَالْإِعْتِبَارِ ، الَّذِي أَيْقَظَ مِنْ خَلْقِهِ مَنْ اصْطَفَاهُ فَرَهَدَهُمْ فِي هَذِهِ الدَّارِ ، وَشَغَلَهُمْ بِمُرَاقَبَتِهِ وَإِدَامَةِ الْأَفْكَارِ ، وَمُلَازِمَةِ الْإِتْعَاطِ وَالْإِدْكَارِ ، وَوَفَّقَهُمْ لِلدَّابِ فِي طَاعَتِهِ ، وَالتَّاهِبِ لِدارِ الْقَرَارِ ، وَالْحَذَرِ مِمَّا يُسْخِطُهُ وَيُوجِبُ دَارَ الْبُورِ ، وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى ذَلِكَ مَعَ تَغَايِرِ الْأَحْوَالِ وَالْأَطْوَارِ ،

أَحْمَدُهُ أَبْلَغَ حَمْدٍ وَأَزْكَاهُ ، وَأَشْمَلَهُ وَأَنَمَاهُ ،

وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْبَرُّ الْكَرِيمُ ، الرَّءُوفُ الرَّحِيمُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَحَبِيبُهُ وَخَلِيلُهُ ، الْهَادِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، وَالِدَّاعِي إِلَى دِينٍ قَوِيمٍ ، صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ ، وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ ، وَالْأَلِ كُلِّ ، وَسَائِرِ الصَّالِحِينَ .

أَمَّا بَعْدُ ، فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ( وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُونَ ) (الذاريات: 56-57)

وَهَذَا تَصْرِيحٌ بِأَنَّهُمْ خُلِقُوا لِلْعِبَادَةِ ، فَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْإِعْتِنَاءُ بِمَا خُلِقُوا لَهُ وَالْإِعْرَاضُ عَنْ حُطُوظِ الدُّنْيَا بِالزُّهَادَةِ ، فَإِنَّهَا دَارُ نَفَادٍ لَا مَحَلَّ إِخْلَادٍ ، وَمَرَكَبُ عُبُورٍ لَا مَنْزِلَ حُبُورٍ ، وَمَشْرَعُ انْفِصَامٍ لَا مَوْطِنَ دَوَامٍ ، فَلِهَذَا كَانَ الْإِيقَاطُ مِنْ أَهْلِهَا هُمُ الْعِبَادُ ، وَأَعْقَلُ النَّاسِ فِيهَا هُمُ الزُّهَادُ .

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ( إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَبِ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ) (يونس: 24) . وَالْآيَاتِ فِي هَذَا الْمَعْنَى كَثِيرَةٌ . وَلَقَدْ أَحْسَنَ الْقَائِلُ .

طَلَّقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتْنَا

إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا فُطِنَا

أَنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيِّ وَطِنَا

نَظَرُوا فِيهَا فَلَمَّا عَلِمُوا

صَالِحِ الْأَعْمَالِ فِيهَا سُفِنَا

جَعَلُوهَا لُجَّةً وَاتَّخَذُوا

فَإِذَا كَانَ حَالُهَا مَا وَصَفْتَهُ ، وَحَالُنَا وَمَا خُلِقْنَا لَهُ مَا قَدِّمْتَهُ ؛ فَحَقُّ عَلَى الْمُكَلَّفِ أَنْ يَذْهَبَ بِنَفْسِهِ

مَذَّهَبَ الْأَخْيَارِ ، وَيَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ أَوْلَى النَّهْيِ وَالْأَبْصَارِ ، وَيَتَأَهَّبُ لِمَا أَشْرَتْ إِلَيْهِ ، وَيَهْتَمُّ لِمَا نَبَهَتْ عَلَيْهِ . وَأَصْرَبُ طَرِيقٍ لَهُ فِي ذَلِكَ ، وَأَرْشَدُ مَا يَسْأَلُكَ مِنَ الْمَسَائِلِ ، أَلْتَأَدُّ بِمَا صَحَّ عَنْ نَبِيِّنَا سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ، وَآكْرَمِ السَّابِقِينَ وَاللَّاحِقِينَ ، صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ .

وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ( وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى ) ( المائدة : 2 )

وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ : [ ( وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ ، وَأَنَّهُ قَالَ : مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ

( وَأَنَّهُ قَالَ : ) ( مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ

شَيْئًا

( وَأَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ) : ( فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ فَرَأَيْتُ أَنْ أَجْمَعَ مُخْتَصِرًا مِنَ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ ، مُشْتَمِلًا عَلَى مَا يَكُونُ طَرِيقًا لِصَاحِبِهِ إِلَى الْآخِرَةِ ، وَمُحْصِلًا لِذَابِهِ الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ . جَامِعًا لِلتَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَسَائِرِ أَنْوَاعِ آدَابِ السَّالِكِينَ : مِنْ أَحَادِيثِ الزُّهْدِ وَرِيَاضَاتِ النَّفُوسِ ، وَتَهْدِيْبِ الْأَخْلَاقِ ، وَطَهَارَاتِ الْقُلُوبِ وَعِلَاجِهَا ، وَصِيَانَةِ الْجَوَارِحِ وَازَالَةِ إِغْوِجَاجِهَا ، وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ مَقَاصِدِ الْعَارِفِينَ .

وَأَلْتَزِمُ فِيهِ أَنْ لَا أَذْكَرَ إِلَّا حَدِيثًا صَحِيحًا مِنَ الْوَاضِحَاتِ ، مُضَافًا إِلَى الْكُتُبِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَاتِ . وَأُصَدِّرُ الْأَبْوَابَ مِنَ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ بِآيَاتِ كَرِيمَاتٍ ، وَأَوْشَحُّ مَا يَحْتَاجُ إِلَى ضَبْطٍ أَوْ شَرْحٍ مَعْنَى خَفِيٍّ بِنَفَائِسٍ مِنَ التَّنْبِيْهَاتِ . وَإِذَا قُلْتُ فِي الْآخِرِ حَدِيثٌ : مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فَمَعْنَاهُ :

رَوَاهُ الْبُحَارِيُّ زَمْسَلِمٌ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى .

وَأَرْجُو أَنْ تَسَمَّ هَذَا الْكِتَابُ أَنْ يَكُونَ سَائِقًا لِلْمَعْنَى بِهِ إِلَى الْخَيْرَاتِ حَاجِزًا لَهُ عَنْ أَنْوَاعِ الْقَبَائِحِ وَالْمُهْلِكَاتِ . وَأَنَا سَائِلٌ أَحَا انْتَفَعْ بِشَيْءٍ مِنْهُ أَنْ يَدْعُو لِي ، وَلِوَالِدِي ، وَمَشَائِخِي ، وَسَائِرِ أَحْبَابِنَا ، وَالْمُسْلِمِينَ أَجْمَعِينَ . وَعَلَى اللَّهِ الْكَرِيمِ اعْتِمَادِي ، وَإِلَيْهِ تَفْوِيْضِي وَاسْتِنَادِي ، وَحَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ .



## مقدمہ

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ایک زبردست، غالب، بہت زیادہ مغفرت کرنے والا اور رات کو دن کے بعد لانے والا ہے، تاکہ عقل مند اور سمجھدار لوگوں کے لئے نصیحت ہو اور فہم رکھنے والوں اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے بصیرت کا باعث ہو۔

وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنی مخلوق میں سے اپنے منتخب لوگوں کے من کو بیدار کیا اور انہیں گھر (جہاں میں) بے نیاز کیا اور انہیں اپنی نگرانی اور مستقل غور و فکر میں مصروف کر کے ہمیشہ وعظ و نصیحت کے حصول میں مصروف کیا۔ انہیں اپنی فرمانبرداری اختیار کرنے اور آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق دی اور اس چیز سے بچنے کی توفیق دی جو اسے ناراض کرنے اور جہنم کو واجب کر دے اور احوال و اطوار کے اختلاف کے ہمراہ ان کی محافظت (کی توفیق دی)

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں اس کی بلیغ حمد بیان کرتا ہوں جو زیادہ پاکیزہ اپنے (مفہوم میں) زیادہ شامل اور زیادہ نفع بخش ہو۔

میں یہ گواہی دیتا ہوں، اس اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں ہے جو مہربان کرم کرنے والا رؤف و رحیم ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے، رسول، حبیب و خلیل ہیں اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اور مضبوط دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام، ان پر نازل ہو اور تمام انبیاء پر نازل ہو اور (ان کی) ساری آل اور تمام نیک لوگوں پر نازل ہو۔

اما بعد! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

(وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُونَ)

(الذاریات: 56 - 57)

”میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کچھ رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں۔“

یہ اس بات کی صراحت ہے، انہیں عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسی لئے ان پر لازم ہے، وہ ان چیزوں کا خیال رکھیں جن کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اور بے رغبتی کے ذریعے دنیاوی آسائشوں سے لاتعلق رہیں کیونکہ یہ دنیا فنا کا مقام ہے۔



ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے یہ گزرنے کی سواری ہے خوشی کی منزل نہیں ہے۔ چھوٹے والا راستہ ہے ہمیشہ رہنے والا گھر نہیں ہے۔ اسی لئے اہل دنیا میں بیدار رہنے والے لوگ عبادت گزار ہیں اور سمجھ دار لوگ بے رغبتی اختیار کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

( إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَبِ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ) ( یونس: 24 )۔

”بے شک دنیاوی زندگی کی مثال اس پانی کی مانند ہے جسے ہم آسمان سے نازل کرتے ہیں اور اس کے ساتھ زمین کے نباتات مل جاتے ہیں ان نباتات کو انسان اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ زمین اپنا زیور پہن لیتی ہے اور آراستہ ہو جاتی ہے اور اہل زمین یہ گمان کرتے ہیں کہ اب وہ پیداوار ان کے تصرف میں ہے تو رات کے وقت یا دن کے وقت ہمارا حکم (عذاب) اس تک آ جاتا ہے اور ہم اسے کٹے ہوئے کھیت کی مانند کر دیتے ہیں گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اسی طرح ہم آیات کو واضح کر کے بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔“

اس مضمون سے متعلق آیات بہت سی ہیں۔

کسی نے خوب کہا ہے:

إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا فُطِنًا  
طَلَقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتْنَا  
نَظَرُوا فِيهَا فَلَمَّا عَلِمُوا  
أَنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيِّ وَطَنَنَا  
جَعَلُوا هِيَ لِحَيٍّ وَأَتَّخَذُوا  
صَالِحَ الْأَعْمَالِ فِيهَا سُنَنًا

”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ سمجھدار بندے ایسے بھی ہیں جنہوں نے دنیا کو طلاق دے دی اور فتنے سے ڈر گئے انہوں نے اس میں غور کیا اور جب انہیں علم ہوا کہ یہ دنیا زندہ شخص کا وطن نہیں ہے تو انہوں نے اسے ایک گہرا سمندر قرار دے کر نیک اعمال کو اس میں کشتیوں کے طور پر اختیار کر لیا۔“

جب دنیا کی حالت یہ ہو جو میں نے بیان کی ہے اور ہماری حالت اور ہمارا مقصد تخلیق وہ ہو جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں تو ہر مکلف شخص پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے آپ کو نیک لوگوں کے راستے پر چلائے اور تجربہ کار اور عقل مند لوگوں کی راہ پر

گامزن ہو اور جس چیز کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے اس کی تیاری کرے اور میں نے جس کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ اس کا خاص خیال رکھے۔ ایسے شخص کے لئے سب سے ٹھیک راستہ اور سب سے بہترین رہنمائی ان احادیث پر عمل کرنا ہے۔ جو ہمارے نبی ﷺ سے مستند طور پر منقول ہیں (وہ نبی) جو سب پہلے والوں اور بعد والوں کے سردار ہیں۔ پہلے گزر جانے والوں اور بعد میں آنے والوں سے معزز ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام ان پر اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو“۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مستند طور پر ثابت ہے۔

”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے“۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اسے (بھلائی) کرنے والے کے اجر کی مانند اجر ملتا ہے“۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے اسے ان سب لوگوں کے اجر کی مانند اجر ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور

ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی“۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرمایا تھا:

”اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے کسی ایک بھی شخص کو ہدایت نصیب کر دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹ

(ملنے سے) بہتر ہوگا۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس لئے میں نے یہ سوچا کہ مجھے مستند احادیث کا ایک مختصر مجموعہ مرتب کرنا چاہیے جو ان

روایات پر مشتمل ہو جو پڑھنے والے کے لئے آخرت کے راستے (کی رہنمائی کریں) اور وہ شخص باطنی اور ظاہری آداب سیکھ

سکے اس میں ترغیب دینے والی اور ڈرانے والی روایات موجود ہوں جو سالکین کے آداب کی تمام اقسام پر مشتمل ہوں جن میں

زہد، نفس کی ریاضات، اخلاق کی تہذیب، دلوں کی پاکیزگی اور ان کا علاج اور اعضاء کی حفاظت اور ان کے ٹیڑھے پن کا ازالہ

اور ان کے علاوہ عارفین کے دیگر مقاصد سے متعلق احادیث پر مشتمل ہو۔

میں نے یہ التزام کیا ہے اس میں صرف مستند اور واضح احادیث نقل کروں گا جو مستند اور مشہور کتب کے حوالے سے ہوں

گی اور میں ہر باب کے آغاز میں قرآن مجید کی آیات پیش کروں گا اور ضبط (الفاظ) اور مخفی معنی کی وضاحت کی نفیس تنبیہات

کے ذریعے (اس کتاب کو) آراستہ کروں گا۔

جب میں کسی حدیث کے آخر میں ”متفق علیہ“ تحریر کروں گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

مجھے امید ہے اگر یہ کتاب مکمل ہوگئی تو یہ ”اعتناء“ (وجہ) کرنے والے کو بھلائی کی طرف لے جائے گی اور مختلف اقسام کی خرابیوں اور ہلاکتوں کے لئے رکاوٹ ہوگی۔ میں اس بھائی سے درخواست گزار ہوں کہ اگر اسے اس کتاب سے کچھ فائدہ ہو تو وہ میرے، والدین، میرے مشائخ، ہمارے تمام احباب بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے دعائے خیر کرے اور اللہ کریم کی ذات پر ہی میرا بھروسہ ہے اور میرے (معاملات) اسی کے سپرد ہیں اور اسی کے سہارے ہیں میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے غالب اور حکمت والے اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔





## کتاب الاخلاص

### اخلاص کا بیان

بَابُ الْإِخْلَاصِ وَإِحْضَارِ النِّيَّةِ فِي جَمِيعِ الْأَعْمَالِ وَالْأَقْوَالِ وَالْأَحْوَالِ الْبَارِزَةِ وَالْخَفِيَّةِ  
باب 1: تمام ظاہری اور خفیہ اعمال، اقوال اور احوال میں اخلاص اور نیت شامل رکھنے کا بیان  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ ﴾ (البينة : 5)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”انہیں صرف اسی بات کا حکم دیا گیا ہے وہ (باطل کو چھوڑ کر) ایک طرف رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بارے میں خالص عقیدہ رکھتے ہوئے اسی کی عبادت کریں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں یہی سیدھا دین ہے۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ﴾ (الحج : 37)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ تک ان (جانوروں کی قربانی) کا گوشت یا ان کا خون نہیں پہنچتا بلکہ اس کی بارگاہ میں تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ قُلْ إِنْ تَخْشَوْنَ مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يُعَلِّمَهُ اللَّهُ ﴾ (آل عمران : 29)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم فرمادو! تم لوگ اپنے سینے میں چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔“

(1) وَعَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ بْنِ رِيَّاحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطِبِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ﴿ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى،

1- اخرجہ احمد (1/168) والبخاری (1) و (53) و (2529) و (3898) و (5070) و (6689) و (6953) و مسلم (1907) و

ابو داؤد (2021) والترمذی (1647) والطيالسي (37) والبزار (257) وابن حبان (388) وابن خزيمة (142) والطحطاوى

(96/3) والدارقطنى (50/1) والبيهقى (341/7) والحميدى (28) والقضاعى (1172) وغيرهم من آئمة الحديث الشريف .

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَى صِحَّتِهِ

رَوَاهُ إِمَامَا الْمُحَدِّثِينَ، أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ بَرْدِزْبَةَ الْجَعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ، وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَشِيرِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي صَحِيحِهِمَا الَّذَيْنِ هُمَا أَصْحَحُ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ .

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ”اعمال (کی صحت/ اجر و ثواب) کا دار و مدار نیت پر ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کی رضا کے حصول) کے لیے ہجرت کرے گا۔ تو (اجر و ثواب کے اعتبار سے) اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (ہی شمار) ہوگی اور جس شخص نے (کسی) دنیاوی مقصد کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوئی جس طرف اس نے ہجرت کی تھی۔ (یعنی جو اس نے نیت کی تھی اس کے مطابق اس کو بدلہ ملے گا۔“

اس کی صحت پر اتفاق ہے۔ اس حدیث کو محدثین کے دو اماموں (امام) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری (اور امام) ابوالحسن مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری نیشاپوری نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں روایت کیا ہے جو (علم حدیث کے موضوع پر) تصنیف ہونے والی سب سے زیادہ ”صحیح“ (یعنی مستند) کتب ہیں۔

(2) وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَغْزُو جَيْشُ الْكُفَّةِ فَإِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوْلِيهِمْ وَآخِرِهِمْ“ . قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يُخَسَفُ بِأَوْلِيهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَأُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ”يُخَسَفُ بِأَوْلِيهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَاتِهِمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .

♦♦ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا جب وہ چنیل میدان میں پہنچیں گے تو ان کے آگے والے اور پیچھے والے (درمیان والے) یعنی سب لوگوں کو دھنسا دیا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب لوگوں کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جب کہ اس لشکر میں ان کے بازار ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جن کا ان سے تعلق نہیں ہے۔ (یعنی وہ لوگ حملہ کرنے کے لئے نہیں آئے ہوں گے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان سب لوگوں کو دھنسا دیا جائے گا پھر ان کو ان کی نیتوں کے مطابق (قیامت کے دن) زندہ کیا جائے گا۔ (متفق علیہ) یہ بخاری کے لفظ ہیں۔

(3) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا هِجْرَةَ بَعْدَ“

الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَاَنْفِرُوا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَمَعْنَاهُ : لَا هِجْرَةَ مِنْ مَكَّةَ لِأَنَّهَا صَارَتْ دَارَ إِسْلَامٍ .

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے فتح (مکہ) کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت ہے جب تمہیں (جہاد کے لئے) نکلنے کے لئے کہا جائے تو روانہ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)  
امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے مکہ سے ہجرت کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی کیونکہ وہ دار اسلام بن چکا ہے۔

(4) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ: ”إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لِرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَاْدِيًا، إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ“ .

وَفِي رِوَايَةٍ: ”إِلَّا شَرَكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”إِنَّ أَقْوَامًا خَلَفْنَا بِالْمَدِينَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَاْدِيًا، إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا؛ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ“ .

﴿﴿﴾ حضرت ابی عبد اللہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں تم لوگوں نے جو بھی سفر کیا اور جس بھی وادی سے گزرے وہ لوگ تمہارے ساتھ تھے یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بیماری کی وجہ سے نہیں آسکے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ لوگ اجر میں تمہارے شریک ہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ میں روایت کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم غزوہ تبوک سے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ واپس آ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا:

ہمارے پیچھے مدینہ میں کچھ لوگ ہیں۔ ہم جس بھی گھاٹی اور وادی سے گزرے یہ ہمارے ساتھ تھے (کیونکہ) یہ معذور ہونے کی وجہ سے نہیں آسکے۔

(5) وَعَنْ أَبِي يَزِيدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَخْنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَهُوَ وَابُوهُ وَجَدُهُ صَحَابِيُّونَ، قَالَ:

3- اخرجہ احمد (1/1991) والبخاری (1834) و مسلم (1864) و ابو داؤد (2480) والدارمی (2512) والنسائی (4181) والطحاوی (252/3) والقضاعي (844) وابن حبان (4592) وابن ماجه (2773) و عبد الرزاق (9711) وابن الجارود (1030) والطبرانی (10844) وغيرهم من ائمة الحديث الشريف.

4- في هذا الحديث فضيلة النية في الخير وان من نوى الغزو وغيرها من الطاعات فعرض له عذر منعه حصل له ثواب نية وانه اكثر من التأسف على فوات ذلك وتنى كونه مع الغزاة ونجوم كثر ثوابه والله تعالى اعلم. قاله النووي رحمه الله تعالى.

5- اخرجہ البخاری (1422) والدارمی (1368) واحمد (5.15860)



كَانَ اَبِي يَزِيدُ اَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَجَنَّتْ فَأَخَذْتُهَا فَاتَيْتُهُ بِهَا -  
فَقَالَ: وَاللَّهِ، مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا  
يَزِيدُ، وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت معن یزید بن اخص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ ان کے والد اور ان کے دادا تمام صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں:  
میرے والد یزید نے کچھ دینار نکالے تاکہ انہیں صدقہ کریں وہ انہوں نے مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھوا دیئے میں آیا اور  
میں نے وہ دینار (اس شخص سے) وصول کر لئے میں ان دیناروں کو لے کر والد صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا اللہ کی  
قسم! میں نے تمہارا ارادہ نہیں کیا تھا، میں یہ مقدمہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے یزید!  
تم نے جو نیت کی تھی اس کا تمہیں اجر ملے گا، اے معن! تم نے جو وصول کر لیا وہ تمہارا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(6) وَعَنْ اَبِي اسْحَاقِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَاصٍ مَالِكِ بْنِ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ  
بْنِ مِرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِ الْقُرَشِيِّ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَحَدِ الْعَشْرَةِ الْمَشْهُودِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ  
اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: جَاءَ نَبِيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعِ اَشْتَدَّ  
بِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَاَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِيْنِي اِلَّا ابْنَةٌ لِي،  
اَفَاتَصَدَّقُ بِثَلْثِي مَالِي؟ قَالَ: "لَا"، قُلْتُ: فَالْشَّطْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: "لَا"، قُلْتُ: فَالْثُلُثُ يَا رَسُوْلَ  
اللّٰهِ؟ قَالَ: "الْثُلُثُ وَالْثُلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرُ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ  
النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِيْ اَمْرَاتِكَ"، قَالَ:  
فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُخْلَفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ؟ قَالَ: "اِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا  
اَزْدَدَتْ بِهٖ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضْرَبَكَ الْاٰخَرُونَ . اَللّٰهُمَّ اَمْضِ  
لَاَصْحَابِيْ هَجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ، لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ" يَرِيْنِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاص مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی  
القرشی الزہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ ان دس افراد میں سے ایک ہیں جن کے لئے جنت کی گواہی دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ ان  
تمام افراد سے راضی ہو، وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیال گلانے کے لئے تشریف لائے جب

6- اخرجہ مالک (1495) و احمد (1/1524) والبخاری (56) وغیرہ و مسلم (1628) و ابو داؤد (2864) والترمذی  
(2116) والنسائی (4185) و ابن ماجہ (2708) والبخاری فی الادب المفرد (752) و ابو یعلیٰ (834) و ابن حبان (4249) و  
(6026) و ابن الجارود (947) و عبدالرزاق (16357) والطیالسی (195) و (197) والبیہقی (269/268/6) والدارمی  
(3196) والہیثمی فی المشکوٰۃ (1459) وغیرہ من الامة الحدیث الشریف .

میں شدید بیمار تھا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیماری جس حال تک پہنچ چکی ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، میں ایک مالدار شخص ہوں، میری وارث میری صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کی: پھر نصف کر دوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کی: پھر ایک تہائی کر دوں آپ نے فرمایا ایک تہائی کر دوں! ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) بڑا ہے۔

اگر تم اپنے وارثوں کو خوش حال چھوڑ کے جاؤ تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے، تم انہیں بد حال چھوڑ کے جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو ڈالو گے (اس کا بھی اجر ملے گا) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم پیچھے نہیں رہو گے، تم اللہ کی رضا کے حصول کے لئے جو بھی عمل کرو گے اس کے نتیجے میں تمہارے درجے اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوگا، ہو سکتا ہے تمہیں طویل زندگی ملے تو تمہارے ذریعے بہت سے لوگ فائدہ حاصل کریں اور دوسرے نقصان حاصل کریں (پھر آپ نے دعا کی) اے اللہ! میرے ساتھیوں کی ہجرت کو برقرار رکھ انہیں ایزدھیوں کے بل واپس نہ لوٹا! لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان پر افسوس کا اظہار اس لئے کیا کہ ان کا انتقال مکہ میں ہو گیا تھا۔ (متفق علیہ)

(7) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَامِكُمْ، وَلَا إِلَى صُورِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی طرف اور تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے۔"

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(8) وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، أَى ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بہادری کے ذریعے لڑتا ہے یا حمیت کے لئے لڑتا ہے یا جو دکھاوے کے لئے لڑتا ہے ان میں سے کون اللہ

7- اخرجہ احمد (3/7832) وفي الزهد (ص/59) و مسلم (33/2564) و ابن ماجه (3134) و ابن حبان (394) و ابو نعیم

يف حلية الاولياء (98/4) و (124/7)

8- اخرجہ البخاری (123) وغیرہ و مسلم (150/1904) و ابو داؤد (2517) و الترمذی (1646) و ابن ماجه (2783)

والنسائی (3136) و ابن حبان (4636) وغیرہ من الة الحدیث الشریف و سیاتی تحریرہ برقم (1355) باتم من هذا

کی راہ میں شمار ہوگا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس لئے جنگ کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کا دین سر بلند رہے وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔ (متفق علیہ)

(9) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَفِيعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ" قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: "إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابو بکرہ نفع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابلے میں آجائیں تو قتل کرنے والا اور قتل ہونے والا جہنم میں جائیں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! قاتل تو ٹھیک ہے لیکن مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ (متفق علیہ)

(10) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بضعاً وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، وَذَلِكَ أَنْ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةَ: لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ" . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَنْهَرُهُ" هُوَ بَفَتْحِ الْيَاءِ وَالْهَاءِ وَبِالزَّيِّ : أَيُ يَخْرِجُهُ وَيُنْهَضُهُ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے بازار یا گھر میں نماز پڑھنے سے بیس اور کچھ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور جب کوئی شخص وضو کرے اچھی طرح وضو کر کے وہ مسجد میں آئے اس کا مقصد صرف نماز ہو نماز کے علاوہ اور کوئی مقصد نہ ہو تو وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اس کے عوض میں اس کے درجے کو بلند کیا جائے گا اور اس کے گناہ کو معاف کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے پھر جب وہ مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوگا جب تک نماز اسے روکے رکھے گی اور فرشتے آدمی کے لیے اس وقت تک دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی اس جگہ میں موجود رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی اور وہ یہ دعا کرتے

9- اخرجہ احمد (7/20361) والبخاری (31) وغیرہ و مسلم (2888) و ابو داؤد (3269) والنسائی (4129) وابن ماجہ (3965) والطیالسی (884) و ابن حبان (5945) والبیہقی (2549)

10- اخرجہ البخاری (477) و مسلم (272/649) (متفق علیہ و هذا لفظ مسلم) اس کو مالک احمد ابو داؤد ترمذی نسائی نے بعض حصے نقل کئے اسی طرح ابن ماجہ اسماعیلی ابو عوانہ ابن الجارود نے مختصراً ذکر کیا۔ اسی طرح برقانی ابو نعیم بیہقی وغیرہم (شرح عمدة الاحکام)



ہیں، اے اللہ! اس پر رحم کر! اے اللہ! اس کی بخشش کر دے! اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر لے! جب تک وہ شخص اس میں اذیت نہیں دیتا (راوی کہتے ہیں) یعنی وہ وضو نہیں توڑتا۔ (متفق علیہ)

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ مسلم کے الفاظ ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ”یَنْهَظُ“ اس میں ”ی“ پر زبر پڑھی جائے گی اور ”ه“ اور ”ز“ پر بھی زبر پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے وہ اسے نکالتا ہے۔

(11) وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِئَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوالعباس عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو آپ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں طے کر دی ہیں پھر ان کو واضح بھی کر دیا ہے تو جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اسے ایک مکمل نیکی نوٹ کر لیتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بے حد و شمار کرتا ہے اور اگر کوئی شخص برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں ایک مکمل نیکی کے طور پر شمار کر لیتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کا ارادہ کرے اور اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک برائی کے طور پر نوٹ کر لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

(12) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”انْطَلَقَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّىٰ آوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَىٰ غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ، فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ تَعَالَىٰ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ. قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي أَبْوَانُ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا، فَتَأَىٰ بِي طَلَبَ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ أَرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّىٰ نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمِينَ، فَكْرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبَّثْتُ وَالْقَدْحُ عَلَىٰ يَدِي أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّىٰ بَرَقَ الْفَجْرُ وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدَمِي، فَاسْتَيْقَظَا

11- اخرجہ البخاری (6491) و مسلم (131)

12- اخرجہ احمد (2/5980) و البخاری (2215) نسائی۔ ابن حبان عن ابی ہریرة مختصراً اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ انا فعلت رجاء رحمتك وخشيتك عذابك اور یہ الفاظ بھی ہیں ایک کی دعا سے فزال ثلث الحجر في الثالث فزال الحجر فخر خواہ یتماشون ہے۔

فَشَرِبَا غُبُوقَهُمَا . اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَاءً وَجْهَكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ ، فَاَنْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهُ . قَالَ الْاٰخِرُ : اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِيْ اِبْنَةٌ عَمٌّ ، كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ - وَفِي رِوَايَةٍ : كُنْتُ اُحِبُّهَا كَاَشَدَّ مَا يُحِبُّ الرَّجَالُ النِّسَاءَ - فَارَدَّتْهَا عَلَيَّ نَفْسِهَا فَاَمْتَنَعَتْ مِنِّي حَتّٰى اَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِّنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَ نَبِيٌّ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِئَةَ دِيْنَارٍ عَلَيَّ اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ ، حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا - وَفِي رِوَايَةٍ : فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلِيْهَا ، قَالَتْ : اَتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْحَاتِمَ اِلَّا بِحَقِّهِ ، فَاَنْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا . اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ ، فَاَنْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ ، غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا . وَقَالَ الثَّلَاثُ : اَللّٰهُمَّ اسْتَاَجِرْتُ اُجْرَاءً وَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهُ وَذَهَبَ ، فَثَمَرْتُ اَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ ، فَجَاءَ نَبِيٌّ بَعْدَ حِيْنٍ ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ ، اِدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ ، فَقُلْتُ : كُلُّ مَا تَرَى مِنْ اَجْرِكَ : مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ ، لَا تَسْتَهْزِئْ بِبِيْ ! فَقُلْتُ : لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ ، فَاَخَذَهُ كُلَّهُ فَاَسْتَاَقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا . اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ ، فَاَنْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُوْنَ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے: پہلے زمانے میں تین لوگ آپس میں باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے رات بسر کرنے کے لئے وہ ایک غار میں چلے گئے۔ وہاں سے ایک پتھر گرا اور اس نے غار کے منہ کو بند کر دیا انہوں نے کہا کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا: اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے اور عمر رسیدہ ہیں۔ میں ان سے پہلے اپنے گھر والوں کو اور اپنے غلاموں کو کچھ کھانے پینے کے لئے نہیں دیتا تھا ایک مرتبہ درخت ڈھونڈتے ہوئے مجھے دیر ہو گئی میں شام کے وقت واپس آیا وہ دونوں سو چکے تھے میں نے ان دونوں کے لئے دودھ دوہ لیا تو ان کو سوائے ہوئے پایا مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان دونوں کو نیند سے بیدار کروں اور یہ بھی اچھا نہیں لگا کہ ان سے پہلے میں اپنے گھر والوں یا پھر غلاموں کو کھانا کھلا دوں میں اسی طرح سے ٹھہرا رہا۔ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ سب سادق ہو گئی میرے بچے میرے قدموں میں روتے بلکتے رہے جب وہ دونوں بیدار ہوئے اور دودھ کو پی لیا (پھر میں نے اپنے گھر والوں کو دیا) اے اللہ! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم اس پتھر کی وجہ سے جس مشکل میں ہیں۔ ہمیں اس مشکل سے رہائی نصیب فرما (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پتھر وہاں سے ہٹ گیا لیکن وہ لوگ وہاں سے نکل نہیں سکتے تھے۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچا زاد تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں اس سے اتنی محبت کرتا تھا جتنی شدید محبت مرد عورتوں سے کرتے ہیں۔ میں نے اس کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ اس نے مجھے ایک سال تک اس پریشانی میں رکھا پھر وہ میرے پاس آئی میں نے اس



120 دینار دیئے کہ وہ مجھے اپنی ذات پر قابو دے اس نے ایسا کر لیا جب میں نے اس پر قدرت حاصل کر لی، ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب میں اس کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا، اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناحق طور پر مہر کو نہ توڑو تو میں اس کے پاس سے اٹھ گیا حالانکہ میرے نزدیک وہ سب سے زیادہ محبوب شخصیت تھی۔ میں نے جو سونا اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا اے اللہ! اگر میں نے ایسا تیری رضا کے حصول کے لیے کیا تو ہم جس مشکل میں ہیں اس سے ہمیں نجات عطا فرما (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) وہ چٹان کچھ اور کھسک گئی تاہم یہ لوگ اب بھی وہاں سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے کچھ مزدوروں کو کام پر رکھا میں نے ان سب کو ان کا معاوضہ دے دیا لیکن ایک کو نہیں دیا اس شخص نے معاوضہ کو ترک کر دیا اور چلا گیا میں نے اس کے معاوضے کو استعمال کرنا شروع کیا یہاں تک کہ اس سے اموال زیادہ ہو گئے ایک طویل عرصے کے بعد وہ میرے پاس آیا اور بولا۔ اے اللہ کے بندے! میرا معاوضہ مجھے دو میں نے اس سے کہا یہ جو تم دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارا معاوضہ ہے یہ اونٹ یہ گائے اور بکریاں اور غلام اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! تم میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ اس نے ان سب چیزوں کو لیا اور اپنے ساتھ لے گیا اس نے ان میں سے کسی بھی ایک چیز کو نہیں چھوڑا اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے حصول کے لئے کیا تھا تو ہم جس مشکل میں ہیں ہم سب کو اس سے نجات عطا فرما تو وہ چٹان وہاں سے ہٹ گئی اور وہ لوگ وہاں سے باہر آ گئے۔ (متفق علیہ)

## بَابُ التَّوْبَةِ

### باب 2: توبہ کا بیان

قَالَ الْعُلَمَاءُ: التَّوْبَةُ وَاجِبَةٌ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، فَإِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ آدَمِيٍّ فَلَهَا ثَلَاثَةٌ شُرُوطٍ:

أَحَدُهَا: أَنْ يُقْلَعَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ.

وَالثَّانِي: أَنْ يَنْدَمَ عَلَى فِعْلِهَا.

وَالثَّالِثُ: أَنْ يَعْزِمَ أَنْ لَا يَعُودَ إِلَيْهَا أَبَدًا. فَإِنْ فُقِدَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهُ.

وَإِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ تَتَعَلَّقُ بِآدَمِيٍّ فَشُرُوطُهَا أَرْبَعَةٌ: هَذِهِ الثَّلَاثَةُ، وَأَنْ يَبْرَأَ مِنْ حَقِّ صَاحِبِهَا، فَإِنْ كَانَتْ مَالًا أَوْ نَحْوَهُ رَدَّهَ إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَتْ حَدًّا قَذَفَ وَنَحْوَهُ مَكَّنَهُ مِنْهُ أَوْ طَلَبَ عَفْوَهُ، وَإِنْ كَانَتْ غَيْبَةً أُسْحَلَتْ مِنْهَا. وَيَجِبُ أَنْ يَتُوبَ مِنْ جَمِيعِ الذُّنُوبِ، فَإِنْ تَابَ مِنْ بَعْضِهَا صَحَّتْ تَوْبَتُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ وَبَقِيَ عَلَيْهِ الْبَاقِي. وَقَدْ تَظَاهَرَتْ دَلَائِلُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَاجْتِمَاعِ الْأُمَّةِ عَلَى وَجُوبِ التَّوْبَةِ.

◆◆ علماء فرماتے ہیں ہر گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے۔ اگر گناہ کا تعلق بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو اور کسی انسان کا حق اس سے متعلق نہ ہو تو اس کے لئے تین شرائط ہیں۔



پہلی شرط یہ ہے وہ اس گناہ سے لا تعلق ہو جائے۔

دوسری یہ ہے وہ اس کے ارتکاب پر نادم ہو۔

تیسری یہ ہے وہ اس بات کا پختہ ارادہ کرے کہ دوبارہ کبھی اس گناہ کا ارتکاب نہیں کرے گا۔

اگر ان تین میں سے کوئی ایک بھی شرط موجود نہ ہوئی تو توبہ درست نہیں ہوگی۔ اگر گناہ کا تعلق کسی آدمی کے ساتھ ہو تو اس

کی شرائط چار ہوں گی۔ ان (مذکورہ بالا) تین شرائط (کے ہمراہ چوتھی شرط یہ ہے) کہ آدمی اس حقدار کے حق سے بری الذمہ ہو

یعنی اگر مال وغیرہ تھا تو اسے وہ واپس کرے اور اگر حد قذف وغیرہ کا معاملہ ہو تو اپنے آپ کو اس کے حوالے کرے یا اس سے

معافی مانگے اور اگر غیبت ہو تو اسے بھی معاف کروائے۔

تمام گناہوں سے توبہ کرنا واجب ہے۔

اگر کوئی شخص بعض گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اہل حق کے نزدیک ان مخصوص گناہوں سے اس کی توبہ درست ہوگی اور

باقی (گناہوں سے توبہ کرنا) اس کے ذمے باقی رہ جائے گا۔ توبہ کے فرضیت کتاب سنت اور اجماع امت کے مختلف دلائل

سے ثابت ہے۔

﴿ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ (النور: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تا کہ تم کامیابی حاصل کر لو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ﴾ (هود: 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا توبُوا إِلَى اللَّهِ توبَةً نَصُوحًا ﴾ (التحریم: 8)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرو۔“

(13) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

”وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، اللہ کی قسم! میں

اللہ تعالیٰ سے روزانہ ستر مرتبہ دعائے مغفرت کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

(14) وَعَنْ الْأَعْرَبِيِّ بْنِ يَسَارٍ الْمُرَزَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

13- أخرجه أحمد (3/7798) والبخاری (6307) والترمذی (3259) والنسائی فی الکبری (6/11495) وفي عمل اليوم

والليل (434) وغيره و ابن ماجه (3815) وابن حبان (1925) وابن ابی شیمه (297/10)

14- مسلم ج 2- میں ذکر کیا اور کتاب السلان میں فرمایا کتب ستہ میں حضرت اعرب بن یسار کی روایت ہے۔ ابن ماجه 3815

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں توبہ کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو بے شک میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(15) وَعَنْ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَيَّ بَعِيرُهُ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ: ”لَلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَيَّ رَاحِلَتِهِ بَارِضٍ فَلَاةٍ، فَأَنْفَلْتُ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيْسَ مِنْهَا، فَآتَى شَجْرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا وَقَدْ أَيْسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهُ، فَأَخَذَ بِحِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللَّهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ! أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ“ .

◆◆ حضرت ابو حمزہ انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنے اونٹ کو پالے جبکہ وہ اسے ایک جنگل میں گم کر چکا ہو۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ بندہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری پر کسی جنگل میں موجود ہو اور پھر وہ سواری اسے چھوڑ کر چلی جائے اس سواری پر اس کے کھانے اور پینے کا سامان ہو اور وہ شخص اس سواری سے مایوس ہو کر درخت کے پاس آئے اور اس کے سائے میں لیٹ جائے جبکہ وہ اس سواری سے مایوس ہو چکا ہو، ابھی وہ اسی حالت میں ہو کہ وہ سواری اس کے پاس کھڑی ہوئی ہو تو وہ اس کی لگام تھام کر یہ کہے خوشی کی شدت کی وجہ سے یہ کہے اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں، یعنی خوشی کی شدت کی وجہ سے غلط بول دے۔

(16) وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے

دست رحمت کو رات کے وقت بڑھاتا ہے تاکہ دن کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کرے اور اپنے دست رحمت کو دن کے وقت

15- اخرجہ احمد (4/13226) والبخاری (6309) و مسلم (2747) وابن حبان (617) تفرد بہ مسلم (6895) تحفة

الاشراف (191)

16- تفرد بہ مسلم (2759) تحفة الاشراف (9145)

بڑھاتا ہے تاکہ رات کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کر لے۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔ (اس وقت تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا)

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(17) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورج کے مغرب کی طرف نکلنے سے پہلے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(18) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرِغْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے جب تک اس پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا۔

(19) وَعَنْ زُرَّابِ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: آتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا زُرَّابُ؟ فَقُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضَىٰ بِمَا يَطْلُبُ. فَقُلْتُ: إِنَّهُ قَدْ حَكَ فِي صَدْرِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتُ أَمْرًا مِّنْ أَهْلِ حَبَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا - أَوْ مُسَافِرِينَ - أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوَىٰ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٌّ: يَا مُحَمَّدُ، فَاجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهِ: "هَأُوْمَ" فَقُلْتُ لَهُ:

وَيَحَكَ! اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ نُهِيتَ عَنْ هَذَا! فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَغْضُضُ. قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

17- اخرجہ احمد (9141-3/7715) و مسلم (2703) والصبوی (14220) وابن حبان (629)

18- اسنادہ حسن. اخرجہ احمد (2/6168) والترمذی (3538) وابن ماجہ (4253) والحاکم فی العوبة (4/7659) وابن

حبان (268) وابو نعیم فی الحلیة (190/5) وفي الباب عن عبادة بن الصامت. عند الطبری (8858) والقضاعي فی مسند الشهاب



”الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“، فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ أَبَا بَابَا مِنَ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةَ عَرَضِهِ أَوْ يَسِيرُ الرَّكْبُ فِي عَرَضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ أَحَدُ الرُّوَاةِ: قَبْلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا لِلتُّوبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ .  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ، وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

✧✧ حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تاکہ ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں، انہوں نے دریافت کیا اے زر! تم کس لئے آئے ہو، میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے، انہوں نے فرمایا: علم کے طلبگار کی طلب سے راضی ہو کر فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں، میں نے ان سے کہا پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد (وضو کرتے ہوئے) موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرا ذہن شک کا شکار ہے اور آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اس لئے میں آپ سے یہ دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے، جب ہم سفر میں ہوں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے) مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک موزے نہ اتاریں البتہ جنابت (کی صورت میں انہیں اتارنا ہوگا) لیکن پاخانہ، پیشاب یا سونے کے نتیجے میں وضو ٹوٹنے کی صورت میں وضو کرتے ہوئے پاؤں دھونے کے لئے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف مسح کافی ہے۔

زر کہتے ہیں میں نے دریافت کیا، کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہش نفس کے بارے میں کچھ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے ہم آپ کے پاس موجود تھے ایک دیہاتی نے بلند آواز میں آپ کو پکارا اے محمد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیتے ہوئے اتنی ہی آواز میں جواب دیا: میں یہاں ہوں (یعنی کیا بات ہے)

راوی بیان کرتے ہیں میں نے اس (دیہاتی) سے کہا تمہارا ستیاناس ہو تم اپنی آواز کو پست رکھو کیونکہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب موجود ہو اور تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے، وہ بولا اللہ کی قسم! میں آواز پست نہیں کروں گا، پھر اس دیہاتی نے دریافت کیا ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان سے ملا نہیں ہے (تو اس کا کیا معاملہ ہوگا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، پھر وہ ہمیں حدیث سناتے رہے جس میں انہوں نے مغرب میں موجود ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی چوڑائی کی مسافت (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اگر کوئی سوار چالیس برس (راوی کو شک ہے یا شاید) ستر برس تک اس کی چوڑائی کی سمت میں چلتا رہے تو دوسرے کنارے تک نہیں پہنچ سکے گا۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں یہ دروازہ شام کی سمت میں ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس وقت پیدا کیا تھا جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا یہ تو پہلے کے لئے کھلا ہوا ہے اور اس وقت بند ہوگا جب سورج وہاں سے (یعنی مغرب کی طرف

- (طلوع ہوگا۔)

اس حدیث کا امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“

- ہے۔

(20) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَسَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَذُلَّ عَلَى رَاهِبٍ، فَاتَاهُ . فَقَالَ : إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ : لَا، فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِئَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَذُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ . فَقَالَ : إِنَّهُ قَتَلَ مِئَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ : نَعَمْ، وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضٍ كَذَّابًا وَكَذَّابًا فَإِنَّ بِهَا أَنْاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ، وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضٌ سُوءٌ، فَانْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ آتَاهُ الْمَوْتُ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ . فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ : جَاءَ تَائِبًا، مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ : إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ، فَآتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ - أَى حَكَمًا - فَقَالَ : قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فِإِلَى أَيَّتَهُمَا كَانَ أَذْنَى فَهُوَ لَهُ . فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَذْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ، فَخَبَّضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ : ”فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ فُجِعِلَ مِنْ أَهْلِهَا“ . وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ : ”فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي، وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي، وَقَالَ : قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا، فَوَجَدُوهُ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ فَغَفِرَ لَهُ“ . وَفِي رِوَايَةٍ : ”فَنَآى بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا“

♦♦ حضرت ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک شخص تھا جس نے 99 قتل کیے تھے اس نے علاقے کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا ایک راہب کی طرف اس کی رہنمائی کی گئی وہ اس کے پاس آیا اس نے (راہب) کو بتایا کہ اس نے 99 قتل کیے ہیں کیا اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ راہب نے جواب دیا: نہیں! اس شخص نے اس (راہب) کو بھی قتل کر دیا اس نے 100 کی تعداد تکمیل کر لی پھر اس نے علاقے کے کسی بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو ایک عالم کی طرف اس کی رہنمائی کی گئی۔ اس شخص نے (اس عالم) کو بتایا کہ اس نے 100 قتل کیے ہیں کیا اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس عالم نے جواب دیا: جی ہاں! اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ ہو سکتی ہے؟ تم فلاں علاقے میں چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہوں گے۔ تم ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اپنے علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ وہ برائی کا علاقہ ہے وہ شخص روانہ ہوا جب وہ نصف راستے میں پہنچا تو اسے موت آ گئی۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور



عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا، رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کرتے ہوئے اور دل سے (یعنی خلوص سے) اللہ تعالیٰ کی طرف آ رہا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی، پھر ایک فرشتہ انسانی شکل میں ان کے پاس آیا۔ ان فرشتوں نے اسے اپنے درمیان ثالث بنا لیا۔ اس نے فیصلہ کیا، دونوں طرف کی زمین ناپ لو! یہ جس طرف زیادہ قریب ہوگا۔ اس طرف کا شمار ہوگا۔ ان فرشتوں نے ناپی تو انہوں نے اس شخص کو اس زمین کے زیادہ قریب پایا جہاں کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ تو رحمت کے فرشتوں نے اسے حاصل کر لیا۔

”صحیح“ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ”تو وہ ایک بالشت نیک بستی کے قریب تھا تو اس نے اس شخص کو بستی والوں میں شامل کر دیا۔“

”صحیح“ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس زمین کے حصے کی طرف وحی کی کہ تم دور ہو جاؤ اور اس (زمین کے حصے) کی طرف وحی کی کہ تم قریب ہو جاؤ پھر اس نے حکم دیا کہ ان دونوں کے درمیان فاصلہ ناپو تو فرشتوں نے اس شخص کو اس (نیک لوگوں کی بستی کے) ایک بالشت قریب پایا تو اس کی مغفرت ہو گئی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ اپنے سینے کے بل سرک کر اس (نیک لوگوں کی بستی) کی طرف ہو گیا۔

(21) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ بَيْنِهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِهِ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ. قَالَ كَعْبُ: لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ غَزَاها قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهُ؛ إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ. وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا. وَكَانَ مِنْ خَبْرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ، فَغَزَاها رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا، وَاسْتَقْبَلَ عَدَدًا كَثِيرًا، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةً غَزَوْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ (يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيَّوَانَ) قَالَ كَعْبُ: فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ سَيَخْفِي بِهِ مَا لَمْ يَنْزَلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى



اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثَّمَارُ وَالظَّلَالُ، فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعُرُ، فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِئْتُ أَغْدُوا لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُ، فَارْجِعْ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، وَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِهَازِي شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ، فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يَقْدِرْ ذَلِكَ لِي، فَطَفِئْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزِنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي أُسْوَةً، إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ، أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الضُّعَفَاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: "مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟" فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظْرُ فِي عَطْفِيهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ! وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبِيضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ"، فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ. قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَائِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَنِي، فَطَفِئْتُ أَتَذْكُرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ: بِمِمْ أَخْرَجَ مِنْ سَخِطِهِ غَدًا؟ وَاسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا، زَاخَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُو مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا، فَاجْتَمَعْتُ صَدَقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضِعَاً وَثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، حَتَّى جَنَّتْ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ الْمُغْضَبُ. ثُمَّ قَالَ: "تَعَالَ"، فَجَنَّتْ أَمْشَى حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: "مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟" قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ إِنِّي سَاخِرُجٌ مِنْ سَخِطِهِ بِعُذْرٍ؛ لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لِيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِطَكَ عَلَيَّ، وَإِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَا رَجُوفِيهِ عُقْبَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ، وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَّقَ، فَكُنْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ". وَسَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمْ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي: وَاللَّهِ مَا

عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي اَنْ لَا تَكُوْنَ اَعْتَدْتَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اَعْتَدَرَ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ، فَقَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبِكَ اِسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوا يُؤَنَّبُونِي حَتَّى اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَبَ نَفْسِي، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ، وَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بِنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِي، وَهَلَالُ ابْنِ اُمِيَّةِ الْوَاقِفِي؟ قَالَ: فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا اُسُوَةٌ، قَالَ: فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوهُمَا لِي. وَنَهَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا اِيَّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبْنَا النَّاسُ - اَوْ قَالَ: تَغَيَّرُوا لَنَا - حَتَّى تَنَكَّرْتُ لِي فِي نَفْسِي الْاَرْضُ، فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِي اَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً. فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَاْنَا وَقَعَدَا فِي بِيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ. وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشْبَ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَكْلِمُنِي اَحَدٌ، وَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسَلِمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَاَقُوْلُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفْتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا؟ ثُمَّ اُصَلِّي قَرِيْبًا مِنْهُ وَاَسَارِقُهُ النَّظْرَ، فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا التَّفْتُ نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى اِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا قَتَادَةَ، اَنْشُدْكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعَلَّمَنِي اِحْبُ اللّٰهُ وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِي فِي سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبِطِيٌّ مِّنْ نَّبِطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يَدُلُّ عَلَيَّ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُوْنَ لَهُ اِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا مِّنْ مَّلِكِ غَسَّانَ، وَكُنْتُ كَاتِبًا. فَقَرَأْتُهُ فَاِذَا فِيهِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بَدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضِيْعَةٍ، فَالْحَقُّ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَأْتَهَا: وَهَذِهِ اَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُوْرَ فَسَجَرْتُهَا، حَتَّى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلَبْتُ الْوَحْيَ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِنِي، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزَلَ اَمْرَاتِكَ، فَقُلْتُ: اُطَلِقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ؟ فَقَالَ: لَا، بَلِ اَعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْنَهَا، وَاَرْسَلْ اِلَى صَاحِبِيِّ بِمِثْلِ ذَلِكَ. فَقُلْتُ لَامْرَاتِي: اَلْحَقِيْ بِاَهْلِكَ فَكُوْنِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هَذَا الْاَمْرِ. فَجَاءَتْ اِمْرَاةُ هَلَالِ بْنِ اُمِيَّةِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ هَلَالَ بْنَ اُمِيَّةِ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدَمَهُ؟ قَالَ: "لَا، وَلَكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكَ" فَقَالَتْ: اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ مِنْ حَرَكَةٍ



انی شیء، ووالله ما زال يبكي منذ كان من امره ما كان الى يومه هذا . فقال لي بعض اهلي : لو استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في امراتك فقد اذن لامرأة هلال بن امية ان تخدمه؟ فقلت : لا استاذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم، وما يدريني ماذا يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استاذنته، وانا رجل شاب! فلبثت بذلك عشر ليالٍ فكمّل لنا خمسون ليلةً من حين نهي عن كلامنا، ثم صليت صلاة الفجر صباح خمسين ليلةً على ظهر بيت من بيوتنا، فبينما انا جالس على الحال التي ذكر الله تعالى منا، قد ضاقت على نفسي وضاقت على الارض بما رحبت، سمعت صوت صارخ اوفى على سلع يقول باعلى صوته : يا كعب بن مالك ابشر، فخررت ساجداً، وعرفت انه قد جاء فرج . فاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس بتوبة الله - عز وجل - علينا حين صلى صلاة الفجر فذهب الناس يبشروننا، فذهب قبل صاحبي مبشرون وركض رجل الى فرسا وسعى ساع من اسلم قبلي، واوفى على الجبل، فكان الصوت اسرع من الفرس، فلما جاءني الذي سمعت صوته يبشرنى نزعته له ثوبي فكسوتهما اياه ببشارته، والله ما املك غيرهما يومئذ، واستعرت ثوبين فلبستهما، وانطلقت اتأمم رسول الله صلى الله عليه وسلم يتلقاني الناس فوجاً فوجاً يهينوني بالتوبة ويقولون لي : لتهنك توبة الله عليك . حتى دخلت المسجد فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس حوله الناس، فقام طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه يهرول حتى صافحني وهناني، والله ما قام رجل من المهاجرين غيره فكان كعب لا ينساها لطلحة قال كعب : فلما سلمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو يبرق وجهه من السرور : "ابشر بخير يوم مر عليك منذ ولدتك امك" فقلت : امن عندك يا رسول الله ام من عند الله؟ قال : "لا، بل من عند الله عز وجل"، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سر استنار وجهه حتى كان وجهه قطعة قمر وكنا نعرف ذلك منه، فلما جلست بين يديه قلت : يا رسول الله، ان من توبتي ان اخلع من مالي صدقة الى الله وإلى رسوله . فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "امسك عليك بعض مالك فهو خير لك" . فقلت : اني امسك سهمي الذي بخير . وقلت : يا رسول الله، ان الله تعالى انما انجاني بالصدق، وان من توبتي ان لا احدث الا صدقاً ما بقيت، فوالله ما علمت احداً من المسلمين ابلاء الله تعالى في صدق الحديث منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم احسن مما ابلاني الله تعالى، والله ما تعمدت كذبة منذ قلت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم الى يومى هذا، وانى لارجوا ان يحفظني الله تعالى فيما بقي، قال : فانزل الله تعالى : ﴿ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ ﴾ حتى بلغ : ﴿ إِنَّهُ بِهِمْ رُؤُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ



خَلِفُوا حَتَّىٰ اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ﴿ حَتَّىٰ بَلَغَ : ﴿ اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿  
 (التوبة : 117-119) قَالَ كَعْبٌ : وَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ هَدَانِي اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ  
 نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذِبْتُهُ، فَاهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا  
 ؛ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَا قَالَ لِاحِدٍ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ سَيَحْلِفُوْنَ  
 بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا اَنْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَا وَهَمُّ جَهَنَّمَ جَزَاءٌ بِمَا كَانُوْا  
 يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿ (التوبة  
 : 95-96) قَالَ كَعْبٌ : كُنَّا خُلَفَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اَوْلِيْكَ الَّذِيْنَ قَبْلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتَّىٰ قَضٰى  
 اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ بِذٰلِكَ . قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿ وَعَلٰى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِفُوْا ﴿ وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِمَّا خُلِفْنَا  
 تَخُلِفْنَا عَنِ الْغَزْوِ، وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ اِيَّانَا وَاَرْجَاؤُهُ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاَعْتَدَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ  
 عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ  
 يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ . وَفِيْ رِوَايَةٍ : وَكَانَ لَا يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ  
 بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيْهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ .

♦♦ عبد اللہ بن کعب انہیں ساتھ لے کر جایا کرتے تھے۔ عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت کعب بن  
 مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔  
 حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایسے کسی غزوے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا۔ جس میں آپ نے خود شرکت کی  
 ہو البتہ غزوہ تبوک میں ایسا ہو گیا ہاں! غزوہ بدر میں بھی میں پیچھے رہ گیا تھا۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غزوے میں پیچھے رہ  
 جانے والوں میں سے کسی ایک پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا تھا چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان قریش کے قافلے پر حملے کے لئے  
 نکلے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کا سامنا، توقع کے برعکس دشمن سے کروادیا۔

شب عقبہ میں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا جب ہم نے اسلام قبول کیا تھا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ اس رات حاضری  
 کے عوض میں مجھے بدر کی حاضری نصیب ہو جاتی۔ اگرچہ بدر میں شرکت کی فضیلت کا تذکرہ لوگوں میں بہت زیادہ ہے۔

غزوہ تبوک میں میرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ یہ ہے کہ میں جب اس غزوے میں آپ سے پیچھے رہ  
 گیا تھا اس وقت جتنا طاقتور اور خوشحال تھا۔ اس سے پہلے اتنا کبھی نہیں تھا اللہ کی قسم! اس سے پہلے میرے پاس کبھی بھی دو  
 اونٹنیاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں لیکن اس غزوہ کے موقع پر میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شدید گرمی کے موسم  
 میں یہ غزوہ کیا آپ نے مسلمانوں کو اپنے ارادے سے آگاہ کر دیا تاکہ وہ اس جنگ کی تیاری کر لیں۔ آپ نے انہیں اپنے  
 منصوبے سے آگاہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے مسلمان تھے جنہیں کسی رجسٹر میں نوٹ نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت کعب بن لؤیؓ کہتے ہیں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جو یہ سوچ کر اس غزوے میں شریک نہ ہو کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی اکرم ﷺ پر اس بارے میں وحی نازل نہیں ہوگی آپ سے اس کی غیر حاضری کا معاملہ مخفی رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت کیا جب پھل اور سائے بہترین ہو گئے تھے اور میں ان میں مشغول تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اور آپ کے ساتھ دوسرے مسلمانوں نے جنگ کی تیاری کر لی اور میں یہ کام آج کل پر ڈالتا رہا اور کچھ نہیں کر سکا۔ میں یہی سوچتا رہا کہ میں جب چاہوں گا آسانی سے ایسا کر لوں گا۔ میں یہی کچھ سوچتا رہا اور لوگوں نے تیاری کر بھی لی۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ اور مسلمان روانہ ہو گئے۔ لیکن میں کوئی تیاری نہیں کر سکا اگلا دن آ گیا میں نے پھر بھی کچھ نہیں کیا۔ روز ایسا ہی ہوتا رہا۔ مسلمان تیزی سے دشمن کے مقابل پہنچ گئے اور انہوں نے جنگ کی تیاری کر لی میں نے ارادہ کیا کہ اب میں سوار ہو کر ان تک پہنچ جاؤں کاش میں ایسا کر لیتا لیکن یہ بات میرے نصیب ہی میں نہیں تھی نبی اکرم ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد میں لوگوں میں آتا تو مجھے بہت افسوس ہوتا کہ یہ سب وہ لوگ تھے جو منافق تھے یا جو جہاد میں شرکت سے معذور تھے تبوک پہنچنے تک نبی اکرم ﷺ کو میرا خیال نہیں آیا ایک دن جب آپ تبوک میں کچھ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ آپ نے دریافت کیا کعب بن مالک کو کیا ہوا ہے؟ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وہ اپنی خوشحالی کی وجہ سے نہیں آسکا حضرت معاذ بن جبلؓ نے اس شخص سے کہا: تم نے بہت غلط بات کہی ہے۔ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس کے بارے میں صرف بہتر ہی سوچتے ہیں نبی اکرم ﷺ خاموش رہے اسی دوران دور سے ایک سفید پوش آتا ہوا دکھائی دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابو خثیمہ ہونا چاہیے۔ وہ ابو خثیمہ انصاری ہی تھے یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے ایک صاع کھجوریں صدقہ کی تھیں تو منافقین نے انہیں طعنے دیئے تھے۔

حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں جب مجھے پتا چلا کہ نبی اکرم ﷺ تبوک سے واپس تشریف لارہے ہیں تو مجھے دوبارہ پریشانی لاحق ہو گئی میں نے اس جھوٹے (عذر) کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا جسے بیان کر کے میں آپ کی ناراضگی سے نجات حاصل کر سکوں میں نے اپنے گھر والوں سے بھی مدد مانگی جب مجھے یہ بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ پہنچنے ہی والے ہیں تو وہ تمام جھوٹے بہانے مجھے بھول گئے اور مجھے یہ شعور آ گیا کہ میں اپنے کسی جھوٹے بہانے کے ذریعے نجات حاصل نہیں کر سکتا اس لئے میں نے آپ سے سچ بات کہنے کا ارادہ کیا۔

اگلی صبح نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ جب کسی سفر سے واپس تشریف لائے تھے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے تھے وہاں دو رکعت ادا کرتے اور پھر لوگوں سے ملنے کے لئے بیٹھ جاتے۔ جب آپ تشریف فرما ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور قسمیں اٹھا کر عذر پیش کرنے لگے ان کی تعداد اسی سے کچھ زیادہ تھی نبی اکرم ﷺ نے ان کے ظاہری عذر کو قبول کیا۔ ان سے بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور ان کے باطن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔

جب میں حاضر خدمت ہوا اور میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ مسکرائے جیسے کوئی ناراض شخص مسکراتا ہے آپ نے حکم دیا آگے آ جاؤ! میں آگے آ کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے دریافت کیا۔ تم پیچھے کیوں رہ گئے تھے؟ تم نے تو سواری خرید نہیں لی تھی؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آپ کی بجائے کسی دنیا دار آدمی کے پاس بیٹھا ہوا ہوتا تو مجھے پتہ



ہے کہ میں عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے بچ جاتا لیکن اگر آج میں آپ کے ساتھ جھوٹ بول کر اس کے ذریعے آپ کو راضی کروں گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا لیکن اگر میں اب آپ کے ساتھ سچی بات کروں گا تو آپ مجھ سے ناراض ہوں گے لیکن مجھے اُمید ہے کہ آخر کار اللہ تعالیٰ میرا انجام بہتر کرے گا۔

اللہ کی قسم! میرا کوئی عذر نہیں ہے اللہ کی قسم! آپ سے پیچھے رہ جانے کے وقت میں جتنا طاقتور اور خوشحال تھا اس سے پہلے کبھی نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے (پھر آپ نے مجھے حکم دیا) اب تم جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ کر دے میں وہاں سے اُٹھ گیا۔ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ بھی میرے ساتھ اُٹھے اور میرے پیچھے آگئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ تم نے اس سے پہلے بھی کوئی گناہ کیا ہو۔ کیا تم ایسا نہیں کر سکتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی عذر پیش کر دیتے جیسے پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے پیش کئے تھے اور تمہاری بخشش کے لئے نبی اکرم ﷺ کا دعائے مغفرت ہی کر دینا کافی تھا تو حضرت کعب بن العنزی نے جواب دیا اللہ کی قسم! وہ لوگ مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک میں نے سوچا کہ میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاتا ہوں اور اپنی ہی بات کی تکذیب کر دیتا ہوں۔ پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا کیا کسی اور کے ساتھ بھی میرے جیسا معاملہ پیش آیا ہے انہوں نے جواب دیا ہاں! دو آدمیوں کے ساتھ تمہارے جیسا معاملہ ہوا ہے۔ ان دونوں نے بھی تمہاری طرح (کوئی عذر پیش نہیں کیا اور ان دونوں کو بھی وہی ہدایت کی گئی ہے جو تمہیں کی گئی ہے میں نے دریافت کیا وہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے بتایا مرادہ بن ربیعہ عامری اور بلال بن اُمیہ واقفی ہیں انہوں نے مجھے دو ایسے آدمیوں کے بارے میں بتایا تھا جو دونوں نے نیک تھے اور ان دونوں کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل تھا اور ان کا طریقہ کار قابل اتباع تھا۔ جب انہوں نے مجھے ان دو حضرات کے بارے میں بتایا تو میں گھر واپس چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ مسلمانوں کو ہمارے ساتھ بات چیت کرنے سے منع کر دیا آپ سے پیچھے رہ جانے والوں میں صرف ہم تین کے بارے میں یہ حکم تھا لوگ ہمارے ساتھ بات چیت سے اجتناب کرنے لگے اور ہمارے لئے اجنبی ہو گئے یہاں تک کہ اپنے ہی علاقے کے بارے میں مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ یہ علاقہ نہیں ہے جسے ہم پہچانتا ہوں اسی طرح پچاس دن گزر گئے۔ میرے دونوں ساتھی گوشہ نشین ہو گئے اور اپنے گھر میں بیٹھ روتے رہتے۔ میں (ہم تینوں میں) زیادہ نوجوان اور طاقتور تھا میں باجماعت نماز پڑھنے کے لئے آیا کرتا تھا اور بازار میں بھی گھومتا پھرتا تھا لیکن میرے ساتھ کوئی بات نہیں کرتا نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے تھے نماز کے بعد جب آپ تشریف فرما ہوئے تھے تو میں آپ کو سلام کیا کرتا تھا اور اس کا جائزہ لیتا تھا کہ آیا آپ نے سلام کا جواب دینے کے لئے اپنے مبارک ہونٹوں کو جنبش دی ہے یا نہیں میں آپ کے قریب کھڑا ہو کر نماز پڑھا کرتا تھا اور چوری چھپے آپ کی طرف دیکھا کرتا تھا۔ جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو آپ میری طرف دیکھا کرتے تھے اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تھا تو آپ اپنی توجہ دوسری طرف کر لیتے تھے۔ ہمارے ساتھ مسلمانوں کی لا تعلقی طویل ہو گئی تو ایک دن میں جاتے ہوئے ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا۔ وہ میرے چچا زاد تھے اور میرے محبوب ترین شخص تھے میں نے انہیں سلام کیا تو اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابو قتادہ! میں آپ کو اللہ کے نام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے انہیں دوبارہ قسم دی تو وہ پھر خاموش رہے میں نے



انہیں پھر قسم دی تو وہ صرف یہ بولے اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں واپس مڑا اور باغ سے باہر آ گیا میں مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہا تھا کہ اسی دوران ایک نبیؐ یہ وہ لوگ ہیں جو شام سے تعلق رکھتے ہیں اور خوراک فروخت کرنے کے لئے مدینہ منورہ آئے ہیں یہ پوچھتا پھر رہا تھا کون کعب بن مالک تک میری رہنمائی کرے گا؟ لوگوں نے اسے اشارے کے ذریعے میرے بارے میں بتایا وہ میرے پاس آیا اور اس نے غسان کے گورنر کو خط مجھے دیا میں پڑھنا جانتا تھا میں نے وہ خط پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

”اما بعد! ہمیں پتا چلا ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلت اور رسوائی کے عالم میں رہنے کے لئے پیدا نہیں کیا تم ہمارے پاس آ جاؤ ہم تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔“

جب میں نے یہ پڑھا تو یہ سوچا کہ یہ دوسری مصیبت ہے میں نے اسے ایک تنور میں پھینک دیا وہ جل گیا۔ چالیس دن گزر گئے (ہمارے بارے میں) کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ کا پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا نبی اکرم ﷺ نے تمہیں یہ ہدایت کی ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو میں نے کہا: کیا میں اسے طلاق دیدوں؟ یا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اس نے جواب دیا تم اس سے الگ رہو اور اس کے قریب نہ جاؤ نبی اکرم ﷺ نے یہی ہدایت میرے بقیہ دونوں ساتھیوں کو بھی بھجوائی تھی میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم میرے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ نہ کر دے (میرے ایک ساتھی) ہلال بن امیہ کی اہلیہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہلال بن امیہ بہت بوڑھے ہیں ان کی خدمت میں کرنے والا کوئی نہیں ہے کیا آپ اس بات کو ناپسند کریں گے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا نہیں! لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئے اس خاتون نے عرض کی اللہ کی قسم! وہ تو ایسا کچھ نہیں کریں گے۔ اللہ کی قسم! جس دن سے یہ معاملہ شروع ہوا ہے اس دن سے لے کر آج تک وہ رورہے ہیں۔

حضرت کعب بنی النضرؓ کہتے ہیں میرے گھر والوں میں سے کسی نے مجھ سے یہ کہا کہ تم بھی اپنی بیوی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگ لو آپ نے ہلال بن امیہ کی اہلیہ کو ان کی خدمت کرنے کی ہدایت کی ہے۔ میں نے جواب دیا میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا۔ کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ جب میں آپ سے اس بارے میں اجازت مانگوں گا تو آپ مجھے کیا جواب دیں گے۔ کیوں کہ میں ایک نوجوان آدمی ہوں اسی طرح دس دن گزر گئے نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے جو منع کیا تھا اسے پچاس دن گزر گئے پچاسویں دن کی صبح میں نے اپنے گھر کی چھت پر فجر کی نماز ادا کی اور ابھی میں ایسا حالت میں بیٹھا ہوا تھا جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے مجھے اپنے آپ سے الجھن ہو رہی تھی اور زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی تھی اسی دوران میں نے کسی شخص کو ”صلع“ پہاڑ سے بلند آواز میں یہ اعلان کرتے ہوئے سنا۔ اے کعب بن مالک! تمہارے لئے خوشخبری ہے میں سجدے میں گر گیا اور مجھے انداز ہو گیا کہ اب آسانی نصیب ہو گئی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے تو کچھ لوگ ہمیں خوشخبری سنانے کے لئے آئے کچھ لوگ خوشخبری سنانے کے لئے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف چلے گئے ایک شخص گھوڑے پر سوار ہو کر میری طرف آیا اور قبیلہ اسلم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دوڑ کر میری طرف آیا۔ وہ پہاڑ پر چڑھ گیا اس کی آواز گھڑ

سوار سے تیز تھی۔ میں نے جس کی آواز سنی جب وہ مجھے خوشخبری سنانے کے لئے میرے پاس آیا تو اس کی خوشخبری کی وجہ سے میں نے اپنے کپڑے اسے دیدیئے اللہ کی قسم! اس دن میرے پاس صرف وہی کپڑے تھے۔ میں نے عازیت کے طور پر دو کپڑے لے کر انہیں پہنا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہو گیا۔ لوگ گروہ درگروہ مجھ سے ملتے رہے اور توبہ کی قبولیت پر مجھے مبارکباد دیتے رہے اور یہ کہتے رہے اللہ تعالیٰ نے جو تمہاری توبہ قبول کی ہے اس پر تمہیں مبارک ہو یہاں تک میں مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے ارد گرد اور لوگ بھی موجود تھے طلحہ بن عبید اللہ کھڑے ہوئے اور لپک کی میری طرف آئے انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی اللہ کی قسم! ان کے علاوہ اور کوئی مہاجرین کھڑا نہیں ہوا (راوی کہتے ہیں) حضرت کعب بن زئیہؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولے۔ حضرت کعب بن زئیہؓ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا تو آپ کا چہرہ مبارک خوشی کے عالم میں چمک رہا تھا آپ نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ جب سے تم پیدا ہوئے ہو آج سے زیادہ بہتر دن تمہارے لئے اور کوئی نہیں ہوا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! (یہ خوشخبری) آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ مسرور ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ مبارک یوں روشن ہوتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہو یہ بات ہم سب کو معلوم تھی جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اپنی توبہ قبول ہونے کی خوشی میں اپنے مال کو صدقہ کے طور پر اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے تو میں نے عرض کی میں خیبر میں اپنی اراضی کو اپنے پاس رکھتا ہوں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات ملی ہے اور میری توبہ قبول ہونے کے بعد اب میں ہمیشہ سچ ہی بولوں گا۔ جب تک زندہ رہوں گا۔

اللہ کی قسم میرے علم کے مطابق مسلمانوں میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کے حوالے سے اس سے بہتر آزمائش میں مبتلا کیا ہو جس میں اس نے مجھے مبتلا کیا۔ جب سے میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا اور جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات کہی اس وقت سے لے کر اب تک میں نے کبھی کسی کے ساتھ جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

حضرت کعب بن زئیہؓ اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”اللہ تعالیٰ نے نبی، مہاجرین، انصار پر رحمت کی جنہوں نے مشکل گھڑی میں اس (نبی) کی پیروی کی۔“

یہ آیت یہاں تک ہے۔ ”بے شک وہ ان کیلئے بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور ان تین لوگوں پر (بھی رحمت کی) جن کا معاملہ موخر کیا گیا یہاں تک کہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان کے لئے تنگ ہو گئی۔“

یہ آیت یہاں تک ہے۔ ”اللہ سے ڈرو اور بچوں کے ساتھ رہو۔“

حضرت کعب بن زئیہؓ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے اس کے بعد اس نے مجھ پر کوئی ایسی نعمت نہیں کی جو میرے نزدیک میرے نبی اکرم ﷺ سے (اس موقع پر) سچ بولنے سے زیادہ بڑی ہو یعنی میں نے آپ کے ساتھ جھوٹ نہیں بولا ورنہ میں بھی ہلاکت کا شکار ہو جاتا جیسے وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے جنہوں نے جھوٹ بولا

تھا۔ ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی تو یوں جو کسی بھی شخص کے بارے میں سب سے برا طریقہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

”غفریب وہ تمہارے سامنے اللہ کے نام کی قسم اٹھائیں گے، جب تم لوٹ کر ان کے پاس جاؤ گے تاکہ تم ان سے اعراض کرو تم ان سے اعراض کرنا وہ ناپاک لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو اس چیز کا بدلہ ہوگی جو انہوں نے کیا وہ تمہارے سامنے قسم اٹھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے تو اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوگا۔“

حضرت کعب بیان کرتے ہیں ہم وہ تین افراد جن کا معاملہ ان لوگوں سے موخر کیا گیا تھا جن کے عذر کو نبی اکرم ﷺ نے قبول کر لیا تھا جب انہوں نے آپ کے سامنے قسم اٹھائی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی جبکہ ہمارے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے معاملے کو موخر کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اور وہ تین افراد جنہیں پیچھے رکھا گیا۔“

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیچھے ہونے کا جو ذکر کیا ہے اس سے مراد ہمارا جنگ سے پیچھے رہنا نہیں ہے بلکہ اس کا ہمارے معاملے کو ان لوگوں کے معاملے سے موخر کرنا ہے جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے قسم اٹھائی، آپ کے سامنے عذر پیش کیا اور آپ نے اسے قبول کیا۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر سے دن کے وقت چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تھے اور جب آپ تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں آکر وہاں دو رکعت ادا کرتے تھے اور پھر مسجد میں تشریف فرما ہو جاتے تھے۔

(22) وَعَنْ أَبِي نُجَيْدٍ بَضْمِ النَّوْنِ وَفَتْحِ الْجِيمِ - عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزَّانِيَةِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْتَهَا، فَقَالَ: ”أَحْسِنُ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَائِسِي“ فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تَصَلَّى عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ زَنْتِ؟ قَالَ: ”لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابی نجید عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ زنا کے نتیجے میں حاملہ ہو چکی تھی اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ وہ حد مجھ پر جاری کریں نبی اکرم نے اس کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: اس کا خیال رکھنا اور جب یہ بچے کو جنم دے (تو اسے ساتھ لے کر) میرے پاس آجانا۔ اس سرپرست نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم کی ہدایت کے تحت اس



عورت کے کپڑوں کو اچھی طرح باندھ دیا گیا اور آپ کے حکم کے تحت اُسے سنگسار کر دیا گیا پھر آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے تو حضرت عمر نے آپ کی خدمت میں عرض کی آپ اس عورت کی نماز جنازہ ادا کرنے لگے ہیں جس نے زنا کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر اسے مدینہ میں رہنے والے ستر افراد کے درمیان تقسیم کیا جائے تو ان کے لئے کافی ہو۔ کیا تمہیں اس سے زیادہ افضل (کوئی عمل) ملا ہے؟ اس عورت نے اپنی جان اللہ کے لئے قربان کر دی۔ (مسلم)

✓ (23) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَنْ يَمْلَأَفَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اگر آدم کے بیٹے کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو اسے یہ خواہش ہوگی کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں، اس کا منہ صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

✓ (24) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَضْحَكُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِلَيَّ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ، يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسَلِّمَ فَيُسْتَشْهَدُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے دو بندوں کے بارے میں مسکرا دیتا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ (قتل ہونے والا) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو بھی توبہ کی توفیق دیتا ہے تو وہ اسلام قبول کر کے شہادت پالیتا ہے۔ (متفق علیہ)

## بَابُ الصَّبْرِ

### باب 3: صبر کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا ﴾ (آل عمران: 200)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے، "اے ایمان والو! صبر سے کام لو اور ڈٹے رہو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالشَّمْرَاتِ وَبَشِيرٍ

23- اخره احمد (4/12717) والبخاری (6436) وغيره و مسلم (1048) والترمذی (3337) وعبد الرزاق (19624)

والطيالسي (2196) والدارمي (319/318/2) وابو يعلى (2951) وغيره وابن حبان (3235) وغيره

الصَّابِرِينَ ﴿البقرة: 155﴾

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اور ہم تمہیں خوف، بھوک، مال اور جان اور پھلوں میں کمی کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کریں گے اور صبر والوں کے لئے خوشخبری ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ (الزمر: 10)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”بے شک صبر کرنے والوں کو کسی حساب کے بغیر پورا اجر دیا جائے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴾ (الشوری: 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”جو شخص صبر کرے اور بخش دے تو یہ ہمت کا کام ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴾ (البقرة: 153)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”صبر اور نماز کے ذریعے مدد حاصل کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَنَلْبِسُنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ ﴾ (محمد: 31)،

وَالْآيَاتِ فِي الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ وَبَيَانِ فَضْلِهِ كَثِيرَةٌ مَعْرُوفَةٌ .

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”اور ہم تمہیں آزمائیں گے تاکہ ہم صبر کرنے والے ہیں اور کون صبر کرنے والے ہیں۔“

صبر کے حکم کے بارے میں اور اس کی فضیلت کے بیان کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معروف ہیں۔

(29) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

2- أخرجه مالك في مؤطه (1000)، واحمد (3/9983)، والبخاری (2826)، ومسلم (1890)، والنسائی (3166) وابن حبان

(3667)، وابن خزيمة في التوحيد (ص/234)، والبيهقي في الكبرى (165/9)، وفي الاسماء والصفات (ص/468/467)

2- مسلم احمد، مسند دارمی، ابو عوانہ، ترمذی، نسائی، فی عمل الیوم والليلة، طبرانی معجم کبیر، ابن ماجہ عن عبد الرحمن

بن عمر، بخاری کہتے ہیں ابی سلام نے تو دونوں سے سنا ہے مگر دونوں سندوں میں صحابی ایک ہی ہونا چاہیے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُنِ - أَوْ تَمْلَأُ - مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ. كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوا فَبَاعَ نَفْسَهُ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صفائی نصف ایمان ہے۔ "الحمد لله" ترازو کو بھر دے گا۔ "سبحان الله" زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے۔ قرآن پاک تیرے موافق یا مخالف حجت ہے۔ ہر انسان اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے نفس کو بیچتا ہے یا تو اسے چھوڑ دیتا ہے یا برباد کرنے والا ہے۔

(26) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سَنَانِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ أَنْفَقَ كُلَّ شَيْءٍ بِيَدِهِ: "مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ. وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت ابوسعید سعد بن سنان خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ انصار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ نے وہ انہیں عطا کر دیا، انہوں نے پھر مانگا آپ نے پھر عطا کر دیا، یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ موجود تھا وہ ختم ہو گیا جب آپ نے سب کچھ خرچ کر دیا جو آپ کے پاس موجود تھا تو آپ نے ان سے فرمایا میرے پاس جو بھی بھلائی ہے میں اسے تم سے چھپا کر نہیں رکھوں گا جو شخص مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے مانگنے سے بچائے گا اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھے گا اور جو شخص صبر سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرے گا اور کسی بھی شخص کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (متفق علیہ)

(27) وَعَنْ أَبِي يَحْيَى صُهَيْبِ بْنِ سَنَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ: إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مومن کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے کیونکہ اس کا ہر معاملہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے اور یہ خصوصیت صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی ملتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو وہ صبر سے کام لیتا ہے اور

26- بخاری، مسلم، سنن اربعہ، رزین سے یہ قد افلح من اسلم و رزق کفافیاً و قنعه اللہ بما اتاه کا اضافہ نقل کیا ہے۔ اخرجہ احمد

(4/11890) والبخاری (1469) وغیرہ و مسلم (1053) و ابو داؤد (1644) والترمذی (2031) والنسائی (2587)

والدارمی (387/1) وابن حبان (2400) و عبدالرزاق (20014) والبیہقی (195/4) والبعوی فی المرقاة (1613)

27- اخرجہ احمد (6/19856) و مسلم (2999)



یعنی اس کے لئے بہتر ہوتا ہے

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(28) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَاکْرَبَ أَبَتَاهُ. فَقَالَ: "لَيْسَ عَلَيَّ كَرَبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ" فَلَمَّا مَاتَ، قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ، أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ! يَا أَبَتَاهُ، جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَا وَاهُ! يَا أَبَتَاهُ، إِلَى جِبْرِيلَ نَعَاهُ! فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْتُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ؟! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی اور آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرے والد کی تکلیف! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن کے بعد تمہارے والد کو اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابا جان! آپ نے اپنے پروردگار کے بلاوے کو قبول کیا۔ اے ابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے اے ابا جان! ہم جبرائیل کو آپ کے وصال کی اطلاع دیتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کو دفن کر دیا گیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تم لوگوں نے کیسے یہ گوارہ کیا کہ تم نبی ﷺ پر مٹی ڈالو۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(29) وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِبَّةَ وَابْنِ حِبَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُرْسِلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِي قَدِ اخْتَضَرَ فَأُشْهِدُنَا، فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: "إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ" فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنَهَا. فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبِيُّ بَنْ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَرِجَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيءُ، فَأَقْعَدَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَفْسُهُ تَقْعَقُعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ فَقَالَ: "هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ"

وَفِي رِوَايَةٍ: "فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

28- اخرجہ البخاری (4462) والدارمی (41/40/1) وابن سعد (311/2) وابن ماجہ (1630) والبیہقی فی الدلائل

(213/1212/7) والترمذی فی الشائل (379) وابن حبان (6622) واحمد (4/13115) مختصراً.

29- اخرجہ احمد (8/21835) والبخاری (1284) وغیرہ و مسلم (923) و ابو داؤد (3125) والترمذی (988) والنسائی

(1867) و فی البیوم واللیلۃ (1068) وابن ماجہ (1588) وابن حبان (461) وغیرہ والبیہقی (68/4)

وَمَعْنَى "تَقَعَّقُ": تَحَرَّكَ وَتَضَطَّرَبُ .

﴿﴾ حضرت ابو زید اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور آپ کے محبوب ہیں اور آپ کے محبوب کے صاحبزادے ہیں بیان کرتے ہیں آپ کی ایک صاحبزادی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا کہ میرے بیٹے کا آخری وقت قریب ہے آپ میرے پاس تشریف لے آئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام بھجوایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جو واپس لے وہ اس کی ملکیت ہے اور جو وہ عطا کر دے وہ بھی اس کی ملکیت ہے اس کی بارگاہ میں ہر چیز کا ایک مقرر وقت ہے تمہیں صبر سے کام لینا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔ صاحبزادی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور تشریف لائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے علاوہ کچھ دیگر افراد بھی تھے۔ اس بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے اس کو اپنی گود میں رکھا اس وقت اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کیا (کس لیے) ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اپنے بندوں میں سے جس بندے کے چاہے دل میں رکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحمدل بندوں پر رحم کرتا ہے۔ متفق علیہ۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "تَقَعَّقُ" وہ حرکت کر رہا تھا اور مضطرب تھا۔  
**(30) وَعَنْ صُهَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ: إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَأَبْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أَعْلَمَهُ السِّحْرَ؛ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ، وَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ، فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ، وَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ، مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ، فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ، فَقَالَ: إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ، فَقُلْ: حَبَسَنِي أَهْلِي، وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ، فَقُلْ: حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ، فَقَالَ: الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمْ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ؟ فَأَخَذَ حَجْرًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمُضِيَ النَّاسُ، فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ، فَاتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: أَيُّ بَنِي أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى، وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى، فَإِنْ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ؛ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِيءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَيَدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ. فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ، فَاتَاهُ بِهِدَايَا كَثِيرَةٍ، فَقَالَ: مَا هَذَا هُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِي، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ تَعَالَى، فَإِنْ أَمَنْتَ بِاللَّهِ تَعَالَى دَعَوْتُ اللَّهَ**

30- إخراجہ مسلم (3005) والترمذی (3340) والنسائی فی الكبرى (6/11661) وابن کثیر فی تفسیرہ (778/777/4)

وغیرہ فی تفاسیر ہم

فَشَفَاكَ، فَاَمَّنَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی فَشَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی، فَاتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ : مَنْ رَدَّ اِلَيْكَ بَصَاكَ؟ قَالَ: رَبِّي، قَالَ: وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي؟ قَالَ: رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ، فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ، فَجِيءَ بِالْغُلَامِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: اَيُّ بَنِيَّ، قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِيءُ الْاَكْمَةَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ! فَقَالَ: اِنِّي لَا اَشْفِيْ اَحَدًا، اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰی. فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ؛ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ: اِرْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَاَبَى، فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارُ فِي مَفْرَقِ رَاسِهِ، فَشَقَّهُ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ، ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ: اِرْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَاَبَى، فَوَضَعَ الْمِنْشَارُ فِي مَفْرَقِ رَاسِهِ، فَدَعَا بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ، ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ: اِرْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَاَبَى، فَدَفَعَهُ اِلَى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ اِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَاصْعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ، فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَالْاَطْرَحُوهُ. فَذْهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَارْجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا، وَجَاءَ يَمْشِي اِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰی، فَدَفَعَهُ اِلَى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاَحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ وَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ، فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَالْاَطْرَحُوهُ. فَذْهَبُوا بِهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَاَنْكَفَتَ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا، وَجَاءَ يَمْشِي اِلَى الْمَلِكِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ تَعَالٰی. فَقَالَ لِلْمَلِكِ: اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا اَمْرُكَ بِهِ. قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَّاحِدٍ وَتَضْلِيْنِيْ عَلٰی جَذَعٍ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي، ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْمِنِي، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي، فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَّاحِدٍ، وَصَلَبَهُ عَلٰی جَذَعٍ، ثُمَّ اخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ فِي صُدْغِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: اَمَّا رَبُّ الْغُلَامِ، فَاتَى الْمَلِكَ فَقِيلَ لَهُ: اَرَايْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهُ نَزَلَ بِكَ حَذْرُكَ. قَدْ اَمَّنَ النَّاسُ. فَاَمَرَ بِالْاُخْذُوْدِ بِاَفْوَاهِ السِّكِّكِ فَحُدَّتْ وَاَضْرِمَ فِيْهَا النَّيْرَانَ وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَاَقْحِمُوهُ فِيْهَا، اَوْ قِيلَ لَهُ: اِفْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا اُمَّهُ اضْبِرِّيْ فَاِنَّكَ عَلٰی الْحَقِّ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”ذُرْوَةُ الْجَبَلِ“: اَعْلَاهُ، وَهِيَ - بِكْسْرِ الدَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَضَمِّهَا - وَ”الْقُرْقُورُ“: بِضَمِّ الْقَافَيْنِ نَوْعٌ مِنَ الشُّفْنِ وَ”الصَّعِيدُ“ هُنَا: الْاَرْضُ الْبَارِزَةُ وَ”الْاُخْذُوْدُ“ الشُّقُوقُ فِي الْاَرْضِ كَالنَّهْرِ الصَّغِيرِ، وَ”اَضْرِمَ“: اَوْقَدَ، وَ”اَنْكَفَتَ“ اَيُّ: اِنْقَلَبَتْ، وَ”تَقَاعَسَتْ“: تَوَقَّفَتْ وَجَبُنَتْ.

♦♦ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پہلے زمانے کے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا۔ جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں آپ میرے



پاس کسی لڑکے کو بھیجیں تاکہ میں اسے جادو سکھاؤں۔ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکے کو بھیجا تاکہ وہ اسے (جادو کی) تعلیم دے۔ وہ لڑکا ابھی راستے میں تھا جب وہاں سے ایک راہب گزرا۔ وہ اس کے پاس بیٹھ گیا اس نے راہب کی باتیں سنی جو اسے اچھی لگیں۔ جب وہ جادوگر کے پاس آیا تو جادوگر نے اسے مارا۔ لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب بولا: جب تمہیں جادوگر کچھ کہے تو تم یہ کہنا کہ گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب گھر والے کچھ کہیں تو یہ کہنا کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا ایسا ہی ہوتا رہا ایک مرتبہ ایک بڑے سے جانور نے لوگوں کا راستہ روک لیا۔

لڑکے نے سوچا، آج مجھے پتہ چل جائے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے؟ اس نے ایک پتھر لیا اور دُعا کی، اے اللہ! اگر تیری بارگاہ میں جادوگر کے مقابلے میں راہب کا معاملہ زیادہ محبوب ہے تو اس جانور کو مار دے تاکہ لوگ گزر سکیں پھر اس نے وہ پتھر اس جانور کو مارا تو وہ جانور مر گیا اور لوگ گزرنے لگے وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس بارے میں بتایا تو راہب نے اس سے کہا: اے میرے بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو گئے اور تمہاری جو کیفیت ہو گئی ہے مجھے لگ رہا ہے عنقریب تم کسی آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ گے اگر تم آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ تو کسی کو میرے بارے میں نہ بتانا۔

وہ لڑکا پیدائشی اندھوں اور برص کے مریضوں کو شفا یاب کرنے لگا اور لوگوں کی ہر طرح کی بیماری دور کر دیا کرتا تھا۔ بادشاہ کے ایک مصاحب نے جو اندھا تھا اس کے بارے میں سنا تو بہت سے تحائف کے ہمراہ اس کے پاس آیا اور بولا: اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سب تمہارا ہو گا وہ لڑکا بولا: میں کسی شفا نہیں دیتا شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا۔ وہ تمہیں شفا دیدے گا وہ شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دیدی پھر وہ مصاحب بادشاہ کے پاس آیا اور پہلے کی طرح اس کی مجلس میں بیٹھا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا، تمہیں دوبارہ کس نے بینائی عطا کی ہے اس نے جواب دیا: میرے پروردگار نے بادشاہ نے دریافت کیا، کیا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی پروردگار ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ لیا اور اسے اس وقت تک اذیت پہنچاتا رہا جب تک اس نے لڑکے کے بارے میں نہ بتا دیا پھر اس لڑکے کو لایا گیا تو بادشاہ نے اس سے کہا: اے نوجوان! اب تمہارا جادو یہاں تک پہنچ گیا ہے، تم پیدائشی اندھے اور برص کے مریض کو ٹھیک کر دیتے ہو اور یہ کر دیتے ہو اور وہ کر دیتے ہو وہ لڑکا بولا میں کسی کو شفا نہیں دیتا۔ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اس لڑکے کو بھی پکڑ لیا اور اسے اس وقت تک اذیت دیتا رہا جب تک اس نے راہب کے بارے میں نہ بتا دیا پھر اس راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ تم اپنا دین چھوڑ دو۔ اس نے انکار کیا تو ایک ”آرا“ منگوایا گیا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اسے چیر دیا گیا یہاں تک کہ وہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ پھر بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا تم اپنا دین چھوڑ دو! اس نے انکار کیا تو وہ آرا اس کے سر پر رکھ کر اسے چیر دیا گیا اور وہ بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گیا پھر اس لڑکے کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا: تم اپنا دین چھوڑ دو!

اس لڑکے نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اسے اپنے ساتھیوں کے سپرد کیا اور حکم دیا اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ جب تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے نیچے پھینک دینا۔ وہ لوگ اس لڑکے کو لے کر وہاں گئے اور اس پہاڑ پر چڑھ گئے۔ لڑکے نے دُعا کی اے اللہ! تو جیسے چاہے مجھے ان سے بچالے! پہاڑ میں زلزلہ آیا اور وہ سب لوگ مر گئے وہ لڑکا بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے دریافت کیا۔ تمہارے ساتھ جانے والے کہاں ہیں؟ لڑکے نے جواب دیا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا بادشاہ نے اسے اپنے دوسرے ساتھیوں کے حوالے کیا اور حکم دیا اسے ساتھ لے جاؤ اور ایک کشتی میں سوار کرو۔ سمندر کے درمیان میں لے جانا اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے سمندر میں پھینک دینا وہ لوگ اس لڑکے کو ساتھ لے کر چلے لڑکے نے دعا کی اے اللہ! تو جیسے چاہے مجھے ان سے بچالے وہ کشتی الٹ گئی اور وہ سب لوگ ڈوب گئے۔

وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے اس سے دریافت کیا تمہارے ساتھیوں کا کیا انجام ہوا؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا: جب تک تم میری ایک بات نہیں مان لیتے تم مجھے قتل نہیں کر سکو گے بادشاہ نے دریافت کیا: وہ کیا بات ہے؟ لڑکا بولا تم لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور پھر مجھے ایک درخت پر لٹکا دو پھر میرے ترش میں سے ایک تیر نکال کے اسے کمان پہ چڑھاؤ اور یہ کہو اللہ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو اس لڑکے کا پروردگار ہے پھر تم مجھے تیر مارنا اگر تم نے ایسا کر لیا تو تم مجھے قتل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک درخت پر لٹکا دیا پھر اس نے اس کے ترش میں سے ایک تیر لیا اسے کمان پر چڑھایا اور بولا اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو اس لڑکے کا پروردگار ہے پھر اس نے وہ تیر اسے مارا وہ تیر اس کی کنپٹی میں پیوست ہو گیا اس لڑکے نے کنپٹی پر اپنا ہاتھ رکھا اور فوت ہو گیا۔

سب لوگ بولے۔ ہم لڑکے کے پروردگار پر ایمان لاتے ہیں بادشاہ کو اس بات کی اطلاع ملی اور اس سے کہا گیا آپ نے غور کیا آپ جس چیز سے بچنا چاہ رہے تھے اللہ کی قسم! وہی ہوا ہے لوگ ایمان لے آئے پھر بادشاہ کے حکم کے تحت گلیوں میں خندقیں کھودی گئیں اور ان میں آگ جلا دی گئی بادشاہ نے حکم دیا جو شخص اپنا دین نہ چھوڑے اسے ان میں پھینک دینا یا لوگوں سے یہ کہا گیا کہ تم آگ میں کود جاؤ تو انہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ بچہ بھی تھا وہ عورت اس میں چھلانگ لگانے کے بارے میں ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی تو بچے نے اس سے کہا: امی جان! صبر کیجئے آپ حق پر ہیں۔

”ذِرْوَةُ الْجَبَلِ“: یعنی اس کا بلند حصہ اس میں ذال پرزیر اور پیش دونوں پڑھے جاسکتے ہیں۔

”الْقَرْقُورُ“: اس میں دونوں قاف پر پیش پڑھی جائے گی۔ اس سے مراد کشتیوں کی مخصوص قسم ہے۔

”الصَّعِيدُ“: یہاں اس سے مراد کھلا میدان ہے۔

”الْأَخْدُوْدُ“: زمین میں موجود گڑھے جو چھوٹی نہر کی مانند ہوں۔

”أَضْرِمَ“: یعنی اسے جلا دیا۔ ”انْكَفَأَتْ“: وہ مڑ گئی۔ ”تَقَاعَسَتْ“: اس نے توقف کیا اور کمزور ہوئی۔

(31) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ، فَقَالَ:

”اتَّقِي اللَّهَ وَأَضْرِمِي“ فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَيْنِي؛ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ

31- أخرجه أحمد (4/12460) والبخاری (1252) وغيره ومسلم (926) و أبو داود (3124) والترمذی (988) والنسائی

(1868) دبی عمل اليوم واليلة (1068) وابن حبان (2895) والبيهقي (65/3) والبيهقي (1539)



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: "إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "تَبَكَّى عَلَى صَبِيٍّ لَهَا".

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک خاتون کے پاس سے گزرے جو کہ ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر سے کام لو! اس نے کہا آپ ﷺ اپنا کام کیجئے آپ کو میری مصیبت لاحق نہیں ہوئی ہے۔ وہ عورت نبی ﷺ کو پہچانتی نہیں تھی اس کو بتایا گیا، یہ اللہ کے نبی ﷺ ہیں۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آئی تو اسے آپ ﷺ کے دروازے پر کوئی دربان نظر نہیں آیا اس نے آپ ﷺ کو عذر پیش کیا میں آپ کو پہچانتی نہیں تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: صبر صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ عورت اپنے بچے پر رو رہی تھی"۔

(32) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کی دنیا سے تعلق رکھنے والی محبوب چیز کو قبضے میں لے لیتا ہوں اور پھر وہ اس پر ثواب کی امید رکھتا ہے تو اس کی جزا میرے نزدیک صرف جنت ہے اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(33) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ، فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُونَ فَيَمُكُّ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں بتایا: یہ عذاب تھا جسے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا تھا بھیج دیتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لئے رحمت بنا دیا ہے۔

جو بندہ طاعون میں مبتلا ہو تو وہ اپنے شہر میں صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے ٹھہرا رہے وہ یہ جانتا ہو کہ اسے وہی مصیبت لاحق ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھی ہے تو اس شخص کو شہید کی مانند اجر ملے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

32- اخرجہ البخاری (4624) وفي الباب عن انس عند النسائي (1870) وسياتي برقمه (932)

33- اخرجہ احمد (9/25267) والبخاری (5734)



(34) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبِيهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ" يُرِيدُ عَيْنِيهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے تو میں ان دونوں کے عوض میں اسے جنت دوں گا (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کی مراد آدمی کی دونوں آنکھیں ہیں اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(35) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ تَعَالَى لِي . قَالَ: "إِنْ شِئْتَ صَبَرْتِ وَلَكَ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُعَافِيكَ" فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفُ، فَدَعَا لَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت دکھاؤں، میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا یہ سیاہ فام عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے، میں بے پردہ ہو جاتی ہوں، آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو صبر سے کام لو تمہیں جنت مل جائے گی اور اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں ٹھیک کر دے وہ عورت بولی میں صبر سے کام لوں گی، پھر اس نے عرض کی: میں بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میں بے پردہ نہ ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعائے خیر کی۔ (متفق علیہ)

(36) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَذْمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، يَقُولُ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے تھے جن کی قوم نے انہیں مارا اور انہیں خون آلود کر دیا وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے اے اللہ! میری قوم کو بخش دے یہ لوگ نہیں جانتے (کہ میرا مقام کیا ہے) (متفق علیہ)

34- اخرجہ احمد (4/14023) والبخاری (2653) والترمذی (2408) والبیہقی (375/3)

35- اخرجہ البخاری (5652) و مسلم (2576)

36- اخرجہ احمد (2/3611) والبخاری (3477) وغیرہ و مسلم (1792) وابن ماجہ (4025) و ابو یعلیٰ (5072) وغیرہ وابن حبان (6576)

(37) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا حَزَنٍ، وَلَا آذَى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشُّوْكَةُ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
و"الْوَصَبُ": الْمَرَضُ .

✧✧ حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس بھی مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، غم، دکھ یا تکلیف لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ) "الْوَصَبُ": کا مطلب بیماری ہے۔

(38) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تُوعَكُ وَعَعَا شَدِيدًا، قَالَ: "أَجَلُ، إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" قُلْتُ: ذَلِكَ أَنْ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ قَالَ: "أَجَلُ، ذَلِكَ كَذَلِكَ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ آذَى، شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ، وَحُطَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
و"الْوَعَكُ": مَغْتُ الْحُمَى، وَقِيلَ: الْحُمَى .

✧✧ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو بخار تھا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت شدید بخار ہے آپ نے فرمایا ہاں! مجھے اس طرح بخار ہوتا ہے۔ جیسے تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔

میں نے عرض کی: یہ اس وجہ سے ہے آپ کو دو گنا اجر ملے؟ آپ نے فرمایا: ایسا ہی ہے، اسی طرح جس بھی مسلمان کو جو بھی اذیت لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے یا اس سے بھی کم جو کچھ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی غلطیوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے گناہوں کو یوں جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔

الوعك: کا مطلب بخار چڑھنا ہے۔ اور ایک قول کے مطابق "بخار" ہے۔

(39) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصَبِّ مِنْهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .  
وَضَبَطُوا "يُصَبِّ" بِفَتْحِ الصَّادِ وَكَسْرِهَا .

37- اخرجہ احمد (3/8432) والبخاری (5641) وغیرہ و مسلم (2573) والترمذی (966) وابن حبان (2905) والبیہقی (373/3)

38- اخرجہ احمد (2/3618) والبخاری (5647) وغیرہ و مسلم (2571) والدارمی (316/2) وابن حبان (2937) والبیہقی

(372/3) والبعغوی فی المرقاة (1431) وغیرہ

39- اخرجہ مالک (1752) واحمد (3/7239) والبخاری (5645) والقضاعي فی الشهاب (344) وابن حبان (2907) والبعغوی

فی المرقاة (1420)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے بارے میں بھلائی کرے اسے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

”یُصِبُ“: بعض محدثین نے اسے ص پر زبر اور زیر کے ہمراہ بھی پڑھا ہے۔

(40) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لَصْرٍ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فاعلًا، فَلْيُقِلْ: اللَّهُمَّ أَحْنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کوئی بھی شخص کسی لاحق ہونے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہو تو یہ کہے: اے اللہ تعالیٰ اگر زندگی میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے زندگی دے اور اگر موت میرے حق میں بہتر ہے تو مجھے موت دے۔ (متفق علیہ)

(41) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: ”قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيَجْعَلُ فِيهَا، ثُمَّ يُوتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيَجْعَلُ نِصْفَيْنِ، وَيُمَشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ، مَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ لَيَتَمَنَّيَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّأكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَ مَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذُّبَّ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَفِي رِوَايَةٍ: ”وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً“ .

﴿﴾ حضرت ابو عبد اللہ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں اپنی چادر سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی، آپ ہمارے لئے مدد طلب کیوں نہیں کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے کسی شخص کو لایا جاتا تھا اس کے لئے زمین کھودی جاتی تھی پھر اس کو گڑھے میں ڈال دیا جاتا تھا پھر ”آرا“ لاکر اس کے سر پر رکھا جاتا تھا اور اسے دو کدروں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا اس کے گوشت اور ہڈیوں کے اوپر لوہے کی کنگھی پھیری جاتی تھی اور یہ بات بھی اسے دین سے نہیں ہٹا سکتی تھی اللہ کی قسم یہ دین ضرور مکمل ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص صناعاء سے لے کر حضر موت تک جائے گا اور اسے

40- اخر حد احمد (4/12015) والبخاری (5671) وغیرہ و مسلم (2680) والنسائی (1818) والقضاعي في مسند الشهاب

(1937) وابن حبان (2966) والبيهقي (377/3) والبقوي في المرقاة (1444)

41- اخر جہ احمد (7/21130) والبخاری (3612) و ابو داؤد (2649) والنسائی (5335) وابن حبان (2897) والطبرانی

(3638/4) والبيهقي (5/6)



صرف اللہ کا خوف ہوگا یا پھر بھیڑیے کا خوف ہوگا البتہ تم لوگ جلد بازی سے کام لیتے ہیں اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور ہمیں مشرکین کی طرف سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

(42) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اثْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ، فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِئَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَاثْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ إِنْ هَذِهِ قِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهَ اللَّهِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا خَيْرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَيْتُهُ فَخَبَرْتُهُ بِمَا قَالَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ كَالصَّرْفِ. ثُمَّ قَالَ: "فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؟" ثُمَّ قَالَ: "يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ". فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَقَوْلُهُ: "كَالصَّرْفِ" هُوَ بِكْسْرِ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ: وَهُوَ صِبْغٌ أَحْمَرٌ.

♦♦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت) تقسیم کرتے ہوئے بعض لوگوں کو ترجیح دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرع بن حابس کو سواونٹ عطا کئے۔ اسی طرح عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اونٹ عطا کئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دیگر عرب سرداروں کو بھی اس دن ترجیحی طور پر (زیادہ مال غنیمت) عطا کیا تو ایک شخص بولا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا۔ اور نہ ہی اللہ کی رضا کے حصول کے لیے یہ تقسیم کی گئی ہے۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا اللہ کی قسم! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ضرور دوں گا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی جو اس نے کہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک انتہائی سرخ ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ اور اس کا رسول ہی عدل نہیں کریں گے تو پھر کون عدل کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس وقت) میں نے تہیہ کیا کہ آئندہ میں ایسی کوئی شکایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بتاؤں گا۔

"كَالصَّرْفِ": اس میں ص پر زیر پڑھی جائے گی۔ اور اس سے مراد سرخ رنگ ہے۔

(43) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَهُ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَهُ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُؤَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

42- أخرجه احمد (2/3902) والبخاری (3150) ومسلم (1062) وابن حبان (2917) مختصراً

43- أخرجه الترمذی (2404) وقال حسن غریب وابن ماجه (4031) وفي الباب عن عبد الله بن مغفل الحاكم (1/1291) وابن حبان (2911) واحمد (5/16806) والبيهقی فی الصفات (ص/154) واسناد حسن.

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اسے دنیا میں سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے بارے میں برائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس کے سزا محفوظ کر لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کی سزا دے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عظیم جزا، عظیم آزمائش کے نتیجے میں ملتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ محبت کرتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے جو شخص راضی رہتا ہے اسے جزا نصیب ہوتی ہے اور جو شخص ناراض ہو جاتا ہے اسے ناسخ نصیب ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(44) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَشْتَكِي، فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ، فَقَبِضَ الصَّبِيَّ، فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ، قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِي؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ أُمُّ الصَّبِيِّ: هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ، فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ الْعِشَاءَ فَتَعَشَى، ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا، فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: "أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟" قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا"، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: أَحْمِلُهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَعَثَ مَعَهُ بِتَمْرَاتٍ، فَقَالَ: "أَمَعَهُ شَيْءٌ؟" قَالَ: نَعَمْ، تَمْرَاتٍ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ، ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأُوا الْقُرْآنَ، يَعْنِي: مِنْ أَوْلَادِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَوْلُودِ.

وَفِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ: مَاتَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ، فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا: لَا تَحْدِثُوا أَبَا طَلْحَةَ بِإِنِّي حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَحَدُهُ، فَجَاءَ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ عِشَاءً فَأَكَلَ وَشَرِبَ، ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَتْ تَصْنَعُ قَبْلَ ذَلِكَ، فَوَقَعَ بِهَا. فَلَمَّا أَنْ رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَأَصَابَ مِنْهَا، قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتِ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ، أَلَيْسَ أَنْ يَمْنَعُوهُمْ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَتْ: فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ، قَالَ: فَفَضِبْ، ثُمَّ قَالَ: تَرَكَتَنِي حَتَّى إِذَا تَلَطَّخْتُ، ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي بِإِنِّي؟! فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَارَكَ اللَّهُ فِي لَيْلَتِكُمَا"، قَالَ: فَحَمَلْتُ. قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُقًا فَدَنُوا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ، فَاحْتَسِبَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ، وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ أَنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخَلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدْ احْتَسِبْتُ بِمَا تَرَى، تَقُولُ أُمُّ



سَلِّمْ : يَا أَبَا طَلْحَةَ، مَا أَجِدُ الَّذِي كُنْتُ أَجِدُ أَنْطَلِقُ، فَأَنْطَلِقْنَا وَضَرْبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا . فَقَالَتْ لِي أُمِّي : يَا أَنَسُ، لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَعْدُوا بِهِ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جو بیمار تھا ایک مرتبہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے پیچھے سے بچے کا انتقال ہو گیا جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے دریافت کیا، میرے بیٹے کا کیا حال ہے۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا جو اس بچے کی والدہ تھیں نے عرض کی: وہ پہلے کے مقابلے میں سکون کی حالت میں ہے پھر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا انہوں نے رات کا کھانا کھایا پھر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ صحبت کی جب وہ فارغ ہو گئے۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (گھر والوں سے) کہا بچے کو ڈھانپ دو! صبح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر اور اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے گزشتہ رات ہم بستی کی ہے تو انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ! ان دونوں کو برکت نصیب فرما! تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (حضرت انس سے) کہا: اسے اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیجیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کیا اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! کھجوریں ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کھجوروں کو لیا اور اسے چبایا پھر انہیں اپنے منہ میں ڈالا اور پھر اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا یوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گھٹی دی اور اس کا نام عبد اللہ تجویز کیا۔ (متفق علیہ)

امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں بن عیینہ کہتے ہیں۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے میں نے ان صاحبزادے (عبد اللہ) کے نو بچے دیکھے ہیں جو سب قرآن کے حافظ تھے اس سے مراد وہ نو مولود صاحبزادے عبد اللہ ہیں۔ یعنی ان کی اولاد میں سب حافظ تھے۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا فوت ہو گیا جو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے تھا۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں سے کہا آپ لوگ حضرت ابو طلحہ کو ان کے صاحبزادے کے بارے نہ بتائیے گا میں خود انہیں اس بارے میں بتا دوں گی۔ جب حضرت ابو طلحہ واپس آئے تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے سامنے رات کا کھانا پیش کیا تو انہوں نے کھا لیا پھر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا تیار ہو کر ان کے سامنے آئیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ صحبت کی۔ جب سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے دیکھا اب وہ سیر ہو چکے ہیں اور صحبت بھی کر چکے ہیں تو انہوں نے کہا ابو طلحہ آپ کا کیا خیال ہے اگر کچھ لوگ کسی دوسرے کو کوئی چیز عارضی طور پر دیں اور پھر وہ اپنی چیز واپس لے لیں تو کیا دوسرے لوگ اسے واپس کرنے سے انکار کر سکتے ہیں تو ابو طلحہ نے کہا، نہیں! تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، آپ اپنے بیٹے کے بارے میں ثواب کی امید رکھیے اس کے بعد کیونکہ اس کا انتقال ہو چکا ہے) تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور فرمایا: تم نے مجھے بتایا نہیں یہاں تک کہ میں نے صحبت بھی کر لی پھر اس کے بعد تم نے مجھے اس کے بارے میں بتایا ہے پھر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری گزشتہ رات میں تمہیں برکت نصیب کرے۔



حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کے دوران سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی سفر کر رہی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر مدینہ منورہ تشریف لاتے تھے تو رات کے وقت تشریف نہیں لایا کرتے تھے آپ مدینہ منورہ کے قریب ہو گئے اسی دوران سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دروزہ شروع ہو گیا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روک لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اب میرے پروردگار تو جانتا ہے مجھے یہ بات پسند ہے میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاؤں جب وہ جائیں میں ان کے ساتھ واپس آؤں جب وہ واپس آئیں لیکن جس وجہ سے میں رُک گیا ہوں وہ تو جانتا ہے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا اے ابو طلحہ مجھے جو تہیّب ہے وہ رہنے دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ روانہ ہو جائیں ہم لوگ روانہ ہو گئے اس دوران جب وہ آ رہے تھے تو انہیں دروزہ شروع ہو گیا اور انہوں نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھ سے کہا اے انس! میں نے اسے دودھ نہیں پلایا ہے تم صبح اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جانا جب صبح ہوئی تو میں اس بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اور اس کے بعد انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی ہے۔

(45) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"وَالصُّرَعَةُ": بَضْمِ الصَّادِ وَفَتْحِ الرَّاءِ وَأَصْلُهُ عِنْدَ الْعَرَبِ مَنْ يَصْرَعُ النَّاسَ كَثِيرًا .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پہلوان وہ نہیں ہے جو دوسرے کو پھیلا دے، پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

"وَالصُّرَعَةُ": میں اس پر پیش پڑھی جائے گی اور "ر" پر زبر پڑھی جائے گی۔ عربوں کے نزدیک اس سے مراد وہ شخص ہے جو دوسروں کو بہت زیادہ پھیلا دے۔

(46) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانِ، وَاحِدُهُمَا قَدْ أَحْمَرَ وَجْهَهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ذَهَبَ مِنْهُ مَا يَجِدُ". فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا دو افراد ایک دوسرے کے

45- احمد (1681)، واحد (3/7223)، البخاری (6114)، و مسلم (2609)، والطحاوی (2520)، والقضاعي في مسند

الشيخ (1212)، وعبد الرزاق (20287)، وابن حبان (717)، والبيهقي (235/10)

4- ابن حبان (10/27275)، وابن أبي شيبة (533/8)، والبخاری (3382)، و مسلم (2610)، و ابو داؤد (4781)، وابن حبان

(5692)، والحاكم (2/4639)، والضراحي (6488)

ساتھ الجھ پڑے ایک شخص کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ آتا ہے جسے اگر یہ پڑھ لے تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی اگر یہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ لے تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی۔ لوگوں نے اس شخص کو بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے تم شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو (تو اس نے کہا کیا میں پاگل ہوں)۔ (متفق علیہ)

(47) وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : "مَنْ كَظَمَ غَيْظًا ، وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ ، دَعَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مَا شَاءَ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : "حَدِيثٌ حَسَنٌ" .

☆☆ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص اپنے غصے پر قابو پالے جبکہ وہ اس کے اظہار کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اسے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ جس "حور عین" کو چاہے (حاصل کر لے)

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(48) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْصِنِي . قَالَ : "لَا تَغْضَبُ" فَرَدَّدَ مِرَارًا ، قَالَ : "لَا تَغْضَبُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کچھ تلقین کریں، آپ نے فرمایا غضب ناک نہ ہونا، اس نے چند مرتبہ یہ سوال دہرایا تو آپ نے یہی فرمایا: غضب ناک نہ ہونا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(49) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مومن مرد اور مومن عورت اپنی جان، اولاد اور مال کے بارے میں آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو ان پر

47- اخرجہ احمد (5/15637) و ابو داؤد (4777) و الترمذی (2028) و ابن ماجہ (4186) و اسنادہ حسن

48- اخرجہ احمد (3/8752) و البخاری (6116) و الترمذی (2027) و فی الباب عن عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عمرو و عبد

الرحمن بن عوف عند مالك و احمد و مسلم و البخاری فی الادب المفرد و ابو داؤد ابن حبان و غیر ہم

49- اخرجہ مالك (556) و احمد (3/9818) و الترمذی (2407) و ابن حبان (2913) و الحاکم (1/1281) و البيهقي

(374/3) و اسنادہ حسن۔

کوئی گناہ نہیں ہوتا (سب معاف ہو چکے ہوتے ہیں)

(50) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ، فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمُشَاوَرَتِهِ كَهْرًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لَابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي، لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَاذِنْ لِي عَلَيْهِ، فَاسْتَاذَنَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ. فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: هِيَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزَلَ وَلَا تَحْكُمُ فِينَا بِالْعَدْلِ. فَعَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ بِهِ. فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ (الأعراف: 199) وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ، وَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَّهَا، وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عیینہ بن حصن آیا اور اپنے بھتیجے حر بن قیس کے ہاں پڑاؤ کیا یہ ان افراد میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاس رکھا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں پڑھے لکھے افراد شامل ہوتے تھے جو مشورہ دیتے تھے خواہ وہ (پڑھے لکھے افراد) عمر رسیدہ ہوں یا پھر نوجوان ہوں۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: اے بھتیجے تم اس امیر کا خصوصی قرب رکھتے ہو تم مجھے ان سے ملو اور حر بن قیس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔ جب عیینہ آیا تو بولا اے ابن خطاب! کیا وجہ ہے آپ ہمیں مناسب ادا نیکیاں نہیں کرتے اور ہمارے بارے میں انصاف کے ساتھ کام نہیں لیتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کی پٹائی کریں تو ”حر“ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا ہے۔ ”تم معافی کو اختیار کرو اور مناسب طریقے سے حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو“۔ یہ شخص جاہل ہے راوی بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! ”حر“ نے جب یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے نہیں بڑھے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم آنے پر ٹھہر جایا کرتے تھے۔ (اس کا ایک مفہوم یہ ہو سکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم پر عمل کیا کرتے تھے)۔

(51) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي آثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكَرُونَهَا!» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «تَوَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

«وَالْآثَرَةُ»: الْأَنْفِرَادُ بِالشَّيْءِ عَمَّنْ لَهُ فِيهِ حَقٌّ.

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب میرے بعد ترجیحی سلوک ہوگا اور وہ معاملات ہوں گے جو تمہیں ناپسند ہوں گے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، آپ

50- اخرجہ البخاری (4642) و (7286)

51- اخرجہ احمد (3640) والبخاری (3603) و مسلم (1843) والترمذی (2190) وابن حبان (4587) والبیہقی (17/8)



نے فرمایا: جو حق تم پر لازم ہے تم اسے ادا کرو اور جو تمہارا حق ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔  
(متفق علیہ)

”وَالْآثَرَةُ“: جس شخص کا کسی چیز میں حق ہو اُسے اُس سے الگ کر دینا۔

(52) وَعَنْ أَبِي يَحْيَىٰ أَسِيدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فَلَانًا، فَقَالَ : ”إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي آثَرَ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ  
“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”وَأَسِيدٌ“ : بِضَمِّ الْهَمْزَةِ . ”وَحُضَيْرٌ“ : بِحَاءٍ مُّهْمَلَةٍ مُّضْمُومَةٍ وَضَادٍ مُّعْجَمَةٍ مَفْتُوحَةٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆ حضرت ابو یحییٰ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے عامل کیوں نہیں مقرر کرتے، جیسے آپ نے فلاں کو عامل مقرر کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد اپنے ساتھ ترجیحی سلوک دیکھو گے تو تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

لفظ اسید میں ہمزہ پر پیش پڑھی جائے گی اور لفظ حضیر میں ”ح“ پر پیش پڑھی جائے گی۔ اور اس کے بعد بروالی ض ہے۔  
(53) وَعَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ، انْتظَرَ حَتَّى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ، فَقَالَ : ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ،  
لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ  
السُّيُوفِ“ .

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ،  
اهْزِمْهُمْ وَانصُرْنَا عَلَيْهِمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ .

حضرت ابو ابراہیم عبد اللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ کے دوران جب آپ انتظار کر رہے تھے (کہ دشمن کے ساتھ مقابلہ شروع ہو) پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:  
اے لوگو! دشمن کا سامنا کرنے کی آرزو نہ کرو، اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو اور جب تمہارا ان سے سامنا ہو جائے تو صبر سے کام لو۔ یہ بات یاد رکھنا کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

”اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے بادلوں کو چلانے والے دشمن کے لشکروں کو پسا کرنے والے انہیں پسا کر دے اور ان کے خلاف ہماری مدد کر۔“

(متفق علیہ)

52- اخرجہ احمد (6/18606) والبخاری (3792) و مسلم (1845)

53- اخرجہ احمد (7/19136) والبخاری (2818) و مسلم (1736) و ابو داؤد (2631) والحاکم (2/3413)

## بَابُ الصِّدْقِ باب 4: سچائی کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴾ (التوبة : 119)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ ﴾ (الاحزاب : 35)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”سچے مرد اور سچی عورتیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴾ (محمد : 21)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”اور وہ اللہ تعالیٰ سے سچ کہتے تو یہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا۔“

(1) - وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ :

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو پہلی حدیث (یہ ہے)

(34) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي

إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا. وَإِنَّ الْكُذِبَ

يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا» مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے

اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ ایک شخص سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور

جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور ایک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

کی بارگاہ میں اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(55) الثَّانِي: وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ

54- اخر جرد احمد (2/3638) والمبخاري (6094) وفي الادب المفرد (386) ومسلم (2607) وابو داؤد (4989) والترمذی

(1978) وابن حبان (272) وابن ابی شیبہ (591/590/8) والبيهقي (243/10)

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”دَعُ مَا يُرِيكَ إِلَى مَا لَا يُرِيكَ ؛ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَآئِنَةٌ، وَالْكَذِبَ رِيْبَةٌ“  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : ”حَدِيثٌ صَحِيحٌ“ .

قَوْلُهُ : ”يُرِيكَ“ هُوَ بَفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّهَا : وَمَعْنَاهُ اَتْرُكْ مَا تَشْكُ فِي حِلِّهِ وَاعْدِلْ إِلَى مَا لَا تَشْكُ فِيهِ .

♦♦ حضرت ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد رکھا ہوا ہے۔ جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر اسے اختیار کرو جو شک میں مبتلا نہ کرے کیونکہ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے حدیث کا یہ لفظ ”یریک“ اس میں ”ی“ پر زبر یا پیش پڑھی جاسکتی ہے اس کا مطلب یہ ہے جس چیز کے حلال ہونے کے بارے میں تمہیں شک ہو اسے چھوڑ کر اسے اختیار کرو جس کے بارے میں تمہیں شک نہ ہو۔

(56) الثَّالِثُ : عَنْ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ فِي قِصَّةِ هِرْقَلٍ ، قَالَ هِرْقَلُ : فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ - يَعْنِي : النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : قُلْتُ : يَقُولُ : ”اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالصِّدْقِ، وَالْعَفَافِ، وَالصَّلَاةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابوسفیان صحر بن حرب رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں جس میں انہوں نے ہرقل کا واقعہ بیان کیا ہے بیان کرتے ہیں ہرقل نے دریافت کیا وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تو ابوسفیان فرماتے ہیں میں نے جواب دیا: وہ فرماتے ہیں تم صرف اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہارے آباء جو کہا کرتے تھے اسے ترک کر دو وہ ہمیں نماز پڑھنے، پاکدامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ (متفق علیہ)

(57) الرَّابِعُ : عَنْ أَبِي ثَابِتٍ، وَقَيْلٍ : أَبِي سَعِيدٍ، وَقَيْلٍ : أَبِي الْوَلِيدِ، سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ وَهُوَ بَدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”مَنْ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

55- صحيح الاسناد. اخرجہ احمد (1/1723) والترمذی (2518) والنسائی (5727) والطیالسی (1178) والحاکم

(2169-2/2170) والبیہقی (335/5) والدارمی (2532) بالفاظ متقاربة

56- اخرجہ احمد جزء من حدیث طویل اخرجہ احمد (1/2370) والبخاری (7) و (51) و مسلم (1773) والترمذی

(2717) وابن حبان (2555) وابن مندہ فی الايمان (143) والبیہقی فی دلائل النبوة (380/377/4) وغيرهم من ائمة الحدیث

الشریف

57- اخرجہ مسلم (1909) وابو داؤد (1520) والترمذی (1653) والنسائی (3162) وابن ماجہ (2797) وابن حبان

(3192) والدارمی (205/2) والبیہقی (170/169/9) والطبرانی (5550/6)



﴿﴾ حضرت ابو ثابرت رضی اللہ عنہ ایک قول کے مطابق حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ایک قول کے مطابق حضرت ابوالولید سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ یہ بھی صحابی ہیں بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقام پر فائز کرے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہوا ہو۔  
اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(58) الْخَامِسُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَزَا نَبِيٌّ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِي بِهَا وَلَمَّا بَيْنَ بِهَا، وَ أَحَدٌ بَنَى بِيوتًا لَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا، وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ أَوْلَادَهَا. فَعَزَا فِدْنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ، اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمَهَا، فَقَالَ: إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيَبِيعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ فَلْتَبِيعْنِي قَبِيلَتِكَ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ، فَجَاؤُوا بِرَأْسِ مِثْلِ رَأْسِ بَقْرَةٍ مِنْ السَّنْبِ، فَوَضَعَهَا فَجَاءَتْ النَّارُ فَآكَلَتْهَا. فَلَمْ تَحَلِّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ لَمَّا رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الْخِلْفَاتُ" بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ: جَمْعُ خَلِيفَةٍ وَهِيَ النَّاقَةُ الْحَامِلُ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ! کے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں شریک ہونے کے لئے روانہ ہوتے ہوئے اپنی قوم سے کہا میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے نئی شادی کی ہو اور وہ رخصتی کروانا چاہتا ہو اور اس نے ابھی رخصتی نہ کروائی ہو اور کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے گھر تعمیر کیا ہو اور ابھی چھت نہ ڈالی ہو اور کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے اونٹنیاں یا بکریاں خریدی ہوں اور وہ ان کی اولاد کا منتظر ہو، نبی علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں شریک ہوئے۔ جب وہ اس علاقے کے پاس پہنچے تو عصر کا وقت ہو گیا انہوں نے سورج سے کہا، تم بھی حکم کے پابند ہو اور میں بھی حکم کا پابند ہوں (پھر دعا کی) اے اللہ! سے ہم پر روک دے تو سورج کو روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس نبی علیہ السلام کو فتح نصیب کی پھر سب مال غنیمت کو اکٹھا کیا وہ آگ آئی تاکہ اسے کھائے، لیکن اس نے اس مال کو نہیں کھایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے اندر کسی نے خیانت کی ہے۔ ہر قبیلے کا ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے تو ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے درمیان دھوکہ دینے والا موجود ہے تمہارے قبیلے کا ہر شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے تو دو یا شاید تین لوگوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چپک گئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے درمیان خیانت موجود ہے تو وہ لوگ ایک سر لے کر آئے جو سونے سے بنا ہوا تھا اور گائے کے سر جتنا تھا۔ انہوں نے اس کو بھی مال

58- اخرجہ احمد (3/8245) و عبد الرزاق (9492) والبخاری (3124) و مسلم (1747) والبیہقی (390/6) وابن حبان

(3807) والحاکم (2/2618)

غنیمت میں رکھا آگ آئی اور اس نے اس مال غنیمت کو کھالیا (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) مال غنیمت ہم سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے لئے حلال کر دیا ہے جب اس نے ہماری کمزوری کو دیکھا تو اس نے اس کو ہمارے لئے حلال کر دیا۔

لفظ ”العلفات“ میں ”خ“ پر زبر پڑھی جائے گی اور ”ل“ پر زیر پڑھی جائے گی یہ لفظ ”خلفہ“ کی جمع ہے جو حاملہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔

(59) السَّادِسُ : عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيْنَا بُورُكٌ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابو خالد حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خرید و فروخت کرنے والوں کو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے (سودا ختم کرنے کا) اختیار ہوتا ہے۔ وہ دونوں سچ بولیں گے اور بات واضح کر دیں گے تو ان دونوں کے لئے اس سودے میں برکت رکھ دی جائے گی اور اگر وہ دونوں چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان دونوں کے مال میں برکت ختم کر دی جائے گی۔ (متفق علیہ)

### بَابُ الْمُرَاقَبَةِ

#### باب 5: مراقبہ (نگرانی) کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقْلَبُكَ فِي السَّاجِدِينَ ﴾ (الشعراء : 219 - 220)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”وہ جو تمہیں اس وقت دیکھتا ہے جب تم قیام کرتے ہو اور سجدہ کرنے والوں میں آتے جاتے ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ﴾ (الحديد : 4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ﴾ (آل عمران : 8)

59- اخرجہ احمد (5/15314) واہی شہبہ (124/7) والدارقطنی (250/2) والطہالسی (1316) والبخاری (2079) ومسلم

(1532) و ابو داؤد (4359) والنسائی (4469) والترمذی (1246) وابن حبان (4904) وغیرہم

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک زمین میں کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ ہی آسمان میں (کوئی چیز پوشیدہ ہے)۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (الفجر : 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک تمہارا پروردگار (سب کچھ) ملاحظہ فرما رہا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورِ﴾ (غافر : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”وہ آنکھوں کی خیانت اور سینے میں پوشیدہ (خیالات) کا علم رکھتا ہے۔“

وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ. وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ، فَالْأَوَّلُ :

اس بارے میں بہت سی معلوم آیات ہیں۔

(60) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ

السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ،

وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فِخْدَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: ”الْإِسْلَامُ: أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ،

وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحَجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا“ . قَالَ: صَدَقْتَ . فَعَجَبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ! قَالَ:

فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ . قَالَ: ”أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ

خَيْرِهِ وَشَرِّهِ“ . قَالَ: صَدَقْتَ . قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ . قَالَ: ”أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ

تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ“ . قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ . قَالَ: ”مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ“ . قَالَ:

فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا . قَالَ: ”أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي

الْبُنْيَانِ“ . ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ: ”يَا عُمَرُ، أَتَدْرِي مِنَ السَّائِلِ؟“ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ:

”فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَاكُمْ يَعْلَمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ“ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَمَعْنَى ”تَلِدُ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا“ أَي سَيِّدَتَهَا؛ وَمَعْنَاهُ: أَنْ تَكْثُرَ السَّرَارِيُّ حَتَّى تَلِدَ الْأُمَّةَ السَّرِيَّةَ بِنْتًا

60- أخرجه مسلم (8) و أبو داؤد (4695) والترمذی (2610) والنسائی (5005) وابن ماجه (63) و نحوه عند البخاری وغيره

(50) من حدیث ابی هریرة



لَسِيدَهَا وَبِنْتُ السَّيِّدِ فِي مَعْنَى السَّيِّدِ وَقِيلَ غَيْرُ ذَلِكَ .

و"الْعَالَةُ": الْفُقَرَاءُ . وَقَوْلُهُ: "مَلِيًّا" أَي زَمَنًا طَوِيلًا وَكَانَ ذَلِكَ ثَلَاثًا .

﴿﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص ہمارے سامنے آیا جس نے انتہائی سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کے بال انتہائی سیاہ تھے اس پر سفر کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا اور ہم میں سے کوئی بھی اس کو پہچانتا نہیں تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور اس نے اپنے دونوں گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوؤں پر رکھ لئے اور بولا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ کہو اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر تم وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتے ہو اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک کہا ہے۔ (حضرت عمر فرماتے ہیں) ہمیں اس پر حیرانگی ہوئی کہ یہ خود ہی سوال کر رہا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کر رہا ہے پھر اس نے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایمان کے بارے میں کچھ بتائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ پر ایمان رکھو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی کتابوں پر آخرت کے دن پر تقدیر پر ایمان رکھو وہ اچھی ہو یا بری ہو وہ بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک فرمایا ہے پھر وہ بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے احسان کے بارے میں کچھ بتائیے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے پھر وہ بولا مجھے قیامت کے دن کے بارے میں کچھ بتائیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے اس کا علم سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں ہے وہ بولا آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتائیے آپ نے فرمایا: اس کی نشانی یہ ہے کینرا اپنے آقا کو جنم دے گی اور یہ ہے تم برہنہ پاؤں برہنہ جسم غریب لوگوں بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ بلند عمارت تعمیر کریں گے تھوڑی دیر بعد وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا عمر تم جانتے ہو کہ سوال کرنے والا شخص کون تھا حضرت عمر بولے: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے اور تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے بارے میں تعلیم دیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کینر کے اپنے رب کو جنم دینے سے مراد اپنے آقا کو جنم دینا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کینروں کی کثرت ہو جائے گی اور کینرا اپنے آقا کی بیٹی کو جنم دے گی اور آقا کی بیٹی آقا کی حیثیت کی ہوگی۔

اس بارے میں دیگر اقوال بھی ہیں۔

"العالہ" کا مطلب غریب لوگ ہیں۔

"ملیا" کا مطلب طویل زمانہ ہے اور یہ تین (پہر یا دن) تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(61) الثانی: عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت ابوذر جندب بن جناد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبد الرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم جہاں بھی ہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور گناہ کرنے کے بعد نیکی کر لو وہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(62) الثَّالِثُ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: "يَا غُلَامُ، إِنِّي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ: أَحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ: أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرِ التِّرْمِذِيِّ: "أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفَكَ فِي الشَّدَاةِ، وَاعْلَمْ: أَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبِكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ: أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفُرَجَ مَعَ الْكُرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا".

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا آپ نے فرمایا میں تمہیں چند باتیں سکھا رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو وہ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے جب تم مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو، جب تم مدد طلب کرو تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور یہ بات جان لو (یعنی اس کا یقین رکھو) کہ سب لوگ اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں صرف وہی فائدہ پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے (تمہارے نصیب میں) لکھ دیا ہے اور اگر وہ سب تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں صرف وہی نقصان پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے (تمہارے نصیب میں) لکھ دیا ہے۔ (تقدیر لکھی جانے کے بعد) قلم اٹھائے گئے ہیں اور صحیفے

61- اسنادہ حسن' اخرجہ احمد (8/21412) والدارمی (2791) والترمذی (1994)

62- اخرجہ احمد (1/2803) والترمذی (2524) والطبرانی فی الکبیر (12989) والبیہقی فی شعب الایمان (1074) ولی

الاسماء والصفات (ص/75/76) وهو حدیث صحیح ترمذی حسن صحیح' کتاب الامثال ابن مردويه حسن الروایة بطریق حسن

(سعدی)

خشک ہو گئے ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ (دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی) روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

”تم اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم فراخی کے عالم میں اسے یاد کرو وہ (تمہاری) تنگی کے عالم میں تمہیں یاد رکھے گا یہ بات جان لو (یعنی اس پر یقین رکھو) جو تمہیں نہیں ملنا وہ تمہیں کبھی نہیں مل سکتا اور جو تمہیں ملنا ہے (یہ نہیں ہو سکتا) کہ وہ تمہیں نہ ملے یہ بات جان لو! صبر کے ہمراہ (یعنی اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی) مدد ہوتی ہے اور پریشانی کے بعد فراخی ہوتی ہے اور تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔“

(63) الرَّابِعُ : عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدْقُ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشُّغْرِ، كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُؤَبَّاتِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . وَقَالَ : ”الْمُؤَبَّاتُ“ : الْمُهْلِكَاتُ .

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم لوگ ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ ہلکے ہوتے ہیں جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم انہیں ہلاک کرنے والے اعمال شمار کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ”المؤبقات“ کا مطلب ”ہلاک کرنے والے“ ہے۔

(64) الْخَامِسُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُغَارُ، وَغَيْرَةُ اللَّهِ تَعَالَى، أَنْ يَأْتِيَ الْمَرْءَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَ”الغيرة“ : بفتح الغين، وأصلها الأنفة .

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے آدمی اس کام کا ارتکاب کرے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ (متفق علیہ) ”الغيرة“: اس میں غین پر زبر پڑھی جائے گی۔ اور اس کی حقیقت غصے میں آنا ہے۔

(65) السَّادِسُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : ”إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ : أَبْرَصَ، وَأَقْرَعَ، وَأَعْمَى، أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَاتَى

63- اخرجہ البخاری (6492) وفي الباب عن ابی سعید الخدری وعباد بن قراط عن احمد

64- اخرجہ البخاری (5223) و مسلم (2761) و احمد (3/8527) والطیالسی (2357) والترمذی (1168) وابن حبان (293)

65- اخرجہ البخاری (3464) و (6653) و مسلم (2964) و ابن حبان (314)



الْأَبْرَصَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْ نَحَسَنُ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَدَّرَنِي النَّاسُ؛ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَدْرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْ نَا حَسَنًا. فَقَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ - أَوْ قَالَ: الْبَقَرُ شَكَ الرَّاوى - فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُسْرَاءَ، فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا.

فَأَتَى الْأَقْرَعَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدَّرَنِي النَّاسُ؛ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا. قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ، فَأُعْطِيَ بَقْرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا.

فَأَتَى الْأَعْمَى، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي فَأُبْصِرُ النَّاسَ؛ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصْرَهُ. قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ، فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا، فَانْتَجَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ.

ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مَسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاعَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ، وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبْلُغُ بِهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ: الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ. فَقَالَ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدُرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟! فَقَالَ: إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ.

وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ.

وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مَسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاعَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاةً أَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي؟ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ مَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - . فَقَالَ: أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلَيْتُمْ. فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَيَّ صَاحِبِيكَ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ".

و"النَّاقَةُ الْعُسْرَاءُ" بِضَمِّ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الشَّيْنِ وَبِالْمَدِّ: هِيَ الْحَامِلُ. قَوْلُهُ:

"أَنْتَجَ" وَفِي رِوَايَةٍ: "فَنْتَجَ" مَعْنَاهُ: تَوَلَّى نِتَاجَهَا، وَالنَّاتِجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةُ

لِلْمَرَاةِ. وَقَوْلُهُ: "وَلَدَ هَذَا" هُوَ بِتَشْدِيدِ اللَّامِ: أَيُّ تَوَلَّى وَوَلَدَتْهَا، وَهُوَ بِمَعْنَى أَنْتَجَ فِي النَّاقَةِ،

فَالْمَوْلَدُ، وَالنَّاتِجُ، وَالْقَابِلَةُ بِمَعْنَى: لَكِنْ هَذَا لِلْحَيَوَانَ وَذَلِكَ لِغَيْرِهِ. وَقَوْلُهُ: "انْقَطَعَتْ بِي الْجِبَالُ" هُوَ

بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ: أَيُّ الْأَسْبَابِ. وَقَوْلُهُ: "لَا أَجْهَدُكَ" مَعْنَاهُ: لَا أَشَقُّ عَلَيْكَ فِي رَدِّ شَيْءٍ

تَاخُذُهُ اَوْ تَطْلُبُهُ مِنْ مَّالِي .

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: "لَا اَحْمَدُكَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمِيمِ وَمَعْنَاهُ: لَا اَحْمَدُكَ بِتَرْكِ شَيْءٍ تَحْتَاجُ اِلَيْهِ، كَمَا قَالُوا: لَيْسَ عَلَي طُولِ الْحَيَاةِ نَدَمٌ: اَيُّ عَلَي فَوَاتِ طَوْلِهَا .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ بنی اسرائیل میں تین لوگ تھے ایک برص کا مریض تھا ایک گنجا تھا اور ایک اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانے کا ارادہ کیا ان کی طرف ایک فرشتے کو بھیجا وہ پہلے برص کے مریض کے پاس گیا۔ اس نے دریافت کیا تمہارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چیز کیا ہے۔ اس نے کہا اچھا رنگ اور اچھی جلد چونکہ لوگ اس وجہ سے مجھے ناپسند کرتے ہیں۔ اس فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اس کی بیماری ٹھیک ہو گئی۔ اسے اچھا رنگ اور اچھی جلد دے دی گئی۔ فرشتے نے دریافت کیا تمہیں کون سا مال محبوب ہے اس نے جواب دیا: اونٹ (راوی کو شک ہے یا شاید) گائے کہا۔ یہ شک اس بارے میں ہے برص کے مریض اور گنچے میں سے ایک نے اونٹ کا نام لیا تھا اور ایک نے گائے کا۔ اسے حاملہ اونٹنیاں دے دی گئیں۔ فرشتے نے کہا تمہارے لئے ان میں برکت ہو پھر وہ گنچے کے پاس آیا اور دریافت کیا: تمہیں کون سی چیز زیادہ محبوب ہے۔ اس نے جواب دیا: اچھے بال اور مجھ سے یہ بیماری ختم ہو جائے۔ جس کی وجہ سے لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اس کی بیماری ختم ہو گئی اور اسے اچھے بال مل گئے۔ فرشتے نے دریافت کیا تمہیں کون سا مال پسند ہے اس نے کہا گائے فرشتے نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت دے۔

پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور دریافت کیا تمہارے نزدیک کون سی چیز پسندیدہ ہے۔ اس نے کہا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی واپس کر دے اور میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ فرشتے نے کہا تمہارے نزدیک کون سا مال زیادہ محبوب ہے۔ اس نے کہا بکریاں، فرشتے نے اسے بچے دینے والی بکریاں دے دیں۔ ان سب جانوروں کے بہت سے بچے ہو گئے۔ جن میں سے ہر ایک کے پاس بہت سارے اونٹ اور گائے ہو گئیں اور بہت سی بکریاں ہو گئیں۔ پھر وہ فرشتے برص کے مریض کے پاس ایک اور شکل میں آیا اور بولا: میں ایک غریب آدمی ہوں میرا سفر کا سامان ختم ہو گیا ہے۔ اب میں اللہ کے سہارے ہی اپنی منزل تک پہنچ سکتا ہوں۔ میں تم سے اس اللہ کے واسطے سے مانگتا ہوں جس نے تمہیں اچھی جلد اور اچھا رنگ عطا کیا اور مال کے طور پر اونٹ عطا کیے ہیں، تم میرے سفر کے بارے میں میری امداد کرو اس برص کے مریض نے جواب دیا: بھئی میرے اپنے بہت سے خرچے ہیں۔ فرشتے نے اس سے کہا میرا خیال ہے میں تمہیں جانتا ہوں تم وہی برص کے مریض ہو جسے لوگ غریب سمجھ کر ناپسند کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ نعمتیں عطا کی ہیں وہ بولا یہ تو ہمیں باپ دادا کی طرف سے ملتی چلی آرہی ہیں۔ فرشتے نے کہا اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت میں کر دے۔ جس حالت میں تم پہلے تھے پھر فرشتے گنچے کے پاس آیا اسی صورت اور اسی حالت میں اس سے بھی یہی بات کہی جو پہلے سے کہی تھی اس نے وہی جواب دیا: جو پہلے نے دیا تھا۔ تو فرشتے نے کہا اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تعالیٰ

تمہیں اسی حالت میں کر دے جس میں تم پہلے تھے۔

پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اسی شکل اور حالت میں اور بولا: میں ایک غریب آدمی ہوں مسافر ہوں میرا سفر کا سامان ختم ہو گیا ہے اب اللہ کے سہارے ہی گھر پہنچ سکتا ہوں میں اس ذات کے واسطے سے تم سے مانگتا ہوں جس نے تمہیں بینائی عطا کی اور بکریاں عطا کی ہیں تم سفر کے سامان کے بارے میں میری مدد کرو تا کہ میں اپنی منزل تک پہنچ جاؤں۔ اندھے نے جواب دیا: میں پہلے اندھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے بینائی عطا کی میں غریب آدمی تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے غنی کر دیا تم جو چاہو وصول کر لو اللہ کی قسم! آج میں کسی چیز کے بارے میں تم سے پوچھوں گا نہیں۔ فرشتے نے کہا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا تھا وہ تم سے راضی ہو گیا ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا ہے۔

”النَّاقَةُ الْعُشْرَاءُ“: اس میں عین پر پیش پڑھی جائے گی اور شین پر زبر پڑھی جائے گی جو مد کے ہمراہ ہوگی۔ اس سے مراد حاملہ اونٹنی ہے۔

”اَنْتَجَ“: اور ایک روایت میں ”فَنْتَجَ“ ہے جس کا مطلب یہ ہے وہ بچے کو جنم دینے والی ہو۔ ”النَّاتِجُ“ اونٹنی کے لئے اسی طرح استعمال ہوتا ہے جیسے ”القَابِلَةُ“ عورت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

”وَلَدَ هَذَا“: اس میں لام پر شد ہے یعنی وہ بچے کو جنم دینے والی ہو۔ اور یہ ”اَنْتَجَ فِي النَّاقَةِ“ کا معنی رکھتی ہے۔ فالموؤد، والناتج، والقابله: تینوں کا ایک ہی مطلب ہے لیکن یہ حیوان کے لئے استعمال ہوتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

”انْقَطَعَتْ بِي الْحَبَالُ“: اس میں ”ح“ اور ”ب“ ہے۔ اور اس کا مطلب اسباب ہے۔ ”لَا اَجْهَدُكَ“: اس کا مطلب ہے میں تمہیں پریشانی کا شکار نہیں کروں گا کہ تم نے میرے مال میں سے جو چیز لی یا طلب کی تم اسے واپس کر دو۔

”لَا اَحْمَدُكَ“: اس میں ”ح“ اور ”م“ ہے۔ یعنی تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو اگر تم اسے ترک کر دو تو میں تمہاری تعریف نہیں کروں گا۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے

لَيْسَ عَلَى طَوْلِ الْحَيَاةِ نَدَمٌ لِّبِئْسَ زَنْدِجٍ بِرَكْوَى نَدَامَتٍ نَبِيْهِ هُوَتْى۔ لِيْنِ اِگْرُوْه لِبِئْسَ زَنْدِجٍ نَصِيْبٌ نَهْ هُو۔  
(66) السَّابِعُ : عَنْ اَبِيْ يَعْلى شَدَادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللهِ“  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ . قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهَا مِنَ الْعُلَمَاءِ : مَعْنَى ”دَانَ نَفْسَهُ“ : حَاسَبَهَا .

66- ترمذی احمد ابن ماجہ حاکم بیہقی ترمذی نے علماء سے نقل کیا کہ دان کا معنی محاسبہ کرنا۔ پھر نہایت میں اس کی تفسیر تابع سے کی گئی ہے اور محاسبہ بھی اس کا ایک معنی ہے۔ (القاموس) کشاف نے انا لدینون کی تفسیر یعنی مرہوب من الدین قرض سے پلا ہوا۔ یہ سیاست بمعنی تدبیر سے ہے اور اس روایت کا یہی معنی ہے۔ الکیس من دان نفسه تدبیر والا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو مطیع رکھے۔



﴿﴾ حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "عقل مند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد (کی زندگی) کیلئے عمل کرے اور عاجز (بیوقوف) وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے لے جائے اور اللہ تعالیٰ (کی بخشش) کی آرزو کرے۔"

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی اور دیگر علماء نے یہ بات بیان کی ہے "دانِ نفسہ" کا مطلب اس کا محاسبہ کرنا ہے۔

(67) الثامن: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ" حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے اسلام کی خوبی میں یہ بات شامل ہے وہ بے فائدہ (کاموں اور باتوں) کو ترک کر دے۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ترمذی اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔  
(68) التاسع: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يُسَالُ الرَّجُلُ فِيمَ ضَرَبَ امْرَأَتَهُ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ .

﴿﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ آدمی اپنی بیوی کی جو پٹائی کرتا ہے اس پر اس سے کوئی حساب نہیں لیا جائیگا۔  
اس حدیث کو امام ابو داؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ فِي التَّقْوَى

### باب 6: پرہیزگاری کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ ﴾ (آل عمران: 102)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾ (التغابن: 16)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم سے جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔"

67- اخرجہ الترمذی (2324) و (2325) وابن ماجہ (3976) من طرف یشد بعضها بعضا.

68- ضعف الاسناد. لجهالة عبد الرحمن السلي. واخرجہ احمد (1/122) وابو داؤد (2147) وابن ماجہ (1986) والطیالسی

(47) وعبد بن حمید (37) والبزار (239) والنسائی فی الکبری (9168) وصححه الحاكم فی البر والصلة (4/7342) واقره

الذهبي في التخليص وليس كما قالا.

وَهَذِهِ الْآيَةُ مُبَيَّنَةٌ لِلْمُرَادِ مِنَ الْاُولَى .

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ آیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے پہلے والی آیت سے مراد کیا ہے۔  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴾ (الاحزاب: 70)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صاف (یعنی سچی) بات کہو۔“

وَ الْآيَاتِ فِي الْأَمْرِ بِالتَّقْوَى كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ،

تقویٰ کے حکم کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معلوم ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾ (الطلاق: 2-3)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ بنا دے گا اور اسے اس طرح رزق

عطا کرے گا جو اس کے گمان میں بھی نہ ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيَكْفِرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴾

(الأنفال: 29)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو وہ تمہارے لئے ”فرقان“ بنا دے گا اور تم سے تمہارے گناہوں کو دور

کر دے گا اور تمہاری مغفرت کر دے گا اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے۔“

وَ الْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ .

اس بارے میں بہت سی معلوم آیات ہیں۔

(69) وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ : فَالْأَوَّلُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قِيلَ :

يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَكْرَمَ النَّاسَ؟ قَالَ : ”أَتْقَاهُمْ“ . فَقَالُوا : لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ : ”فَيَوْسُفُ نَبِيُّ

اللَّهِ بَنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ بْنِ خَلِيلِ اللَّهِ“ قَالُوا : لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ : ”فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ

تَسْأَلُونِي؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

و”فَفَهُوا“ بِضَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَحِكْمِي كَسْرُهَا : أَيِ عِلْمُوا أَحْكَامَ الشَّرْعِ .

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ! سب سے زیادہ معزز کون ہے، آپ نے فرمایا جو

زیادہ پرہیزگار ہے، لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا، آپ نے فرمایا پھر اللہ کے نبی

69- أخرجه احمد (3/9090) والبخاری (3374) ومسلم (2278) وابن حبان (92) والطحاوی فی شرح معانی الآثار (315/4)

حضرت یوسف علیہ السلام سب سے زیادہ معزز ہیں جو اللہ کے نبی (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے صاحبزادے تھے، اللہ تعالیٰ کے نبی (حضرت اسحاق علیہ السلام) جو اللہ کے خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے صاحبزادے تھے۔ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا، آپ نے فرمایا: تم عربوں کے بڑوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کر رہے ہو۔ ان میں زمانہ جاہلیت میں جو بہتر شمار کئے جاتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار کئے جائیں گے، جبکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ (متفق علیہ)

(70) الثانی: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَصِرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ؛ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَنَى إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں اپنا نائب بنایا ہے تاکہ وہ ظاہر کر دے کہ تم کیا اعمال کرتے ہو؟ دنیا سے بچو! عورتوں سے بچو! کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں میں پیدا ہوا تھا۔ (صحیح مسلم)

(71) الثالث: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى، وَالتَّقَى، وَالتَّعْفَاةَ، وَالتَّغْنَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور خوشحالی مانگتا ہوں۔" (صحیح مسلم)

(72) الرابع: عَنْ أَبِي طَرِيفٍ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمِ الطَّائِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى اتَّقَى لِلَّهِ مِنْهَا فَلْيَاتِ التَّقْوَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو طریف عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (جو شخص کوئی کام کرنے کی قسم اٹھائے اور پھر اسے محسوس ہو کہ دوسرا کام زیادہ پرہیزگاری پر مشتمل ہے تو اسے پرہیزگاری والا کام سرانجام دینا چاہیے۔) (صحیح مسلم)

(73) الخامس: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ صُدِّيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: "اتَّقُوا اللَّهَ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيعُوا أَمْرَانِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ"

70- تفرد به مسلم (2742) تحفة الاشراف (4345)

71- اخرجه مسلم (2721) والترمذی (4389) وابن ماجه (3832)

72- اخرجه مسلم (1651) والنسائی (3795) وابن ماجه (2108)

73- اخرجه احمد (8/22223) والترمذی (616) والحاكم في الايمان (1/19) واسناده صحيح



رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، فِي اخِرِ كِتَابِ الصَّلَاةِ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

﴿﴾ حضرت ابوامامہ صدیق بن عثمان باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ پانچ نمازیں ادا کرو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ مخصوص مہینے کے روزے رکھو اپنے امراء کی فرمانبرداری کرو اور اپنے اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے "کتاب الصلوٰۃ" کے آخر میں روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ فِي الْيَقِينِ وَالتَّوَكُّلِ باب 7: يقين اور توکل کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ﴾ (الأحزاب : 22)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جب اہل ایمان نے (دشمنوں کے) گروہ دیکھے تو وہ بولے یہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا ان کے ایمان اور رضامندی میں (اس واقعے سے) اضافہ ہی ہوا۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ الَّذِينَ قَالُوا لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمَسَّسَهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴾

(آل عمران : 173-174)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وہ لوگ جن سے دوسرے لوگوں نے کہا (بہت سے) لوگ تمہارے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں تم ان سے ڈرو (تو اس بات نے) ان کے ایمان میں اضافہ کیا اور وہ بولے ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے فضل کے ہمراہ واپس آئے انہیں کوئی نقصان نہیں ہوا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ﴾ (الفرقان : 58)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اس ہمیشہ زندہ رہنے والے پر توکل کرو جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴾ (البراہین : 11)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرنا چاہئے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ﴾ (آل عمران : 159)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جب تم پختہ ارادہ کرو تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔“

وَالْآيَاتِ فِي الْأَمْرِ بِالتَّوَكُّلِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ .

توکل کے حکم کے بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ﴾ (الطلاق : 3) : اِنِّى كَافِيهِ .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا تو وہ اس کے لئے ”حسب“ ہے“ (یعنی کافی ہے)۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴾ (الأنفال : 2)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک اہل ایمان وہ ہیں جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب

ان کے سامنے اس کی آیات تلاوت کی جائیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔“

وَالْآيَاتِ فِي فَضْلِ التَّوَكُّلِ كَثِيرَةٌ مَعْرُوفَةٌ . وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ : فَالْأَوَّلُ :

توکل کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معروف ہیں۔

(74) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”عُرِضَتْ عَلَيَّ

الْأَمَمُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّهِيْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ

عَظِيمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي فَقِيلَ لِي: هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ، وَلَكِنْ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ،

فَقِيلَ لِي: انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخِرِ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ

الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أَوْلِيَّتِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ

بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا - وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ - فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”مَا الَّذِي تَخَوْضُونَ فِيهِ؟“ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: ”هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ، وَلَا

يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ؛ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ“ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي

مِنْهُمْ، فَقَالَ: ”أَنْتَ مِنْهُمْ“ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: ”سَبَقَكَ بِهَا

عُكَّاشَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الرُّهَيْطُ“ بِضَمِّ الرَّاءِ تَصْغِيرُ رَهْطٍ : وَهُمْ دُونَ عَشْرَةِ أَنْفُسٍ ، وَ”الْأُفُقُ“ النَّاحِيَةُ وَالْجَانِبُ .  
وَ”عُكَّاشَةٌ“ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَتَشْدِيدِ الْكَافِ وَتَخْفِيفِهَا ، وَالتَّشْدِيدُ أَفْصَحُ .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مختلف اُمتوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا، میں نے دیکھا کسی نبی کے ساتھ چند لوگ تھے کسی کے ساتھ ایک یا دو لوگ تھے کسی کے ساتھ ایک بھی نہیں تھا، پھر بہت سے لوگوں کا ایک گروہ میرے سامنے آیا، میں یہ سمجھا کہ شاید یہ میری اُمت ہے، تو مجھے بتایا گیا، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اُمت ہیں، پھر کہا گیا، آپ اُفق کی طرف دیکھیں تو وہاں بہت بڑا گروہ تھا، پھر آواز آئی، آپ دوسرے اُفق کی طرف دیکھیں، میں نے ادھر دیکھا تو وہاں بھی بہت بڑا گروہ تھا، مجھے بتایا گیا، یہ آپ کی اُمت ہے اور ان کے ہمراہ ایسے ستر ہزار لوگ بھی ہیں جو حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، پھر نبی اکرم ﷺ منبر سے اتر کر اپنے گھر تشریف لے گئے، لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے، جو ستر ہزار لوگ حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے، وہ کون ہو سکتے ہیں؟ بعض کا خیال تھا کہ ان سے مراد وہ لوگ ہوں گے جنہیں نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو اسلامی گھرانے میں پیدا ہوئے اور انہوں نے کبھی بھی شرک کا ارتکاب نہیں کیا۔ غرضیکہ ہر کسی نے اپنا خیال ظاہر کیا، پھر نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور آپ نے دریافت کیا: تم کس بات پر گفتگو کر رہے ہو؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کو موضوع بتایا تو آپ نے فرمایا:

یہ وہ لوگ ہیں جو (کفریہ کلمات پر مشتمل) دم نہیں کریں گے اور نہ ہی کروائیں گے اور نہ ہی قال نکالیں گے اور اپنے پروردگار پر توکل کریں گے۔

حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور درخواست کی، آپ اللہ سے دعا کریں: وہ مجھے ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: تم ان میں شامل ہو گئے۔ پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور درخواست کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے جا چکا ہے۔ (متفق علیہ)

”الرُّهَيْطُ“ : یہ لفظ رھط کا اسم تصغیر ہے۔ اور یہ دس سے کم افراد پر صادق آتا ہے۔

”الْأُفُقُ“ : یہ کنارے اور جانب کو کہتے ہیں۔

”عُكَّاشَةٌ“ : اس میں عین پر پیش اور کاف پر شد پڑھی جائے گی۔ اسے تخفیف کے ساتھ بھی پڑھا جاسکتا ہے لیکن شد پڑھنا زیادہ فصیح ہے۔



(75) الثانی : عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ایضاً : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول : ”اللہم لک اسلمت، وبک امنت، وعلیک توکلت، والیک انبت، وبک خاصمت . اللہم اعود بعزتك؛ لا الہ الا انت ان تفضلنی، انت الحی الذی لا تموت، والجن والانس یموتون“ متفق علیہ، وهذا لفظ مسلم واختصره البخاری .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اے اللہ! میں تیری ہی فرمانبرداری کرتا ہوں اور تجھی پر ایمان لاتا ہوں اور تیرے اوپر ہی توکل کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور تیری ہی مدد کے ذریعے مقابلہ کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری عزت کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے، اس بات سے (پناہ مانگتا ہوں) کہ تو مجھے گمراہی کا شکار کر دے تو وہ زندہ اور قائم ہے۔ جسے موت نہیں آئے گی اور تمام جنات و انسان مر جائیں گے۔ (یہ الفاظ ”مسلم“ کے ہیں اور بخاری نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔)

(76) الثالث : عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ایضاً، قال : حسبنا اللہ ونعم الوکیل، قالہا ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم حین ألقى فی النار، وقالہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حین قالوا : ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فزادہم ایماناً وقالوا : حسبنا اللہ ونعم الوکیل . رواہ البخاری .  
وفی رواية لہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال : کان اخر قول ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم حین ألقى فی النار : حسبي اللہ ونعم الوکیل .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ یہ جملہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا، جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ کہا تھا جب لوگوں نے یہ کہا تھا کہ کچھ لوگ تمہارے خلاف کھڑے ہوئے ہیں تم ان سے ڈرو تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوا اور انہوں نے یہ کہا: ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

انہی کی ایک روایت جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اس میں یہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آخری جملہ یہ تھا جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا، میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

(77) الرابع : عن ابي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال : ”يدخل الجنة اقوام افئدتهم مثل افئدة الطير“ رواه مسلم .

75- اخرجہ البخاری (7383) مختصراً و مسلم (2717)

76- اخرجہ البخاری (4563)

77- اخرجہ مسلم (2840)

قِيلَ : مَعْنَاهُ مُتَوَكِّلُونَ ، وَقِيلَ : قُلُوبُهُمْ رَقِيقَةٌ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کچھ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ایک قول کے مطابق اس کا مطلب ہے وہ توکل کرنے والے ہیں۔ ایک قول کے مطابق (اس کا مطلب ہے) ان کے دل نرم ہوں گے۔

(78) الْخَامِسُ : عَنِ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ ،

فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُمْ ، فَأَدْرَكَتْهُمْ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمْرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : "إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقِظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي صَلْتًا ، قَالَ : مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ : اللَّهُ - ثَلَاثًا -" وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرَّقَاعِ ، فَإِذَا آتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكَنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْلُوقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ ، فَقَالَ : تَخَافُنِي؟ قَالَ : "لَا" ، فَقَالَ : فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ : "اللَّهُ" .

وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي بَكْرٍ الْأَسْمَاعِينِيِّ فِي 'صَحِيحِهِ' ، قَالَ : مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ : "اللَّهُ" . قَالَ : فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ ، فَقَالَ : "مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟" . فَقَالَ : كُنْ خَيْرًا اخِذْ . فَقَالَ : "تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟" قَالَ : لَا ، وَلَكِنِّي أُعَاهِدُكَ أَنْ لَا أُقَاتِلَكَ ، وَلَا أَكُونَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُونَكَ ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ ، فَآتَى أَصْحَابَهُ ، فَقَالَ : جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ .

قَوْلُهُ : "قَفَلَ" أَي رَجَعَ ، وَ"الْعِضَاهُ" الشَّجَرُ الَّذِي لَهُ شَوْكٌ ، وَ"السَّمْرَةُ" بَفَتْحِ السِّينِ وَضَمِّ الْمِيمِ : الشَّجَرَةُ مِنَ الطَّلْحِ ، وَهِيَ الْعِظَامُ مِنْ شَجَرِ الْعِضَاهِ ، وَ"اخْتَرَطَ السَّيْفَ" أَي سَلَّهُ وَهُوَ فِي يَدِهِ . "صَلْتًا" أَي مَسْلُولا ، وَهُوَ بَفَتْحِ الصَّادِ وَضَمِّهَا .

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی سمت میں غزوے میں شرکت کی، نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس آ رہے تھے تو آپ کے ساتھ لوگ بھی واپس آ رہے تھے۔ یہ حضرات آرام کرنے کے لئے ایک وادی

78- اخرجہ احمد (5/14341) والبخاری (2910) ومسلم (483) وابن حبان (2883) والطحاوی فی شرح معانی الآثار

(351/1) دابو یعلی (1778) د البیہقی (319/6)

میں ٹھہر گئے جس میں بہت سے درخت تھے۔ نبی اکرم ﷺ سواری سے نیچے اترے لوگ سائے میں بیٹھنے کے لئے ادھر ادھر پھیل گئے۔ نبی اکرم ﷺ بھی ایک کیکر کے درخت کے نیچے آگئے، آپ نے اپنی تلوار اس پر لٹکا دی ہم لوگ سو گئے، (ہماری آنکھ کھلی) نبی اکرم ﷺ ہمیں بلا رہے تھے آپ کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: اس نے میری تلوار میرے اوپر سونت لی تھی میں سویا ہوا تھا میں بیدار ہو گیا یہ ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے دریافت کیا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ! یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی اور وہیں بیٹھا رہا۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ ”ذات الرقاع“ میں شریک تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی اکرم ﷺ کے لئے چھوڑ دیا۔ ایک مشرک شخص آیا۔ نبی اکرم ﷺ کی تلوار جو درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی اس نے اس کو سونت لیا اور دریافت کیا، کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس نے دریافت کیا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا، نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ۔

ابو بکر اسماعیلی نے اپنی ”صحیح“ میں یہ حدیث نقل کی ہے اس نے دریافت کیا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا، نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، نبی اکرم ﷺ نے اس تلوار کو تھام لیا اور فرمایا: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا تو اس نے عرض کی: آپ وہ شخص بن جائیں جو بہترین گرفت کرنے والا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اب تم اس بات کی گواہی دو گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے کہا نہیں لیکن میں آپ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ جنگ نہیں کروں گا اور اس قوم کے ساتھ بھی نہیں رہوں گا جو آپ کے ساتھ جنگ کرتی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے چھوڑ دیا وہ اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور بولا: میں سب سے بہترین فرد کے پاس سے تمہارے پاس آ رہا ہوں۔

”قَفَلَ“: یعنی وہ واپس آئے۔

”الْعِضَاءُ“: وہ درخت جس میں کانٹے موجود ہوں۔

”السَّمْرَةُ“: اس میں سین پرزبر اور میم پر پیش پڑھی جائے گی۔ یہ مخصوص قسم کا درخت ہے اور کانٹے دار درختوں میں بڑا درخت ہوتا ہے۔ (اسے کیکر کا درخت کہتے ہیں)

”اخْتَرَطَ السَّيْفُ“: اس نے تلوار سونت لیا۔ اور وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔

”صَلَّتَا“: یعنی کھنچی ہوئی۔ اس میں صاد پرزبر اور پیش دونوں پڑھے جاسکتے ہیں۔

(79) السَّادِسُ: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

يَقُولُ: ”لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوا خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا“



رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

مَعْنَاهُ: تَذْهَبُ أَوَّلَ النَّهَارِ خِمَاصًا: أَي ضَامِرَةً الْبُطُونِ مِنَ الْجُوعِ، وَتَرْجِعُ آخِرَ النَّهَارِ بَطَانًا. أَي مُمْتَلِنَةً الْبُطُونِ.

﴿﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم صبح طریقت سے اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جو توکل کا حق ہے۔ تو وہ تم کو اس طرح رزق عطا کرے گا جیسے پرندے کو رزق عطا کرتا ہے جو صبح خالی پیٹ جاتا ہے اور شام کو بھرے پیٹ کے ساتھ واپس آتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مطلب ہے وہ دن کے ابتدائی حصے میں خالی پیٹ جاتا ہے یعنی بھوک کی وجہ سے اس کا پیٹ چپکا ہوا ہوتا ہے اور جب وہ دن کے آخری حصے میں واپس آتا ہے تو اس کا پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے۔

(80) السَّابِعُ: عَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا فُلَانُ، إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَاثُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ؛ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا آتَيْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءًا لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْيَمِينِ، وَقُلْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ ثُمَّ قَالَ: وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ".

﴿﴾ حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو یہ پڑھو:

"اے اللہ! میں اپنا آپ تیری بارگاہ میں جھکاتا ہوں اور میں اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کرتا ہوں اور میں اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیتا ہوں اور اپنے ہر معاملے کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تیری بارگاہ کی طرف راغب ہوتے ہوئے اور اس تجھ خوفزدہ رہتے ہوئے۔ تیرے مقابلے میں، تیرے علاوہ کوئی اور جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے۔ جو کتاب تو نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور جس رسول کو تو نے مبعوث کیا ہے میں اس پر بھی

79- اسنادہ صحیح اخرجه احمد (1/205) والترمذی (2351) وابن المبارک فی الزهد (559) والحاکم (418/4) وابو یعلیٰ

(247) وابن حبان (730) وابن ماجہ (1464) وابو نعیم فی الحلیة (69/10)

80- اخرجه احمد (6/18611) والبغاری (247) ومسلم (2710) وابو داؤد (5046) والترمذی (3394) والنسائی فی اليوم

واللہمة (780) وابن حبان (5527)

ایمان لاتا ہوں۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں): اگر تم اسی رات فوت ہو گئے تو تمہاری موت دین فطرت پر ہوگی۔ اور اگر تم نے صبح کی تو تمہیں بھلائی نصیب ہوگی۔ (متفق علیہ)

صحیحین کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو (پہلے) نماز کے وضوء کی طرح وضو کر لو۔ پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹو اور یہ پڑھو۔ (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے حسب سابق دعا نقل کی ہے (تاہم اس روایت میں یہ بات اضافی ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تم انہیں (سونے سے پہلے) اپنے آخری کلمات بنا لو“ (یعنی انہیں پڑھنے کے بعد کوئی اور بات نہ کرنا)

(81) الثَّامِنُ : عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ الْقُرَشِيِّ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَهُوَ وَابُوهُ وَأُمُّهُ صَحَابَةٌ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - قَالَ : نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ وَهُمْ عَلَى رُؤُوسِنَا ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَابْصَرَنَا . فَقَالَ : ”مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بَاتْنِينَ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب القرشی التیمی، یہ خود ان کی والدہ اور والد صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے مشرکین کے پاؤں دیکھے ہم اس وقت غار میں موجود تھے وہ ہمارے سروں کی طرف موجود تھے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر یہ اپنے پاؤں کے نیچے دیکھیں تو ہمیں دیکھ لیں گے، آپ نے فرمایا اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔ (یہ حدیث متفق علیہ ہے)

(82) التَّاسِعُ : عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ الْمَخْزُومِيَّةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ ، قَالَ : ”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ“ حَدِيثٌ صَحِيحٌ ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا بِأَسَانِيدٍ صَحِيحَةٍ . قَالَ التِّرْمِذِيُّ : ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ .

81- اخرجہ احمد (1/11) وابن ابی شیبہ (712) والبخاری (3653) ومسلم (2381) والترمذی (3096) والبخاری (36) وابو

یعلی (66) وابن حبان (2678) والطبری (136/10)

82- اخرجہ ابو داؤد (50094) والترمذی (3427) والنسائی (5501) وفي اليوم واليلة (85) وابن ماجه (3884) واسنادہ

◆◆ اُمّ المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ان کا نام ہند بنت ابوامیہ ہے، نبی اکرم ﷺ جب گھر سے نکلتے تھے تو یہ پڑا کرتے تھے۔ ”اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ پر توکل کرتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کیا جائے۔ میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے۔ میں زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی ہو، میں جاہلیت کا مظاہرہ کروں یا میرے خلاف جاہلیت کا مظاہرہ کیا جائے۔“

یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ، امام ترمذی رحمہ اللہ اور دیگر حضرات نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے، امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں (حدیث کے الفاظ) ابوداؤد رحمہ اللہ کے الفاظ ہیں۔

(83) الْعَاشِرُ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ -

يَعْنِي: إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ - بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، يُقَالُ لَهُ: هُدَيْتَ وَكُفَيْتَ وَوُقِيَتْ، وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرِهِمْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"، زَادَ أَبُو دَاوُدَ: "فَيَقُولُ -

يَعْنِي: الشَّيْطَانُ - لِشَّيْطَانٍ آخَرَ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟"

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص یہ پڑھ لے (راوی کہتے ہیں)

یعنی جب وہ گھر سے نکلے ”اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ پر توکل کرتا ہوں اور اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا“ اس شخص سے کہا جاتا ہے تمہیں ہدایت نصیب ہوگی، تمہیں کفایت ملے گی اور تم بچائے گئے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) شیطان اس سے دور رہتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ اضافی ہیں ”شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے تم اس شخص کا کیا کر سکتے ہو جسے ہدایت مل گئی اسے کفایت مل گئی اور اسے بچالیا گیا ہے۔“

(84) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَخْوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ

أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ يَخْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُخْتَرِفُ أَخَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "لَعَلَّكَ تُرَزَّقُ بِهِ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ -

"يَخْتَرِفُ": يَكْتَسِبُ وَيَتَسَبَّبُ -

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور دوسرا کام کاج کیا کرتا تھا، کام کاج کرنے والے نے اپنے بھائی کی شکایت نبی

83- ابو داؤد ترمذی لسانی ابن حبان طبرانی (جامع صغیر للسهوطی)

81- صحيح الاسناد' اخرجہ الترمذی (3252) والحاكم في العلم (1/320) والبيهقي في المشكوة (5308)



اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہو سکتا ہے تمہیں اس کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرائط کے مطابق صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”يَحْتَرِفُ“ کا مطلب ہے وہ شخص کماتا ہے اور کام کاج کرتا ہے۔

## بَابُ فِي الْاِسْتِقَامَةِ

### باب 8: استقامت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ﴾ (هود : 112)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم استقامت اختیار کرو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُى أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴾ (السجدة : -32 30)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے یہ اعتراف کیا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر انہوں نے اس پر استقامت اختیار کی تو ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (اور وہ یہ کہتے ہیں) کہ تم خوفزدہ نہ ہو اور غمگین نہ ہو اور تمہیں جنت کی خوشخبری ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ہم تمہارے مددگار ہوں گے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور تمہارے لئے اس میں وہ چیزیں ہیں۔ جنکی تمہارے نفس طلب کرتے ہیں اور تمہارے لئے اس میں وہ چیزیں ہیں جو تم مانگو گے یہ مغفرت کرنے والے رحم کرنے والے (پروردگار) کی مہمانی ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ (الاحقاف : 13-14)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے یہ اعتراف کیا کہ ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور انہوں نے اس پر استقامت اختیار کی تو انہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے یہ جنتی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ اس کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے رہے۔“

(85) وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو، وَقِيلَ : أَبِي عَمْرَةَ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ :

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ . قَالَ : ”قُلْ : اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ

اسْتَقَمَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت ابو عمرو رضی اللہ عنہما اور ایک قول کے مطابق حضرت ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتادیں جس کے بارے میں میں آپ کے علاوہ کسی اور سے سوال نہ کر سکوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(86) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَارِبُوا وَسَدُّوا، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَنْجُو أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ" قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمَدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
وَالْمُقَارَبَةُ: الْقَصْدُ الَّذِي لَا غُلُوفَ فِيهِ وَلَا تَقْصِيرَ، وَالسَّدَادُ: الْإِسْتِقَامَةُ وَالْإِصَابَةُ .  
وَالْيَتَّعَمَدَنِي: يُلْبَسُنِي وَيَسْتُرُنِي .

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى الْإِسْتِقَامَةِ لِرُومِ طَاعَةِ اللَّهِ تَعَالَى، قَالُوا: وَهِيَ مِنْ جَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَهِيَ نِظَامُ الْأُمُورِ؛ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ .

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میانہ روی اختیار کرو اور "افراط و تفریط" کو چھوڑ دو یہ بات جان لو کہ کوئی بھی شخص اپنے عمل کی وجہ سے نجات حاصل نہیں کرے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ بھی نہیں آپ نے فرمایا میں بھی نہیں البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور فضل کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے۔ (صحیح مسلم)

"الْمُقَارَبَةُ": یعنی وہ ارادہ جس میں کوئی زیادتی اور کمی نہ ہو۔  
"السَّدَادُ": یعنی استقامت اور درست ہونا۔

"يَتَّعَمَدَنِي": اس نے مجھے پہنا دیا ہے۔ اور اس نے مجھے ڈھانٹ دیا ہے۔

علماء فرماتے ہیں: استقامت، مطلب اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو لازم کرنا ہے۔ یہ جوامع الکلم میں شامل ہے اور تمام معاملات کا نظام (اس سے متعلق) ہے۔ باقی توفیق اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔

بَابُ فِي التَّفَكُّرِ فِي عَظِيمِ مَخْلُوقَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَفَنَاءِ الدُّنْيَا وَأَهْوَالِ الْآخِرَةِ

وَسَائِرِ أُمُورِهَا وَتَقْصِيرِ النَّفْسِ وَتَهْذِيبِهَا وَحَبْلِهَا عَلَى الْإِسْتِقَامَةِ

باب 9: اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوقات دنیا کے فانی ہونے، آخرت کی ہولناکیوں اور ان دونوں سے متعلق تمام امور اپنے نفس کی خامیاں اس کی اصلاح اور اسے استقامت کی ترغیب دینے وغیرہ

## کے بارے میں غور و فکر کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّمَا أَعْظَمُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلِي وَفِرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ﴾ (سبأ: 46)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے رہو دو دو ہو کر کے یا الگ الگ ہو کر پھر تم غور و فکر کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ ﴾  
الآيات (آل عمران: 190-191)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک آسمانوں اور زمین رات اور دن کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں وہ لوگ جو قیام کی حالت میں اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! تو نے اسے فضول پیدا نہیں کیا تو پاک ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَىٰ الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۖ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۖ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۖ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۖ فَذَكَرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكَّرٌ ۖ ﴾ (الغاشية: 17-21)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا وہ لوگ اونٹوں کا جائزہ نہیں لیتے کہ انہیں کیسے پیدا کیا گیا ہے اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ اسے کیسے اٹھایا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسے نصب کیا گیا ہے اور زمین کی طرف نہیں دیکھتے کہ اسے کیسے بچھایا گیا ہے تم نصیحت کرو بے شک تم نصیحت کرنے والے ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا ۖ ﴾ الآية (محمد: 10) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا وہ لوگ زمین میں گھومتے پھرتے نہیں تاکہ جائزہ لیں۔“

وَالآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

وَمِنَ الْآحَادِيثِ الْحَدِيثُ السَّابِقُ : ”الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ“ .

اس بارے میں احادیث میں سے ایک یہ حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔

”سمجھدار وہ شخص ہے جو اپنی ذات کا محاسبہ کرے۔“



بَابُ فِي الْمُبَادِرَةِ إِلَى الْخَيْرَاتِ وَحَثِّ مَنْ تَوَجَّهَ لِخَيْرٍ عَلَى الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ بِالْجِدِّ  
مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ

باب 10: بھلائی کی طرف جلدی کرنا اور جو شخص نیکی کی طرف متوجہ ہو اسے کوشش کے ساتھ کسی  
تردد کے بغیر اس نیکی کی انجام دہی کی ترغیب دینا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ﴾ (البقرة : 148)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم بھلائی کی طرف تیزی کرو“۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴾ (آل عمران : 133)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف تیزی کرو جس کی چوڑائی آسمانوں اور

زمین کے برابر ہے جو پرہیزگار لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے“۔

(87) وَأَمَّا الْآخَادِيثُ : فَالْأَوَّلُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، قَالَ : ”بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَسَتَكُونُ فِتْنٌ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُضْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا

وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُضْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بَعْرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

نیک اعمال میں جلدی کرو عنقریب تاریک رات کے ٹکڑے کی طرح فتنہ ہوگا جس میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا لیکن

شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اور اگر آدمی شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا وہ دنیاوی مال و متاع کے

عوض میں اپنے دین کو فروخت کر دے گا۔

(88) الثَّانِي : عَنْ أَبِي سُرُوْعَةَ - بِكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا - عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ : صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا، فَتَخَطَّى رِقَابَ

النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ،

قَالَ : ”ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تَبَرِّ عِنْدَنَا فَكْرِهْتُ أَنْ يُحِبِّسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : ”كُنْتُ خَلَفْتُ فِي الْبَيْتِ تَبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكْرِهْتُ أَنْ أُبَيْتَهُ“ .

”التَّبْرُ“ : قِطْعُ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ .

87-اخرجه مسلم (118) تحفة الاشراف (13990)

88-اخرجه احمد (5/16151) والبخاری (851)

﴿﴾ حضرت ابوسرورہ رضی اللہ عنہ عقبہ بن حارث بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں عصر کی نماز ادا کی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ تیزی سے اٹھے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ لوگ آپ کی تیزی سے گھبرا گئے آپ واپس ان کے پاس تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ وہ آپ کی تیزی کی وجہ سے حیران ہیں تو آپ نے فرمایا: مجھے یاد آ گیا تھا کہ میرے پاس سونے کا ایک ٹکڑا ہے تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ یہ میرے پاس رہے تو میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے اپنے گھر میں صدقے سے تعلق رکھنے والا ایک ٹکڑا چھوڑا تھا تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ وہ رات بھر میرے پاس رہے۔  
”التبر“ کا مطلب سونے یا چاندی کا ٹکڑا ہے۔

(89) الثَّالِثُ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: ”فِي الْجَنَّةِ“ فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے غزوہ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے۔ اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا۔ آپ نے فرمایا: جنت میں اس شخص نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں رکھ دیں اور پھر جنگ میں شرکت کے لئے چلا گیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (متفق علیہ)

(90) الرَّابِعُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: ”أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنَى، وَلَا تُمْهَلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”الْحُلُقُومُ“ : مَجْرَى النَّفْسِ . وَ”الْمَرِيءُ“ : مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ اجر کے اعتبار سے عظیم ہے، آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اس حالت میں صدقہ دو کہ تم صحت مند ہو اور ٹھیک ٹھاک ہو اور تمہیں غربت کا اندیشہ ہو اور خوشحالی کی امید ہو تم اسے اس وقت تک موخر نہ کرو جب جان حلق تک پہنچ جائے اور تم یہ کہو کہ فلاں کو اتنا ملے گا اور فلاں کو اتنا ملے گا حالانکہ وہ ویسے ہی فلاں کو مل جائے گا۔

89- اخرجہ احمد (5/14318) والبخاری (4046) ومسلم (1899) والنسائی (3154) وابن حبان (4653) والبیہقی (43/9) والبقوی فی المرقاة (3789)

90- اخرجہ احمد (3/9389) والبخاری (1419) ومسلم (1032) والنسائی (2451) وابن ماجہ (2706) وابن حبان (3312) وابن خزيمة (2454) والبیہقی (190/189/4) والبقوی فی الشکوٰۃ (1671)

”حقوم“ سانس کی نالی کو کہتے ہیں۔ ”الہری“ کھانے پینے کی نالی کو کہتے ہیں۔

(91) الْخَامِسُ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سِيفًا يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ : ”مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا؟“ فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ : أَنَا أَنَا . قَالَ : ”فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟“ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَا أَخُذُهُ بِحَقِّهِ، فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

اسمُ أَبِي دُجَانَةَ : سَمَّاكَ بْنِ خَرِشَةَ . قَوْلُهُ : ”أَحْجَمَ الْقَوْمُ“ : أَي تَوَقَّفُوا . وَ”فَلَقَ بِهِ“ : أَي شَقَّ . ”هَامَ الْمُشْرِكِينَ“ : أَي رُوَّسَهُمْ .

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دن ایک تلوار پکڑی اور فرمایا: کون شخص یہ تلوار مجھ سے لے گا؟ ہر شخص نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور بولا: میں، میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون اس کے حق کے ہمراہ اسے لے گا۔ تو اس بات پر تمام لوگ رک گئے۔ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اسے اس کے حق کے ہمراہ لوں گا۔ انہوں نے اسے پزیر لیا اور پھر اس کے ذریعے مشرکین کی گردنیں اتار دیں۔

اس حدیث کو امام مسلم بیہی نے روایت کیا ہے۔

اسمُ أَبِي دُجَانَةَ : حضرت ابو دجانہ کا نام سماک بن خریشہ ہے  
”أَحْجَمَ الْقَوْمُ“ : یعنی وہ لوگ رک گئے۔

”فَلَقَ بِهِ“ : یعنی مشقت کا باعث بنا۔

”هَامَ الْمُشْرِكِينَ“ یعنی ان کے سر۔

(92) السَّادِسُ : عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ : أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ . فَقَالَ : ”اهْبِرُوا ؛ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقُوا رَبَّكُمْ“ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

◆◆ زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان کی خدمت میں حججیت کی کہ حجج کی طرف سے جس صورتحال کا سامنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: صبر سے کام لو جو بھی زمانہ آئے گا اس کے بعد والا زمانہ اس سے زیادہ برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے۔ یہ بات میں نے تمہارا نبی کی زبانی سنی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری بیہی نے روایت کیا ہے۔

(93) السَّابِعُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”بَادِرُوا

91- اخرجه احمد (4/12237) و مسلم (2470)

92- اخرجه البخاری (606)



بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًّا، أَوْ غِنًى مُطْغِيًّا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهَرًا، أَوْ الدَّجَالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ“  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال جلدی کر لو کیا تم انتظار کر رہے ہو اس غربت کا جو بھلا دے یا اس خوشحالی کا جو سرکشی میں مبتلا کر دے یا اس بیماری کا جو خراب کر دے یا اس بڑھاپے کا جو حواس زائل کر دے یا اس موت کا جو ساتھ لے جائے گی یا اس دجال کا جو سب سے بری چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا پھر قیامت کا اور قیامت سخت اور نہایت کڑوی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

(94) الثَّامِنُ : عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ : ”لَأَعْطِينَ هَذِهِ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ“ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءً أَنْ أُدْعَى لَهَا، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ : ”امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ“ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِيٌّ مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ : ”قَاتِلْهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”فَتَسَاوَرْتُ“ هُوَ بِالسِّينِ الْمُهْمَلَةِ : آتَى وَثَبْتُ مُتَطَلِّعًا .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن یہ فرمایا: میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھوں پر فتح نصیب کرے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کبھی بھی حکومت کی خواہش نہیں کی ماسوائے اس دن کے اگلے دن میں تیزی سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس امید پر کہ شاید مجھے اس کے لئے بلا لیا جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ جھنڈا عطا کیا اور فرمایا: روانہ ہو جاؤ اور مڑ کر نہیں دیکھنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح نصیب کرے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ دور چلے پھر ٹھہر گئے، انہوں نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اور بلند آواز سے پوچھا، اے اللہ کے رسول میں کس شرط پر لوگوں سے جنگ کروں تو آپ نے فرمایا تم ان کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اگر وہ ایسا کریں تو انہوں نے اپنے خون اپنے اموال کو تم سے

93- اخرجہ الترمذی (2313) وفي اسنادہ محرز بن هارون قال البخاري 'منكر الحديث' وكذا قال النسائي ذكره ابن عدي في

الكامل في الضعفاء (442/6)

94- اخرجہ مسلم (2405)

محفوظ کر لیا۔ ماسوائے ان کے حق کے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہوگا۔

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

”فَتَسَاوَرْتُ“ اس میں سین ہے یعنی میں نے گردن اٹھا خود کو نمایاں کرنے کی کوشش کی۔

## بَابُ فِي الْمُجَاهِدَةِ

### باب 11: مجاہدہ کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴾ (العنكبوت : 69)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ لوگ جو ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم ان کی اپنے راستے کی طرف رہنمائی کریں گے اور

بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴾ (الحجر : 98)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہارے پاس یقین آجائے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَادْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتَلًا ﴾ (المزمل : 8) : أَى انْقَطِعْ إِلَيْهِ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کے اسم کا تذکرہ کرو اور ہر چیز سے الگ ہو کر اسی کی طرف ہو جاؤ۔“

یعنی ہر چیز سے لاتعلق ہو کر اسی کے ہو جاؤ۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴾ (الزلزلة : 7)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص ذرے کے وزن جتنی نیکی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا تَقْدِمُوا لِأَنفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا ﴾ (المزمل : 20)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے تو اسے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پاؤ گے وہ زیادہ بہتر

ہے اور اجر کے اعتبار سے عظیم ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا تَنْقُوتُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴾ (البقرة : 273)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم بھلائی میں سے جو کچھ خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہے۔“

وَالآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ .

والآیات فی الباب کثیرة معلومة .

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس میں سب سے پہلی حدیث یہ ہے۔

(95) وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ : فَأَلَاوَلُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ : مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوْافِلِ حَتَّىٰ أَحِبَّهُ، فَإِذَا أَحَبَبْتُهُ كُنْتُ سَمِعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَاُعِيذَنَّهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

"آذَنْتُهُ" : أَعْلَمْتُهُ بِأَنِّي مُحَارِبٌ لَهُ . "اسْتَعَاذَنِي" رُوِيَ بِالنُّونِ وَبِالْبَاءِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی کے ساتھ دشمنی رکھے گا میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قرب جس چیز کے ذریعے حاصل کرتا ہے میرے نزدیک اس میں سب سے زیادہ محبوب چیز وہ ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ تھامتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ دوں گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

"آذَنْتُهُ" کا مطلب ہے میں اسے اطلاع دیتا ہوں کہ میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا۔

"اسْتَعَاذَنِي" کو "ب" اور "ن" (دونوں طرح سے) روایت کیا گیا ہے۔

(96) الثَّانِي : عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوِيهِ عَنْ رَبِّهِ -

عَزَّ وَجَلَّ -، قَالَ :

"إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا آتَانِي يَمْشِي آتَيْتُهُ هَرْوَلَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو آپ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے روایت

کیا ہے، وہ فرماتا ہے: جب میرا بندہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک بالشت اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چلتے ہوئے میری طرف آتا ہے تو میں

95- اخرجہ البخاری (2502) وابن حبان (347) وانظیر کلام الحافظ ابن حجر علیہ فی الفتح (143/13)

96- اخرجہ البخاری (7536) واحمد (4/12289)



دوڑتے ہوئے اس کی طرف آتا ہوں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(97) الثَّالِثُ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
"نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ : الصَّحَّةُ، وَالْفَرَاحُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو طرح کی نعمتوں میں بہت سے لوگ دھوکے کا شکار ہیں ایک صحت اور دوسرا فراغت۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(98) الرَّابِعُ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهُ : لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ:  
"أَفَلَا أَحَبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ . وَنَحْوُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ .

♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو جایا کرتے تھے میں نے دریافت کیا آپ ایسا کیوں کرتے ہیں یا رسول اللہ! جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے، آپ نے فرمایا کیا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ میں شکر گزار بندہ بن جاؤں۔  
(متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ہیں اور اسی کی مانند الفاظ صحیحین میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں۔

(99) الْخَامِسُ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِنْرَةَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَالْمُرَادُ : الْعَشْرُ الْوَاحِدُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ . وَ"الْمِنْرَةُ" : الْأَزَارُ، وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ اعْتِزَالِ النِّسَاءِ . وَقِيلَ : الْمُرَادُ تَشْمِيرُهُ لِلْعِبَادَةِ، يُقَالُ : شَدَدْتُ لِهَذَا الْأَمْرِ مِشْرِي : أَي تَشَمَّرْتُ وَتَفَرَّغْتُ لَهُ .

♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب (رمضان کا) آخری عشرہ آجاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے تھے اور آپ خوب محنت اور اہتمام کے ساتھ عبادت کیا کرتے

97- اخرجہ احمد (1/3207) والبخاری (6412) والترمذی (2304) وابن ماجہ (4170)

98- متفق علیہ۔ "منی کے لحاظ سے۔ البتہ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اس کو ترمذی نسائی ابن ماجہ سے بھی بیان کیا ہے۔ (جامع صغیر)

99- اخرجہ احمد (9/24186) والبخاری (2024) ومسلم (1174) و ابو داؤد (1367) والنسائی (1638) وابن ماجہ

(1768) وابن ماجہ (321) والبيهقي (313/4)

تھے۔ (متفق علیہ)

اس سے مراد رمضان کا آخری عشرہ ہے۔

”المئزر“: اس سے مراد تہبند ہے اور یہ خواتین ”ازواج“ سے الگ رہنے کا کنایہ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس سے مراد عبادت کے لیے تیار ہو جانا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے

شَدَدْتُ لِهَذَا الْأَمْرِ مئزری: میں نے اس کی تیاری کر لی ہے۔ اور اس کے لئے فارغ ہو گیا ہوں۔

(100) السَّادِسُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ . أَحْرَصُ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ . وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ : قَدَرُ اللَّهِ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ ؛ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: طاقت ور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور زیادہ محبوب ہے۔ ویسے دونوں میں سے ہر ایک بہتر ہے تم اس چیز کا لالچ کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرو اور عاجز نہ ہو جاؤ اور اگر تمہیں کوئی مصیبت لاحق ہو تو یہ نہ کہو کہ اگر میں یہ کر لیتا تو یہ ہو جاتا اور وہ ہو جاتا بلکہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے وہ فیصلہ کرتا ہے کیونکہ لفظ ”اگر“ کے ذریعے تم شیطان کے عمل کو کھول دو گے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

(101) السَّابِعُ : عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ،

وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : ”حُفَّتْ“ بَدَلُ ”حُجِبَتْ“ وَهُوَ بِمَعْنَاهُ : أَيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا هَذَا الْحِجَابُ فَإِذَا فَعَلَهُ دَخَلَهَا .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم کو نفسانی خواہشات کے پردے میں رکھا گیا ہے اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے پردے میں رکھا گیا ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں ”حُفَّتْ“ کے بجائے ”حُجِبَتْ“ کے الفاظ ہیں اور اس کا معنی بھی وہی ہے یعنی اس کے اور اس کے درمیان میں حجاب ہے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔

(102) الثَّامِنُ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثَهُ بِنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبُقْرَةَ، فَقُلْتُ : يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِئَةِ، ثُمَّ مَضَى . فَقُلْتُ : يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى، فَقُلْتُ : يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتْرَسِلًا : إِذَا مَرَّ

100- اخرجہ احمد (3/8799) و مسلم (2663) و ابن ماجہ (79)

101- اخرجہ احمد (4/12560) و البخاری (6387) و مسلم (2822)

بَايَةً فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِّمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى" فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِّنْ قِيَامِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت ابو عبد اللہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع کی۔ میں نے سوچا آپ سو آیات پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل پڑھتے رہے میں نے سوچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں یہ پوری پڑھ لیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل پڑھتے رہے۔ میں نے سوچا اب آپ رکوع کر لیں گے لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نساء پڑھنی شروع کر دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ آل عمران پڑھنی شروع کر دی اور اسے بھی پورا کر لیا۔ آپ آرام آرام سے پڑھ رہے تھے جب آپ کسی ایسی آیت کو پڑھتے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کا تذکرہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ پڑھتے یا کسی سوال کا تذکرہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرتے جب کسی پناہ سے متعلق آیت پڑھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے اور پھر سبحان ربی العظیم پڑھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع بھی آپ کے قیام جتنا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھا اور پھر ایک طویل قیام کیا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع کے قریب تھا اور پھر سجدے میں چل گئے اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع جتنا تھا۔

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(103) التَّاسِعُ: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرٍ سُوِّءٍ! قِيلَ: وَمَا هَمَمْتَ بِهِ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدْعُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا یہاں تک کہ میرے ذہن میں ایک غلط خیال آ گیا ان سے دریافت کیا گیا: کیا خیال آیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: (یہ کہ) میں بیٹھ جاتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے دیتا ہوں۔ (متفق علیہ)

(104) الْعَاشِرُ: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ: يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، اس

102- اخرجہ احمد (9/23300) و مسلم (772) و ابو داؤد (871) و الترمذی (262) و النسائی (1008) و ابن ماجہ (1351) و الدارمی (299.1) و ابن حبان (1987) و ابن خزیبہ (603) و عبدالرزاق (2875) و الطحاوی فی شرح معانی الآثار (35/1)

103- اخرجہ احمد (2/3646) و البخاری (1135) و مسلم (773) و ابن ماجہ (1418)

104- اخرجہ احمد (4/12081) و البخاری (6514) و مسلم (2960) و الترمذی (2379) و الحمیدی (1186) و ابن حبان (3107)



کا مال، اس کے اہل خانہ اور اس کا عمل ان میں سے دو باقی واپس آجاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ اس کے ہر والے اور مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل ساتھ رہ جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(105) الْحَادِي عَشَرَ : عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت آدمی کے جوتے کے تسمے سے

زیادہ قریب ہوتی ہے اور جہنم بھی ایسے ہی ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمته الله نے روایت کیا ہے۔

(106) الثَّانِي عَشَرَ : عَنْ أَبِي فِرَاسٍ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبِ الْأَسْلَمِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، وَمِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَيْهِ

بِوَضُوئِهِ وَحَاجَّتِهِ، فَقَالَ: ”سَلْنِي“ فَقُلْتُ: اسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ . فَقَالَ: ”أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ“؟ قُلْتُ: هُوَ

ذَآك، قَالَ: ”فَاعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی رضي الله عنه جو نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کے خادم ہیں اور اہل صفہ میں سے ایک ہیں

فرماتے ہیں ایک رات میں نے نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کے ساتھ بسر کی اور ان کی خدمت میں وضو کا پانی اور قضائے حاجت کے لئے

پانی لے کر آیا انہوں نے فرمایا: مجھ سے کچھ مانگو میں نے فرمایا: میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ نبی صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: کیا

کچھ اور بھی؟ میں نے عرض کی: اتنا ہی کافی ہے۔ نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: تم کثرت سجد کے ذریعے اپنے لیے میری مدد کرو۔

(107) الثَّلَاثُ عَشَرَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، وَيُقَالُ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَوْبَانَ -مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ

السُّجُودِ؛ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو عبد اللہ رضي الله عنه ایک قول کے مطابق ابو عبد الرحمن ثوبان یہ نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان

کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تم بکثرت سجد کرو! کیونکہ تم جو سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے

ذریعے تمہارے درجات بلند کرے گا اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔

(108) الرَّابِعُ عَشَرَ : عَنْ أَبِي صَفْوَانَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ“

105- اخرجہ احمد (2/3667) والبخاری (6488) وابن حبان (661) والبيهقي (368/3)

106- اخرجہ مسلم (489) و ابو داؤد (1320) والترمذی (3416) والنسائی (1137) و (1617) وابن ماجه (3879)

107- اخرجہ احمد (8/22433) و مسلم (488) والترمذی (388) والنسائی (1138) وابن حبان (1735) وابن خزيبه

(316) والطهالسي (986) والبيهقي (485/2)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"بُسْرٌ" بِضَمِّ الْبَاءِ وَبِالْسِينِ الْمُهْمَلَةِ.

♦♦ حضرت ابی صفوان عبداللہ بن بسر سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے بہتر وہ شخص ہے جس کی زندگی بس ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔"

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے لفظ "بسر" میں "ب" پر پیش پڑھی جائیگی اور اس کے بعد حرف "س" ہے۔

(109) الْخَامِسُ عَشَرَ: عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ قَاتِلَتِ الْمُشْرِكِينَ، لَئِنِ اللَّهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرِيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ ائْتِدِرْ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ - يَعْنِي: أَصْحَابَهُ - وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ - - يَعْنِي: الْمُشْرِكِينَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، الْجَنَّةُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ. قَالَ سَعْدُ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسُ: فَوَجَدْنَا بِهِ بَضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ، أَوْ رَمِيَّةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتَهُ بِنَانَةَ. قَالَ أَنَسُ: كُنَّا نَرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ (الأحزاب: 23). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: "لَيَرِيَنَّ اللَّهُ" رُوِيَ بِضَمِّ الْبَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ: أَي لَيُظْهِرَنَّ اللَّهُ ذَلِكَ لِلنَّاسِ، وَرُوِيَ بِفَتْحِهَا وَمَعْنَاهُ ظَاهِرٌ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے چچا حضرت انس بن نصر رضی اللہ عنہ بدر کی جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مشرکین کے ساتھ جو پہلی جنگ کی تھی میں اس میں شریک نہیں ہو سکا اب اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دکھا دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب "أحد" کا موقع آیا اور مسلمان منتشر ہوئے تو انہوں نے دعا کی اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہوں ان لوگوں نے جو کیا ہے

108- اخرجہ الترمذی (2336) وفي الباب عن ابی بکرٍ احمد (6/17696) والترمذی (3327) والدارمی (308/2) واحاکم (1/1255) والبيهقي (371/3) وابن ابی شيبه (254/13) وابو نعيم في الحلية (51/9) قال الترمذی احسن صحيح وفي الباب عن جابر الحاکم (1/1256) وصححه على شرط ووافقه الذهبي وبالجملة فالحدیث يقوى بشواهد

109- اخرجہ احمد (4/13014) والبخاری (2805) ومسلم (1903) والترمذی (3201) والنسائي في الكبرى (6/11403) والطيالسي (2044) وابن ابی شيبه (395/14) وابن حبان (4772) والوحيد في اسباب النزول (ص/237/238) والطبري (167/21) والبيهقي (44/43/9)

(اپنے ساتھیوں کے بارے میں انہوں نے یہ بات کہی) اور میں تیری طرف سے بری الذمہ ہوں اس چیز کے بارے میں جو انہوں نے کیا ہے یعنی مشرکین نے پھر وہ آگے بڑھے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کے سامنے آئے وہ بولے اے سعد بن معاذ! کعبہ کے پروردگار کی قسم! جنت سامنے ہے میں احد پہاڑ کے دوسری طرف سے اس کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس وقت ان کی جو کیفیت تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بعد میں ہم نے ان کے جسم میں تلوار نیرے اور تیر کے اسی سے زیادہ نشانات دیکھے ہم نے انہیں پایا کہ وہ شہید ہو چکے تھے اور مشرکین نے ان کی لاش کی بے حرمتی کی تھی انہیں ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں کی مدد سے پہچانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم یہ سمجھتے تھے یہ آیت ان کے اور ان جیسے دیگر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

”مومنین میں بعض وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد کو سچا کیا ان میں سے بعض نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور کچھ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی“۔

”لَيُرِيَنَّ اللَّهُ“ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا۔ اگر ”ر“ اور ”ی“ پر زبر پڑھیں تو مطلب واضح ہے۔ ویسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(110) السَّادِسُ عَشَرَ : عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نَحَامِلُ عَلَى ظُهُورِنَا، فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ، فَقَالُوا : مُرَاءٍ، وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرَ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوا : إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعٍ هَذَا ! فَنَزَلَتْ : ﴿ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ ﴾ (التوبة : 79) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .

و”نَحَامِلُ“ بِضَمِّ النُّونِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ : أَيِ يَحْمِلُ أَحَدُنَا عَلَى ظَهْرِهِ بِالْأَجْرَةِ وَيَتَصَدَّقُ بِهَا .  
 حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ عقبہ بن عمرو انصاری البدری بیان کرتے ہیں جب صدقے سے متعلق آیت نازل ہوئی تو ہم اپنی پشت پر بوجھ لادا کرتے تھے (اور اس کی آمدن صدقہ کرتے تھے ایک مرتبہ) ایک شخص آیا اس نے بہت سی چیزیں صدقہ کر دیں لوگوں نے کہا اس نے دکھاوے کے لئے ایسا کیا ہے، پھر ایک اور شخص آیا اس نے ایک صاع صدقہ کیا تو (کچھ) لوگوں نے کہا، اللہ تعالیٰ اس ایک صاع سے بے نیاز ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

”اور وہ لوگ جو فرمانبردار مومنوں کے صدقات میں نکتہ چینی کرتے ہیں اور ان لوگوں (کے صدقات میں نکتہ چینی کرتے ہیں) جو صرف اپنی محنت کی کمائی پاتے ہیں“۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

”نَحَامِلُ“ کا مطلب ہے۔ کوئی شخص مزدوری کے عوض میں اپنی پشت پر بوجھ لادا تھا اور (اس مزدوری کو) صدقہ کر دیتا۔

110- اخرجہ البخاری (415) ومسلم (1018) والنسائی (2528) وابن ماجه (4155) وابن حبان (3338) والطبرانی

(533/17) وابن خزيمة (2453)



(111) السَّابِعُ عَشَرَ : عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ اَبِي ذَرِّ جُنْدَبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوِي ، عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، أَنَّهُ قَالَ : " يَا عِبَادِي ، إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا . يَا عِبَادِي ، كَلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ . يَا عِبَادِي ، كَلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ . يَا عِبَادِي ، كَلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي اكْسُكُمْ . يَا عِبَادِي ، إِنَّكُمْ تُحِطُّونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ . يَا عِبَادِي ، إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضْرِبُونِي ، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي . يَا عِبَادِي ، لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا . يَا عِبَادِي ، لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا . يَا عِبَادِي ، لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْمَا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ . يَا عِبَادِي ، إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أَوْقِيكُمْ أَيَّهَا ، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ " .

قال سعيد : كان أبو إدريس إذا حدث بهذا الحديث جثا على ركبتيه . رواه مسلم .

وروينا عن الإمام أحمد بن حنبل رحمه الله ، قال : ليس لأهل الشام حديث أشرف من هذا

الحديث

♦♦ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں : اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات کے اوپر ظلم کرنا حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے لہذا تم بھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو ماسوائے اس شخص کے جسے میں ہدایت عطا کر دوں۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو! ماسوائے اس کے جسے میں کھلا دوں۔ تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھانا دوں گا اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو! ماسوائے اس کے جسے میں لباس دوں تم مجھ سے لباس طلب کرو۔ میں تمہیں لباس دوں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن خطا کرتے رہتے ہو اور میں ہی تمام گناہوں کو بخشوں گا۔ تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کروں گا۔ اے میرے بندو! تم میرے نقصان تک نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے کوئی نقصان پہنچا سکو اور تم میرے نفع تک نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، انسان اور جنات، تم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار شخص جیسے ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، انسان اور جنات، تم میں سے سب سے زیادہ گناہگار شخص جیسے ہو جائیں تو بھی میری

بادشاہت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، انسان اور جنات، سب ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں تو میں ان میں سے ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق عطا کر دوں گا اور اس سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی ایک سوئی کو سمندر میں داخل کرنے سے (اس کی نوک کو لگنے والے پانی سے کمی آتی ہے) اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں نے تمہارے لیے محفوظ کیا ہے اور پھر میں تمہیں ان کا بدلہ عطا کروں گا۔ لہذا جو شخص کوئی بہتری پائے وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور جو اس کے برعکس پائے وہ صرف اپنی ذات کو ملامت کرے۔

سعید فرماتے ہیں: ابودریس جب یہ حدیث بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل جھک جاتے (اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اس سے زیادہ شرف والی کوئی اور حدیث اہل شام سے منقول نہیں ہے۔

بَابُ الْحِثِّ عَلَى الْإِزْدِيَاءِ مِنَ الْخَيْرِ فِي أَوَاخِرِ الْعُمُرِ  
باب 12: عمر کے آخری حصے میں زیادہ نیکیاں کرنے کی ترغیب دینا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿أَوْلَمْ نَعْمِرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ النَّذِيرُ﴾ (فاطر: 37)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہیں دی جس میں نصیحت حاصل کرنے والا شخص نصیحت حاصل کر لیتا ہے اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔“

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمُحَقِّقُونَ : مَعْنَاهُ أَوْ لَمْ نَعْمِرْكُمْ سِتِّينَ سَنَةً؟ وَيُؤَيِّدُهُ الْحَدِيثُ الَّذِي سَنَدُ كُرْهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، وَقِيلَ : مَعْنَاهُ ثَمَانِي عَشْرَةَ سَنَةً، وَقِيلَ : أَرْبَعِينَ سَنَةً، قَالَهُ الْحَسَنُ وَالْكَلْبِيُّ وَمَسْرُوقٌ وَنُقِلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا . وَنَقَلُوا أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ كَانُوا إِذَا بَلَغَ أَحَدُهُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ، وَقِيلَ : هُوَ الْبُلُوغُ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اور محققین علماء نے بھی اس کا یہی مفہوم بیان کیا ہے، کیا ہم نے تمہیں ساٹھ سال عمر نہیں دی تھی اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کا ہم عنقریب ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا، ایک قول کے مطابق اس کا مطلب اٹھارہ سال کی عمر ہے اور ایک قول کے مطابق چالیس سال ہے۔ حسن بصری، کلبی اور مسروق نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ بات نقل کی گئی ہے۔

علماء نے یہ بات نقل کی ہے، اہل مدینہ کا کوئی فرد جب چالیس سال کا ہو جاتا تھا تو وہ عبادت کے لئے سب سے الگ تھلگ ہو جاتا تھا۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد بلوغت کی عمر ہے۔

وَقَوْلُهُ تَعَالَى : ﴿ وَجَاءَ كُمْ النَّذِيرُ ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْجَمْهُورُ : هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقِيلَ : الشَّيْبُ، قَالَه عِكْرِمَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

ارشاد باری تعالیٰ ”الذیر“ سے مراد حضرت ابن عباس اور جمہور کے نزدیک ”نبی اکرم ﷺ“ ہیں۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد ”بڑھاپا“ ہے۔ عکرمہ ابن عیینہ اور دیگر کی یہ رائے ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(112) وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَلِلْأَوَّلِ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَ : ”أَعَذَرَ اللَّهُ إِلَى أَمْرٍ آخَرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَغَ سِتِينَ سَنَةً“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

قَالَ الْعُلَمَاءُ : مَعْنَاهُ لَمْ يَتْرُكْ لَهُ عُذْرًا إِذْ أَمَهَلَهُ هَذِهِ الْمُدَّةَ . يُقَالُ : أَعَذَرَ الرَّجُلَ إِذَا بَلَغَ الْغَايَةَ فِي

الْعُذْرِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے کوئی عذر باقی نہیں

رہنے دیتا جس کی موت کو اتنا موخر کر دے کہ وہ شخص ساٹھ سال کی عمر تک پہنچ جائے۔

علماء فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جب بندے کو اتنے عرصے تک کی مہلت دیدے تو اس کے لیے کوئی

عذر باقی نہیں رہنے دیتا۔

”أَعَذَرَ الرَّجُلُ“ کا مطلب ہے جب کوئی عذر میں انتہائی حد تک پہنچ جائے۔

(113) الثَّانِي : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاحِ

بَدْرٍ فَكَانَ بَعْضُهُمْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ : لِمَ يَدْخُلُ هَذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ

عَلِمْتُمْ ! فَدَعَانِي ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدْخَلَنِي مَعَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ، قَالَ : مَا تَقُولُونَ فِي قَوْلِ

اللَّهِ : ﴿ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ﴾ ؟ (الفتح : ۱) فَقَالَ بَعْضُهُمْ : أَمْرُنَا نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ إِذَا نَصَرْنَا وَفَتَحَ

عَلَيْنَا، وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا . فَقَالَ لِي : أَكْذَلِكَ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ فَقُلْتُ : لَا . قَالَ : فَمَا

تَقُولُ؟ قُلْتُ : هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ، قَالَ : ﴿ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ﴾

وَذَلِكَ عَلَامَةٌ أَجَلِكَ ﴿ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ﴾ (الفتح : ۳) فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے عمر رسیدہ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ

داخل کیا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک کو اس بات سے الجھن ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس کو ہمارے ساتھ کیوں

شامل کرتے ہیں جبکہ ہمارے بیٹے ان کے ہم عمر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا جو مقام ہے وہ آپ جان لیں گے پھر

112- اخرجہ احمد (3/9403) والبخاری (6419)

113- اخرجہ احمد (1/3127) والبخاری (3627) والترمذی (3362) والطبرانی (10617) والبيهقي في الدلائل

(446/5) والطبرانی (333/30) والسنائي في الكبرى (11711) بالفاظ معقاربه



ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور ان کے ساتھ بٹھا دیا میرا یہ خیال ہے انہوں نے اس دن مجھے اس لیے بلایا تھا تاکہ انہیں کچھ دکھائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کیا کہتے ہیں ”جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آگئی“ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہمیں فتح نصیب کر دی اس کے بدلے میں ہم اللہ کی حمد بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں۔ ان میں سے بعض افراد خاموش رہے انہوں نے کوئی بات نہیں کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما کیا تم بھی یہی کہتے ہو میں نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تم کیا کہتے ہو۔ میں نے جواب دیا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی اطلاع ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے۔ اور فرمایا:

”جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آگئی“ تو یہ تمہاری وفات کی علامت ہے؟ (اس لیے)

”تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ پاکی بیان کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے؟“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے علم میں بھی وہی بات ہے جو تم نے بیان کی ہے۔ اس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(114) الثَّالِثُ : عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا: ”سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْهَا : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي“، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ . مَعْنَى: ”يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ“ أَيُ يَعْمَلُ مَا أَمَرَ بِهِ فِي الْقُرْآنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ : ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“ . قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحَدَثْتَهَا تَقُولُهَا؟ قَالَ : ”جَعَلْتُ لِي عَلَامَةً فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتَهَا قُلْتُهَا ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ ... إِلَى آخِرِ السُّورَةِ“ .

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلٍ : ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“ . قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ : ”أَخْبَرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرِي عَلَامَةً فِي أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتَهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلٍ : سُبْحَانَ

114- اخبره احمد (9/24218) والبخاری (794) و مسلم (484) و ابو داؤد (877) والنسائی (1121) وابن ماجه (899)

وابن ماجه (1930) وابن خزيمة (605) و ابو عوانة (186/2) و عبد الرزاق (2878) و البيهقي (109/2)

اللّٰهُ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاتُّوبُ اِلَيْهِ فَقَدْ رَاَيْتَهَا: ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ ﴿فَتَحُ مَكَّةَ﴾ ﴿وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿﴾

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت (نصر) کے نازل ہونے کے بعد جو بھی نماز پڑھتے تھے اس کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

”تو پاک ہے ہمارے پروردگار، حمد تیرے لئے اے اللہ! میری مغفرت کر دے۔“

صحیحین کی ایک روایت میں ہے جو انہی سے منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجود میں بکثرت یہ دعا کیا کرتے تھے۔

”تو پاک ہے اے اللہ! ہمارے پروردگار، حمد تیرے لئے ہے۔ اے اللہ! تو مجھے بخش دے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں قرآن پر عمل کیا کرتے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی اس آیت میں آپ کو جو حکم دیا گیا ہے آپ اس پر عمل کرتے تھے۔

”اور تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ تسبیح بیان کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔“

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال سے پہلے بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو یہ جو کلمات پڑھتے ہوئے اب سنا ہے ان کا مفہوم کیا ہے، آپ نے فرمایا: میرے لئے میری امت میں ایک نشانی رکھی گئی۔ جب میں نے اسے دیکھ لیا تو اب یہ پڑھتا ہوں۔

”جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آگئی۔“ (یہ سورت کے آخر تک ہے)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

”اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد کے ہمراہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ کثرت کے ساتھ یہ کلمات پڑھتے ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاتُّوبُ اِلَيْهِ

”اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد کے ہمراہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

ہوں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے بتایا ہے میں عنقریب ایک علامت دیکھوں گا جو میری امت کے

بارے میں ہوگی جب میں اسے دیکھوں تو میں کثرت کے ساتھ یہ کلمات پڑھوں۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ

”اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد کے ہمراہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

وہ نشانی میں نے دیکھی اور وہ یہ سورت (یعنی اس کا نزول) ہے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہاں ”فتح“ سے مراد ”فتح مکہ“ ہے۔

”اور تم نے لوگوں کو دیکھ لیا کہ وہ گروہ درگروہ اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی حمد کے

ہمراہ اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔ بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔“

(115) الرَّابِعُ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ - عَزَّوَجَلَّ - تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَقَاتِهِ حَتَّى تُوَفِّيَ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پہلے ان پر مسلسل وحی نازل کی۔

آپ کے وصال ظاہری سے کچھ عرصہ پہلے آپ پر بکثرت وحی نازل ہوئی۔

(116) الْخَامِسُ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يُبْعَثُ

كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر آدمی کو اسی حالت میں زندہ کیا جائے گا

جس حالت میں وہ مرا تھا۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

بَابُ فِي بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ

باب 13: نیکی کے بکثرت راستوں کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴾ (البقرة: 215)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم جو بھی نیکی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ ﴾ (البقرة: 197)

115- اخرجہ احمد (4/13479) والبخاری (4982) و مسلم (3016) وابن حبان (44) بلفظ قريب

116- اخرجہ مسلم (2878) وابن ماجہ (4230)



ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم جو بھی نیکی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴾ (الزلزلة : 7)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص ذرے کے برابر نیکی کرے گا تو وہ اس کا اجر و ثواب دیکھ لے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ﴾ (الجنات : 15)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اچھا عمل کرے گا تو وہ اس کی اپنی ذات کے لئے ہوگا۔“

وَالآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات موجود ہیں۔

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا وَهِيَ غَيْرُ مُنْحَصِرَةٍ فَنَذْكُرُ طَرَفًا مِنْهَا :

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا ہم ان میں سے کچھ احادیث یہاں نقل کریں گے۔

(117) الْأَوَّلُ : عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ

الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : ”الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ“ . قُلْتُ : أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : ”أَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَآكْثَرُهَا ثَمَنًا“ . قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ : ”تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لَأُخْرَقَ“ . قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ : ”تَكْفُ شَرِّكَ عَنِ النَّاسِ ؛ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الصَّانِعُ“ بِالصَّادِ الْمُهْمَلَةِ هَذَا هُوَ الْمَشْهُورُ، وَرُوِيَ ”صَانِعًا“ بِالْمُعْجَمَةِ : أَيُّ ذَا صِيَاغٍ مِنْ فَقْرٍ أَوْ عِيَالٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ، ”وَالْأُخْرَقُ“ : الَّذِي لَا يُتَقَنُّ مَا يُحَاوِلُ فِعْلَهُ .

♦♦ حضرت ابوذر جندب بن جنادة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے دریافت کیا، کون سا غلام آزاد کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو اپنے مالک کے نزدیک زیادہ نفیس اور زیادہ قیمتی ہو۔ میں نے عرض کی، اگر میں یہ کام (غلام آزاد کرنا) نہ کروں؟ آپ نے فرمایا پھر تم کام کرنے والے کی مدد کرو اور ضرورت مند کی مدد کرو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر میں یہ بھی نہ کروں تو آپ کیا فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا پھر تم اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھو یہ بھی تمہاری طرف سے تمہاری اپنی ذات کے لئے صدقہ ہوگا۔

117- اخرجہ احمد (8/21389) والبخاری (2518) وفي الادب المفرد (226) ومسلم (84) والنسائي (3129) وابن ماجه

(2523) والدارمي (307/2) وابن حبان (152) وابن الجارود (969) وابن منده في الايمان (232) وعبد الرزاق (20289)

والبيهقي (273/6) بالفاظ منتقاربة.

”الصَّانِعُ“ اس میں صاد ہے اور یہی مشہور ہے۔ ایک روایت میں لفظ ”ضائعاً“ منقول ہے۔ یعنی اس میں ضاد ہے۔ یعنی وہ شخص جو غربت یا گھر والوں کی کثرت یا اس جیسی کسی صورت کی وجہ سے ضیاع کرنے والا ہو۔  
”وَالْآخِرُ“: یعنی وہ شخص جو اپنا کام خود نہ کر سکتا ہو

(118) الثَّانِي: عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ: فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزَىءُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”السُّلَامَى“ بضم السين المهملة وتخفيف اللام وفتح الميم: المفصل.

☆☆ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ہی سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزانہ آدمی کے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ دینا لازم ہوتا ہے۔ سبحان اللہ پڑھنا صدقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے، اللہ اکبر پڑھنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کے وقت دو رکعات ادا کر لینا کافی ہوتا ہے۔ ”السُّلَامَى“ اس میں سین پر پیش لام ساکن اور ميم پر زبر ہے۔ اس کا مطلب ”جوڑ“ ہے۔

(119) الثَّالِثُ: عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْآذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ انہی سے روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کئے گئے ان میں اچھے بھی تھے اور برے بھی، میں نے ان اچھے اعمال میں یہ بات پائی کہ تکلیف دہ چیز کوراہتے سے ہٹا دیا جائے، میں نے برا اعمال میں یہ بات پائی جو بلغم مسجد میں موجود ہے اور اسے دفن نہیں کیا جاتا۔

(120) الرَّابِعُ: عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نَصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: ”أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ: إِنْ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَفِي بَعْضِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، آيَاتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: ”أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وَزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

118- اخرجہ مسلم (720) و ابو داؤد (1285)

119- اخرجہ مسلم (553) والبخاری في الادب المفرد (230) والبعقوى في المرقاة (709)

120- مسلم احمد ابو داؤد نسائی ابو عوانہ طبرانی بیہقی۔ مختلف طریق سے بیان کی ہے۔ (شرح اربعین للسخاوی)

”الدُّنُورُ“ بِالنَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ : الْأَمْوَالُ وَاحِدُهَا : دُنْرٌ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مالدار لوگ زیادہ اجر حاصل کر لیتے ہیں کیونکہ وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جیسے ہم نماز ادا کرتے ہیں، وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں، لیکن وہ اپنے اضافی مال کو صدقہ کر دیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہ کچھ مقرر نہیں کیا جو تم صدقہ کرو۔ سبحان اللہ پڑھنا صدقہ ہے، اللہ اکبر پڑھنا صدقہ ہے، الحمد للہ پڑھنا صدقہ ہے لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ہر آدمی کی شرمگاہ میں صدقہ ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی خواہش نفس کو پورا کرے گا تو کیا اس کا بھی اسے اجر ملے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اسے حرام کام میں استعمال کرتا تو کیا اس کو اس کا گناہ ہوتا؟ اسی طرح اگر وہ اسے حلال طریقے سے استعمال کرے گا تو اس کا اسے اجر ملے گا۔

(121) الْخَامِسُ : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ

شَيْئًا وَلَا أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

121 انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو خواہ (وہ نیکی)

تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہو۔

(122) السَّادِسُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَائِيهِ، فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خَطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصَلٍ، فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ، وَحَمِدَ اللَّهَ، وَهَلَّلَ اللَّهَ، وَسَبَّحَ اللَّهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً، أَوْ عَظْمًا عَنِ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهَى عَنِ مُنْكَرٍ، عَدَدَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ فَإِنَّهُ يُمَسَّى يَوْمَئِذٍ وَقَدْ رَحَّزَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ" .

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے ہر ایک جوڑ کی طرف سے

صدقہ کرنا لازم ہے۔ روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے، تم اگر دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرو تو یہ صدقہ ہے اگر تم کسی شخص کی اس کے جانور (پرسوار ہونے) کے بارے میں مدد کرو تو یہ صدقہ ہے یا تم اس کا سامان جانور پر رکھو تو یہ صدقہ

121- اخرجہ مسلم (2626) والترمذی (1833) مطولا والبيهقي في الشكوة (894)

122- اخرجہ احمد (3/8189) والبخاری (3707) ومسلم (1009) وابن حبان (3381) والبيهقي (187/4) والبيهقي في

الشكوة (1896) اخرجہ مسلم (1007) والبيهقي في الشكوة (1896)



ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جس کے ذریعے تم چل کر نماز کی طرف جاؤ وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

اسی حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدم کے ہر بیٹے کے 360 جوڑ بنائے گئے ہیں جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے یا جو شخص الحمد للہ کہتا ہے، یا جو لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے یا سبحان اللہ کہتا ہے یا استغفار پڑھتا ہے یا لوگوں کے راستے سے پتھر کو دور کر دیتا ہے یا کانٹے کو دور کر دیتا ہے یا لوگوں کے راستے سے ہڈی کو دور کر دیتا ہے یا نیکی کا حکم دیتا ہے یا برائی سے منع کرتا ہے۔

آپ نے 360 تک گنتی کی (پھر فرمایا) تو وہ یوں چلتا ہے اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچا لیا۔

(123) السَّابِعُ : عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
"النُّزُلُ" : الْقُوَّةُ وَالرِّزْقُ وَمَا يُهَيِّئُ لِلضَّيْفِ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص صبح کے وقت مسجد کی طرف جائے یا شام کے وقت جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کر لیتا ہے۔ جب بھی وہ صبح و شام جاتا ہے۔

(124) الثَّامِنُ : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرْنَ جَارَةَ لِحَارَتِهَا وَلَوْ فَرَسِنَ شَاةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

قَالَ الْجَوْهَرِيُّ : الْفَرَسُ مِنَ الْبَعِيرِ كَالْحَافِرِ مِنَ الدَّابَّةِ قَالَ: وَرُبَّمَا اسْتُعِيرَ فِي الشَّاةِ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے مسلمان خواتین! تم میں سے کوئی بھی اپنی پڑوسن کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھے، خواہ وہ بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) جوہری کہتے ہیں۔ "فرس" اونٹ کے پائے کو کہتے ہیں جیسے چوپائے کے کو "حافر" کہتے ہیں کبھی یہ لفظ (فرس) بکری (کے پائے) کے لیے بھی استعمال ہو جاتا ہے۔

(125) التَّاسِعُ : عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً : فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَذْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الْبِضْعُ" مِنْ ثَلَاثَةِ إِلَى تِسْعَةٍ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَقَدْ تَفْتَحُ . وَ"الشُّعْبَةُ" : الْقِطْعَةُ .

123- اخرجہ احمد (5/2037) والبخاری (662) ومسلم (669)

124- اخرجہ البخاری (2566) ومسلم (1030)

125- اخرجہ البخاری (9) ومسلم (35) وابو داؤد (3676) والترمذی (2614) والنسائی (5019) وابن ماجہ (57) وابن حبان

(167)

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کی ستر سے زیادہ زیادہ شاخیں ہیں (راوی کو شک ہے) یا شاید ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں) سب سے زیادہ فضیلت والا شعبہ یہ ہے اس بات کا اعتراف کرنا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس سے کمتر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (متفق علیہ) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”بضع“ کا مطلب تین سے لیکر نو تک ہے اس میں ”ب“ کے نیچے زیر پڑھی جائے گی اسکے علاوہ زبر بھی پڑھی جاتی ہے، شعبہ کا مطلب ”مکڑا“ ہے۔

(126) الْعَاشِرُ : عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَدَّ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبُئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا! فَقَالَ: ”فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: ”فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ، فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ“

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: ”بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَفْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيًّا مِّنْ بَغَايَا

بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ فَغَفَرَ لَهَا بِهِ“ .

”الْمُوقُ“: الْخُفُّ . وَ”يُطِيفُ“: يَدُورُ حَوْلَ ”رَكِيَّةٍ“: وَهِيَ الْبُئْرُ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اتنے شدید پیاس لگی اس نے ایک کنواں پایا۔ وہ اس میں اتر اس نے اس میں سے پانی پیا اور جب وہ باہر نکلا تو وہاں ایک کتا تھا جو پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان باہر نکال کر کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا اس کتے کو بھی وہی پیاس لگی ہوئی ہے جو مجھے لگی ہوئی تھی۔ وہ کنویں میں اتر اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا اور پھر اسے اپنے منہ کے ذریعے پکڑا اور پھر باہر نکل آیا اور کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اسے بخش دیا۔ لوگوں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں ان جانوروں کی وجہ سے بھی اجر ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر جاندار کی وجہ سے اجر ملتا ہے۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اسے بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک کتا کنویں کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ وہ پیاس کی شدت سے مرنے والا تھا بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والی فاحشہ عورت نے اسے دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے ذریعے اسے پانی پلا دیا تو اس عمل کی وجہ سے اسے بخش دیا گیا۔

126- تحریج مالک فی مؤمنہ (1729)، واحد (3/8883) والبخاری (173)، وفی الادب المفرد (378)، و مسلم (2244) و ابو

داد (2550)، و ابن حبان (544)، والقضاعي فی مسند الشہاب (113)، والبیہقی (158/4)

لفظ مَوْقُ کا مطلب موزہ ہے اور لفظ يُطِيفُ کا مطلب اس کے گرد چکر لگانا ہے۔ اور لفظ رُكِيَةٌ کا مطلب کنواں ہے  
**(127) الْحَادِي عَشَرَ** : عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَّقَلَّبُ فِي  
 الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ تُوذِي الْمُسْلِمِينَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
 وَفِي رِوَايَةٍ: "مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَأُنْحِيَنَّ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا  
 يُؤْذِيهِمْ، فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ".

وَفِي رِوَايَةٍ لِهِمَا: "بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَهَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ،  
 فَغَفَرَ لَهُ".

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے ایک شخص کو دیکھا، وہ جنت میں  
 ادھر ادھر گھوم رہا ہے اس وجہ سے کہ اس نے ایک درخت کو جو لوگوں کے راستے میں تھا کاٹ دیا تھا، جس کی وجہ سے لوگوں کو  
 تکلیف ہوتی تھی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک شخص ایک درخت کی ٹہنی کے پاس سے گزرا جو راستے میں پڑی تھی اس نے سوچا اللہ  
 کی قسم! میں اسے ضرور مسلمانوں سے دور کر دوں گا تاکہ یہ انہیں تکلیف نہ دے تو اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔

بخاری رحمہ اللہ اور مسلم دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اس نے راستے میں کانٹے  
 دار جھاڑی دیکھی تو اس نے اسے ہٹا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے بخش دیا۔

**(128) الثَّانِي عَشَرَ** : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ  
 الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ  
 الْحَصَا فَقَدْ لَغَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص وضو کرے اور  
 اچھی طرح وضو کرے اور پھر جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور پھر غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر  
 اگلے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور مزید تین دن کے گناہ بھی بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شخص کنکریوں کو چھو لے  
 اس نے لغو حرکت کی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

**(129) الثَّلَاثُ عَشَرَ** : عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ

127- أخرجه البخاري (4367) و مسلم (2245) وابن حبان (386) واحمد (3/10626) والبيهقي

128- أخرجه في مالك في مؤطه (295) واحمد (3/10898) والبخاري (652) و مسلم (1914) و ابو داؤد (5245)

والترمذی (1598) وابن ماجه (3682) والحميدي (1134) وابن حبان (536) بالفاظ متقاربة



لْمُسْلِمِ، أَوْ الْمُؤْمِنِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ الْخِرِّ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَتْ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ الْخِرِّ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَسَّتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرِّ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ انہی سے منقول ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے نظر سے دیکھ کر کئے تھے۔ یہ گناہ پانی کے ذریعے (اور ایک روایت کے مطابق) پانی کے آخری قطرے کے ذریعے نکل جاتے ہیں پھر جب وہ بازو دھوتا ہے تو پانی کے ذریعے یا پانی کے آخری قطرے کے ذریعے اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس نے ہاتھ بڑھائے تھے اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ذریعے یا پانی کے آخری قطرے کے ذریعے اس کے پاؤں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف وہ پاؤں کے ذریعے چل کر گیا تھا یہاں تک کہ (وضو مکمل کرنے کے بعد) وہ شخص گناہوں سے مکمل طور پر پاک ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(130) الرَّابِعُ عَشَرَ : عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الصلوات الخمس، والجمعة إلى الجمعة، ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن إذا اجتنبت الكبائر“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ انہی سے منقول ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان میں (صادر ہونے والے تمام صغیرہ گناہوں) کا کفارہ ہوتے ہیں لیکن اس وقت جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(131) الْخَامِسُ عَشَرَ : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟“ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ”إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ انہی سے منقول ہے وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”کیا میں (ایسے عمل کی طرف) تمہاری رہنمائی نہ کروں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو

129- اخرجہ مسلم (27/857) و ابو داؤد (1050) و الترمذی (498) و ابن ماجہ (1090)

130- اخرجہ مسلم (244) و الترمذی (2)

131- اخرجہ مسلم (233) و الترمذی (214)

بلند کرتا ہے۔ حاضرین نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جب طبیعت وضو کرنے پر آمادہ نہ ہو ایسے وقت وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کے جانا اور ایک نماز پڑھ لینے کے بعد اگلی نماز کا انتظار کرنا، یہی ”رباط“ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(132) **الْسادسُ عَشَرَ** : عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ صَلَّى الْبَرْدَانِ دَخَلَ الْجَنَّةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
”الْبَرْدَانِ“ : الصُّبْحُ وَالْعَصْرُ .

♦♦ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”الْبَرْدَانِ“ سے مراد صبح اور عصر (کی نماز میں) ہیں۔  
(133) **السَّابِعُ عَشَرَ** : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر پر جائے تو اس کے نامہ اعمال میں اس طرح نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو وہ عمل (اپنے شہر میں) قیام کی حالت میں یا تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(134) **الثَّامِنُ عَشَرَ** : عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ“

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نیکی صدقہ ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(135) **التَّاسِعُ عَشَرَ** : عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرُسُ

132- اخرجہ مالك في مؤطه (386) واحمد (3/7213) ومسلم (251) والترمذی (51) والنسائی (143)

133- اخرجہ احمد (5/16730) والبخاری (574) ومسلم (635) والدارمی (332/331/1) وابن حبان (1739) والبيهقی (466/1)

134- اخرجہ احمد (7/19699) والبخاری (2996) و ابو داؤد (3091) والحاكم في الجنائز (1/1261) وابن حبان (2929) والبعقوی في المرقاة (1544) والبيهقی (374/3)

غَرَسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرَزُّهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
 وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : ”فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرَسًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى  
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ . وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : ”لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرَسًا، وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا  
 شَيْءٌ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ“ .

وَرَوَاهُ جَمِيعًا مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .  
 قَوْلُهُ : ”يَرَزُّهُ“ أَيْ يَنْقُصُهُ .

♦♦ حضرت جابر رضي الله عنه روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو مسلمان کوئی پودا لگائے گا تو اس کے  
 پھل سے کھائی جانے والی ہر چیز اس شخص کے لئے صدقہ ہوگی اور اس میں سے جو چوری کر لیا جائے وہ بھی اس شخص کے لئے  
 صدقہ ہوگا اور اس میں سے جو چیز درندے کھالیں وہ بھی اس شخص کے لئے صدقہ ہوگا اور جو پرندے کھالیں وہ بھی اس شخص کے  
 لئے صدقہ ہوگا غرضیکہ کوئی بھی اس میں سے (کسی بھی قسم کی) کوئی کمی کرے تو وہ اس شخص کے لئے صدقہ (شمار) ہوگی۔  
 مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ میں جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے جو کوئی انسان جانور یا پرندہ جو کچھ کھاتا  
 ہے یہ اس شخص کیلئے قیامت کے دن تک صدقہ ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کھیت لگاتا ہے تو اس میں سے جو انسان جانور یا جو بھی چیز  
 جو کچھ کھاتے ہیں وہ اس شخص کیلئے صدقہ ہوگی۔  
 امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ لفظ یرزء کا مطلب  
 کم کرنا ہے۔

(136) الْعِشْرُونَ : عَنْهُ، قَالَ: أَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: ”إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟“ فَقَالُوا: نَعَمْ،  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ . فَقَالَ: ”بَنِي سَلَمَةَ، دِيَارُكُمْ، تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ، دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ“  
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رِوَايَةٍ : ”إِنَّ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ أَيْضًا بِمَعْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ .

و”بَنُو سَلَمَةَ“ بَكْسَرِ الْأَلَامِ : قَبِيلَةٌ مَعْرُوفَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، وَ”أَثَارُهُمْ“ : خَطَاهُمْ .

135- أخرجه البخاری (2061) وفي الادب المفرد (224) ومسلم (1005) وابو داؤد (4947) والحاكم في البيوع (2/2311)  
 مطولاً واحمد (9/23430) وابن ابي شبة (548/8) والبخاری في الادب في المفرد (233) وابن حبان (3378) و  
 (3379) والطبرانی في معر (672)

136- حديث جابر أخرجه مسلم (1552) و حديث انس أخرجه البخاری (2320) و مسلم (1553) والترمذی (1382)



☆☆ (حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مسجد کے ارد گرد کچھ جگہ خالی ہوئی تو) بنو سلمہ نے یہ ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ نے ان سے کہا کہ مجھے یہ پتہ چلا ہے تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ ہم نے یہی ارادہ کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنو سلمہ! اپنے موجودہ گھروں میں ہی رہو کیونکہ تمہارے قدموں (کی کثرت کے اعتبار سے زیادہ اجر و ثواب) لکھا جاتا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ہر ایک قدم کے عوض میں ایک درجہ ملتا ہے۔ اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام بخاری نے اسی مضمون کی حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

بنو سلمہ میں لام پر زبر ہے۔ یہ انصار کا معروف قبیلہ ہے آثار ہم کا مطلب ان کے قدم ہیں۔

(137) الْحَادِي وَالْعَشْرُونَ : عَنْ أَبِي الْمُنْدِرِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَ لَا تَخِطُهُ صَلَاةٌ، فَقِيلَ لَهُ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ : لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظُّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ؟ فَقَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنَزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أَرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رِوَايَةٍ : "إِنَّ لَكَ مَا أَحْتَسَبْتِ" . "الرَّمْضَاءُ" : الْأَرْضُ الَّتِي أَصَابَهَا الْحَرُّ الشَّدِيدُ .

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک ایسے شخص سے واقف ہوں جس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور اس کی کوئی نماز (باجماعت) قضا نہیں ہوتی اس سے کہا گیا یا شاید میں نے کہا اگر تم ایک گدھا خرید لو تو اندھیرے اور گرمی میں (تمہیں مسجد تک آنے میں آسانی ہوگی) تو اس نے جواب دیا: مجھے یہ پسند نہیں ہے میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں چاہتا ہوں کہ مسجد تک آنے اور واپس گھر تک جانے کا ثواب (میرے نامہ اعمال میں) لکھا جائے۔ (اس کی یہ بات سن کر) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس سارے (ثواب) کو جمع کر کے رکھا ہوا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "تمہیں وہ (اجر) ملے گا جس کی تم نے امید کی ہے"۔

"الرمضاء" ایسے علاقے کو کہتے ہیں جہاں تیز گرمی ہو۔

(138) الثَّانِي وَالْعَشْرُونَ : عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "أَرْبَعُونَ خَصْلَةً : أَعْلَاهَا مَنِحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا ؛ رَجَاءً ثَوَابِهَا وَتَصَدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدَخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

"الْمَنِحَةُ" : أَنْ يُعْطِيَهُ آيَاهَا لِذَاكَ لِيَأْكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا إِلَيْهِ .

137- اخرجہ مسلم (663) و ابو داؤد (557) و ابن ماجہ (783)

138- اخرجہ مسلم (2/6846) و البخاری (2631) و ابو داؤد (1683) و ابن حبان (5095) و البيهقي (184/4) و الحاكم في

إذبالح (4/7578)

♦♦ حضرت ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چالیس خوبیاں ایسی ہیں جن میں سے سب سے بہتر کسی کو دودھ دینے والی بکری (بلا معاوضہ) دینا ہے جو بھی شخص ان خوبیوں پر عمل کرے گا ان کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور ان کے نتیجے میں جو وعدہ کیا گیا ہے اس کی تصدیق کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

”السنیحة“ کا مطلب ہے کہ بکری کسی کو (بلا معاوضہ) دینا تاکہ وہ اس کا دودھ دوہ لینے کے بعد اس (دینے والے کو) واپس کر دے۔

(139) **الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ** : عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشَامَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ“ .

♦♦ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو۔

بخاری بیہد اور مسلم بیہد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا پروردگار کلام کرے گا۔ اس شخص اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا، وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے وہ اعمال نظر آئیں گے جو اس نے آگے بھیجے ہیں اور جب وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے وہ اعمال نظر آئیں گے جو اس نے آگے بھیجے ہیں۔ جب وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی جو اس کے بالکل مد مقابل ہوگی تو تم جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے ہو۔ جس شخص کو یہ بھی نہ ملے تو وہ اچھی بات کے ذریعے (اس سے بچنے کی کوشش کرے)۔

(140) **الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ** : عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ، فَيُحَمِّدَهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ، فَيُحَمِّدَهُ عَلَيْهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

و”الْأَكْلَةُ“ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ : وَهِيَ الْغَدْوَةُ أَوْ الْعَشْوَةُ .

♦♦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہو

139- متفق علیہ. اخرجه البخاری و مسلم و خرجه احمد عن عائشة والنسائی وابن عدی والمزار عن نعمان بن بشير وابی هريرة

والطبرانی في معجمه الكبير عن ابن عباس و ابي امامة

140- (مسلم احمد ترمذی نسائی جامع صغیر) ..... مسلم (2743) والترمذی (1816)

جاتا ہے جو کچھ کھانے کے بعد اس کی حمد بیان کرتا ہے یا کچھ پینے کے بعد اس کی حمد بیان کرتا ہے۔  
اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

”الاکله“ اس سے مراد صبح یا شام (کا کھانا) ہے۔

(141) **الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ** : عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ“ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ”يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ“ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: ”يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ“ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، قَالَ: ”يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ الْخَيْرِ“ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ”يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر کوئی شخص نہ پائے تو آپ کیا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے کام کرے اس سے خود کو نفع بھی پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ انہوں نے عرض کی: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کسی ضرورت مند شخص کی مدد کرے۔ انہوں نے عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ نیکی یعنی بھلائی کا حکم دے پھر انہوں نے کہا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پھر اپنے شر سے لوگوں کو بچائے رکھے یہ بھی صدقہ ہوگا۔ (متفق علیہ)

## بَابُ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْعِبَادَةِ

### باب 14: عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ طه مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى ﴾ (طه: 1)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”طہ! ہم نے قرآن تم پر اس لئے نازل نہیں کیا تا کہ تم مشقت کا شکار ہو جاؤ۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ﴾ (البقرة: 185)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے وہ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔“

(142) **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا** : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ، قَالَ: ”مَنْ هَذِهِ؟“ قَالَتْ: هَذِهِ فَلَانَةٌ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا . قَالَ: ”مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تَطِيقُونَ، فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا“ وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

و”مه“: گلیمہ نہی و زجر . ومعنى ”لا يملُّ الله“ : لا يقطع ثوابه عنكم وجزاء أعمالكم



وَيَعَامِلُكُمْ مَعَامِلَةَ الْمَالِ حَتَّى تَمَلُّوا فَتَتَرَكُوا، فَيَنْبَغِي لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مَا تُطِيقُونَ الدَّوَامَ عَلَيْهِ لِيَدُومَ ثَوَابُهُ لَكُمْ وَفَضْلُهُ عَلَيْكُمْ .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اس وقت ان کے پاس ایک خاتون موجود تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کون ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ یہ فلاں خاتون ہیں اور ساتھ ان کی نماز (بلتہ) پڑھنے کا بھی تذکرہ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دھیان رکھو تم اپنی طاقت کے مطابق عبادت کیا کرو، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا جب تک تم خود اکتاہٹ کا شکار نہ ہو جاؤ اور اسکی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے کرنے والا باقاعدگی کے ساتھ کرتا رہے۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لفظ ”مہ“ کا مطلب کسی چیز سے روکنا ہے اور یہ زجر اور نہی کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، اسی طرح لفظ ”لا یمل اللہ“ اس کا مطلب یہ ہے اسکا ثواب تم سے منقطع نہیں ہوتا اور تمہارے اعمال کی جزاء منقطع نہیں ہوتی اور وہ تمہارے ساتھ اکتاہٹ کرنے والا معاملہ نہیں کرتا یہاں تک کہ تم خود اکتاہٹ کا شکار ہو کر عمل کو خود ترک کر دیتے ہو اس لئے تمہیں چاہئے کہ تم وہ عمل اختیار کرو جسے تم باقاعدگی سے کر سکو تا کہ اس کا ثواب باقاعدگی کیساتھ تم کو ملتا رہے اور اسکا فضل بھی باقاعدگی کیساتھ تمہارے ساتھ رہے۔

(143) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ إِلَى بَيْوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَهُمْ تَقَالُوهَا وَقَالُوا: أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَا أَنَا فَأَصَلِيَ اللَّيْلَ أَبَدًا. وَقَالَ الْآخَرُ: وَأَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ أَبَدًا وَلَا أَفْطِرُ. وَقَالَ الْآخَرُ: وَأَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا. فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ”أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَتَقَاكُمْ لَهُ، لِكَيْنِي أَصُومُ وَأَفْطِرُ، وَأَصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَن سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین آدمی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج رضی اللہ عنہن کے گھروں کے باہر آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کیا، جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں بتایا تو انہوں نے اسے تم سمجھا۔ انہوں نے کہا ہمارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کیا مقابلہ ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آئندہ اور گزشتہ عبادت کی مغفرت لڑوی گئی ہے، ان میں سے ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن بھر روزہ رکھتا رہوں گا اور کبھی روزہ نہیں چھوڑوں گا اور تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے بالکل لاتعلق ہو جاؤں گا اور کبھی بھی شہابی نہیں کروں گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ تم لوگوں نے اس طرح کہا ہے۔ اللہ کی قسم! میں تم سب کے مقابلے میں اللہ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اسکی بارگاہ میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور

چھوڑ بھی دیتا ہوں، نوافل پڑھتا بھی ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور میں نے خواتین کیساتھ شادی بھی کی ہوئی ہے اور جو شخص میری سنت سے منہ موڑے گا اسکا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(144) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ" قَالَهَا ثَلَاثًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"الْمُتَنَطِّعُونَ" : الْمُتَعَمِّقُونَ الْمُتَشَدِّدُونَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ التَّشَدِيدِ .

♦♦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بال کی کھال اتارنے والے ہلاکت کا شکار ہو جائیں، یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

"الْمُتَنَطِّعُونَ" : کا مطلب ان معاملات میں تشددانہ رویہ اختیار کرنا ہے جہاں شدت پسندی کی ضرورت نہ ہو۔

(145) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَكِنْ يُشَادُّ الدِّينَ إِلَّا غَلْبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلْجَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : "سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاعْدُوا وَرُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدَّلْجَةِ، الْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبَلُّغُوا" .

قَوْلُهُ : "الدِّينُ" : هُوَ مَرْفُوعٌ عَلَى مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ . وَرَوَى مَنْصُوبًا وَرَوَى

"لَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ" . وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِلَّا غَلْبَهُ" : أَيْ غَلْبَهُ الدِّينُ وَعَجَزَ ذَلِكَ

الْمُشَادُّ عَنْ مُقَاوَمَةِ الدِّينِ لِكثْرَةِ طُرُقِهِ . وَ"الْغَدْوَةُ" : سَيْرٌ أَوَّلِ النَّهَارِ . وَ"الرَّوْحَةُ" : الْخِرَ النَّهَارِ . وَ"الدَّلْجَةُ" : الْخِرُ اللَّيْلِ .

وَهَذَا اسْتِعَارَةٌ وَتَمَثِيلٌ، وَمَعْنَاهُ : اسْتَعِينُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ - عَزَّوَجَلَّ - بِالْأَعْمَالِ فِي وَقْتِ نَشَاطِكُمْ وَقَرَاغِ قُلُوبِكُمْ بِحَيْثُ تَسْتَلِدُونَ الْعِبَادَةَ وَلَا تَسَامُونَ وَتَبْلُغُونَ مَقْصُودَكُمْ، كَمَا أَنَّ الْمَسَافِرَ الْحَادِقَ يَسِيرُ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ وَيَسْتَرِيحُ هُوَ وَدَابَّتُهُ فِي غَيْرِهَا فَيَصِلُ الْمَقْصُودَ بِغَيْرِ تَعَبٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، دین آسانی کا نام ہے اور جو شخص دین کے بارے میں سختی کرنے کی کوشش کرے گا، خدا کی قسم! یہ دین اس پر غالب آجائے گا تم سیدھے رہو اور میانہ روی اختیار کرو۔ خوشخبری دو! صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں نوافل کے ذریعے (اللہ تعالیٰ کی) مدد حاصل کرو۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میانہ روی اختیار کرو، افراط و تفریط سے پرہیز کرو صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں ارادہ کرو تم مقصد تک پہنچ جاؤ گے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ دین پر پیش پڑھ لی جائے تو اس طرح سے لفظ نائب فاعل کے طور پر استعمال

144- اخرجہ مسلم (2670) و ابو داؤد (4608)

145- اخرجہ البخاری (39) والنسائی (5049) وابن حبان (351) والبیہقی (18/3)

کیا گیا ہے ایک روایت کے مطابق اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے۔ اس حدیث کے الفاظ ”لن یشاد الدین احد“ اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”الاغلبہ“ دین اسکے مقابلے میں غالب آجائے گا اور جو شخص دین کے معاملے میں سختی کرے گا کیونکہ اس کے طرق مختلف ہیں لفظ ”غدوة“ کا مطلب یہ ہے: دن کے وقت سفر کرنا اور لفظ ”روحة“ کا مطلب رات کے کسی حصے میں سفر کرنا، ”دلجہ“ کا مطلب رات کا آخری حصہ ہے یہ استعارہ اور تمثیل ہے یعنی فرمانبرداری کے ذریعے مدد حاصل کرو، اس وقت میں عمل کر کے جو شام کا وقت ہوتا ہے، ذہن کے فارغ ہونے کا وقت ہوتا ہے تاکہ تم عبادت کے ذریعے لذت حاصل کرو تم اس بارے میں غفلت نہ کرو، تم اپنے مقصد تک جلد پہنچ جاؤ گے جیسے سمجھدار مسافر ان اوقات میں سفر کرتا ہے۔ وہ اور اس کی سواری دوسرے اوقات میں آرام کر لیتے ہیں یوں وہ کسی پریشانی کے بغیر اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے باقی اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

(146) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: «مَا هَذَا الْحَبْلُ؟» قَالُوا: هَذَا حَبْلٌ لَزَيْنَبَ، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حُلُوهُ، لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَرْقُدْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے وہاں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ رسی کس لیے ہے، لوگوں نے بتایا: یہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے جب وہ تھک جاتی ہیں تو وہ اسکے ساتھ لٹک جاتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کھول دو ہر شخص اپنی خوشی کیساتھ نماز ادا کرے اور جب وہ تھک جائے تو سو جائے۔

(147) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جب کسی شخص کو اونگھ آجائے اور وہ نفل نماز ادا کر رہا ہو تو وہ سو جائے یہاں تک کہ اسکی نیند ختم ہو جائے کیونکہ جب کو شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اسے اونگھ آجائے تو اسے پتہ نہیں چلے گا کہ وہ کیا کر رہا ہے، اپنی طرف سے وہ مغفرت کی دعا کر رہا ہوگا لیکن وہ خود کو برا کہہ رہا ہوگا۔

(148) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

146- اخرجہ احمد (4/11986) والبخاری (1150) ومسلم (784) وابو داؤد (1312) والنسائی (1642) وابن ماجہ

(1371) وابن حبان (2492) وابو عوانة (298/297/2) وابن خزيمة (1180)

147- اخرجہ مالك في مؤطه (259) واحمد (10/25719) والبخاری (212) ومسلم (786) وابو داؤد (1310) والترمذی

(355) والنسائی (162) وابن ماجہ (1370) وعبدالرزاق (4222) والدارمی (321/1) والحمیدی (185) وابن حبان (2583)

وابو عوانة (297/2) والبيهقي (16/3)

148- اخرجہ مسلم (866)



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "قَصْدًا": أَيُّ بَيْنَ الطُّوْلِ وَالْقَصْرِ.

✧✧ حضرت ابو عبد اللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں ادا کیا کرتا تھا آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "قصد" وہ لمبے اور چھوٹے کا درمیانہ ہوتا تھا۔

(149) وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَرَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ لَهُ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِكُلِّ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَل، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ: نَمْ. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْخِرِّ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمْ الْآنَ، فَصَلِّ يَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلَا هَلْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَدَقَ سَلْمَانُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالدرداء کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے گئے، انہوں نے سیدہ ام رداہ رضی اللہ عنہا کو عام کپڑوں میں دیکھا تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے، انہوں نے جواب دیا: آپ کے بھائی ابودرداء کو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا رکھا اور کہا کہ آپ کھائیں میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھاؤ گے۔ تو حضرت ابودرداء نے بھی کھا لیا، جب رات ہوئی تو حضرت ابودرداء نماز پڑھنے لگے تو حضرت سلمان نے ان سے کہا کہ سو جائیں حضرت ابودرداء سو گئے پھر وہ اٹھے اور نوافل پڑھنے لگے تو حضرت سلمان نے کہا کہ ابھی سو جائیں جب رات کا آخری وقت آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب اٹھیں اور ان سے کہا: آپ پر آپ کے پروردگار کا بھی حق ہے آپ کی ذات کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کی بیوی پر بھی آپ کا حق ہے۔ آپ ہر حق دار کو اس کا حق دیں، پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا ہے۔

(150) وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى

149- اخرجہ البخاری (1968) والترمذی (2421) وابن حبان (320) والبیہقی (286/4)

150- اخرجہ احمد (2/6897-6501) والبخاری (1131) ومسلم (1159) وابو داؤد (4327) وعبدالرزاق (7862)

والطیالسی (2255) والترمذی (770) والنسائی (209/4) وابن حبان (352) والبیہقی (16/3) وغيرهم من ائمة الحدیث

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ : وَاللَّهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ، وَلَا قُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ؟" فَقُلْتُ لَهُ : قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ : "فَأَنْتَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفِطِرْ، وَنَمْ وَقُمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بَعَشْرَ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ" قُلْتُ : فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ : "فَصُمْ يَوْمًا وَأَفِطِرْ يَوْمَيْنِ" قُلْتُ : فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ : "فَصُمْ يَوْمًا وَأَفِطِرْ يَوْمًا فَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ" .

وَفِي رِوَايَةٍ : "هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ" فَقُلْتُ : فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ"، وَلَا أَنْ أَكُونَ قَبْلُ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي .

وَفِي رِوَايَةٍ : "أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟" قُلْتُ : بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : "فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفِطِرْ، وَنَمْ وَقُمْ، فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِرِزْوَجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِرِزْوَجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ بِحَسَبِكَ أَنْ تَصُومَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ" فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ : "صُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ" قُلْتُ : وَمَا كَانَ صِيَامُ دَاوُدَ؟ قَالَ : "نِصْفُ الدَّهْرِ" فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبُرَ : يَا لَيْتَنِي قَبْلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

وَفِي رِوَايَةٍ : "أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ، وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ؟" فَقُلْتُ : بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَمْ أَرِدْ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ، قَالَ : "فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ، فَإِنَّهُ كَانَ عَبْدَ النَّاسِ، وَاقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ" قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ : "فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عَشْرِينَ" قُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ : "فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَيَّ ذَلِكَ" فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدَ عَلَيَّ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ" قَالَ : فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَلَمَّا كَبُرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبْلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

وَفِي رِوَايَةٍ : "وَإِنَّ لَوْلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا" .

وَفِي رِوَايَةٍ : "لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ" ثَلَاثًا .

وَفِي رِوَايَةٍ : "أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى صِيَامُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى صَلَاةُ دَاوُدَ . كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى" .

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ : "أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَكَانَ يَتَعَاهَدُ كِسْتَهُ - - أَيْ : امْرَأَةً وَلَدِهِ - فَيَسْأَلُهَا



عَنْ بَعْلِهَا . فَتَقُولُ لَهُ : نِعَمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا ، وَلَمْ يُفْتِشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ آتَيْنَاهُ . فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ” الْقِنَى بِهِ “ فَلَقِيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : ” كَيْفَ تَصُومُ ؟ “ قُلْتُ : كُلَّ يَوْمٍ ، قَالَ : ” وَكَيْفَ تَخْتِمُ ؟ “ قُلْتُ : كُلَّ لَيْلَةٍ ، وَذَكَرَ نَحْوَ مَا سَبَقَ ، وَكَانَ يَقْرَأُ عَلَيَّ بَعْضَ آهْلِيهِ السُّبْعَ الَّذِي يَقْرَأُهُ ، يَعْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ أَحْفَ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةً أَنْ يَشْرَكَ شَيْئًا فَارَقَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

كُلُّ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ صَحِيحَةٌ ، مُعْظَمُهَا فِي الصَّحِيحَيْنِ ، وَقَلِيلٌ مِنْهَا فِي أَحَدِهِمَا .

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا گیا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ کی قسم! میں ہمیشہ روزانہ روزہ رکھتا رہوں گا اور رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا جب تک زندہ رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے یہ بات کہی ہے۔ میں نے عرض کی: میں نے یہ بات کہی ہے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسا نہیں کر سکتے ایسا کرو تم (نفل) روزہ رکھ لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو ہر نیکی کا عوض دس گنا ہوتا ہے۔

یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہو جائے گا میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور دو دن چھوڑ دیا کرو، میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن نہ رکھا کرو اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ سب سے فضیلت والا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے، میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس سے زیادہ فضیلت اور کسی میں نہیں ہے۔ (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے روزہ رکھنے کے بارے میں جو ارشاد فرمایا تھا میں اسے قبول کر لیتا تو یہ میرے نزدیک میرے اہل خانہ اور مال سے زیادہ محبوب ہوتا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تم روز روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نفل پڑھتے ہو تو میں نے عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسا نہ کرو روزہ رکھ بھی لیا کرو اور چھوڑ بھی دیا کرو سو بھی جایا کرو اور نفل بھی پڑھ لیا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری روح کا بھی تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو کیونکہ ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے تو یوں یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے مترادف ہو جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے سختی سے کام لیا تو مجھ پر سختی کی گئی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزے رکھو اس سے زیادہ نہ کرو میں نے



عرض کی: حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ کیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نصف زمانہ (یعنی ایک دن کے وقفے کے بعد روزہ رکھنا)

جب حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہما بوڑھے ہو گئے تو یہ کہا کرتے تھے کاش میں نے نبی اکرم ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے رہتے ہو اور راعت بھر قرآن پڑھتے رہتے ہو میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ میں اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کی طرح روزہ رکھو۔ کیونکہ وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والے فرد تھے اور ہر مہینے میں ایک بار قرآن پڑھ لیا کرو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر بیس دن میں پڑھ لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو تم دس دن میں قرآن ختم کر لیا کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم سات دن میں پڑھ لیا کرو لیکن (اس سے زیادہ جلدی ختم نہ کیا کرو) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی۔

نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمہا تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے تمہاری عمر لمبی ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اب میں اس حال تک پہنچ چکا ہوں جس بارے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا اب جب میں بوڑھا ہو چکا ہوں تو میری یہ خواہش ہے میں نے اس وقت نبی اکرم ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تمہاری اولاد کا تم پر حق ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص روزانہ روزہ رکھتا رہے درحقیقت اس نے روزہ نہیں رکھا یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب روزہ رکھنے کا طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب نماز پڑھنے کا طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا نماز پڑھنے کا طریقہ ہے وہ نصف رات سوئے رہتے تھے اور ایک تہائی رات میں نوافل ادا کیا کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزارتے تھے اور وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک روزہ نہیں رکھا کرتے تھے اور جب دشمن کے سامنے جاتے تھے تو فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے والد نے ایک صاحب حیثیت عورت کے ساتھ میری شادی کر دی وہ اپنی بہو کا بہت خیال رکھتے تھے (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ کِنَّة کا مطلب بیٹے کی بیوی ہے) وہ اس خاتون سے اس کے شوہر کے متعلق دریافت کرنے لگے تو خاتون نے ان سے کہا وہ بہت اچھے آدمی ہیں انہوں

نے کبھی میرے لئے بستر نہیں بچھایا اور جب سے میں ان کے پاس آئی ہوں انہوں نے میری ضرورت کی تفتیش نہیں کی جب یہ بات طویل ہوگئی (بار بار یہ شکایت آئی تو) میرے والد نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! اسے مجھ سے ملو! اس کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کس طرح روزہ رکھتے ہو؟ تو میں نے عرض کی: روزانہ آپ نے فرمایا تم قرآن کب ختم کرتے ہو میں نے عرض کی: روزانہ۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے وہ روایت نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت جو ساتواں حصہ پڑھنا ہوتا تھا وہ دن کے وقت اپنے گھر والوں کے سامنے پڑھتے تھے تاکہ رات کے وقت ان کے لئے پڑھنا آسان ہو جائے اور جب وہ طاقت حاصل کرنا چاہتے تھے تو کچھ دن روزہ رکھنا ترک کر دیتے تھے اور ان کی گنتی رکھتے تھے اور پھر اتنے ہی دن روزہ رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے وہ اس عمل کو ترک کر دیں جس پر وہ نبی اکرم ﷺ سے علیحدہ ہوئے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تمام روایات صحیح ہیں اور ان میں اکثریت صحیحین میں منقول ہے ان میں سے بہت کم ایسی ہیں جو دونوں میں سے کسی ایک میں منقول ہے۔

(151) وَعَنْ أَبِي رَبِيعٍ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَسَدِيِّ الْكَاتِبِ أَحَدِ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَقِينِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافِقٌ حَنْظَلَةُ! قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْجِرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ: نَافِقٌ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا ذَاكَ؟" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَكُونُ عِنْدَكَ تُدْجِرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَى الْعَيْنَ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، أَنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي، وَفِي الذِّكْرِ، لَصَافَحْتُكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ، لَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "رَبِيعٌ" بِكَسْرِ الرَّاءِ. وَ"الْأَسَدِيُّ" بِضَمِّ الهمزة وَفَتْحِ السِّينِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُشَدَّدَةٌ مَكْسُورَةٌ. وَقَوْلُهُ: "عَافَسْنَا" هُوَ بِالْعَيْنِ وَالسِّينِ الْمُهِمَلَتَيْنِ أَي: عَالَجْنَا وَلَا عَبْنَا. وَ"الضَّيْعَاتُ": الْمَعَايِشُ.

♦♦ حضرت ابو ربیع حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ، جو نبی اکرم ﷺ کے کاتبوں (سیکرٹریوں) میں سے تھے، بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے تو دریافت کیا: اے حنظلہ! تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: حنظلہ منافق ہو گیا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: جب ہم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہوتے ہیں اور آپ ہمارے

سامنے جہنم اور جنت کا تذکرہ کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب ہم آپ کی بارگاہ سے اٹھ کر آجاتے ہیں اور اپنے بیوی، بچوں اور زمینوں کے معاملات میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! یہ صورتحال تو مجھے بھی درپیش ہوتی ہے۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حنظلہ منافق ہو گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب ہم آپ کی بارگاہ میں موجود ہوتے ہیں اور آپ ہمارے سامنے جہنم اور جنت کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا وہ ہمارے سامنے موجود ہوتی ہے۔ اور جب ہم آپ کے پاس سے جا کر اپنی بیوی، بچوں اور زمینوں کے معاملات میں مشغول ہوتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میرے پاس ذکر کی جس کیفیت میں ہوتے ہو اگر ہمیشہ تمہاری یہی کیفیت رہے تو فرشتے تمہارے بستروں اور تمہارے راستوں میں آکر تم سے مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ! وقت، وقت، وقت (کی کیفیت مختلف ہوتی ہے) یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

”رَبِيعِي“: اس میں ”ر“ پر زیر ہے۔

”الْأَسِيدِي“: اس میں ہمزہ پر پیش سین پر زبر اور اس کے بعد شد والی ”ی“ ہے۔

”عَاقِسْنَا“: اس میں عین ہے اور سین ہے یعنی ہم مشغول رہتے ہیں۔

”الضِّيعَاتُ“: یعنی روز مرہ کے معاملات۔

(152) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَمَالَ عَنْهُ، فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ فِي الشَّمْسِ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ، وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَصُومَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مُرُوهُ، فَلْيَتَكَلَّمَ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ وہاں ایک آدمی کھڑا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت کیا لوگوں نے بتایا یہ ابو اسرائیل ہے اس نے یہ نذر مانی ہے وہ دھوپ میں کھڑا رہے گا اور بیٹھے گا نہیں اور سائے میں نہیں آئے گا اور کوئی بات نہیں کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو بات چیت کرے اور سائے میں آجائے یا بیٹھ جائے اور اپنے روزے کو مکمل کرے۔ (اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔)

152- اخرجه مالك (1029)، واحمد (6/17540) والبخاری (6704) وابو داؤد (3300) وابن ماجه (2136) والدارقطني

(161/4) وابن حبان (4385) وابن الجارود (938) والطبرانی (11871) وعبدالرزاق (15817) والطحاوی فی مشكل الآثار

(44/3) والبيهقي (75/10)



## بَابُ فِي الْمَحَافِظَةِ عَلَى الْأَعْمَالِ

### باب 15: اعمال کی محافظت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿الَّذِينَ آمَنُوا لَلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ﴾ (الحديد : 16)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”کیا ایمان والوں کے لئے وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے ڈر جائیں اور جو حق اس نے نازل کیا ہے (اس سے بھی ڈر جائیں) اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تو ان کی مدت لمبی ہو گئی اور ان کے دل سخت ہو گئے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (الحديد : 27)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور ہم نے اسے انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی تو ان کے دلوں میں ہم نے نرمی اور رحمدلی رکھ دی اور جہاں تک رہبانیت کا تعلق ہے تو یہ انہوں نے خود ایجاد کی ہے ہم نے ان پر لازم نہیں کی تھی انہوں نے صرف اللہ کی رضا مندی کے لئے اسے ایجاد کیا تھا لیکن پھر انہوں نے اس کا حق ادا نہیں کیا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقَّضْتُ غَزْلَها مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا﴾ (النحل : 92)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اس عورت کی طرف نہ ہو جاؤ جو پوری محنت کے ساتھ سوت کا تنے کے بعد اسے توڑ دیتی ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ (الحجر : 99)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہارے پاس یقین آجائے۔“

(153) وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَمِنْهَا : حَدِيثُ عَائِشَةَ : وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ . وَقَدْ

سَبَقَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ .

◆◆ جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان میں سے ایک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جو باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے۔

یہ حدیث اس سے پہلے ایک باب میں گزر چکی ہے۔

(54) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے رات کے وظائف نہ کر سکے اور ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دے تو فجر اور ظہر کے درمیانی وقفے میں اس کو پڑھ لے تو اسے اسی طرح اجر ملے گا جو اسے رات کے وقت پڑھنے کا ملتا ہے۔ (صحیح مسلم)

(155) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبْدَ اللَّهِ، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضي الله عنه بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے عبداللہ تم فلاں کی مانند نہ ہو جانا جو رات کے وقت نفل پڑھا کرتا تھا پھر اس نے نفل پڑھنا ہی چھوڑ دیئے۔ (متفق علیہ)

(156) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضي الله عنها بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے وقت کے نوافل بیماری یا کسی اور وجہ سے رہ جاتے تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ فِي الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَالْأَدَابِهَا

### باب 16: سنت اور اس کے آداب کی حفاظت کرنے کا حکم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴾ (الحشر: 7)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور رسول تمہیں جو دے اسے حاصل کر لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز آ جاؤ۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴾ (النجم: 4-3)،

154- اخرجہ مسلم (747) و ابو داؤد (1313) والترمذی (581) والنسائی (1789) وابن ماجہ (1343)

155- اخرجہ البخاری (1152) ومسلم (185/1159) والنسائی (1762) و (1763) وابن ماجہ (1331)

156- اخرجہ مسلم (141/746) والترمذی (445) والنسائی (1788)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور یہ رسول اپنی خواہش نفس سے کوئی بات نہیں کرتا اور اس کی بات صرف وہی ہوتی ہے جو اسے وحی کی جاتی ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ﴾ (آل عمران : 31)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم فرما دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنا دے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ﴾ (الاحزاب : 21)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تمہارے لئے اللہ کے رسول کے اسوہ میں بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید (یقین) رکھتا ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴾ (النساء : 55)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم تسلیم نہ کریں اور پھر جب تم کوئی فیصلہ کرو تو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی الجھن محسوس نہ کریں اور اسے مکمل طور پر تسلیم کریں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ﴾ (النساء : 59)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اگر تم کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔“

قَالَ الْعُلَمَاءُ : مَعْنَاهُ إِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ،

علماء فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے: اسے کتاب اور سنت کی طرف پھیر دو۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ﴾ (النساء : 80)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :



﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ صِرَاطِ اللَّهِ.....﴾ (الشوری : 52-53)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور بے شک تم سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہو اللہ کے راستے کی طرف۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَزْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور : 63)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”پس ڈرنا چاہئے ان لوگوں کو جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہیں انہیں آزمائش لاحق نہ ہو یا ان تک دردناک عذاب نہ آجائے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَإِذْ كُنَّا مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ (الاحزاب : 34)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اے خواتین! تم اس سے نصیحت حاصل کرو جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات اور حکمت کی تلاوت کی جاتی ہے۔“

وَالآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات موجود ہیں جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان میں سے پہلی حدیث یہ ہے۔

(157) وَأَمَّا الْآحَادِيثُ : فَأَلَاوَلُ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَ : ”دَعُونِي مَا تَرَ كُتُكُم، إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَىٰ أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما عن النبی اکرم اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے

چھوڑے رکھو (یعنی خواہ مخواہ سوال نہ کرو) تم سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت سوالات کرنے اور ان سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کیا کروں تو اس سے اجتناب کیا کرو اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دیا کروں تو جہاں تک ہو سکے اسے انجام دیا کرو۔ (متفق علیہ)

(158) الثَّانِي : عَنْ أَبِي نَجِيحِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : وَعَظَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَأَنَّهَا مَوْعِظَةٌ مَوْدِعٌ فَأَوْصِنَا، قَالَ : ”أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، وَإِنَّهُ مَنْ يَعْشُ مِنْكُمْ فَسَيْرَىٰ اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ ؛ فَإِنَّ كُلَّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ“

157- اخرجه احمد (1/7371) وعبد الرزاق (20374) والبخاری (7288) ومسلم (1337) والنسائی (2618) وابن حبان

(18) وابن خزيمة (2508) والبيهقي (326/4)

158- اخرجه احمد (6/17145) وابو داؤد (4607) والترمذی (2676) وابن ماجه (42) والدارمی (44/1) واسناده صحيح

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".  
"النَّوَاذِلُ الْمُعْجَمَةُ: الْأَنْبَاءُ، وَقِيلَ: الْأَضْرَاسُ".

☆☆ حضرت ابو کح عر باض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وعظ کیا جس سے دل لرز گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ الوداعی بات محسوس ہوتی ہے آپ ہمیں کوئی نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور (حاکم وقت کی) اطاعت اور فرمانبرداری کی نصیحت کرتا ہوں، اگرچہ تم پر کسی حبشی غلام کو امیر مقرر کیا جائے تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا تو تم پر لازم ہے میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو اختیار کرو۔ جو ہدایت کا مرکز ہے اور اسے مضبوطی سے تھام لو اور نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے، لفظ النواذیل میں ذال معجمہ ہے اور اس سے مراد سامنے کے دانتوں کے ساتھ والے دانت ہیں اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد "اضراس" (داڑھیں) ہے۔

(159) الثَّالِثُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبِي". قِيلَ: وَمَنْ يَا بَنِي رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبِي" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرا امتی جنت میں داخل ہوگا ماسوائے اس کے جو انکار کرے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا انکار کرنے والا کون ہے یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(160) الرَّابِعُ: عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ، وَقِيلَ: أَبِي إِيَّاسِ سَلْمَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: "كُلْ بِيَمِينِكَ" قَالَ: لَا اسْتَطِيعُ. قَالَ: "لَا اسْتَطَعْتَ" مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ ابو مسلم، ایک قول کے مطابق ابو ایاس، حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بائیں ہاتھ سے کھانے لگے تو آپ نے فرمایا: تم دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ انہوں نے عرض کی، میں نہیں کھا سکتا آپ نے فرمایا: تم کھا بھی نہیں سکو گے۔ (راوی کہتے ہیں) اس نے صرف تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کیا پھر وہ شخص اپنا ہاتھ منہ

159- اخرجہ البخاری (7280)

160- رواہ مسلم احمد ابن حبان الی الاذکار لابن حجر اس کے الفاظ ہیں ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلاً ۛ ۛ وصلت یمینہ الی فیہ بعد.

تک نہیں لے جا سکا۔

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(161) الْخَامِسُ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : "لَتَسَوَّنَّ صُفُوفُكُمْ، أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ . ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ، فَقَالَ : "عِبَادَ اللَّهِ، لَتَسَوَّنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ" .

﴿﴾ حضرت ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

یا تو تم لوگ اپنی صفوں کو ضرور سیدھا رکھو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ہماری صفیں یوں سیدھی کروایا کرتے تھے جیسے آپ تیروں کو سیدھا کرواتے تھے یہاں تک کہ جب آپ نے دیکھا کہ ہم اسے سمجھ چکے ہیں تو ایک دن آپ تشریف لائے اور (امامت کی جگہ پر) کھڑے ہو کر تکبیر کہنے ہی لگے تھے آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ باہر نکلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! یا تو تم صفیں سیدھی کر لو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

(162) السَّادِسُ : عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَانِهِمْ، قَالَ : "إِنَّ هَذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ، فَاطْفِنُوهَا عَنْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مدینہ منورہ میں ایک گھر گھر والوں سمیت جل گیا جب اس کے بارے

میں نبی اکرم ﷺ کو بتایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو۔ (متفق علیہ)

(163) السَّابِعُ : عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَّا وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَنَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قَيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فُقِيَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ"

161- اخرجہ البخاری (717) و مسلم (436) و ابو داؤد (663) و الترمذی (227) و النسائی (809) و ابن ماجہ (994)

162- اخرجہ احمد (7/19588) و البخاری (6294) و مسلم (2016) و ابن ماجہ (3770) و ابن حبان (5520)

163- اخرجہ البخاری (79) و مسلم (2282)



مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”فَقَّةٌ“ بِضَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُورِ وَقِيلَ بِكُسْرِهَا : أَيْ صَارَ فَقِيهًا .

◆◆ انہی سے یہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ یہ بیان کرتے ہیں جس ہدایت اور علم کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال ایک بادل کی طرح ہے جو زمین پر بارش نازل کرتا ہے زمین کا کچھ حصہ پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ پانی کو قبول کر لیتا ہے وہاں گھاس پھوس اور بہت زیادہ سبزہ اگ جاتا ہے اور کچھ حصہ سخت ہوتا ہے اور وہ پانی کو روک لیتا ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ دیتا ہے لوگ اسے پیتے ہیں اسے جانوروں کو پلاتے ہیں اور کھیتی باڑی کے لئے استعمال کرتے ہیں اور زمین کا کچھ حصہ لدلی ہوتا ہے وہ پانی کو روک نہیں سکتا وہاں کوئی سبزہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ مثال ہے اس شخص کی جو اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ اس چیز کے ہمراہ جس چیز کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے اس کو فائدہ دے وہ علم حاصل کرے اور دوسروں کو بھی ہدایت دے اور جو شخص سر اٹھا کر نہ دیکھے اور دوسروں کو علم نہ دے جس کے ہمراہ مجھے بھیجا گیا ہے تو اس کی مثال لدلی زمین کی طرح ہے۔ (متفق علیہ)

لفظ ”فقہ“ میں مشہور ہے کہ ”ق“ پر پیش پڑھی جائے گی۔ ایک قول کے مطابق اس پر زیر پڑھی جائے گی یعنی وہ فقیہ ہو گیا۔

(164) الثَّامِنُ : عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجِنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا، وَأَنَا أَخَذُ بِحُجْزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَفَلْتُونَ مِنْ يَدِي“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”الْجِنَادِبُ“ : نَحْوُ الْجَرَادِ وَالْفَرَاشِ، هَذَا هُوَ الْمَعْرُوفُ الَّذِي يَقَعُ فِي النَّارِ . وَ”الْحُجْزُ“ : جَمْعُ حُجْزَةٍ وَهِيَ مَعْقَدُ الْإِزَارِ وَالسَّرَاوِيلِ .

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری اور تمہاری مثال اس شخص کی مانند ہے جو آگ جلائے تو حشرات الارض اور پروانے اس میں گرنا شروع ہو جائیں اور وہ انہیں اس آگ سے بچانے کی کوشش کرے میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر جہنم سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل جاتے ہو۔

”الْجِنَادِبُ“ : ٹڈیاں اور پتنگے وغیرہ جو عام طور پر آگ میں گرتے ہیں۔

”الْحُجْزُ“ : یہ لفظ حجزہ کی جمع ہے۔ اور اس سے مراد تہبند اور شلوار باندھنے کی جگہ ہے۔

(165) التَّاسِعُ : عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَقِّ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: ”إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهَا الْبَرَكَةُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

164- اخرجه مسلم (2285)

165- اخرجه احمد (5/14943) و مسلم (2033) و الترمذی (1802) و ابن ماجه (3270) و ابن ابی شیبہ (297/8) و ابن

حبان (5253)

وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ : " اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاخُذْهَا ، فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذَى ، وَلْيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ " .  
وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ : " اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَأْنِهِ ، حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ ، فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذَى ، فَلْيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ " .

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے انگلیاں اور برتن چاٹنے کا حکم دیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم نہیں جانتے کہ اس کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

مسلم کی حدیث میں یہ روایت ہے اگر کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھالے اور اس کے ساتھ جو گندگی لگی ہوئی ہے وہ اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ اس وقت تک رومال کے ساتھ نہ صاف کرے جب تک کہ وہ انگلیوں کو نہ چاٹ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

مسلم کی ایک حدیث میں یہ الفاظ شامل ہیں: شیطان ہر شخص کے ساتھ ہر کام میں شامل ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ آدمی کے ساتھ اس کے کھانے میں بھی شریک ہوتا ہے اور جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اس پر لگی ہوئی گندگی کو صاف کر لے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

(166) الْعَاشِرُ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ ، فَقَالَ : " يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، اِنكُمْ مَحْشُورُونَ اِلَى اللَّهِ تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرُلًا ﴿۱﴾ كَمَا بَدَا اَوَّلَ خَلْقِ نَعِيدُهُ وَعَدَا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿۲﴾ (الانباء: 103) اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلْقِ يَكْسِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَلَا وَاِنَّهُ سَيَجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ ، فَاَقُولُ : يَا رَبِّ اَصْحَابِي . فَيَقَالُ : اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحَدْتُوْا بَعْدَكَ . فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ : ﴿۳﴾ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ ﴿۴﴾ اِلَى قَوْلِهِ : ﴿۵﴾ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾ (المائدة: 117 - 118) فَيَقَالُ لِي : اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّينَ عَلَيَّ اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"غُرُلًا" : اَى غَيْرَ مَخْتُوْنِيْنَ .

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان وعظ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اے لوگو تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ جسم برہنہ پاؤں اور ختنے کے بغیر اکٹھا کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "جیسا کہ ہم نے پہلے ان کی تخلیق کا آغاز کیا تھا اسی طرح پھر دوبارہ زندہ کریں گے۔ یہ ہمارا تم سے وعدہ ہے ہم ایسا ضرور کریں گے۔" (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) خبردار سب سے پہلے مخلوق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور خبردار میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کو بائیں طرف لے جایا جائے گا اور میں

166- اخرجہ احمد (1/1950) والبخاری (3349) ومسلم (58/2860) والترمذی (2423) والسنائی (2081) والدارمی

(326/2) وابن حبان (4347) والبيهقي في الاسماء والصفات (138/2)

کہوں گا اے میرے پروردگار یہ لوگ میرے ساتھی ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا، کیا تم نہیں جانتے؟ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کام کیا تھا تو میں وہی کہوں گا جو نیک بندے نے کہا تھا ”میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان کے درمیان موجود تھا“۔ یہ آیت یہاں تک ہے۔ ”(اللہ تعالیٰ) بڑی دانائی اور حکمت والا ہے“ اس کے بعد مجھ سے کہا جائے گا یہ آپ ﷺ کے بعد اڑھیوں کے بل مرتد ہو گئے تھے جب تم ان سے جدا ہو گئے تھے۔ (متفق علیہ) لفظ ”غرل“ کا مطلب ختنے کے بغیر ہے۔

(167) الْحَادِي عَشَرَ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ: "إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلَا يَنْكَا الْعَدُوَّ، وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ، وَيَكْسِرُ السِّنَّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ قَرِيبًا لِبَنِي مُغْفَلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ: "إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا" ثُمَّ عَادَ، فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ، ثُمَّ عُدَّتْ تَخَذِفُ!؟ لَا أَكَلِمَكَ أَبَدًا .

♦♦ حضرت ابوسعید عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے خذف (کنگری مارنے) سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے: یہ شکار کو قتل نہیں کرتی دشمن کو ہلاک نہیں کرتی یہ صرف آنکھ پھوڑتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ کے ایک رشتے دار نے کنگری ماری۔ حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے اسے روکا اور کہا، نبی اکرم ﷺ نے کنگری مارنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے یہ کسی جانور کا شکار نہیں کرتی اور اس نے پھر دوبارہ یہی حرکت کی تو ابن مغفل نے اس کو کہا، میں نے تمہیں یہ بتایا ہے: رسول اللہ ﷺ نے اسے مارنے سے منع فرمایا ہے تم نے پھر یہ کام کیا اور کنگری ماری ہے میں تمہارے ساتھ کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔

(168) وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقْبَلُ الْحَجَرَ - يَعْنِي: الْأَسْوَدَ - وَيَقُولُ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجْرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبَلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ربیعہ بن عابس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا: انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو اور کسی کو نفع و نقصان نہیں دے سکتے۔ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی بھی تمہیں بوسہ نہیں دیتا۔

167- اخرجہ البخاری (5479) ومسلم (1954) والنسائی (4830)

168- اخرجہ مسلم (251/1270) واخرجہ البخاری (1605) ومسلم (1270) واحمد (1/226) والدارمی (1863) والبخاری

(139) والنسائی فی الکبری (3919) وابو یعلی (220) وابن خزیبہ (2711) وابن الجارود (452) وابن حبان (3821) وابن

حبان (3821) من طرف من حدیث عبد اللہ بن عمر



بَابُ فِي وُجُوبِ الْإِنْقِيَادِ لِحُكْمِ اللَّهِ وَمَا يَقُولُ مَنْ دُعِيَ إِلَى ذَلِكَ

وَأَمْرَ بِعُرُوفٍ أَوْ نَهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب 17: اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرنے کا لازم ہونا

وہ شخص کیا جواب دے جسے اس کی طرف دعوت دی جائے اسے نیکی کا حکم دیا جائے یا اسے برائی سے منع کیا جائے۔  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴾ (النساء: 65)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تمہارے پروردگار کی قسم وہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم تسلیم نہ کریں اور تم نے جو فیصلہ کیا ہو اپنے من میں اس کے لئے کوئی الجھن محسوس نہ کریں اور اسے مکمل طور پر تسلیم کر لیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾ (النور: 51)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک ان مومنین کا جواب کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں یہ ہوتا ہے ہم نے سن لیا اور اس کی فرمانبرداری کی یہی تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔“  
وَفِيهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ : حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الْمَذْكُورُ فِي أَوَّلِ الْبَابِ قَبْلَهُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ فِيهِ .  
اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں جن میں ایک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے اور اس کے علاوہ دیگر احادیث بھی ہیں۔

(169) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوُهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ (البقرة: 283) اشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكَوا عَلَى الرَّكْبِ، فَقَالُوا: أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ، كَلَّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نَطِيقُ: الصَّلَاةَ وَالْجِهَادَ وَالصِّيَامَ وَالصَّدَقَةَ، وَقَدْ أَنْزَلْتَ عَلَيْكَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا نَطِيقُهَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ: سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا؟ بَلْ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ“ فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ، وَذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي رِهَا: ﴿إِنَّمَا لِرَسُولٍ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ

مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا  
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿ (البقرة: 285)

فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ نَسَخَهَا اللَّهُ تَعَالَى، فَأَنْزَلَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا  
كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ﴾ (البقرة: 286)  
قَالَ: نَعَمْ ﴿ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿ رَبَّنَا وَلَا  
تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ  
الْكَافِرِينَ ﴾ قَالَ: نَعَمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

”آسمانوں اور زمین میں جو بھی کچھ موجود ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ تمہارے ذہن میں کچھ بھی ہے  
تم اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، بہر صورت اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا اور پھر وہ جسے چاہے گا، بخش دے گا  
اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔“

یہ سن کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان ہو گئے وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ادب سے دو زانو  
بیٹھ گئے اور عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پہلے ہمیں ان امور کا پابند کیا گیا جو ہماری طاقت کے مطابق تھے جیسے  
نماز، جہاد، روزہ، صدقہ کرنا وغیرہ۔ اب آپ پر یہ آیت نازل ہو گئی، ہم تو اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب عطا کی گئی، کیا تم بھی ان کی طرح یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہم نے یہ حکم سن لیا ہے، مگر ہم اسے  
نہیں مانتے، تم یہ کہو: ”ہم نے سن لیا اور اس کی اطاعت کرتے ہیں، اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے“ (آخر کار)  
ہم نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔“

جس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ اعتراف کیا اسی وقت قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں؟

”رسول پر ان کے پروردگار کی طرف سے جو نازل کیا گیا ہے وہ اور اہل ایمان اس پر یقین رکھتے ہیں اور یہ  
سب اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں پر یقین رکھتے ہیں۔ (اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں  
کہ) ہم اس کے رسولوں کے درمیان (ایمان لانے میں) کوئی فرق نہیں کرتے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں، ہم نے  
یہ حکم سن لیا اس کی اطاعت کی، اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے، ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کے آنا  
ہے۔“

جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا؟ اور یہ آیت نازل

کی:

”اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، ہر شخص کو اس کی نیکیوں کا اجر ملے گا اور گناہوں پر  
عذاب ہوگا (وہ یہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو ہم سے مواخذہ نہ

کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ٹھیک ہے وہ یہ بھی دعا کرتے ہیں: ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں ایسے سخت احکام کا مکلف نہ کرنا جیسے تو نے سابقہ لوگوں کو کیا تھا۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ٹھیک ہے (ایسا ہی ہوگا یہ بھی دعا کرتے ہیں) ”اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ان احکام کا بھی مکلف نہ کرنا جن کی ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے (ایسا ہی ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی دعا کی) ”اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں معاف کر دینا، ہمیں بخش دینا، ہم پر رحم کرنا، تو ہمارا مولا ہے، تو کفار کے خلاف ہماری مدد کرنا“ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھیک ہے (ایسا ہی ہوگا)۔ (اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے)

## بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِدْعِ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ

### باب 18: بدعت اور نئی ایجاد ہونے والی چیزوں کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿فَمَاذَا بَعَدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ﴾ (يونس : 32)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”حق کے بعد گمراہی کے علاوہ اور کیا رہ جاتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿مَا فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾ (الأنعام : 38)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿فَإِنْ تَنَارَ عَتَمَ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ (النساء : 59) أَيْ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تم کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو۔“

اس سے مراد کتاب اور سنت ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَأَنْ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ (الأنعام : 153)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے تم اس کی پیروی کرو اور مختلف راستوں کی پیروی نہ

کرو ورنہ وہ تمہیں اس (اللہ تعالیٰ کے) راستے سے الگ کر دیں گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ (آل عمران : 31) وَالْآيَاتِ فِي

الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم فرما دو اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو وہ تمہیں محبوب بنا دے گا اور



تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكثيرةٌ جدًا، وَهِيَ مشهورةٌ فنقتصرُ على طرفٍ منها :

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بھی بہت سی ہیں ہم ان میں سے چند کو ذکر کرنے پر ہی اکتفا کریں گے۔

(170) عن عائشة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَحَدَثَ فِي

أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ" .

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی

نئی بات ایجاد کرے گا جو اس سے تعلق نہ رکھتی ہو تو وہ مردود ہوگی۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہوگا۔

(171) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحْمَرَّتْ

عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْدِرُ جَيْشٍ، يَقُولُ: "صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ" وَيَقُولُ: "بُعِثْتُ

أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ" وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى، وَيَقُولُ: "أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ

اللَّهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا، وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" ثُمَّ

يَقُولُ: "أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ، مَن تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، وَمَن تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَالِيَّ وَعَلَى"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (بعض اوقات) نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی

آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور جوش زیادہ ہو جاتا۔ یہاں تک کہ یوں محسوس ہوتا جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا

رہے ہیں جو صبح و شام حملہ کرتا ہے۔ (ایک مرتبہ خطبے کے دوران) آپ نے فرمایا: میں اور قیامت ان دونوں کی طرح

ہے۔ پھر آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔ (ایک مرتبہ) آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک

سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے اور سب سے برے کام نئے

ایجاد شدہ ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں وہ

جو مال چھوڑتا ہے۔ وہ اس کے خاندان کا ہے اور جو وہ قرض یا اہل و عیال چھوڑتا ہے۔ وہ میری طرف (آئیں گے) اور

170- اخرجہ احمد (10/26092)، والبخاری (2697)، ومسلم (1718)، و (18/1718)، و ابو داؤد (4606)، و ابو عوانة

(18/18/4)، و ابن ماجہ (14)، والقضاعي في مسند الشهاب (359)، والطيايلى (1422)، و ابن حبان (26)، والبيهقي (119/10)

والدارقطني (224/4)

171- اخرجہ مسلم (867)، والنسائي (1577)، و ابن ماجہ (45)

میرے ذمہ ہوں گے۔

(172) وَعَنِ الْعَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدِيثُهُ السَّابِقُ فِي بَابِ الْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ .  
 حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے جو اس سے پہلے سنت کی حفاظت کے باب میں گزر چکی ہے۔

### بَابُ فِيْمَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً

باب 19: جو شخص اچھے طریقے کا آغاز کرے یا بُرے طریقے کا آغاز کرے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴾ (الفرقان : 74)  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگار لوگوں کا پیشوا بنا دے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَاجْعَلْنَا لَهُمْ آيَةً يَهْتَدُونَ بِأَمْرِنَا ﴾ (الانبیاء : 73)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا وہ ہمارے حکم کے تحت رہنمائی کرتے تھے۔“

(173) عَنْ أَبِي عَمْرٍو جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النَّمَارِ أَوْ الْعَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ، غَامَتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كَلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَامَرَ بِإِلَّا فَاذَنْ وَأَقَامَ، فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ: ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ﴾ إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ: ﴿ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾، وَالْآيَةُ الْآخِرَى الَّتِي فِي الْخَيْرِ الْحَشْرِ: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مِمَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ﴾ تَصَدَّقْ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ، مِنْ دِرْهِمِهِ، مِنْ تَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ - حَتَّى قَالَ - وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ“ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفَّهُ تَعَجَزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمِينَ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ، حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ هِمٍّ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا، وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ

172- اخرجہ مسلم (867) والنسائی (1577) وابن ماجہ (45)

173- اخرجہ مسلم (1017) والنسائی (2553) وابن ماجہ (203)

مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ: ”مُجْتَابِي النَّمَارِ“ هُوَ بِالْجِيمِ وَبَعْدَ الْأَلِفِ بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ، وَالنِّمَارِ جَمْعُ نَمِرَةٍ وَهِيَ كِسَاءٌ مِّنْ صُوفٍ مُّخَطَّطٌ . وَمَعْنَى ”مُجْتَابِيهَا“، أَي: لِابْسِيهَا قَدْ خَرَقُوهَا فِي رُؤُوسِهِمْ . وَ”الْجُوبُ“ الْقَطْعُ، وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ وَتَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴾ أَي نَحْتُوهُ وَقَطَعُوهُ . وَقَوْلُهُ: ”تَمَعَّرَ“ هُوَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ: أَي تَغَيَّرَ . وَقَوْلُهُ: ”رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ“ بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّهَا: أَي صُبْرَتَيْنِ . وَقَوْلُهُ: ”كَانَهُ مُذْهَبَةً“ هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَفَتْحِ الْهَاءِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ قَالَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَغَيْرُهُ وَصَحَّحَهُ بَعْضُهُمْ، فَقَالَ: ”مُذْهَنَةً“ بِدَالٍ مُّهْمَلَةٍ وَضَمِّ الْهَاءِ وَبِالنُّونِ وَكَذَا ضَبَطَهُ الْحَمِيدِيُّ . وَالصَّحِيحُ الْمَشْهُورُ هُوَ الْأَوَّلُ . وَالْمُرَادُ بِهِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ: الصَّفَاءُ وَالِاسْتِنَارَةُ .

♦♦ حضرت ابو عمرو جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم دن کے آغاز میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی دوران وہاں کچھ لوگ آئے جو ننگے پاؤں تھے، ان کے جسم پر نا کافی کپڑے تھے، انہوں نے پیوند لگے ہوئے کپڑے پہن رکھے تھے اور گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں۔ ان میں سے اکثریت، بلکہ سب کا، تعلق ”مضر“ قبیلے سے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی فاقہ زدہ حالت کو ملاحظہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گھر تشریف لے گئے پھر واپس آئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا (فرمان الہی ہے):

”اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک وجود کے ذریعے پیدا کیا ہے۔“ اس آیت کو آپ نے آخر تک، یعنی ”بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے“ تک پڑھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ حشر کی یہ آیت تلاوت کی۔ ”اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ خیال رکھے کہ اس نے کل (آخرت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔“ ہر شخص اپنے دینار، اپنے درہم، اپنے کپڑے، اپنے جو، اپنی کھجوریں صدقہ کرے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (صدقہ کر سکتا ہو تو وہ بھی کرے۔)

راوی کہتے ہیں: ایک انصاری صحابی ایک تھیلی بھر کر لائے جو ان سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی۔ پھر لوگ باری باری چیزیں لاتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ کھانے اور کپڑوں کے دو ڈھیر بن گئے ہیں اور میں نے دیکھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک (خوشی کی وجہ سے) یوں دمک رہا تھا جیسے سونا چمکتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے (یعنی روایت قائم کرے) اسے اس عمل کا اجر ملے گا۔ اور اس کے بعد دوسرے لوگ جو اس پر عمل کریں گے (ان کے اجر کے برابر) ثواب اسے ملے گا۔ اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے کام (بری روایت) کا آغاز کرے اسے اس کا گناہ ملے گا۔ اور اس کے بعد جتنے بھی لوگ وہ گناہ کریں گے (ان کے گناہ کے برابر) اسے گناہ ملے گا۔ اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔



”مُجْتَابِي النَّمَارِ“: اس میں جیم ہے اور الف کے بعد ب ہے۔ لفظ ”النمار“ لفظ نمرة کی جمع ہے جو اونی چادر کو کہتے ہیں جس میں کینیں بنی ہوئی ہوں۔

”مُجْتَابِيهَا“: انہوں نے پھٹے ہوئے کپڑے اپنے سروں پر باندھے ہوئے تھے۔

”الْجَوْبُ“: کا مطلب ٹکڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں یہی مراد ہے۔

﴿وَتَمُودَ الَّذِي جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ﴾: ”اور قوم تمود جنہوں نے چٹان میں بسیرا کیا۔“

یعنی انہوں نے اسے چیر دیا اور اس کے ٹکڑے کر دیے۔

”تَمَعَّرَ“: اس میں بن ہے یعنی وہ متغیر ہو گیا۔

”رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ“: اس میں کاف پر زبر اور پیش دونوں پڑھے جاسکتے ہیں یعنی دو ڈھیر

”كَانَهُ مُذْهَبَةً“: اس میں ذال اور ”ھ“ پر زبر پڑھی جائے گی۔ اور اس کے بعد نون ہے۔ اور اس کے بعد ”ب“

ہے۔ قاضی عیاض اور دیگر اہل علم نے یہی بات بیان کی ہے بعض حضرات نے تصحیف کے طور پر اسے لفظ ”مُذْهَبَةٌ“ بتایا

ہے۔ یعنی دال کے بعد ”ہ“ پر پیش ہے۔ حمیدی نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔ تاہم صحیح اور مشہور پہلا لفظ ہے اور

دونوں صورتوں میں مراد صفائی اور چمک ہے۔

(174) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ

تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس بھی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا

جائے گا تو آدم کے پہلے بیٹے پر اس کے حصے (کا وبال) ہوگا کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کا آغاز کیا تھا (متفق علیہ)

بَابُ فِي الدَّلَالَةِ عَلَى خَيْرٍ وَالدُّعَاءِ إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ

باب 20: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنا ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ اذْعُ إِلَى رَبِّكَ ﴾ (الفصم : 87)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کی طرف بلاؤ۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ اذْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴾ (النحل : 125)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ہمراہ بلاؤ۔“

174- اخراج احمد (2/3630) والبخاری (3335) ومسلم (1677) والترمذی (2673) والنسائی (3996) وابن ماجه

(2616) وابن حبان (5983) وعبدالرزاق (19718) وابن ابی شیبہ (363/9) والطبرانی (11738) والبيهقي (18/8)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى ﴾ (المائدة: 2)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور تم نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ ﴾ (آل عمران: 104)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے۔“

(175) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ“

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿ حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص کسی بھلائی کے کام کی طرف رہنمائی کرے اُسے اس بھلائی پر عمل کرنے والے کے اجر کی مانند اجر

ملتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(176) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ دَعَا إِلَى

هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، كَانَ

عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ إِثْمِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِمْ شَيْئًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہدایت کی طرف بلائے تو

اسے بھی ہدایت کی پیروی کرنے والے کی مانند اجر ملے گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی کی

طرف بلائے تو ان لوگوں کے گناہوں جتنا گناہ ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان دوسرے لوگوں کے گناہوں میں کوئی

کمی نہیں ہوگی۔

(177) وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ”لَا أُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ“

175- اخرجہ مسلم (1893) والبخاری في الادب المفرد (142) و ابو داؤد (5129) والترمذی (2671)

176- اخرجہ مالك في مؤطه (507) بلاغاً. ووصله احمد (9171) 3 2674) و ابو داؤد (4609) والترمذی

(2674)

177- اخرجہ احمد (8/22884) وسعيد بن منصور (2472) والبخاری (2442) ومسلم (2406) و ابو داؤد (3661) وابن

حبان (6932) والطبرانی (5877) والبيهقي (106/9) و ابو نعیم في الحلیة (62/1)

وَرَسُولُهُ، فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا. فَقَالَ: "أَيْنَ عَلِيُّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ؟" فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ. قَالَ: "فَارْسِلُوا إِلَيْهِ" فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ فَبَرِيءَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: "انْفُذْ عَلَيَّ رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: "يَدُوكُونَ": أَي يَخْوَضُونَ وَيَتَحَدَّثُونَ. وَقَوْلُهُ: "رِسْلِكَ" بِكَسْرِ الرَّاءِ وَبِفَتْحِهَا لِفَتَانٍ، وَالْكَسْرِ أَفْصَحُ.

♦♦ حضرت ابو العباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن یہ ارشاد فرمایا: کل میں جہنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا۔ وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں۔ لوگ رات بھر اس انتظار میں رہے کہ کل وہ جہنڈا اس کو دیا جائے گا۔ جب صبح ہوئی اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ہر کسی کو یہ ہی امید تھی کہ وہ جہنڈا اسی کو مل جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابوطالب کہاں ہیں۔ ان کو بتایا گیا کہ یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں بلا کر لاؤ ان کو بلا کر لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا ان کے لئے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے۔ یوں جیسے ان کو کبھی تکلیف تھی ہی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جہنڈا عطا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا۔ جب تک وہ ہماری مانند (مسلمان) نہیں ہو جاتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آرام سے چلو جب تم ان کے میدان میں اترو اور انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اس بارے میں ان پر اللہ کا کون سا حق لازم ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعے اگر ایک شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہوگا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "یدوکون" کا مطلب ہے "یعنی وہ غور و فکر کرتے ہیں" "رِسْلِكَ" اس میں "ر" پر زبر اور زبردوں پڑھے جاسکتے ہیں۔ تاہم زیر پڑھنا زیادہ فصیح ہے۔

(178) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ فَتَىٍّ مِّنْ أَسْلَمَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَكَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ، قَالَ: "أَنْتِ فُلَانَةٌ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضٌ" فَاتَّاهُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِنُكَ السَّلَامَ، وَيَقُولُ: أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزَتْ بِهِ، فَقَالَ: يَا فُلَانَةُ، أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزَتْ بِهِ، وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا، فَوَاللَّهِ لَا تَحْبِسِينَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارِكَ لَكَ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قبیلہ اسلم سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے عرض کی یا رسول اللہ



ﷺ میں جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس سامان نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: تم فلاں شخص کے پاس جاؤ اس نے سامان تیار کیا تھا۔ لیکن پھر وہ بیمار ہو گیا، وہ شخص اس دوسرے شخص کے پاس آیا اور بولا: نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سلام کہا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے: تم نے جہاد کیلئے جو سامان تیار کیا تھا وہ مجھے دیدو اس نے (اپنی بیوی یا خادمہ) سے کہا: اے فلاں عورت! میں نے جو سامان تیار کیا تھا۔ وہ اسے دیدو اور کوئی چیز نہ روکنا۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے کوئی بھی چیز اس سے روکی تو ہمیں اس میں برکت نصیب نہیں ہوگی۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)۔

## بَابُ فِي التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى

باب 21: نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى ﴾ (المائدة: 2)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرو“۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَالْعَصْرَ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾ (العصر: 1-2)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”زمانے کی قسم! بے شک انسان خسارے میں ہے ماسوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے انہوں نے نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین کی اور صبر کی تلقین کی“۔

قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ - رَحِمَهُ اللَّهُ - كَلَامًا مَعْنَاهُ : إِنَّ النَّاسَ أَوْ أَكْثَرَهُمْ فِي غَفْلَةٍ عَنِ تَدْبِيرِ هَذِهِ السُّورَةِ

امام شافعی رحمہ اللہ نے اس بارے میں یہ بات بیان کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔

لوگ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) لوگوں کی اکثریت اس سورت میں غور و فکر کرنے کے حوالے سے غفلت کا شکار ہے۔

(179) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿ حضرت ابو عبد الرحمن زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ کی راہ

179- اخرجہ احمد (6/17055) والبخاری (2843) ومسلم (1895) و ابو داؤد (2509) والترمذی (1628) والنسائی

(3180) وابن حبان (3631) وابن الجارود (1037) والطبرانی (5225) والطیالسی (956) والبیہقی (9)

میں کسی غازی کو سامان دے تو اس نے بھی گویا جنگ میں شرکت کی اور جو شخص غازی کے گھر والوں کا اچھی طرح سے خیال رکھے تو اس نے بھی گویا جنگ میں شرکت کی۔ (متفق علیہ)

(180) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعثًا إِلَى بَنِي لُحْيَانَ مِنْ هُدَيْلٍ، فَقَالَ: "لِيَبْعَثُ مِنْ كُلِّ رَحَائِنٍ أَحَدَهُمَا وَالْآجِرُ بَيْنَهُمَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ ”ہذیل“ کی شاخ ”بنو لحيان“ کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور حکم دیا ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے (اور دوسرا گھر کا خیال رکھے) ثواب ان دونوں کو ملے گا۔ اس حدیث و امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(181) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرُّوحَاءِ، فَقَالَ: "مَنْ الْقَوْمُ؟" قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: "رَسُولُ اللَّهِ"، فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا، فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَلَكَ أَجْرٌ" (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ”روحاء“ کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کی ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی تو آپ نے دریافت کیا تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا مسلمان! انہوں نے دریافت کیا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کا رسول! (راوی کہتے ہیں) ان میں سے ایک عورت نے اپنے بچے کو اوپر اٹھاتے ہوئے دریافت کیا کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(182) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُؤَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ، أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ: "الَّذِي يُعْطَى مَا أُمِرَ بِهِ" وَضَبَطُوا "الْمُتَصَدِّقِينَ" بِفَتْحِ الْقَافِ مَعَ كَسْرِ النُّونِ عَلَى التَّشْبِيهِ، وَعَكْسِهِ عَلَى الْجَمْعِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ .

180- اخرجہ مسلم (1896) و ابو داؤد (2510)

181- اخرجہ مالك في مؤطه (961) واحد (1/1898) و مسلم (1336) والنسائي (2646) والطحاوي و ابو يعلى (2400) وابن حبان (3798) وابن الجارود (4111) والحميدى (504) و ابو داؤد (1736) وابن خزيمة (3049) والبيهقي (155/5) والطحاوي في شرح معاني الآثار (252/2)

182- اخرجہ مالك في مؤطه (961) واحد (1/1898) و مسلم (1336) والنسائي (2646) والطحاوي (2707) و ابو يعلى (2400) وابن حبان (3798) وابن الجارود (411) والحميدى (504) و ابو داؤد (1736) وابن خزيمة (3049) والبيهقي (155/5) والطحاوي في شرح معاني الآثار (256/2)

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ امانت دار مسلمان خادم جو اس حکم پر پوری طرح عمل کرتا ہے جو اسے دیا گیا ہو اور اپنی رضامندی کے ساتھ اس شخص کو پوری ادائیگی کرتا ہو جس کے بارے میں حکم دیا گیا ہو تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک (شمار) ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”اسے جو حکم دیا گیا ہے وہ ادا کرتا ہے۔“

محدثین نے اس لفظ ”المتصدقین“ پڑھا ہے یعنی ”ق“ پر ”زبر“ اور ”ن“ پر زیر یعنی ”تثنیہ“ کے صیغے کے طور پر اور کچھ نے اسے جمع کے صیغے کے طور پر پڑھا ہے اور دونوں ”صحیح“ ہیں۔

## بَابُ فِي النَّصِيحَةِ

### باب 22: خیر خواہی کا بیان

قَالَ تَعَالَى :

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ ﴾ (الحجرات : 10)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

إِخْبَارًا عَنْ نُوحٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿ وَأَنْصَحُ لَكُمْ ﴾ (الأعراف : 62) وَعَنْ هُودٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿ وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴾ (الأعراف : 68)

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی یہ بات نقل کی ہے ”اور میں تمہارے لئے خیر خواہی کرتا ہوں۔“

ابنہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کی یہ بات نقل کی ہے۔

”اور میں تمہارے لئے خیر خواہ ہوں اور امانت دار ہوں۔“

(183) وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ : فَالْأَوَّلُ : عَنْ أَبِي رُقَيْةَ تَمِيمِ بْنِ أَوْسِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”الَّذِينَ النَّصِيحَةُ“ قُلْنَا : لِمَنْ؟ قَالَ : ”لِللَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلَا ئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ“  
”رَوَاهُ مُسْلِمٌ .“

﴿﴾ حضرت ابورقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دین خیر خواہی کا نام

ہے ہم نے دریافت کیا کس کے لئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے اس کی کتاب کے لئے اس کے رسول کے لئے اور مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور عام افراد کے لئے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(184) الثَّانِي : عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

183- (رواه مسلم) اس کو شافعی و احمد نے روایت کیا۔ نسائی، ابن خزیمہ نے اس کی تخریج کی۔ (سغاوی فی الاربعین)



وَسَلَّمَ عَلَيَّ إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور یہ مسلمان کیلئے خیر خواہی کرنے کی بیعت کی تھی۔ (متفق علیہ)

(185) الثَّالِثُ : عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی اس چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

## بَابُ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

### باب 23: نیکی کا حکم دنیا اور برائی سے منع کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾ (آل عمران 104)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف دعوت دے وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ (آل عمران: 110)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴾ (الأعراف: 199)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "درگزر کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

184- اخرجہ احمد (7/19248) والحمیدی (795) والبخاری (57) ومسلم (56) والترمذی (1925) وابن حبان (4545) والطبرانی (2246) والبیہقی (8) والنسائی (4167)

185- اخرجہ احمد (4/12801) والبخاری (13) ومسلم (45) والترمذی (2515) والنسائی (5031) وابن ماجہ (66) والدارمی (307/2) وابن حبان (234) وابو عوالة (33/1) والطیالسی (2004) وابن مندہ فی الایمان (296) وغیرہم۔

﴿ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ (التوبة: 71)  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور مومن مرد اور مومن عورتیں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنِ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴾ (المائدة: 78)  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ کی زبانی لعنت کی گئی ایسا اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کر گئے وہ برائی سے ایک دوسرے کو نہیں روکتے تھے جو وہ کرتے تھے انہوں نے بہت بُرا کیا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ ﴾ (الكهف: 29)  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم فرما دو کہ یہ میرے پروردگار کی طرف سے آیا ہوا ہے یہ حق ہے جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ ﴾ (الحجر: 94)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تمہیں جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس کا اعلان کر دو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَانجِنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴾ (الأعراف: 165)  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو برائی سے روکتے تھے اور ہم نے گرفت کی ان لوگوں پر جنہوں نے ظلم کیا تھا بُرے عذاب کے ذریعے اس وجہ سے جو وہ برائی کیا کرتے تھے۔“  
 وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جہاں تک حدیث کا تعلق ہے تو اس میں سب سے پہلی حدیث یہ ہے۔

(186) وَأَمَّا الْآحَادِيثُ : فَأَلَّوْلُ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : ”مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے جو شخص کسی گناہ کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کر دے اور اگر وہ اس چیز کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان کے ذریعے مخالفت کرے، اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو اپنے دل میں اسے برا سمجھے یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

(187) الثانی: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةٌ خَرْدَلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو مجھ سے پہلے جس امت میں مبعوث کیا ہے تو اس امت میں اس نبی کے حواری ہوتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو نبی کے طریقے کو اختیار کرتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کیا کرتے تھے، پھر ان کے بعد ان کے پیچھے وہ لوگ آئے جو نالائق تھے وہ جو بات کہا کرتے تھے وہ خود نہیں کرتے تھے اور وہ عمل کیا کرتے تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ تو جو شخص ان کے ساتھ اپنے ہاتھ کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو شخص ان کے ساتھ اپنے دل کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو شخص ان کے ساتھ اپنی زبان کے ذریعے جہاد کرے گا وہ مومن ہوگا اور اس سے نیچے رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(188) الثَّالِثُ: عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلَى آثَرَةِ عَلَيْنَا، وَعَلَى أَنْ لَا نَسَارِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ بُرْهَانٌ، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ" بِفَتْحِ مِيمَيْهِمَا: أَيُ فِي السَّهْلِ وَالصَّغْبِ . وَ"الْآثَرَةُ": الْإِخْتِصَاصُ بِالْمُشْتَرِكِ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهَا . "بَوَاحًا" بِفَتْحِ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَبَعْدَهَا وَأَوْ ثَمَّ أَلِفٌ ثُمَّ حَاءٌ مُهْمَلَةٌ: أَيُ ظَاهِرًا لَا يَحْتَمِلُ تَأْوِيلًا .

﴿﴾ حضرت ابوالولید عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اس بات کے لئے بیعت کی تھی کہ ہم تنگی، آسانی پسندیدگی، ناپسندیدگی اپنے ساتھ ترجیحی سلوک ہر حالت میں (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کریں گے اور ہم حاکم کے ساتھ حکومت کے معاملے میں کوئی جھگڑا نہیں کریں گے ماسوائے اس کے کہ تم لوگ اس

187- اخرجہ مسلم (50)

188- اخرجہ احمد (8/22795) والبخاری (18) ومسلم (1709) والنسائی (4160) وابن ماجہ (2866)



واضح کفر کو دیکھو جو تمہارے پاس موجود اللہ کی کتاب میں واضح کفر ہو اور اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم حق کہتے رہیں گے ہم جہاں کہیں بھی ہوں اور ہم اللہ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

”الْمَنْشَطُ وَالْمَكْرَهُ“ ان دونوں میں میم پر پیش پڑھی جائے گی۔ یعنی آسانی اور مشکل و ”الْآثَرَةُ“: یعنی کسی مشترک چیز میں کسی کے ساتھ امتیازی سلوک کرنا۔ اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ ”بَوَاحًا“ اس میں ب پر زبر ہے پھر الف ہے پھر ح ہے یعنی وہ ظاہر چیز جس میں تاویل کا احتمال نہ ہو۔

(189) الرَّابِعُ : عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، وَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ تَرَكَوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”الْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى“ مَعْنَاهُ : الْمُنْكَرُ لَهَا، الْقَائِمُ فِي دَفْعِهَا وَإِزَالَتِهَا، وَالْمُرَادُ بِالْحُدُودِ : مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ . ”اسْتَهَمُوا“ : اقْتَرَعُوا .

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا اور اس کی خلاف ورزی کرنے والا ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے کسی کشتی (پر سوار ہونے) کے بارے میں قرعہ اندازی کی کچھ لوگ کشتی کے بالائی حصے میں آگئے اور کچھ نیچے والے حصے میں آگئے۔ نیچے والے حصے کے لوگوں کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تو انہیں اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا۔ اس لیے انہوں نے یہ سوچا کہ اگر ہم اپنے حصے میں ایک سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو یہ مناسب ہوگا) اب اگر وہ (اوپر والے) انہیں ایسا کرنے دیتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں تو وہ سب ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے اور اگر وہ (اوپر والے) ان کا ہاتھ تھام لیتے ہیں تو وہ خود بھی بچ جائیں گے اور (باقی) سب لوگ بھی بچ جائیں گے۔

”الْقَائِمُ فِي حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى“ کا مطلب اس کا انکار کرنے والا ہے جو انہیں دور کرنا اور زائل کرنا چاہتا ہے۔

”الحدود“ سے مراد وہ امور ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

”استهوا“ کا مطلب ہے انہوں نے قرعہ اندازی کی۔

(190) الْخَامِسُ : عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ هِنْدِ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: ”إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرَّءٌ، وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ”لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ“

189- اخرجہ احمد (6/18389) والبخاری (3493) والترمذی (2173) والبيهقي (10)

190- اخرجہ احمد (10/26639) ومسلم (1583) و ابو داؤد (4760) و (4761) والترمذی (2265)

الصَّلَاةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

مَعْنَاهُ : مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ انْكَارًا بِيَدٍ وَلَا لِسَانٍ فَقَدْ بَرِيءٌ مِنَ الْإِثْمِ، وَأَدَّى وَظَيْفَتَهُ، وَمَنْ أَنْكَرَ بِحَسَبِ طَاقَتِهِ فَقَدْ سَلِمَ مِنْ هَذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِي .

♦♦ سیدہ ام سلمہ ہند بنت ابوامیہ حذیفہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور غلط کام بھی کریں گے جو اچھے کام کرے گا وہ بری ہو جائے گا اور جو بُرے کام کا انکار کرے گا وہ سلامت رہے گا۔ البتہ جس نے (ان کے بُرے کاموں) پر رضا مندی ظاہر کی اور ان کی پیروی کی (وہ سلامت نہیں رہے گا) لوگوں نے عرض کی: ہم ایسے حکمرانوں کے خلاف جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں اس وقت تک نہیں۔

اس کا مفہوم یہ ہے جو شخص دلی طور پر اسے ناپسند کرتا ہو لیکن زبان یا ہاتھ کے ذریعے انکار کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا کیونکہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اور جو شخص اپنی طاقت کے مطابق اس کا انکار کرے گا وہ اس گناہ سے محفوظ رہے گا۔ اور جو ان کے طرز عمل سے راضی ہوگا اور ان کی پیروی کرے گا وہ شخص گناہ گار ہوگا۔

(191) السَّادِسُ : عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فِرْعَاءً، يَقُولُ : "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَذْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ"، وَحَلَقَ بِأَصْبَعِيهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ : "نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ ام المؤمنین سیدہ ام حکم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں عربوں کے لئے بربادی ہے اس شر کے ذریعے جو قریب آچکا ہے۔ آج یا جوج اور ما جوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں اور انگوٹھے کا حلقہ بنایا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے آپ نے فرمایا: ہاں اس وقت جب گناہ زیادہ ہو جائیں گے۔ (متفق علیہ)

(192) السَّابِعُ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطَّرِيقَاتِ" فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدُّ، نَتَحَدَّثُ فِيهَا . فَقَالَ

191- اخرجہ احمد (10/27843) والبخاری (3346) ومسلم (2880) وعبدالرزاق (20749) والحمیدی (308) وابن ابی

شیبہ (19061) وابن ماجہ (3953) والترمذی (2187) وابن حبان (327) والبیہقی (93/10)

192- اخرجہ احمد (4/11309) والبخاری (2465) ومسلم (21201) وابو داؤد (4815) والبخاری فی الادب المفرد

(1150) وابن حبان (595) والبیہقی (94/10)



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ". قَالُوا : وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : "غَضُّ الْبَصْرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: راستے میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے پاس راستے میں بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہم یہاں آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم نے بیٹھنا ہی ہے تو راستے کو اس کا حق دو لوگوں نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا نگاہ کو جھکا کر رکھنا، تکلیف دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا (متفق علیہ)۔

(193) الثَّامِنُ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فطرحه، وَقَالَ : "يَعْمَدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ" فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَمَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ . قَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا أَخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: جو شخص آگ کا انگارہ ہاتھ میں لینا چاہتا ہو وہ اسے پہنے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد اس شخص سے کہا گیا تم اپنی انگٹھی اٹھاؤ اور (اسے فروخت کر کے) اس سے نفع حاصل کرو تو وہ بولا نہیں: اللہ کی قسم! میں اسے کبھی بھی نہیں اٹھاؤں گا، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھینکا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(194) التَّاسِعُ : عَنِ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ : أَنَّ عَائِدَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ : أَيُّ بَنِيٍّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : "إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ" فَيَاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ : اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُحَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُحَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتْ النُّحَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ ابوسعید حسن بصری بیان کرتے ہیں: ابوسعید بن عمرو رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، عبید اللہ بن زیاد کے پاس آئے اور بولے اے بیٹے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بدترین حاکم ظالم حکمران ہے (اس لئے) تم اس بات سے بچنا کہ تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ۔ عبید اللہ نے ان سے درخواست کی، آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ صحابہ کرام (کے طبقے کی) آخری نشانی ہیں تو حضرت عائذ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ان کی



نشانی ہو سکتی ہے؟ نشانی ان کے بعد میں - وگی اور دوسروں میں ہوگی۔

(195) الْعَاشِرُ: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

﴿﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یا تو تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائی سے روکتے رہو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کرے گا پھر تم لوگ دعا کرو گے جو قبول نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(196) الْحَادِي عَشَرَ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةٌ عَدَلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمہ انصاف کہنا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ اور امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(197) الثَّانِي عَشَرَ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ طَارِقِ بْنِ شِهَابِ الْبَجَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعَرِزِ: أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "كَلِمَةٌ حَقٌّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ"

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

"الْعَرِزُ" بَغَيْنٌ مُعْجَمَةٌ مُفْتُوحَةٌ ثُمَّ رَاءٍ سَاكِنَةٌ ثُمَّ زَايٍ: وَهُوَ رِكَابٌ كَوْرٌ الْجَمَلِ إِذَا كَانَ مِنْ جِلْدٍ أَوْ خَشَبٍ وَقِيلَ: لَا يَخْتَصُّ بِجِلْدٍ وَخَشَبٍ.

﴿﴾ حضرت ابو عبد اللہ طارق بن شہاب بجلی احمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

195- اخرجه الترمذی (2176) وفي سنده عبد الله بن عبد الرحمن الانصاري لم يوثقه غير ابن حبان لكن للحديث شاهد من حديث عائشه رضي الله عنها عند المزار (3304) وشاهد من حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما عند الطبراني في الاوسط (1389) وشاهد من حديث ابي هريرة رضي الله عنه عند المزار (3307) فهو حسن بشواهد

196- ابوداؤد ترمذی احمد ابن ماجہ طبرانی بیہقی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی و احمد طارق بن شہاب سے۔ (جامع صغیر سیوطی)

197- اخرجه النسائي (4220) ورجال اسناده ثقات

نبی اکرم ﷺ نے اس وقت اپنا پاؤں رکاب میں رکھا ہوا تھا۔ کون سا جہاد افضل ہے۔ آپ نے فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے سچی بات کہنا۔

اس حدیث کو امام نسائی نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

”الغرز“ اس سے مراد رکاب ہے جو اونٹ کی زین میں ہوتی ہے۔ خواہ وہ چمڑے کی ہو یا لکڑی کی ہو اور بعض کے قول کے مطابق یہ چمڑے یا لکڑی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

(198) الثَّالِثُ عَشَرَ : عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ، فَيَقُولُ: يَا هَذَا، اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيهَهُ وَقَعِيدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ“ ثُمَّ قَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ﴾ - إِلَى قَوْلِهِ - ﴿فَاسْقُون﴾ (المائدة: 8178) ثُمَّ قَالَ: ”كَلَّا، وَاللَّهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَى يَدِ الظَّالِمِ، وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا، أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ، ثُمَّ لَيُلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ“

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

هَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَوَاكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ، فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ“ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَكِنًا، فَقَالَ: ”لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا“ .

قَوْلُهُ: ”تَأْطِرُوهُمْ“: أَي تَعْطِفُوهُمْ . ”وَلَتَقْصُرُنَّهُ“: أَي لَتَحْبِسُنَّهُ .

♦♦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل میں سب سے پہلی خرابی کا آغاز یوں ہوا کہ ایک شخص ملتا اور دوسرے سے کہتا اے بندے! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم جو کر رہے ہو اسے چھوڑ دو یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے پھر جب وہ اگلے دن اسے ملا تو دوسرا شخص اسی حال میں تھا تو پہلے نے اسے منع نہیں کیا کیونکہ وہ اس کے ساتھ کھاتا تھا پیتا تھا بیٹھتا تھا جب ان لوگوں نے ایسا کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک جیسے کر دیئے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے پڑھا ”بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی لعنت کی گئی ہے۔ ایسا اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کر گئے وہ برائیوں سے روکتے نہیں تھے۔ انہوں نے جو کیا وہ بہت برا کیا تم ان میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھو گے جو دوستی رکھتے ہیں ان لوگوں کے ساتھ جو کافر ہیں وہ اپنے لئے جو چیز آگے بھیج رہے ہیں وہ بہت بری ہے۔“ (یہ آیت یہاں تک ہے) ”فاسق ہیں۔“

پھر آپ نے ارشاد فرمایا ہرگز نہیں اللہ کی قسم یا تو تم نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائی سے منع کرتے رہو گے اور ظالم کے ہاتھ کو روکتے رہو گے اور اسے حق کے سامنے جھکاتے رہو گے اور تم حق پر اکتفا کرو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب ایک جیسے کر دے گا اور وہ تم پر اسی طرح لعنت کرے گا جیسے اس نے ان پر کی تھی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور مذکورہ بالا الفاظ حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ کے ہیں ترمذی رضی اللہ عنہ کے الفاظ یہ ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بنی اسرائیل میں گناہوں کا آغاز ہوا تو ان کے علماء نے انہیں روکنا شروع کیا لیکن وہ باز نہیں آئے وہ علماء ان کے ساتھ ان کی محفلوں میں بیٹھتے رہے اور کھاتے اور پیتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب ایک جیسے کر دیئے اور (اللہ تعالیٰ نے) حضرت داؤد رضی اللہ عنہ اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی ان پر لعنت کی ایسا اس وجہ سے ہوا کیونکہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کر گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پہلے آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: نہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔

یہاں تک کہ تم انہیں حق پر آمادہ کرو گے۔

(امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں)

”تأطروهم“ اس کا مطلب یہ ہے تم ان کے ساتھ نرمی کرو گے۔ ”ولتقصرنہ“ اس کا مطلب یہ ہے تم انہیں روکو گے۔

(199) الرَّابِعُ عَشَرَ : عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ لَتَقْرُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (المائدة: 105) وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدِيهِ أَوْ شَكَ أَنْ يَعْتَمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ»

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحَةٍ .

♦♦ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے لوگو! تم نے یہ آیت پڑھی ہے:

199- اخرجه ابو داؤد (4338) والترمذی (3057) والنسائی فی الکبری (6/11157) وابن ماجه (4005) وغيرهم، واسناده

صحیح



”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو جو شخص گمراہ ہوگا وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو۔“  
میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ روکیں تو پھر عنقریب اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

بَابُ تَغْلِيظِ عُقُوبَةِ مَنْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنِ مُنْكَرٍ وَخَالَفَ قَوْلَهُ فِعْلَهُ

باب 24: اس شخص کو شدید سزا دینا جو نیکی کا حکم دے یا برائی سے منع کرے اور اس کا اپنا بیان اس کے عمل کے خلاف ہو

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴾ (البقرة: 44)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنی ذات کو بھول جاتے ہو جبکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو کیا تم لوگوں کو عقل نہیں ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴾ (الصف: 2-3)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بات بہت بڑی ہے کہ تم وہ بات کہو جو تم خود نہیں کرتے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

إِخْبَارًا عَنْ شُعَيْبٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ﴾ (هود: 88)

اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کا یہ بیان نقل کیا ہے: ”میں یہ نہیں چاہتا کہ میں اس بارے میں تمہاری مخالفت کروں جس سے میں نے تمہیں روکا ہے (یعنی خود اس پر عمل کر لوں)۔“

(200) وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”يُوتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَى، فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ، فَيَقُولُونَ: يَا فَلَانُ، مَا لَكَ؟ أَلَمْ تَكُ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟“ فَيَقُولُ: بَلَى، كُنْتُ أَمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ، وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتَيْتِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

قَوْلُهُ: ”تَنْدَلِقُ“ هُوَ بِالذَّالِ الْمُهْمَلَةِ، وَمَعْنَاهُ تَخْرُجُ . وَ”الْأَقْتَابُ“: الْأَمْعَاءُ، وَاحِدُهَا قَيْتَبٌ .

☆☆ حضرت ابوزید اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن، ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کے پیٹ کی آنتیں باہر آجائیں گی اور وہ انہیں پکڑ کر جہنم میں یوں چکر لگائے گا جیسے گدھا چکی میں چکر لگاتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہو کر کہیں گے، اے فلاں! تمہیں کیا ہوا ہے کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے روکتے نہیں تھے، وہ جواب دے گا ہاں! میں نیکی کا حکم دیا کرتا تھا لیکن خود عمل نہیں کرتا تھا اور برائی سے منع کیا کرتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کیا کرتا تھا۔ (متفق علیہ)

تندلق : کا مطلب ہے وہ نکلتا ہے۔ اقتاب : کا مطلب آنتیں ہے۔ اس کی واحد قتب آئے گی۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِأَدَاءِ الْأَمَانَةِ

### باب 25: امانت کی ادائیگی کا حکم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ﴾ (النساء : 58)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے تم امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴾ (الاحزاب : 72)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ اس سے گھبرا گئے انسان نے اسے اٹھا لیا بے شک وہ ظالم اور جاہل ہے۔“

(201) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبًا، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ : ”وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ“ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم نے فرمایا! منافق کی نشانیاں تین ہیں جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اسے امین مقرر کیا جائے تو خیانت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔

(202) وَعَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ : حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ لِي فِي جُدُرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ نَزَلَ

201- اخرجہ احمد (3/9169) والبخاری (33) و مسلم (59) والترمذی (2631) والنسائی (5036) وابن حبان (257) وابن

مندہ فی الايمان (527) وابو عوانة (21/1) والبيهقي (288/6)

202- اخرجہ البخاری (6497) و مسلم (143) والترمذی (2179) وابن ماجه (4053)



الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ، فَقَالَ: "يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرَهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرَهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، كَجَمْرِ دَخَرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُتَبَرِّأً وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ" ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ "فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ، فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَجَلَدَهُ! مَا أَظْرَفَهُ! مَا أَعْقَلَهُ! وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ". وَلَقَدْ أَتَى عَلِيٌّ زَمَانَ وَمَا أُبَالَى أَيْكُمْ بَايَعْتُ: لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيُرِدَّنِي عَلَى دِينِهِ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لَيُرِدَّنِي عَلَى سَاعِيهِ، وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ: "جَذْرٌ" بِفَتْحِ الْجِيمِ وَاسْكَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ: وَهُوَ أَصْلُ الشَّيْءِ

و"الْوَكْتُ" بِالتَّاءِ الْمُشْتَاءَةِ مِنْ فَوْقِ: الْأَثَرُ الْيَسِيرُ. وَ"الْمَجْلُ" بِفَتْحِ الْمِيمِ وَاسْكَانِ الْجِيمِ: وَهُوَ تَنْقُطُ فِي الْيَدِ وَنَحْوَهَا مِنْ أَثَرِ عَمَلٍ وَغَيْرِهِ. قَوْلُهُ: "مُتَبَرِّأً": مُرْتَفِعًا. قَوْلُهُ: "سَاعِيهِ": الْوَالِيُّ عَلَيْهِ.

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بیان کیں ان میں سے ایک تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا میں انتظار کر رہا ہوں آپ نے ہمیں یہ بات بتائی کہ امانت لوگوں کے دلوں میں نازل ہوئی پھر قرآن نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن سے اسی بات کا علم حاصل کیا اور سنت سے اسی بات کا علم حاصل کیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں امانت کے اٹھائے جانے کے بارے میں بتایا اور فرمایا: جب کوئی شخص سو رہا ہوگا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر معمولی سا رہ جائے گا۔ پھر وہ شخص سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی یہاں تک کہ اس کا اثر آبلے کی مانند رہ جائے گا کہ اگر تم اپنے پاؤں پر کوئی چنگاری ڈالو تو اس کا اثر آبلے کی مانند رہ جائے گا وہ تمہیں پھولا ہوا محسوس ہوگا لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوگا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کنکریاں پکڑیں اور انہیں اپنے پاؤں پر لڑھکایا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) لوگوں کا یہ حال ہو جائے گا کہ ان میں امانت واپس کرنے والا کوئی نہیں رہے گا یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار شخص ہے۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا (جو امانت میں خیانت کرتا ہو) یہ کتنا سمجھدار مضبوط اور تیز آدمی ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔

(حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے ایسا وقت بھی دیکھا ہے جب میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس کے ساتھ سودا کر رہا ہوں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اپنے دین کی وجہ سے میرے ساتھ صحیح معاملہ رکھتا اور اگر وہ عیسائی یا یہودی ہوتا تو اس کا حاکم اسے ایسا کرنے پر مجبور کرتا۔ لیکن آج میں تم میں سے صرف فلاں شخص کے ساتھ ہی سودا کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) لفظ جذر میں جیم پر زبر پڑھی جائے گی اور ذال کو ساکن پڑھا جائے گا۔ اس سے مراد کسی چیز کی اصل ہے۔ الوکت: کے آخر میں ت ہے اس کا مطلب تھوڑا سا نشان ہے۔ المجل: میں میم پر زبر اور سین کو ساکن



پڑھا جائے گا۔ اس کا مطلب ہاتھ آبلہ وغیرہ نکلنا ہے جو کام کرنے کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے ہو۔ لفظ ”منتبر“ کا مطلب بلند ہونا ہے۔ اور لفظ ”ساعیہ“ کا مطلب اس کی دیکھ بھال کرنا ہے۔

(203) وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَجْمَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُونَ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُم مِّنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى ابْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ. قَالَ: فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِّنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمَدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكْلِيمًا. فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةَ اللَّهِ وَرُوحَهُ، فَيَقُولُ عِيسَى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُومُ فَيُؤَذِّنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُومَانِ جَنَّتِي الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوْلَاكُمْ

کالبرق“ قلت: بابی وامی، ائی شیء کمر البرق؟ قال: ”الْم تَرَوَا كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ، ثُمَّ كَمَرَ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرَ الطَّيْرِ، وَشَدَّ الرِّجَالَ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ، وَنَبِيَّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ، يَقُولُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتَّى تَعْجَزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ لَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا، وَفِي حَافَتِي الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مَعْلَقَةٌ مَّامُورَةٌ بِأَخِيذٍ مِّنْ أَمْرٍ بِهِ، فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ، وَمُكَرَدَسٌ فِي النَّارِ“ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ، إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُونَ خَرِيفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَوْلُهُ: ”وَرَاءَ وَرَاءَ“ هُوَ بِالْفَتْحِ فِيهِمَا. وَقِيلَ: بِالضَّمِّ بِلَا تَنْوِينٍ وَمَعْنَاهُ: لَسْتُ بِتِلْكَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ، وَهِيَ كَلِمَةٌ تُذَكِّرُ عَلَى سَبِيلِ التَّوَاضُعِ. وَقَدْ بَسَطْتُ مَعْنَاهَا فِي شَرْحِ صَحِيحِ مُسْلِمٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا تو اہل ایمان اٹھ کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت ان کے نزدیک کر دی جائے گی وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آ کر درخواست کریں گے اے ہمارے جد امجد! آپ ہمارے لیے جنت کھلوائیں۔ حضرت آدم جواب دیں گے:

تم اپنے اسی جد امجد کی غلطی کی وجہ سے جنت سے نکالے گئے تھے اس لیے یہ مجھ سے نہیں ہوگا، تم میرے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہی جواب دیں گے کہ یہ مجھ سے نہیں ہوگا کیونکہ خلیل ہونا اور بات ہے۔

تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ نے شرف ہم کلامی عطا کیا تھا، لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں ایسا نہیں کر سکتا، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا۔

اس وقت لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے تو حضرت محمد ﷺ (شفاعت کے لیے) کھڑے ہوں گے۔ آپ کو اس کی اجازت ملے گی اسی طرح امانت اور صلہ رحمی پل صراط کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے (تا کہ گزرنے والوں کی مدد کریں)

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تمہارا پہلا گروہ برق کی مانند ہوگا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، برق کی طرح کون سی چیز حرکت کرتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا ہے کس طرح پلک جھپکنے میں بجلی جا کر واپس بھی آ جاتی ہے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر کچھ لوگ ہوا کی مانند گزریں گے، پھر کچھ پرندوں کی مانند گزریں گے، پھر آدمیوں کی مانند گزریں گے، ان کی رفتار ان کے اعمال کے مطابق ہوگی، تمہارے نبی ﷺ اس وقت پل صراط پر کھڑے یہی دعا مانگ رہے ہوں گے، اے میرے پروردگار! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما، پھر کمزور اعمال والوں کی باری آئے گی یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص خود کو گھسیٹ کر چلے گا، پل صراط کے دونوں کناروں پر کچھ کانٹے لٹکے ہوں گے جنہیں (جہنمیوں کو) پکڑنے کا حکم ہوگا، ان پکڑے ہوئے لوگوں میں بعض زخمی ہوں گے لیکن پار پہنچ جائیں گے اور بعض جہنم میں گر جائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی جان ہے، جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

لفظ وراء وراء میں دونوں پر زبر پڑھی جائے گی اور ایک قول کے مطابق تنوین کے بغیر پیش پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے میں اس عظیم درجے کے لائق نہیں ہوں۔ یہ ایک ایسا کلمہ ہے جسے انکساری کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ (امام نووی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) ہم نے ”شرح صحیح مسلم“ میں اس کے معانی پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

(204) وَعَنْ أَبِي حُبَيْبٍ، بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ، عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ: يَا بَنِيَّ، إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ، وَإِنِّي لَا أَرَانِي إِلَّا سَاقِتِلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا، وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدِينِي، أَفْتَرِي دِينَنَا يُبْقَى مِنْ مَالِنَا شَيْئًا؟ ثُمَّ قَالَ: يَا بَنِيَّ، بَعْ مَا لَنَا وَأَقْضِ دِينِي، وَأَوْصِي بِالْثَلَاثِ وَثَلَاثَةِ لِينِي، يَعْنِي لِينِي عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثَلَاثُ الثَّلَاثِ. قَالَ: فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ الدِّينِ شَيْءٌ فَثَلَاثَةٌ لِينِكَ. قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ وَازَى

بَعْضَ نَبِيِّ الزُّبَيْرِ حُبِيبٍ وَعَبَادٍ، وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةٌ بَيْنَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَجَعَلَ يُوصِي بَدِينَهُ  
 وَبِقَوْلٍ: يَا بُنَيَّ، إِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَوْلَايَ. قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ  
 : يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ؟ قَالَ: اللَّهُ. قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دِينِهِ إِلَّا قُلْتُ: يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ  
 عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيَهُ. قَالَ: فَقَتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَهُ يَدْعُ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرْضَيْنِ، مِنْهَا الْغَابَةُ وَاحِدَى عَشْرَةَ  
 دَارًا بِالسَّمْدِيَّةِ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ، وَدَارًا بِمِصْرَ. قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ أَنَّ  
 الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ، فَيَسْتَوْدِعُهُ آيَاهُ، فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ: لَا، وَلَكِنْ هُوَ سَلَفٌ إِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ.  
 وَمَا وَلِيَّ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جَبَايَةَ وَلَا خِرَاجًا وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَحَسَبْتُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ  
 فَوَجَدْتُهُ أَلْفِي أَلْفٍ وَمِئَتِي أَلْفٍ؟ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، كَمْ عَلَى  
 أَخِي مِنَ الدَّيْنِ؟ فَكَتَمْتُهُ وَقُلْتُ: مِئَةُ أَلْفٍ. فَقَالَ حَكِيمٌ: وَاللَّهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ هَذِهِ. فَقَالَ عَبْدُ  
 اللَّهِ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَتْ أَلْفِي أَلْفٍ وَمِئَتِي أَلْفٍ؟ قَالَ: مَا أَرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ  
 فَاسْتَعِينُوا بِي، قَالَ: وَكَانَ الزُّبَيْرُ قَدْ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِئَةَ أَلْفٍ، فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِالْفِ أَلْفٍ وَسِتْمِئَةَ  
 أَلْفٍ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ شَيْءٌ فَلْيُؤَاغِبْنَا بِالْغَابَةِ، فَاتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكَانَ لَهُ عَلَى  
 الزُّبَيْرِ أَرْبَعِينَ أَلْفٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ: إِنْ شِئْتُمْ تَرَكَتُهَا لَكُمْ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا، قَالَ: فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُموها  
 فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخْرَجْتُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا، قَالَ: فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى  
 هَاهُنَا. فَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْهَا فَقَضَى عَنْهُ دَيْنَهُ وَأَوْفَاهُ، وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ  
 وَعِنْدَهُ عَمْرُ بْنُ عُثْمَانَ، وَالْمُنْدِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: كَمْ قَوْمَتِ الْغَابَةُ؟ قَالَ: كُلُّ  
 سَهْمٍ بِمِئَةِ أَلْفٍ، قَالَ: كَمْ بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَ: أَرْبَعَةُ أَشْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَالَ الْمُنْدِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ أَخَذْتُ مِنْهَا  
 سَهْمًا بِمِئَةِ أَلْفٍ، قَالَ عَمْرُ بْنُ عُثْمَانَ: قَدْ أَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِئَةِ أَلْفٍ. وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: قَدْ أَخَذْتُ  
 سَهْمًا بِمِئَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: كَمْ بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَ: سَهْمٌ وَنِصْفُ سَهْمٍ، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِئَةَ  
 أَلْفٍ. قَالَ: وَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيْبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتْمِئَةِ أَلْفٍ، فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ،  
 قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ: اقسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا، قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى آتَانِي بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعِ سِنِينَ: أَلَا مَنْ  
 كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ. فَجَعَلَ كُلُّ سَنَةٍ يُنَادِي فِي الْمَوْسِمِ، فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ  
 بَيْنَهُمْ وَدَفَعَ الثُّلُثَ. وَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَاصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفَ أَلْفٍ وَمِئَتَا أَلْفٍ، فَجَمِيعُ مَالِهِ  
 خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ وَمِئَتَا أَلْفٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

♦♦ حضرت ابو حنیفہ اس میں "خ" پر پیش پڑھی جائے گی۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب جمل کے



دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے مجھے بلایا تو میں ان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا، انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے آج ہر شخص ظالم کے طور پر مارا جائے گا یا مظلوم کے طور پر مارا جائے گا۔ اپنے بارے میں مجھے امید ہے، آج مجھے مظلوم کے طور پر مارا جائے گا۔ میرے نزدیک سب سے اہم مسئلہ میرا قرض ہے تم کیا سمجھتے ہو؟ ہمارے مال میں سے قرض کی ادائیگی کے بعد کچھ بچ جائے گا۔ پھر انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے ہمارے مال کو فروخت کر کے میرا قرض ادا کر دینا۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے تہائی مال کی وصیت کی۔ اس تہائی مال کا تہائی حصہ ان کے بیٹوں کے لئے یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بیٹوں کے لئے تھا۔ انہوں نے فرمایا تہائی کا تہائی حصہ ہوگا۔ اگر قرض کی ادائیگی کے بعد بھی تمہارا کچھ مال اضافی ہو جائے تو ایک تہائی حصہ تمہارے بچوں کے لئے ہوگا۔

ہشام بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بعض بچے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بعض بچوں کے ہم عمر تھے جن کا نام خبیب اور عباد تھا اس وقت ان کے نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ اپنے قرض کے بارے میں مجھے وصیت کرتے رہے اور فرمایا: اے میرے بیٹے اگر تم اس کی ادائیگی نہ کر سکو تو تم میرے مولیٰ سے مدد لینا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ ان کا مطلب کیا ہے۔ میں نے کہا ابا جان! آپ کا مولا کون ہے انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جواب دیتے ہیں اللہ کی قسم! ان کے قرض کے بارے میں میں جب بھی کسی پریشانی کا شکار ہوا تو میں نے دعا کی اے زبیر کے مولیٰ! ان کے قرض کو ادا کر دے تو اس نے قرض کو ادا کروا دیا۔ اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ انہوں نے کوئی دینار کوئی زمین کوئی درہم نہیں چھوڑا۔ البتہ ”غابہ“ میں کچھ زمین تھی، مدینہ منورہ میں گیارہ گھرتھے۔ بصرہ میں دو گھرتھے۔ کوفہ میں ایک گھر تھا اور مصر میں ایک گھر تھا۔ ان کے ذمے اتنا قرض اس لئے تھا کہ کوئی شخص اپنا مال امانت کے طور پر رکھواتا تھا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے، نہیں یہ ادھار ہے۔ مجھے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کبھی بھی سرکاری عہدے پر فائز نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے کبھی خراج وصول نہیں کیا اور اس طرح کوئی کام نہیں کیا وہ صرف نبی اکرم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگوں میں شریک ہوتے رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب میں نے اندازہ لگایا کہ ان پر کتنا قرض ہے تو وہ تقریباً بائیس لاکھ تھا۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے ملے اور دریافت کیا: اے مرے بھتیجے! میرے بھائی پر کتنا قرض تھا؟ انہوں نے اصل حقیقت ان سے پھپھاتے ہوئے کہا ایک لاکھ تھا۔ حکیم نے کہا اللہ کی قسم میرا خیال ہے تمہارا مال اسے ادا نہیں کر سکے گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کا کیا خیال ہے، اگر ان کے ذمے بائیس لاکھ قرض ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر تو تم یہ بالکل بھی ادا نہیں کر سکو گے۔ اگر تم اسے ادا نہیں کر سکتے تو مجھ سے مدد لے لینا۔

راوی بیان کرتے ہیں، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ”غابہ“ والی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے سولہ لاکھ کے عوض میں فروخت کیا اور پھر انہوں نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ جس شخص نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کچھ

وصول کرنا ہو وہ غابہ میں آکر ہم سے مل لے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے انہوں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے چار لاکھ روپے لینے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں انہوں نے کہا اگر تم چاہو تو میں اس کو مزید موخر کر دیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم پھر ایسا کرو کہ تم زمین کا ایک ٹکڑا مجھے دے دو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہاں سے لے کر وہاں تک یہ زمین آپ کی ہوئی۔

راوی بیان کرتے ہیں انہوں نے اس زمین کو فروخت کیا اور اس کے ذریعے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قرض ادا کیا اور مکمل ادا کر دیا۔ پھر بھی اس زمین کے ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے۔ (کافی عرصہ گزرنے کے بعد) وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آئے۔ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس عمرو بن عثمان منذر بن زبیر اور ابن زعمہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا غابہ والی زمین کی قیمت کتنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کہ ہر ایک حصے کی ایک لاکھ ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کتنے حصے باقی رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے ہیں۔ منذر بن زبیر نے کہا میں ایک لاکھ کے عوض میں ایک حصہ خرید لیتا ہوں۔ عمرو بن عثمان نے کہا کہ ایک لاکھ کے عوض میں ایک حصہ میں لے لیتا ہوں۔ ابن زعمہ نے کہا کہ ایک لاکھ کے عوض ایک حصہ میں لے لیتا ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اب کتنے باقی رہ گئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: ڈیڑھ حصہ باقی رہ گیا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ڈیڑھ لاکھ کے عوض میں وہ حصہ لے لیتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ حضرت معاویہ کو چھ لاکھ کے عوض میں فروخت کیا تھا۔  
 راوی بیان کرتے ہیں جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اس قرض کو ادا کرنے سے فارغ ہو گئے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں نے یہ کہا کہ اب ہماری وارث ہمارے درمیان تقسیم کر دیجئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم! میں یہ تمہارے درمیان اس وقت تک تقسیم نہیں کروں گا جب تک چار سال تک ہر سال حج کے موقع پر یہ اعلان نہ کروں کہ اگر کسی شخص کے ذمے حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کا قرض ہے تو ہم اسے ادا کرتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما چار سال تک حج کے موقع پر یہ اعلان کرتے رہے جب چار سال گزر گئے تو انہوں نے وہ مال ان صاحبزادوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔  
 راوی بیان کرتے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی چار بیویاں تھیں۔ ان میں سے ہر ایک بیوی کے حصے میں بارہ لاکھ روپے آئے۔

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ وَالْأَمْرِ بِبِرِّ الْمَظَالِمِ  
 باب 26: ظلم کا حرام ہونا اور مظالم کو معاف کروانے کا حکم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴾ (غافر: 18)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی سفارش کرنے والا ہوگا جس کی بات مانی جائے گی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴾ (الحج: 71)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔“

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَمِنْهَا : حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُتَقَدِّمُ فِي الْخِرِّ بَابِ الْمُجَاهِدَةِ .

اس بارے میں بہت سی احادیث موجود ہیں ان میں سے ایک حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو مجاہدہ کے باب کے آخر میں گزر چکی ہے۔

(205) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”اتَّقُوا الظُّلْمَ ؛ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . وَاتَّقُوا الشُّحَّ ؛ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ . حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَائِهِمْ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بخل کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے، انہیں اس بات نے ایک دوسرے کا خون بہانے اور حرام چیزوں کو حلال قرار دینے پر ابھارا تھا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(206) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”لَتُؤَدَّنَ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حق داروں کو ان کا حق قیامت کے دن ضرور ملے گا یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بدلہ لے کر بغیر سینگ والی بکری کو دیا جائے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(207) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ حَتَّى حَمِدَ اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْسَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَاطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ، وَقَالَ : ”مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ“

205- رواه مسلم.

206- اخرجه مسلم (2582)

207- بعاری کتاب المغازی من حدیث ابن وہب بسندہ.



نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَإِنَّهُ إِنْ يَخْرُجَ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنْ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى، كَانَ عَيْنَهُ عِنَبَةً طَافِيَةً. إِلَّا إِنْ اللَّهُ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟“ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ”اللَّهُمَّ اشْهَدْ“ ثَلَاثًا ”وَيَلِكُمْ - أَوْ وَيَحْكُمُ -، انظُرُوا: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ.

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم لوگ حجۃ الوداع کے بارے میں بات چیت کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں تھا کہ حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟ یہاں تک کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے بڑی تفصیل سے اس کا ذکر کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو معبود کیا ہے۔ اس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اور ان کے بعد آنے والے انبیاء نے بھی اس سے ڈرایا ہے وہ تمہارے درمیان ظہور پذیر ہو گا تم سے اس کی حالت مخفی نہیں رہنی چاہیے اور وہ تم سے مخفی نہیں رہے گا تمہارا پروردگار ”کانا“ نہیں ہے وہ ”کانا“ ہو گا اس کی برائیاں آنکھ کا فی ہو گی۔ اس کی آنکھ پھولے انگور کی طرح ہو گی۔ یاد رکھنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک دوسرے کے خون اور اموال اسی طرح قابل احترام رکھے ہیں جیسے یہ دن اس شہر میں اور اس مہینے میں قابل احترام ہے کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ! تو گواہ ہو جا! آپ نے ایسا تین مرتبہ کہا۔

(پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تمہارا استیانس ہو یا درکھنا میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع نہ کر دینا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کا بعض حصہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(208) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ

شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ، طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ایک باشت جتنی زمین ناجائز

طور پر ہتھیالے گا اس کے گلے میں سات زمینوں کے وزن جتنا طوق ڈالا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(209) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ

لَيَمْلِكُ لِلظَّالِمِ، فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ“، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ

الْيَمِّ شَدِيدٌ﴾ (هود: 102) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

◆◆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والے کو مہلت دیتا

208- متفق علیہ ابن ماجہ عن عائشہ

209- اخرجه البخاری (4686) ومسلم (2583) والترمذی (3110) والنسائی فی الکبری (6/11245) وابن ماجہ

(4018) وابن حبان (5175) والبیہقی فی الکبری (94/6) ولی الاسماء الاصفاء (82/1)

ہے لیکن جب اس کی گرفت کرتا ہے تو پھر اسے نہیں چھوڑتا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

”اور اسی طرح تمہارے پروردگار کی گرفت جب اس نے ایک بستی پر گرفت کی جو ظالم تھی بے شک اس کی پکڑ درد ناک اور زبردست ہے“۔ (متفق علیہ)

(10) وَعَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَآتَى دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور فرمایا: تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں، تم انہیں اس بات کی گواہی کی طرف دعوت دو کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ اس بارے میں تمہاری فرمانبرداری کریں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری اطاعت کریں تو تم انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے امراء سے لے کر ان کے غریبوں کو دیدی جائے گی، اگر وہ اس بارے میں بھی تمہاری فرمانبرداری کریں تو تم لوگوں کے اچھے اموال حاصل کرنے سے بچنا اور مظلوم کی دعوت سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ)

(211) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللَّتْبِيَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: هَذَا لَكُمْ، وَهَذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي اسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَا يَبِي اللَّهَ، فَإِيَّتِي فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ إِلَيَّ، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا؟ وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى، يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، فَلَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقْرَةً لَهَا خُورٌ، أَوْ شَاةً تَبْعُرُ" ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَوَى بَيَاضَ بَطْنِيهِ، فَقَالَ: "اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ" ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو جس کا

210- اخرجه احمد (1/2071) والبخاری (1395) ومسلم (19) وابو داؤد (1584) والترمذی (625) والنسائی (2434) وابن

ماجه (1783) والدارمی (379/1) وابن مندہ (116) وابن حبان (156) والطبرانی (12408) والدارقطنی (136/2) وابن

ابی شیبہ (114/3) وغیرہم

211- اخرجه البخاری (915) ومسلم (1832) وابو داؤد (2946)

نام ابن تلبیہ تھا۔ زکوٰۃ کی وصولی کا عامل مقرر کیا۔ ایک روایت میں ”صدقے کی وصولی“ مذکور ہے۔ جب وہ شخص واپس آیا تو اس نے بتایا یہ آپ کا مال ہے اور یہ تحائف مجھے ملے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: اما بعد! اللہ تعالیٰ حکومت کا جو معاملہ میرے سپرد کیا ہے میں تم میں سے کسی ایک کو اس کے کسی کام کا نگران بنانا ہوں اور وہ آکر یہ کہتے ہیں یہ آپ کا مال ہے اور یہ تحائف ہمیں ملے ہیں۔ وہ اپنے باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ جاتے؟ (ایک روایت میں ماں کے گھر کے الفاظ ہیں) تاکہ پتہ چلے کہ انہیں تحائف ملتے ہیں یا نہیں؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ تم میں سے جو شخص ایسی کوئی چیز وصول کرے گا قیامت کے دن وہ اس چیز کو اپنی گردن پر اٹھا کر آئے گا۔ وہ اونٹ ہوگا جو بڑا بڑا رہا ہوگا یا گائے ہوگی جو ڈکرا رہی ہوگی یا بکری ہوگی جو منمننا رہی ہوگی۔ (راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر آپ نے دو مرتبہ فرمایا: اے اللہ! (تو گواہ رہنا) میں نے تبلیغ کر دی ہے۔ (متفق علیہ)

(212) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ، مِنْ عَرَضِهِ أَوْ مِنْ شَيْءٍ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ؛ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جس شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ اس کی عزت یا کسی اور حوالے سے کوئی زیادتی کی ہو تو وہ دنیا میں ہی اس سے معاف کروالے اس سے پہلے کہ جب درہم اور دینار کام نہیں آئیں گے اگر اس شخص کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا تو وہ اس کی زیادتی کے مطابق اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس اتنی نیکیاں نہیں ہوگی تو اس کے ساتھی کی نیکیاں لے کر اس کے سر ڈال دی جائیں گی۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(213) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ میں بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ (متفق علیہ)

(214) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ

212- اخرجہ احمد (3/9621) والبخاری (2449) والطيالسي (3218) وابن حبان (7361) والبيهقي (369/3)

213- اخرجہ احمد (2/6525) والبخاری (10) ومسلم (40) نحوه

214- اخرجہ احمد (2/2503) والبخاری (3073) وابن ماجه (2849)



کِرْكِرَةً، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ فِي النَّارِ" فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَوَجَدُوا عَبَانَةً قَدْ غَلَّتْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ کے سامان کا نگران ایک شخص تھا جس کا نام "کرکرہ" تھا وہ فوت ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جہنم میں ہو گا جب لوگوں نے اس کے بارے میں تحقیق کی تو انہوں نے ایک عبا پائی جو اس شخص نے خیانت کے طور پر لی ہوئی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(215) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَفِيعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ: السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيْ شَهْرٌ هَذَا؟" قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنْنَا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: "أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟" قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: "فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟" قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنْنَا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: "أَلَيْسَ الْبَلَدُ؟" قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: "فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟" قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنْنَا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: "أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟" قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: "فَإِنَّ دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يُضْرَبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضٌ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَمِعَهُ"، ثُمَّ قَالَ: "أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟" قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: "اللَّهُمَّ اشْهَدْ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابو بکرہ نفع بن حارث رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رقت اپنی مخصوص رفتار سے گزر رہا ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا ایک سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین لگاتار ہیں۔ یعنی ذیقعدہ ذوالحجہ اور محرم (اور چوتھا) رجب ہے۔ جو قبیلہ "مضر" کا مہینہ ہے۔ جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔

(زاوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا (آج کل) یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی نیا نام تجویز کریں گے۔ آپ نے دریافت کیا۔ کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کا

215- اخرجہ احمد (7/20408) والبخاری (67) ومسلم (1679) وابو داؤد (1948) وابن ماجہ (233) وابن خزيمة

(2952) والبيهقي (298/3)

کوئی نیا نام تجویز کریں گے۔ آپ نے دریافت کیا کیا یہ ”البلدہ“ (مکہ مکرمہ نہیں ہے؟) ہم نے عرض کی جی ہاں! آپ نے دریافت کی یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی نیا نام تجویز کریں گے۔ آپ نے دریافت کیا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے میرے استاد نے اس حدیث میں) اور تمہاری عزت (کے الفاظ بھی نقل کیے ہیں) تمہارے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں جیسے اس مہینے میں اس شہر میں یہ دن قابل احترام ہے، عنقریب تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا اس لئے تم میرے بعد کافر ہو کر آپس میں قتل و غارت گری نہ شروع کر دینا۔ ہر موجود شخص غیر موجود تک یہ پیغام پہنچا دے۔ کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے جس تک پیغام پہنچایا جائے وہ براہ راست سننے والے کی بہ نسبت زیادہ بہتر طور پر اسے یاد رکھے (راوی کہتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا: خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟

ہم نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔ (متفق علیہ)

(216) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَيَّاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ أَقْتَطَعَ حَقَّ أَمْرِي بِمُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ" فَقَالَ رَجُلٌ : وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: "وَإِنْ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر لے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ کوئی معمولی چیز ہو؟ تو آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(217) وَعَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ اسْتَعْمَلَنَا مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ، فَكْتَمْنَا مَخِيطًا فَمَا فَوْقَهُ، كَانَ غُلُوبًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَانِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ، قَالَ: "وَمَا لَكَ؟" قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: "وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ : مَنْ اسْتَعْمَلَنَا عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِيءْ بِقَلْبِهِ وَكَثِيرِهِ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَحَدٌ، وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت عدی بن عمیرہ کنزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے جسے ہم کسی کام کا عامل مقرر کرتے ہیں پھر وہ شخص ایک سوئی یا اس سے کم کوئی چیز ہم سے چھپالے تو یہ خیانت ہوگی

216- اخرجہ مسلم (137) والسنائی (5434) وابن ماجہ (4324)

217- اخرجہ مسلم (1833) وابو داؤد (3581)



اور وہ شخص اس چیز کے ہمراہ قیامت کے دن آئے گا۔ (راوی کہتے ہیں) یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے ایک سیاہ فام انصاری کھڑا ہوا اور عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے مجھے عامل مقرر کیا تھا یہ ذمہ داری واپس لے لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا۔ کیوں؟ اس نے عرض کی میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام کا عامل مقرر کریں وہ تھوڑی یا زیادہ، تمام چیزیں لے کر آئے اسے جو دیا جائے وہ وصول کر لے اور جو نہ دیا جائے اس سے پرہیز کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(218) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: فَلَانٌ شَهِيدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ، فَقَالُوا: فَلَانٌ شَهِيدٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَلَّا، إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٌ -" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ خیبر کے موقع پر بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے شہداء کا ذکر شروع کیا فلاں شہید ہو گیا، فلاں شہید ہو گیا، اس دوران ایک شخص کا ذکر آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اسے ایک چادر کی وجہ سے (ایک روایت میں عباء کا ذکر ہے) جو اس نے مال غنیمت میں سے چرائی تھی، جہنم میں دیکھا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(219) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ، فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، تَكْفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ أَمَّا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ، إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ قُلْتَ؟" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَتَكْفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، إِلَّا الدَّيْنُ؛ فَإِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَالَ لِي ذَلِكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت ابوقتادہ حارث بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے یہ بات بیان کی کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان رکھنا افضل ترین اعمال ہیں ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا آپ کے خیال میں میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں

218- مسلم کتاب الایمان۔

219- اخرجه مسلم (1885) والترمذی (1712) والنسائی (3156)



گے؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: ہاں! اگر تم اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤ اور اس حال میں ہو کہ تم صبر کرنے والے ثواب کے حصول کی نیت کرنے والے (دشمن کا) سامنا کرنے والے پیٹھ نہ پھیرنے والے ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے کیا سوال کیا تھا؟ اس نے عرض کی اگر مجھے اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے تو کیا آپ کے خیال میں میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر تم صبر کرنے والے ثواب کے حصول کی نیت کرنے والے (دشمن کا) سامنا کرنے والے پیٹھ نہ پھیرنے والے ہو (تو تمہارے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے) سوائے قرض کے یہ بات جبرائیل نے مجھے بتائی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(220) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اتَدْرُونَ مِنَ الْمُفْلِسِ؟" قَالُوا: "الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: "إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي وَقَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فِينَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: کیا تم جانتے ہو مفلس شخص کون ہوتا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ہم مفلس اسے سمجھتے ہیں جس کے پاس کوئی درہم اور کوئی سامان نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس شخص وہ ہوگا جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا اور اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر جھوٹی تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو مارا پیٹا ہوگا، تو اس کی نیکیاں ان سب لوگوں میں بانٹ دی جائیں گی اور جب اس شخص کی نیکیاں ختم ہو جائیں اور اس کے ذمے ابھی ادائیگیاں باقی ہوں گی تو دوسرے لوگوں کے گناہ اس کے (نامہ اعمال) میں ڈال دیے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(221) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِي لَهُ بِنَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الْحَنَ" أَي : أَعْلَمُ .

220- أخرجه احمد (3/8422) ومسلم (2581)

221- أخرجه احمد (10/25728) والبخاری (2485) ومسلم (1713) وابوداؤد (3583) والترمذی (1339) والبيهقي (5416) وابن ماجه (2317) والدارقطني (239/4) وابن حبان (5070) وغيرهم

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ایک انسان ہوں تم اپنا مقدمہ لے کر میرے پاس آتے ہو سکتا ہے تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اس کے حق میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس شخص کے حق میں میں فیصلہ کر دوں تو اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو میں نے اس کے لئے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دیا ہے۔ (متفق علیہ)

لفظ الحن کا مطلب ہے زیادہ جاننے والا۔

(222) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مومن اپنے دین کے اعتبار سے ہمیشہ وسعت کا شکار رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام خون کا ارتکاب (یعنی قتل) نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(223) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ عَامِرِ الْأَنْصَارِيِّ، وَهِيَ أَمْرَأَةٌ حَمَزَةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ سیدہ خولہ بنت عامر انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں وہ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کچھ لوگ جو اللہ کے مال میں ناحق طور پر تصرف کرتے ہیں۔ قیامت کے دن ان لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا ہے۔

بَابُ تَعْظِيمِ حُرْمَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَبَيَانِ حُقُوقِهِمْ وَالشَّفَقَةَ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَتَهُمْ

باب 27: مسلمانوں کی قابل احترام چیزوں کی اہمیت اور ان کے حقوق کا بیان اور ان پر شفقت

اور رحمت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَنْ يُعْظِمِ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ﴾ (الحج : 30)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے پروردگار کی بارگاہ میں اس کے لئے زیادہ بہتر ہوگا۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

222- اخرجہ البخاری (6862) و (6863)

223- اخرجہ احمد (27386-10/27387) و البخاری (3118) و الترمذی (2374) و الطبرانی (617/24)

﴿ وَمَنْ يُعْظِمِ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴾ (الحج : 32)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ کا حصہ ہے۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَاحْفَظْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴾ (الحجر : 88)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروں کو مسلمانوں کے لئے جھکائے رکھو۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ﴾ (المائدة : 32)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص کسی دوسرے کو کسی جان کے بدلے کے بغیر یا زمین میں فساد پیدا کرنے کے لئے قتل کرے گا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اسے زندہ کرے گا (یعنی قتل ہونے سے بچائے گا) گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کیا (یعنی بچایا)۔“

(224) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا" وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)۔ (متفق علیہ)۔

(225) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا، أَوْ سَوَاقِنَا، وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ، أَوْ لِيَقْبِضْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ؛ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿ انہی سے روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو وہ اسے پھل کی طرف سے اپنی ہتھیلی کے ذریعے پکڑ لے تاکہ وہ کسی مسلمان کو اس کے ذریعے نقصان نہ پہنچا دے۔ (متفق علیہ)۔

(226) وَعَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

224- اخرجہ احمد (7/19644) والمبخاری (841) ومسلم (2585) والترمذی (1928) والنسائی (2559) وابن حبان (232)

225- اخرجہ احمد (7/19594) والمبخاری (452) ومسلم (1615) وابو داؤد (2586) وابن ماجہ (3778)

226- اخرجہ البخاری (6011) ومسلم (2586)



”مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِهِمْ وَتَرَاحِمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَى“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اہل ایمان کی آپس میں ایک دوسرے سے محبت، رحم اور مہربانی کے حوالے سے ان کی مثال ایک جسم کی مانند ہے۔ جس کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو پورا جسم بے خوابی اور بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(227) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنْ لِي عَشْرَةٌ مِّنَ الْوَالِدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا . فَنظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ!“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے تو وہ بولا میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بوسہ نہیں دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(228) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: اتَّقِبَلُونَ صَبِيَانَكُمْ؟ فَقَالَ: ”نَعَمْ“ قَالُوا: لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نُقَبِّلُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَوْ أَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْ قُلُوبِكُمُ الرَّحْمَةَ!“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کچھ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: کیا آپ اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! تو انہوں نے عرض کی: لیکن ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں سے رحمت نکال دی ہو تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ (متفق علیہ)

(229) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا

227- اخرجہ البخاری (5997) وفي الادب المفرد (91) ومسلم (2318) واہو داؤد (5218) والترمذی (1911) واہن حبان (457) ترمذی عن ابی سعید بلفظ من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ وطبرانی بلفظ من لا یرحم من فی الارض لا یرحمہ من فی السماء عن جریر واحد بلفظ من لا یرحم من لا یرحمہ ومن لا یغفرہ لا یغفرلہ عن جریر ونقلہ الطبرانی کذا عن جریر وزاد فیہ من لا یتب علیہ (کذا فی الجامع الصغیر للسيوطی)

228- اخرجہ البخاری (5998) ومسلم (2317) واہن ماجہ (3665)

229- اخرجہ احمد (7/19224) والبخاری (6013) ومسلم (2319) واہن حبان (465) والطبرانی (2492) واخرجہ الحمیدی (802) والقضاعی (893) والبیہقی (41/9) ترمذی نے نسبت روایت جریر سے مسلم و ترمذی کی طرف سے ہے۔ مگر جامع صغیر میں صحیحین سے اس کو نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔

اس پر رحم نہیں کرتا۔ (متفق علیہ)

(230) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ، وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ : "وَإِذَا الْحَاجَّةُ" .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ (مقتدیوں) میں کمزور بیمار اور عمر رسیدہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں البتہ جب تنہا نماز ادا کر رہا ہو تو جتنی چاہے (لمبی) نماز ادا کرے۔ (متفق علیہ)

(231) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ : إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْعُ الْعَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ؛ خَشْيَةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيَفْرَضَ عَلَيْهِمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کسی عمل کو ترک کر دیتے تھے حالانکہ آپ کو اسے کرنا پسند ہوتا تھا اس اندیشے کے تحت کہ کہیں لوگ بھی اس پر عمل شروع نہ کر دیں اور وہ ان پر فرض نہ ہو جائے۔

(232) وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ : نَهَاهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوا : إِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ : "إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
مَعْنَاهُ : يَجْعَلُ فِي قُوَّةٍ مَنْ أَكَلَ وَشَرِبَ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو صوم وصال رکھنے سے منع کیا ان پر شفقت کی دہ سے لوگوں نے کہا آپ خود تو صوم وصال رکھتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں میرا پروردگار رات کے وقت مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے وہ مجھ میں اتنی قوت پیدا کر دیتا ہے جو کھانے اور پینے سے حاصل ہوتی ہے۔

(233) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْخَارِثِيِّ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنِّي لَا قَوْمَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَأُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَاسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

230- مؤطا مالك 303 نسائي 822 ان ماجه 986 ابن حبان 1710 عبد الرزاق 3712 بيهقي 17/3 ابن ابى شيبه 54/2

231- اخرجہ مالك (303) واحمد (3/7271) والبخاری (703) ومسلم (467) و ابو داؤد (793) والترمذی (236) وابن ابی

شيبه (54/2)

232- اخرجہ البخاری (1964) ومسلم (1105)

233- اخرجہ البخاری (707) و (868)

﴿﴿﴾ حضرت ابوقادہ حارث بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا ہے اسے طویل کروں گا لیکن پھر میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں تاکہ اس کی ماں کو مشقت کا شکار نہ کروں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(234) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكَمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكُهُ، ثُمَّ يَكْبِتُهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴿﴾ حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص صبح کی نماز ادا کرے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں رہتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذمہ کے بارے میں کوتاہی کا مرتکب ہو اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں داخل کرے گا۔

(235) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُسْلَمُهُ. مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی قیامت کے دن پریشانی دور کرے گا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی قیامت کے دن پردہ پوشی کرے گا۔ (متفق علیہ)

(236) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَخُونُهُ، وَلَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عَرَضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ، التَّقْوَى هَاهُنَا، بِحَسَبِ أَمْرِي وَمِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

﴿﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اس کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتا اسے رسوا نہیں کرتا۔ ہر مسلمان کی عزت، خون اور مال دوسرے

234- اخرجہ مسلم (657) والترمذی (222)

235- اخرجہ البخاری (2442) ومسلم (2080) وابو داؤد (4893) والترمذی (1426) وابن حبان (533) والبيهقي

(94/6) واحمد (2/5358)

236- اخرجہ احمد (3/8109) والترمذی (1928) اسنادہ صحيح



کے لئے قابل احترام ہے۔ تقویٰ (آپ نے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یہاں ہے کسی شخص کے براہونے کے لئے اتنا کافی ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(237) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ: لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، التَّقْوَى هَاهُنَا وَيَشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - بِحَسَبِ أَمْرٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرْضُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"النَّجَشُ": أَنْ يَزِيدَ فِي ثَمَنِ سَلْعَةٍ يُنَادِي: لَيْهَا فِي السُّوقِ وَنَحْوِهِ، وَلَا رَغْبَةَ لَهُ فِي شَرَائِهَا بَلْ يَقْصِدُ أَنْ يَغْرَّ غَيْرَهُ، وَهَذَا حَرَامٌ.

و"التدابير": أَنْ يُعْرَضَ عَنِ الْإِنْسَانِ وَيَهْجُرَهُ وَيَجْعَلَهُ كَالشَّيْءِ الَّذِي وَرَاءَ الظَّهْرِ وَالدُّبُرِ.

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے کے سودے کے مقابلے میں سودا نہ کرو تم اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بن کر رہو مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اس کو حقیر نہیں سمجھتا وہ اسے رسوا نہیں کرتا تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) کسی آدمی کے براہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان کا خون مال اور عزت دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لفظ "نجش" کا مطلب یہ ہے آدمی کسی سامان کی قیمت میں بازار میں بلند آواز میں زیادہ قیمت لگائے حالانکہ اسے اس کے خریدنے میں کوئی دلچسپی نہ ہو اس کا مقصد یہ ہو کہ وہ دوسرے کو دھوکہ دے یہ حرام ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ "تدابیر" کا مطلب یہ ہے آدمی دوسرے شخص سے منہ موڑ لے اور اس سے لا تعلق ہو جائے اور اسے یوں کر دے جیسے پیٹھ کے پیچھے کوئی چیز ہوتی ہے۔

(238) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اس وقت تک (کامل) مومن نہیں

237- اخرجہ مسلم (2564) وابن ماجہ (4143) مسلم

238- بخاری، مسلم، ابو داؤد طہالسی، دارمی، ابن ماجہ، ابو عوانہ، محمد السعیدی، ابن حبان، 334 ابن مندہ فی کتاب

الایمان 296 احمد ج 4 (سخاری ج 2) نسائی

ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)  
**(239) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْصُرُ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا" فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: "تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .**

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کر لوں گا لیکن اگر وہ ظالم ہو تو آپ کے خیال میں اس کی کیسے مدد کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم اسے ظلم سے روک دو یہ اس کی مدد ہوگی۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

**(240) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيمُ الْعَاطِسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .**

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ: إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدْ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدَّهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ (متفق علیہ)  
 مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں جب تم اسے ملو تو سلام کرو جب وہ تمہیں بلائے تو تم اس کی دعوت کو قبول کرو جب وہ تم سے خیر خواہی چاہے تو تم اس کی خیر خواہی کرو جب وہ چھینکے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو تم اسے جواب دو وہ بیمار ہو جائے تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔

**(241) وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيمِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَاجَابَةِ الدَّاعِي، وَافْشَاءِ السَّلَامِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ أَوْ تَخْتِمِ بِالذَّهَبِ، وَعَنْ**

239- اخرجہ احمد (4/13077) والبخاری (2443) والترمذی (2255) وابو یعلیٰ (3838) وابن حبان (5166) والطبرانی (576) والقضاعي (646) والبيهقي (94/6)

240- اخرجہ احمد (3/10966) والبخاری (1240) و مسلم (2162) والنسائی (221) والطحاوی (222/1) وابن حبان (214) وعبد الرزاق (19679) والبيهقي (386/3) وابو داؤد (1404) ابو داؤد (1404) والصلیاسی (2299)

241- اخرجہ احمد (2/8853) و مسلم (5/2162) والترمذی (2809) والنسائی (1938) وابن حبان (5340) والبيهقي (27/1)

شُرِبَ بِالْفِضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ، وَعَنِ الْقَسِيِّ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالذِّيَابِجِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَفِي رِوَايَةٍ : وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ .

”الْمَيَاثِرُ“ بِيَاءٍ مُثَنَّاةٍ قَبْلَ الْأَلِفِ، وَثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ بَعْدَهَا : وَهِيَ جَمْعُ مَيْثَرَةٍ، وَهِيَ شَيْءٌ يَتَّخَذُ مِنْ حَرِيرٍ وَيَحْشَى قُطْنًا أَوْ غَيْرَهُ، وَيُجْعَلُ فِي السُّرُجِ وَكُورِ الْبَعِيرِ يَجْلِسُ عَلَيْهِ الرَّابِئُ . ”وَالْقَسِيُّ“ بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ الْمُشَدَّدَةِ : وَهِيَ ثِيَابٌ تُسَجُّ مِنْ حَرِيرٍ وَكَتَّانٍ مُخْتَطَيْنِ . ”وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ“ : تَعْرِيفُهَا .

♦♦ حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے منع کیا تھا آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کو جواب دینے، قسم پوری کروانے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے، اسلام کو پھیلانے کا حکم دیا تھا اور سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے، چاندی کے برتن میں پینے، سرخ قسی استعمال کرنے، ریشم، استبرق اور دیباچ پہننے سے منع کیا ہے۔ (متفق علیہ) ایک روایت کے مطابق پہلی سات چیزوں میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا بھی شامل ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”المیائر“ میں ”الف“ سے پہلے ”ی“ ہے اس کے بعد ”ث“ ہے اور یہ لفظ میثرہ کی جمع ہے یہ اس چیز کو کہتے ہیں جو ریشم سے بنائی جاتی ہے اور اس میں روئی وغیرہ ملائی جاتی ہے اسے زین وغیرہ کے طور پر اور اونٹ کے پالان کے اوپر رکھا جاتا ہے اور سوار اس پر سوار ہوتا ہے۔ لفظ ”قسی“ میں ”ق“ پر زبر پڑھی جائے گی اور ”س“ پر زبر پڑھی جائے گی یہ وہ لباس ہے جسے ریشم اور کتان کو ملا کر بنا جاتا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والا لفظ ”انشاد الضالۃ“ کا مطلب اس کا اعلان کرنا ہے۔

بَابُ سِتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَالنَّهْيِ عَنِ إِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُورَةٍ

باب 28: مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنا اور کسی ضرورت کے بغیر ان کی (خراپیوں) کی اشاعت کرنے

کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ﴾ (النور : 19)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک وہ لوگ جو اس بات کو پسند کرتے ہیں مسلمانوں کے درمیان بے حیائی پھیلے ان کے

لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا۔“

(242) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا



فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی بندہ کسی بندے کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(243) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”كُلُّ أُمَّتِي مُعَافِي إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنْ مِنَ الْمُجَاهِرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: يَا فَلَانُ، عَمِلْتَ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا ماسوائے اعلانیہ گناہ کے اور اعلانیہ گناہ میں یہ بات شامل ہے کوئی شخص رات کے وقت کوئی عمل کرے اور صبح کے وقت اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی ہو اور وہ کہے۔ اے فلاں! میں نے گزشتہ رات یہ عمل کیا ہے اس کے پروردگار نے تو رات کے وقت اس کی پردہ پوشی کی تھی اور وہ صبح اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے پردے کو ختم کر رہا ہے۔

(244) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُشْرَبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّانِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا يُشْرَبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّلَاثَةَ فَلْيَبِيعْهَا وَلَوْ بِجَبَلٍ مِنْ شَعْرٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
”التَّشْرِيبُ“ : التَّوْبِيخُ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی کنیز زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ثابت ہو جائے تو اسے حد کے طور پر کوڑے مارو لیکن اسے زبانی تکلیف نہ پہنچاؤ اگر وہ دوبارہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے حد کے طور پر کوڑے مارو لیکن زبانی نہ ڈانٹو پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کر دو خواہ وہ بالوں کی ایک رسی کے عوض میں ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”تشریب“ کا مطلب ڈانٹ ڈپٹ ہے۔

(245) وَعَنْهُ، قَالَ: أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا، قَالَ: ”اضْرِبُوهُ“ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ . فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ، قَالَ: ”لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

243- اخرجہ البخاری (6069) ومسلم (2990)

244- اخرجہ مالك (1564) والبخاری (2152) ومسلم (1703) وابو داؤد (4469) والترمذی (1445) والنسائی

(7247) وابن ماجه (2565)

245- اخرجہ البخاری (2777) وم (2781)

◆◆ انہى سے یہ روايت منقول ہے، نبى اکرم ﷺ كى خدمت ميں ايك شخص كو لايآ گيا، جس نے شراب پي ہوئى تھى، آپ نے فرمايا اس شخص كو مارو۔ حضرت ابو هريره ؓ بيان كرتے هيں ہم ميں سے كسى نے اسے ہاتھ كے ذريعے مارا اور كسى نے اپنے جوتے كے ذريعے مارا، كسى نے اپنے كپڑے كے ذريعے مارا، جب وہ اس سے فارغ ہو گئے تو ايك شخص نے کہا اللہ تعالٰى تمهيں رسوا كرے، نبى اكرم ﷺ نے فرمايا تم ايّسے نہ كہو اس كے خلاف تم شيطان كى مدد نہ كرو۔ اس حديث كو امام بخارى ؒ نے روايت كيا ہے۔

## بَابُ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ

### باب 29: مسلمانوں كى ضروريات پورى كرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَأَفْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الحج : ٧٧)

ارشاد بارى تعالٰى ہے: ”پس تم بھلائى كرو تا كہ تم كاميابى حاصل كرو“۔

(246) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُظْلَمُهُ. مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ، كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَا كُرْبَتَيْهِ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◆◆ حضرت ابن عمر ؓ بيان كرتے هيں نبى اكرم ﷺ نے ارشاد فرمايا ہے: مسلمان دوسرے مسلمان كا بھائى ہے وہ اس پر ظلم نہيں كرتا وہ اسے اس كے حال پر نہيں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائى كى حاجت روائى ميں مشغول ہوتا ہے اللہ تعالٰى اس كى حاجت روائى كرتا ہے اور جو شخص كسى مسلمان كى پریشانى دور كرتا ہے۔ اللہ تعالٰى اس كے عوض ميں اس كى قيامت كے دن كى پریشانى دور كرے گا اور جو شخص كسى مسلمان كى پردہ پوشى كرتا ہے اللہ تعالٰى قيامت كے دن اس كى پردہ پوشى كرے گا۔ (متفق عليه)

(247) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا، نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ تَعَالَى، يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَعَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ. وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

246- بخارى، مسلم، ابو داؤد، ترمذى، ابن حبان (533) البيهقى (94/6) احمد ج (2)

247- اخرجه البخارى (2442) ومسلم (2080) وابو داؤد (3893) والترمذى (1426) وابن حبان (533) والبيهقى

(94/6) واحمد (2/5358)

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے قیامت کے دن کی تکلیف کو دور کرے گا اور جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں مشغول رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مشغول رہتا ہے۔ اور جو شخص کسی راستے پہ چلتا ہے تاکہ اس پر چل کر علم حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے اور جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان پہ سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کا ذکر اپنے پاس موجود (فرشتوں) میں کرتا ہے اور جس شخص کا عمل اسے ست کر دے تو اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ الشَّفَاعَةِ

### باب 30: شفاعت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا﴾ (النساء: 85)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور کون شخص اچھی سفارش کرے گا تاکہ اسے بھی اس میں سے حصہ ملے۔“

(248) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ

طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلْسَائِهِ، فَقَالَ: ”اشْفَعُوا تَوْجَرُوا، وَيَقْضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ: ”مَا شَاءَ“ .

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی شخص کسی ضرورت کے

تحت حاضر ہوتا تو آپ حاضرین سے ارشاد فرماتے تم اس کی سفارش کرو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبانی جو پسند کرے فیصلہ سنا دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں ”ما شاء“ کے الفاظ ہیں۔

248- بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الادب و باب التوحید، مسلم باب السنہ، احمد (19601) ابو داؤد باب الادب، ترمذی فی العلم،

نسائی فی الزکوٰۃ، مزنی کہتے ہیں ابو داؤد کے ہاں یہ ابو بکر بن واسع کی روایت میں ہے۔ بخاری کی روایت میں ما شاء کے الفاظ بھی ہیں کائنات میں کفر و

عصیان یہ مولیٰ کی مشیت و ارادہ سے تو ہے لیکن اس کی رضا اور محبت سے نہیں جیسا فرمایا: ولا یرضی لعبادہ الکفر، القضاعی فی مسند الشہاب

(620)



(249) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ وَزَوْجِهَا، قَالَ: قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ رَاجَعْتَهُ؟" قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: "إِنَّمَا أَشْفَعُ" قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بریرہ اور اس کے شوہر کے قصے کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اگر تم اس کے پاس واپس چلی جاؤ (تو یہ مناسب ہوگا) اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا: میں سفارش کر رہا ہوں تو اس نے عرض کی: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

### باب 31: لوگوں کے درمیان صلح کروانا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾ (النساء: 114)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ان کی اکثر باتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی ماسوائے اس کے جو صدقہ کا حکم دے یا جو نیکی کا حکم دے یا لوگوں کے درمیان صلح کروائے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (النساء: 128)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "صلح زیادہ بہتر ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ (الأنفال: 1)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾ (الحجرات: 10)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک اہل ایمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرو اور۔"

(250) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: تَعْدِلُ بَيْنَ الْأَثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي ذَاتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خَطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى

249- اخرجہ احمد (7/19601) والبخاری (1432) ومسلم (2627) وابو داؤد (5131) والترمذی (2672) والنسائی

(2555) وابن حبان (531) والقضاعي (620)

250- بخاری مسلم ابن حبان 3381 بیہقی 187/4 مشکوٰۃ 1896

الصَّلْوَةُ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَمَعْنَى "تَعْدِلُ بَيْنَهُمَا" : تُصْلِحُ بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے اور ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اگر تم دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرتے ہو تو یہ صدقہ ہے اور اگر تم کسی شخص کو اس کے جانور پر سوار ہونے میں مدد دیتے ہو تو یہ صدقہ ہے اگر تم اس کا سامان اس پر رکھو دیتے ہو تو یہ صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جس کے ذریعے چل کر تم نماز پڑھنے کے لئے جاتے ہو تو وہ صدقہ ہے اور تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاتے ہو تو یہ صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "تَعْدِلُ بَيْنَهُمَا" اس کا مطلب یہ ہے تم انصاف کے ساتھ ان کے درمیان صلح کروادو۔

(251) وَعَنْ أُمِّ كَلْثُومِ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "لَيْسَ الْكُذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ زِيَادَةٌ، قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُهُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ، تَعْنِي: الْحَرْبَ، وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثَ الرَّجُلِ أَمْرَاتِهِ، وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا .

☆☆ سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے اور بھلائی کو پھیلانے اور بھلائی کی بات کرے۔ (متفق علیہ)  
مسلم کی روایت میں یہ الفاظ اضافی ہیں: وہ بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی چیز کے بارے میں جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا سوائے تین چیزوں کے ایک جنگ دوسرا لوگوں کے درمیان صلح کروانا اور تیسرا آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ یا بیوی کا اپنے شوہر کے ساتھ (غیر مضر جھوٹ بولنا)

(252) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَيْنَ الْمُتَالِي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ؟"، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبُّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

مَعْنَى "يَسْتَوْضِعُهُ" : يَسْأَلُهُ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ بَعْضَ دَيْنِهِ . "وَيَسْتَرْفِقُهُ" : يَسْأَلُهُ الرَّفْقَ . "وَالْمُتَالِي" :

251- اخرجہ احمد (10/27340) والبخاری (2692) ومسلم (2605) وابو داؤد (4920) والترمذی (1938) والطیالسی (1656) وعبدالرزاق (20196) والبخاری (385) ابن حبان (5733) والطبرانی (282) وفي الكبير (183/25) والبيهقي (198/197/10)

252- اخرجہ البخاری (2705) ومسلم (1557) واخرجہ مطولاً واحمد (9/24459) ومالك (1309) وابن حبان (5032) والبيهقي (305/5)

الْحَالِفُ .

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اپنے دروازے پر دو آدمیوں کو بلند آواز میں ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرتے ہوئے سنا ایک شخص دوسرے سے قرض کی معافی کے لئے کہہ رہا تھا اور اس سے نرمی کا طلب گار تھا اور دوسرا یہ کہہ رہا تھا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کروں گا نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھانے والا شخص کون ہے۔ جو یہ کہہ رہا ہے وہ اچھائی نہیں کرے گا؟ اس نے عرض کی میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ! (یہ دوسرا فریق) جو چاہے گا کا وہی ہوگا۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”يَسْتَوْضِعُهُ“ اس سے مراد یہ ہے وہ اپنے کچھ قرض میں معافی کے لئے درخواست کر رہا تھا۔

”وَيَسْتَرْفِقُهُ“ اس کا مطلب یہ ہے وہ اس سے نرمی کا مطالبہ کر رہا تھا۔

”وَالْبِتَالِي“ یعنی وہ قسم اٹھانے والا شخص۔

(253) وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بِنِي عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أَنْاسٍ مَعَهُ، فَحَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلُوةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَبَسَ وَحَانَتِ الصَّلُوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تُوِّمَ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالُ الصَّلُوةَ، وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلُوةِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ التَّفَّتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ، وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَأَاهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ”أَيُّهَا النَّاسُ، مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلُوةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ؟! إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ . مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ : سُبْحَانَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ : سُبْحَانَ اللَّهِ، إِلَّا التَّفَّتَ . يَا أَبَا بَكْرٍ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِينَ أَشْرْتُ إِلَيْكَ؟“، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

معنى ”حَبَسَ“ : أَمْسَكَهُ لِيُصَلِّيَهُ .

25-بخاری کتاب الصلوٰۃ کتاب الاحکام مسلم کتاب الصلوٰۃ ابو داؤد و نسائی ایضاً فی الصلوٰۃ (اطراف للمزی) مؤطا امام مالک

(39) احمد (22915/2) دارمی (317/1) ابن ماجہ ابن حبان (226) ابن خزیمہ (853) بیہقی (246/2) عبدالرزاق

(407) طبرانی فی الکبیر (5771) الحمیدی (927) ابن الجارود (211)



﴿﴾ حضرت ابو العباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہونے والا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہیں مصروف رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے اے ابو بکر! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو مصروف ہیں اور نماز کا وقت ہو چکا ہے کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے اگر تم چاہو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لئے اقامت کہی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے کھڑے ہوئے انہوں نے تکبیر کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہہ دی اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان چلتے ہوئے تشریف لے آئے اور پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو انہوں نے توجہ کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ (کہ وہ نماز پڑھاتے رہیں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اٹھے قدموں پیچھے آگئے اور صف میں آ کر شامل ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: اے لوگو! جب نماز کے دوران تمہیں کوئی ضرورت پیش آئی تو تم نے تالیاں بجانی کیوں شروع کر دیں؟ تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے۔ جس شخص کو نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو جو بھی اس کی آواز سنے گا وہ متوجہ ہو جائے گا۔ اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو تم نے لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھائی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابن ابی قحافہ کی یہ اوقات نہیں ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی موجودگی میں لوگوں کو نماز پڑھائے۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حبس“ کا مطلب یہ ان لوگوں نے آپ کو مہمان نوازی کے لیے روک لیا تھا۔

## بَابُ فَضْلِ ضَعْفَةِ السُّلَيْبِيْنَ وَالْفُقَرَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ

### باب 32: کمزور، غریب اور عام مسلمانوں کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ

عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ (الكهف: 28)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اپنے آپ ان لوگوں کے ساتھ رکھو جو اپنے پروردگار کی صبح و شام عبادت کرتے ہیں وہ صرف اس کی رضامندی چاہتے ہیں اور تم ان سے نگاہیں نہ پھیرو۔“

(254) وَعَنْ حَارِثَةَ بِنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

يَقُولُ: ”أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّهْ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عَتَلٍ جَوَّاطٍ مُسْتَكْبِرٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الْعَتَلُ“: الْغَلِيظُ الْجَافِي . ”وَالْجَوَّاطُ“: بَفْتَحِ الْجِيمِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ وَبِالضَّاءِ الْمُعْجَمَةِ: وَهُوَ

الْجَمُوعُ الْمَنُوعُ، وَقِيلَ: الضَّحْمُ الْمُخْتَالُ فِي مِشْتِهِ، وَقِيلَ: الْقَصِيرُ الْبَطِينُ .

✧ ✧ حضرت حارث بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں ہرگز اور عاجز شخص (جنتی ہے)، اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے اور کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں ہر سرکش، نافرمان اور متکبر شخص جہنمی ہے۔  
”الْعُتْلُ“: کا مطلب سخت مزاج اور تند خو ہونا ہے۔

الْجَوَاطُ: میں جیم پر زبر پڑھی جائے گی اور واؤ پر شد پڑھی جائے گی اور اس کے بعد ”ظ“ ہے اس کا مطلب جمع کرنے والا اور روکنے والا (کنجوس) ہے۔ ایک قول کے مطابق وہ بھاری بھر کم شخص جو تکبر کے ساتھ چلے۔ اور ایک قول کے مطابق چھوٹے قد کا موٹا آدمی ہے۔

(255) وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ: ”مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا؟“، فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ. فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا؟“ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

قَوْلُهُ: ”حَرِيٌّ“ هُوَ بَفَتْحِ الْحَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ: أَيْ حَقِيقٌ .

وَقَوْلُهُ: ”شَفَعَ“ بَفَتْحِ الْفَاءِ .

✧ ✧ حضرت ابو العباس سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نے اپنے پاس موجود شخص سے دریافت کیا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کی: یہ ایک معزز آدمی ہے اللہ کی قسم! یہ اس لائق ہے اگر یہ کسی کو شادی کا پیغام بھیجے۔ تو اس کے ساتھ شادی ہو جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ایک اور شخص وہاں سے گزرا نبی اکرم ﷺ نے اسی شخص سے دریافت کیا۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ غریب مسلمان ہے اس لائق ہے اگر یہ شادی کا پیغام بھیجے تو اس کے ساتھ شادی نہ کی جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ ہو اور اگر یہ کوئی بات کہے تو اس کی بات تک نہ سنی جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس پہلے والے جیسے پوری زمین کے برابر لوگوں سے زیادہ بہتر ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”حری“ میں ”ح“ پہ زبر پڑھی جائے گی اور ”ر“ پر زبر پڑھی جائے گی اور ”ی“ پر شد پڑھی جائے گی اس کا مطلب یہ ہے وہ اس کا حقدار ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ میں شَفَعَ ”ف“ پر زبر پڑھی جائے گی۔



(256) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: فِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِي ضِعْفَاءِ النَّاسِ وَمَسَاكِينُهُمْ، فَقَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا: إِنَّكَ الْجَنَّةُ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءُ، وَإِنَّكَ النَّارُ عَذَابِي أَعَدُّ بِكَ مِنْ أَشَاءُ، وَلِكُلَيْكُمَا عَلَيَّ مَلُؤُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جنت اور جہنم نے ایک دوسرے کے ساتھ بحث شروع کی جہنم نے کہا: میرے اندر زبردست اور متکبر لوگ ہیں جنت نے کہا: میرے اندر غریب اور کمزور لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ کیا جنت تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور جہنم تم میرا عذاب ہو میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمے لازم ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(257) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلَ السَّمِينُ الْعَظِيمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک شخص موٹا تازہ اور صحت مند حالت میں قیامت کے دن آئے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن ایک مچھر جتنا بھی نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

(258) وَعَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، أَوْ شَابًا، فَفَقَدَهَا، أَوْ فَقَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَالَ عَنْهَا، أَوْ عَنْهُ، فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: "أَفَلَا كُنْتُمْ اذْنُتُمُونِي" فَكَانَتْهُمْ صَغُرًا أَمْرَهَا، أَوْ أَمْرَهُ، فَقَالَ: "ذُلُونِي عَلَى قَبْرِهِ" فَذُلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى . يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَالِحِي عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: "تَقُمُّ" هُوَ بَفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ: أَي تَكُنُّسُ. "وَالْقِمَامَةُ": الْكُنَاسَةُ، (وَإِذْنُتُمُونِي) بِمَدِّ الْهَمْزَةِ: أَي: أَعْلَمْتُمُونِي.

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ایک سیاہ فام نوجوان جھاڑو دیا کرتا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر موجود پایا آپ نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا گویا لوگوں نے اس کے معاملے کو کم حیثیت کا سمجھا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی قبر کی طرف مجھے لے چلو لوگ آپ کو اس کی قبر کے پاس لے گئے آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی پھر فرمایا یہ قبریں رہنے والوں کے لئے تاریکی سے پُر ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ میرے ان پر

256- اخرجہ مسلم (2837) واخرجہ احمد (4/11740) مطولاً

257- اخرجہ البخاری (2729) ومسلم (2785)

258- بخاری، مسلم، احمد (8642/3) ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان (3086) طیالسی (2446) بیہقی (47/4)



نماز پڑھنے کی وجہ سے ان قبروں کو ان کے لئے روشن کر دیتا ہے۔

”تَقْمُ“ کا مطلب جھاڑو دینا ہے ”الْقَمَامَهُ“: جھاڑو ”الذُّنُوبُ نِي“: تم نے مجھے بتایا۔

(259) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”رُبَّ أَشْعَثٍ أَغْبَرَ مَذْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِابْرَةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ انہی سے یہ حدیث بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بکھرے ہوئے بالوں

کے مالک، غبار آلود بالوں کے مالک اور دروازوں سے دھتکار دیئے جانے والے کچھ لوگ ایسے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔

(260) وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”قُمْتُ عَلَى بَابِ

الْجَنَّةِ، فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجِدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ . وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”وَالْجِدُّ“ : بفتح الجيم : الحظ والغنى . وَقَوْلُهُ : ”مَحْبُوسُونَ“ آى : لَمْ يُؤْذَنَ لَهُمْ بَعْدُ فِي دُخُولِ

الْجَنَّةِ .

◆◆ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں

داخل ہونے والے عام لوگ غریب تھے اور خوشحال لوگوں کو دروازے پر روک لیا گیا تھا البتہ جہنمی لوگوں کو جب جہنم کا حکم دیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت خواتین کی تھی۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والا لفظ ”وَالْجِدُّ“ کا مطلب حصہ اور بے نیازی ہے اور ”مَحْبُوسُونَ“ کا مطلب یہ

ہے انہیں جنت میں داخلے کی اجازت نہیں ملی۔

(261) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي

الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ : عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ، وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا، فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا،

فَاتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَنْصَرَفْتُ . فَلَمَّا

كَانَ مِنَ الْعَدِ اتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: آى رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَاتِي، فَلَمَّا

كَانَ مِنَ الْعَدِ اتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: آى رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَاتِي، فَقَالَتْ:

259- اخرجہ مسلم (2622)

260- اخرجہ احمد (8/21841) والبخاری (5196) ومسلم (2736) والنسائی (383) وابن حبان (7456) والطبرانی (421)

والبيهقي (193)

261- اخرجہ البخاری (1206) ومسلم (2550) حافظ کہتے ہیں: بخاری بدء الخلاق 'الخطاطم عن ابى هريره' وعن اعرج لى

واخر الصلوة مسلم و احمد عن ابو رافع سلمه عن عمران ابو هريره (فتح البارى) مسلم فى الاستيذان - اخرجہ مسلم (2413)

داہن ماجد (4128)

اللَّهُمَّ لَا تُمِتَّهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُؤْمِسَاتِ . فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرِيحًا وَعِبَادَتَهُ، وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ  
يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا، فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتُمْ لَا فِتْنَتَهُ، فَتَعَرَّضْتُ لَهُ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا، فَاتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى  
صَوْمَعَتِهِ، فَأَمَكَّتَهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَحَمَلَتْ، فَلَمَّا وَلَدَتْ، قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرِيحٍ، فَاتَوَّهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ  
وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ، وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ، فَقَالَ: مَا شَانُكُمْ؟ قَالُوا: زَنَيْتَ بِهِذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ . قَالَ: أَيْنَ  
الصَّبِيِّ؟ فَجَاؤُوا بِهِ فَقَالَ: دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ، فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ، وَقَالَ: يَا  
غَلَامُ مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: فَلَانَ الرَّاعِيَّ، فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرِيحٍ يَقْبَلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، وَقَالُوا: نَبِيُّ لَكَ  
صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ . قَالَ: لَا، أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ، فَفَعَلُوا . وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ  
رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَاِرِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا، فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ  
فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْضَعُ، فَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةَ فِي فِيهِ، فَجَعَلَ يَمْصُهَا، قَالَ: ”وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ  
وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا، وَيَقُولُونَ: زَنَيْتَ سَرَقْتِ، وَهِيَ تَقُولُ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ . فَقَالَتْ أُمُّهُ: اللَّهُمَّ لَا  
تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا، فَتَرَكَ الرِّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَهَذَا لَكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ،  
فَقَالَتْ: مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، وَمَرُّوا  
بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ: زَنَيْتَ سَرَقْتِ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ  
اجْعَلْنِي مِثْلَهَا؟ قَالَ: إِنْ ذَلِكَ الرَّجُلُ كَانَ جَبَّارًا، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ:  
زَنَيْتِ، وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ، وَلَمْ تَسْرِقِ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”وَالْمُؤْمِسَاتُ“ بِضَمِّ الْمِيمِ الْأُولَى، وَاسْكَانِ الْوَاوِ وَكَسْرِ الْمِيمِ الثَّانِيَةِ وَبِالْسِّينِ الْمُهْمَلَةِ؛ وَهُنَّ  
الزَّوَانِي . وَالْمُؤْمِسَةُ: الزَّانِيَةُ . وَقَوْلُهُ: ”دَابَّةٌ فَاِرِهَةٌ“ بِالْفَاءِ: أَي حَاذِقَةٌ نَفِيسَةٌ . ”وَالشَّارَةُ“ بِالسِّينِ  
الْمُعْجَمَةِ وَتَخْفِيفِ الرَّاءِ: وَهِيَ الْجَمَالُ الظَّاهِرُ فِي الْهَيْئَةِ وَالْمَلْبَسِ . وَمَعْنَى ”تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ“ أَي:  
حَدَّثَتِ الصَّبِيَّ وَحَدَّثَهَا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: پنگھوڑے میں صرف تین بچوں نے کلام کیا۔ ایک  
حضرت عیسیٰ بن مریم رضی اللہ عنہ نے، دوسرا جرتج (نامی عبادت گزار کے معاملے) سے متعلق بچے نے، جرتج ایک عبادت گزار شخص  
تھا۔ اس نے ایک عبادت گاہ بنائی ہوئی تھی جس میں وہ رہتا تھا۔ ایک دن اس کی والدہ اس کے پاس آئی۔ وہ اس وقت نماز  
پڑھ رہا تھا، والدہ بولی، اے جرتج! اس نے سوچا، اے میرے پروردگار! ایک طرف میری ماں ہے اور دوسری طرف نماز۔  
(میں کیا کروں؟) پھر اس نے نماز جاری رکھی۔ اس کی والدہ واپس چلی گئی۔ اگلے دن والدہ پھر اس کے پاس آئی۔ وہ اس  
وقت بھی نماز پڑھ رہا تھا۔ والدہ نے آواز دی، اے جرتج! اس نے سوچا، اے میرے پروردگار! ایک طرف میری ماں ہے اور  
دوسری طرف میری نماز (میں کیا کروں؟) لیکن اس نے نماز جاری رکھی۔ اس کی والدہ نے دعا کی، اے اللہ! تو اسے اس

وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ فاحشہ عورتوں کا سامنا نہ کر لے۔ بنی اسرائیل آپس میں جرتج اور اس کی عبادت کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ ایک بدکردار حسین و جمیل عورت نے (بنی اسرائیل سے) کہا، اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے اسے فتنے کا شکار کر سکتی ہوں۔

پھر وہ عورت جرتج کے پاس آئی لیکن جرتج نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ پھر وہ عورت اس چرواہے کے پاس آئی جو جرتج کی عبادت گاہ میں قیام پذیر تھا۔ اس عورت نے اس چرواہے کو موقع دیا۔ اس نے اس عورت کے ساتھ ناجائز تعلق قائم کیا۔ وہ عورت حاملہ ہو گئی۔ جب اس نے بچے کو جنم دیا تو یہ الزام لگایا کہ یہ جرتج کا بچہ ہے۔ لوگ جرتج کے پاس آئے اسے اس کی عبادت گاہ سے نکالا اور اس کی عبادت گاہ کو منہدم کرنے کے بعد اسے مارنا پیننا شروع کر دیا۔ جرتج نے پوچھا، تمہارا مسئلہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: تم نے اس بدکردار عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور اس نے تمہارے بچے کو جنم دیا ہے۔ جرتج نے دریافت کیا، بچہ کہاں ہے؟ وہ لوگ بچے کو لے کر آگے جرتج نے کہا: ذرا ٹھہرو! مجھے نماز پڑھنے دو۔ اس نے نماز ادا کی اور نماز فارغ ہونے کے بعد بچے کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں انگلی چھو کر دریافت کیا، اے لڑکے! تمہارا باپ کون ہے؟ بچے نے جواب دیا، فلاں چرواہا، لوگوں نے آگے بڑھ کر جرتج کو بوسہ دینا اور چھونا شروع کر دیا۔ وہ بولے، ہم آپ کے لیے ایک سونے سے بنی ہوئی عبادت گاہ تعمیر کرتے ہیں۔ جرتج نے جواب دیا: نہیں، تم مٹی سے دوبارہ عمارت بنا دو جیسے وہ پہلے تھی تو لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

(تیسرے بچے کا واقعہ یہ ہے) ایک دن وہ بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔ اس عورت کے پاس سے ایک شخص عمدہ لباس میں، عمدہ سواری پر سوار گزرا۔ اس بچے کی ماں نے دعا کی، اے اللہ! میرے اس بیٹے کو اس شخص کی مانند کر دے۔ اس بچے نے پستان کو چھوڑا اور اس شخص کی طرف دیکھا، کچھ دیر دیکھتا رہا اور پھر بولا، اے اللہ! مجھے اس کی مانند نہ کرنا۔ پھر اس بچے نے پستان کی طرف منہ کیا اور دودھ پینا شروع کر دیا۔ راوی کہتے ہیں مجھے اچھی طرح یاد ہے، نبی اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کو منہ میں ڈال کر اسے چوستے ہوئے بچے کے دودھ پینے کا واقعہ بیان کیا تھا۔

پھر اس کے پاس سے کچھ لوگ ایک لڑکی کو مارتے ہوئے گزرے وہ یہ کہہ رہے تھے، تم نے زنا کیا ہے، تم نے چوری کی ہے، اور وہ لڑکی یہ کہہ رہی تھی حسبی اللہ ونعم الوکیل (میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے) اس بچے کی ماں نے دعا کی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس لڑکی کی مانند نہ بنانا۔ اس بچے نے دودھ پینا چھوڑ کر اس لڑکی کی طرف دیکھا اور دعا کی، اے اللہ! مجھے اس کی مانند بنا۔

یہاں ان دونوں کی گفتگو شروع ہو گئی ماں بولی، پہلے ایک خوشحال شخص گزرا تو میں نے یہ دعا کی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا اور تم نے یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر یہ لوگ اس لڑکی کے ساتھ گزرے ہیں۔ یہ اسے مار پیٹ رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں تم نے زنا کیا ہے اور چوری کی ہے تو میں نے یہ دعا کی، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس لڑکی جیسا نہ بنانا تو تم نے یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے اس لڑکی جیسا بنا دے تو اس بچے نے جواب دیا: وہ شخص ایک ظالم آدمی تھا اس لیے میں نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا اور وہ لڑکی جسے لوگ یہ کہہ رہے تھے تم نے زنا کیا ہے اس نے زنا نہیں کیا ہے لوگ کہہ رہے تھے، تم نے چوری کی ہے اس نے چوری نہیں کی ہے۔ اس لیے میں نے یہ دعا کی، اے اللہ! مجھے اس جیسا



بنادے۔ (متفق علیہ) ”وَالْمُؤْمِسَاتُ“ میں پہلی میم پر پیش پھر واؤ ساکن پھر دوسری میم پر زیر اور پھر سین۔ اس سے مراد زنا کرنے والی عورتیں ہے۔ وَالْمُؤْمِسَةُ : کا مطلب زنا کرنے والی عورت۔ ”ذَابَةٌ فَارَهَةٌ“ یعنی عمدہ جانور۔ ”وَالشَّارَةُ“ اس میں شین کے بعد ”ز“ شد کے بغیر ہوگی۔ اس سے مراد ظاہری حالت اور لباس کے اعتبار سے خوبصورتی ہے۔ ”تَرَا جَعًا الْحَدِيثُ“ کا مطلب اُس عورت نے بچے کے ساتھ بات کی اور بچے نے اس عورت کے ساتھ بات کی۔

بَابُ مَلَاكْفَةِ الْيَتِيمِ وَالْبَنَاتِ وَسَائِرِ الضَّعْفَةِ وَالسَّكِينِ وَالْمُنْكَسِرِينَ وَالْإِحْسَانَ إِلَيْهِمْ وَالشَّفَقَةَ عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُّعَ مَعَهُمْ وَخَفْضَ الْجَنَاحِ لَهُمْ

باب 33: یتیم بچے بیٹیوں تمام کمزوروں، غریبوں اور عام لوگوں کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرنا ان کے اوپر احسان کرنا ان کے ساتھ شفقت کا سلوک کرنا ان کے ساتھ انکساری سے پیش آنا اور (اپنی مہربانی کے) پر ان کے لئے بچھانا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ (الحجر : 88)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اپنے پروں کو مؤمنین کے لئے بچھا لو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ

عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ (الكهف : 28)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رو کے رکھو جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں

وہ صرف اس کی رضا مندی چاہتے ہیں تم اپنی نگاہیں ان سے نہ پھیرو کہ تم دنیاوی زندگی کی زینت کا ارادہ کرو۔“

وَوَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الضحى : 9-10)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جہاں تک یتیم کا تعلق ہے تو تم اس پر غصہ نہ کرو اور جہاں تک مانگنے والے کا تعلق ہے تو تم اسے

نہ جھڑکو۔“

وَوَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالذِّينِ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ

الْمِسْكِينِ﴾ (الماعون : 6)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو قیامت کے دن کو جھٹلاتا ہے یہی وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا

ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔“

(262) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ

نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطْرُدْ هُنُوْلَاءِ لَا يَجْتَرِءُ وَنَ عَلَيْنَا، وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ. وَرَجُلٌ مِّنْ هُدَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اَسْمِيَهُمَا، فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ اَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَتْ نَفْسَهُ، فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ (الانعام: 52) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ موجود چھ افراد میں سے ایک تھا مشرکین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ان لوگوں کو پرے کر دیں یہ ہمارے پاس آنے کی جرأت نہ کریں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں میں میں بھی تھا، ابن مسعود تھے۔ ہذیل قبیلے کا ایک شخص تھا بلال تھے اور روادی تھے میں ان کا نام نہیں لوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال آیا جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ آپ کو خیال آئے آپ نے سوچا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اور تم ان لوگوں کو نہ چھوڑو جو اپنے پروردگار کی صبح و شام عبادت کرتے ہیں اور صرف اس کی رضا کے طلب گار ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(263) وَعَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَائِدِ بْنِ عَمْرِو الْمُزَنِيِّ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتَى عَلِيَّ سَلْمَانَ وَصُهَيْبَ وَبِلَالَ فِي نَفَرٍ، فَقَالُوا: مَا اَخَذْتَ سَيْوْفَ اللَّهِ مِنْ عَدُوِّ اللَّهِ مَا اَخَذَهَا، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاحْبَرَهُ، فَقَالَ: ”يَا اَبَا بَكْرٍ، لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ؟ لِيْنِ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ“ فَاتَاهُمْ فَقَالَ: يَا اِخْوَتَاهُ، اَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوا: لَا، يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا اُخِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: ”مَا اَخَذَهَا“ اَي: لَمْ تَسْتَوْفِ حَقَّهَا مِنْهُ. وَقَوْلُهُ: ”يَا اُخِي“: رُوِيَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الْخَاءِ وَتَخْفِيفِ الْيَاءِ، وَرُوِيَ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ الْخَاءِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ.

﴿﴾ حضرت ابو ہبیرہ مائد بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ جو بیعت رضوان میں شرکت کرنے والوں میں شامل ہیں بیان کرتے ہیں ابو سفیان حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سمیت کچھ افراد کے پاس آئے تو ان حضرات نے کہا: اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ تعالیٰ کے دشمن کی پکڑ نہیں کی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم لوگ قریش کے ایک بزرگ اور سردار کے بارے میں یہ بات کر رہے ہو تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو یہ بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! شاید تم نے انہیں ناراض کر دیا ہے اگر تم نے انہیں ناراض کر دیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور بولے اے میرے بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے انہوں نے کہا نہیں اے ہمارے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”مَا خَذَهَا“ کا مطلب یہ ہے اس شخص کے حوالے سے ان کی تلواروں نے اپنا حق ادا نہیں کیا۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”أَخِي“ کو ”ء“ پر زبر اور ”خ“ پر زبر کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے اور ”ی“ پر تخفیف کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے جبکہ ایک روایت کے مطابق ”ء“ پر پیش پڑھی جائے گی اور ”خ“ پر زبر پڑھی جائے گی اور ”ی“ پر شد پڑھی جائے گی۔

(264) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا“ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى، وَفَرَجَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.  
و”كَافِلُ الْيَتِيمِ“: الْقَائِمُ بِأُمُورِهِ.

♦♦ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا اور ان دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

كَافِلُ الْيَتِيمِ كَمَا مَطْلَبُ اس كِي دِكِيه بَهَال كَرْنِي وَالَا۔

(265) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لغيرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ“ وَأَشَارَ الرَّأْوِي وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لغيرِهِ“ مَعْنَاهُ: قَرِيبُهُ، أَوْ الْأَجْنَبِيُّ مِنْهُ، فَالْقَرِيبُ مِثْلُ أَنْ تَكْفُلَهُ أُمُّهُ أَوْ جَدُّهُ أَوْ أَخُوهُ أَوْ غَيْرُهُمْ مِنْ قَرَابَتِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ اپنے خاندان کا ہو یا خاندان کا نہ ہو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے راوی نے اشارہ کر کے بتایا یہ راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لغيرِهِ“ کا مطلب ہے وہ اس شخص کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو رشتہ دار کی مثال یہ ہے کہ یتیم کی ماں، دادا، بھائی یا اس کے علاوہ کوئی اور رشتہ دار اس کا کفیل ہو۔

(266) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ“

264- اخرجہ احمد (8/22883) والبخاری (5304) وفي الادب المفرد (135) و ابو داؤد (5150) والترمذی (1918) وابن حبان (460) والبيهقي (282/6)

265- اخرجہ مسلم (2983)

266- موطا مالك (1713) احمد (9122/3) بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی الدارمی (379/1) ابن حبان (3298) ابن خزيمة (2363) بيهقي (11/7)



وَالْتَمْرَتَانِ، وَلَا اللَّقْمَةَ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمَسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ : " لَيْسَ الْمَسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالْتَمْرَةُ وَالْتَمْرَتَانِ، وَلَكِنَّ الْمَسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غَنَى يُغْنِيهِ، وَلَا يَفْطَنُ بِهِ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ " .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسکین وہ شخص نہیں ہوتا جو ایک یا دو کھجوریں لے کر جائے اور ایک یا دو لقمے لے کر واپس چلا جائے، مسکین وہ شخص ہوتا ہے جو مانگنے سے بچتا ہے۔ (متفق علیہ)

☆☆ صحیحین کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: مسکین وہ شخص نہیں ہوتا جو لوگوں کے گرد چکر کاٹتا ہے اور ایک یا دو لقمے لے کر یا ایک یا دو کھجوریں لے کر واپس چلا جاتا ہے بلکہ مسکین وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس ضرورت کی چیزیں نہیں ہوتیں لیکن اس کی ضرورت کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ اسے صدقہ ہی دے دیا جائے اور وہ خود بھی کھڑا ہو کر لوگوں سے مانگتا نہیں ہے۔

(267) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" وَأَحْسَبُهُ قَالَ: "وَكَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ الَّذِي لَا يَفْطُرُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیوہ عورتوں اور محتاجوں کی مدد کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی راہ جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں میرا خیال ہے حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں، اس نفل پڑھنے والے کی مانند ہے جو مسلسل نفل پڑھتا ہے اور اس روزہ رکھنے والے کی مانند ہے جو کوئی روزہ نہیں چھوڑتا۔

(268) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا، وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهِ: "بَسَّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ" .

☆☆ انہی سے روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بُرا کھانا ویسے کا کھانا ہے جس میں اس شخص کو منع کر دیا جاتا ہے جو اس میں شریک ہوتا ہے اور جس شخص کو بلایا جاتا ہے وہ آنے سے انکار کرتا ہے اور جو شخص دعوت کو قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

267- مؤطا مالك (960) احمد (8740/3) بخاری' الادب' المفرد' مسلم' ترمذی' نسائی' ابن ماجه' ابن حبان (4245) بیہقی (283/6) نسائی (اطراف مری)

268- مالك في المؤطا (1160) احمد (9272/3) بخاری' مسلم' ابو داؤد' ابن ماجه' ابن حبان (5304) مشكل الآثار (143/4) بیہقی (261/7)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

صحیحین کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے برا کھانا ویسے کا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلا لیا جاتا ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(269) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ عَالَ جَارَيْتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ" وَضَمَّ أَصَابِعَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
"جَارَيْتَيْنِ" آئِي : بِنْتَيْنِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ دونوں بالغ ہو جائیں تو وہ قیامت کے دن جب آئے گا تو میں اور وہ اس طرح ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں کو ملا کر یہ ارشاد فرمایا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی فرماتے ہیں) دو لڑکیوں سے مراد دو بیٹیاں ہیں۔

(270) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا أَيَّاهَا فَفَقَسَمْتُهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: "مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت میرے پاس آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ اس نے مجھ سے (کھانے کے لیے) کچھ مانگا میرے پاس اس وقت صرف ایک کھجور تھی میں نے وہ اسے دیدی۔ اس نے وہ کھجور پکڑی اس کے دو ٹکڑے کئے اور دونوں بیٹیوں کو دیدیئے۔ خود اس نے کچھ نہیں کھایا پھر وہ عورت اٹھی اور اپنی بیٹیوں سمیت چلی گئی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو بیٹیوں کی ذمہ داری نصیب ہو وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے وہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے (بچاؤ کی) رکاوٹ ہو جائیں گی۔ (متفق علیہ)

(271) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْنِي مُسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَأَطَعْمْتُهَا ثَلَاثَ تَمْرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَيَّ فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطَعَمْتُهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا، فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

269-احمد (12500/4) مسلم ترمذی حاکم (7350/4) ابن ابی شیبہ (552/8) ابن حبان (447)

270-احمد (24110/9) بخاری مسلم ترمذی ابن حبان (2939) بیہقی (478/7). (جامع صغیر)

271-اخرجه مسلم (2630) والترمذی (1915)

♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک غریب عورت اپنی دو بیٹیوں کو اٹھا کر میرے پاس آئی میں نے اسے کھانے کے لئے تین کھجوریں دیں، اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دے دی اور تیسری کھجور اپنے منہ کی طرف لے جانے لگی تھی کہ اسے کھالے تو ان بیٹیوں نے وہ مانگ لی تو اس نے کھجور کے دو حصے کئے جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی اور ان دونوں میں اسے تقسیم کر دیا، مجھے یہ بات بہت اچھی لگی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا جو اس نے کی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے اس عورت کے لئے جنت کو واجب کر دیا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس عمل کی وجہ سے اس عورت کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(272) وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرِو الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أُحْرِجُ حَقَّ الضَّعِيفِينَ: الْيَتِيمَ وَالْمَرْأَةَ"  
حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

ومعنى "أُحْرِجُ": الْحَقُّ الْحَرَجُ وَهُوَ الْإِثْمُ بِمَنْ ضَيَّعَ حَقَّهُمَا، وَأُحْدِرُ مِنْ ذَلِكَ تَحْدِيرًا بَلِيغًا، وَأَزْجُرُ عَنْهُ زَجْرًا أَكِيدًا .

♦♦ حضرت ابی شریح خویلد بن عمرو الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ! میں دو کمزور لوگوں کے حق کو (ضائع کرنا) گناہ قرار دیتا ہوں۔ ایک یتیم اور دوسرا عورت۔  
یہ حدیث حسن ہے اسے امام نسائی رضی اللہ عنہ نے بہترین سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں میں اسے گناہ قرار دیتا ہوں کا مطلب ہے میں اسے حرج کے ساتھ شامل کرتا ہوں اس کا مطلب گناہ ہے۔ یعنی جو شخص ان دونوں کے حق کو ضائع کرے گا اور میں اس طریقے سے انہیں اس سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں اور زیادہ تاکید کے ساتھ اختیار کی ہدایت کرتا ہوں۔

(273) وَعَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ تَنْصُرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضَعْفَانِكُمْ"  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هَكَذَا مُرْسَلًا، فَإِنَّ مُضْعَبَ بْنَ سَعْدِ تَابِعِيٌّ، وَرَوَاهُ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ فِي صَحِيحِهِ مُتَّصِلًا عَنْ مُضْعَبٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

♦♦ حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انہیں اپنے سے کم حیثیت والوں پر فضیلت حاصل ہے اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان غریب لوگوں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

272- احمد (9672/3) نسائی فی السنن الکبریٰ باب عشرة النساء (9150/5) ابن ماجہ

273- اخرجه احمد (3/9772) والنسائی (9149) فی عشرة النساء باب (64) وابن ماجہ (2678)



اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے یہ مصعب بن سعد تابعی ہیں۔  
حافظ ابوبکر برقانی نے اپنی ”صحیح“ میں اس کو صحیح سند کے ہمراہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کیا ہے۔

(274) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”ابْغُونِي الضُّعْفَاءَ، فَإِنَّمَا تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ، بِضُعْفَائِكُمْ“  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

♦♦ حضرت ابودرداء عویمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

## بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

### باب 34: خواتین کے بارے میں نصیحت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ (النساء: 19)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ان خواتین کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو“۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَدْرُوهَا كَالْمَعْلَقَةِ وَإِنْ نُصَلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴾ (النساء: 129)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ عورتوں کے درمیان انصاف سے کام لو اور اگر تم لالچ رکھتے ہو تو مکمل طور پر ایک کی طرف مائل نہ ہو جاؤ کہ تم دوسری کو یوں ہی چھوڑ دو جیسے وہ لٹکی ہوئی ہے اور تم اصلاح سے کام لو اور تم پر ہیزگاری اختیار کرو بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے“۔

(275) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اسْتَوْصُوا

بِالنِّسَاءِ خَيْرًا؛ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلْعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، إِنْ تَرَكَتَهُ، لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ: ”الْمَرْأَةُ كَالضِّلْعِ إِنْ أَقْمَتَهَا نَسَرْتَهَا، وَإِنْ اسْتَمْتَعَتْ بِهَا، اسْتَمْتَعَتْ

27- اخرجہ احد (8/21790) و ابو داؤد (2594) و الترمذی (1702) و النسائی (3179) و الحاكم (2/2641) و ابن حبان

(4767)

27- اخرجہ البخاری (3331) و مسلم (1468)

وَفِيهَا عَوَجٌ -

وَحَى رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : "إِنَّ الْمَرَأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ، فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ، وَإِنْ ذَهَبَتْ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسَرُهَا طَلَاقُهَا".  
قَوْلُهُ : "عَوَجٌ" هُوَ بَفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْوَاوِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورتوں کی بھلائی کے بارے میں نصیحت و قبول کرو عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے۔ پسلی میں سب سے ٹیزھی اوپر والی پسلی ہوتی ہے۔ تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے اس کے حال پر رہنے دو گے تو وہ ٹیزھی رہے گی تم عورتوں کے بارے میں نصیحت کو قبول کرو۔ (مشفق علیہ)

"صحیحین" کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: عورت پسلی کی مانند ہے اگر تم اسے سیدھا کرو گے تو توڑ دو گے اور اگر تم اسے ویسے استعمال کرتے رہو۔ گے تو اس کے ذریعے فائدہ حاصل کرو گے اور اس میں ٹیزھا پن باقی رہے گا۔  
مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے وہ تمہارے لئے کسی بھی طریقے سے سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تم اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو فائدہ حاصل کرتے رہو گے اور اس میں ٹیزھا پن موجود رہے گا اور اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو تم اسے توڑ دو گے اور اس کو توڑنے سے مراد اس کو طلاق دینا ہے۔"

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "عوج" میں "ع" پر زبر پڑھی جائے گی اور "و" پر بھی زبر پڑھی جائے گی۔  
(276) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿ إِذَا انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴾ انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ، عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِي رَهْطِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ، فَوَعَّظَ فِيهِنَّ، فَقَالَ : "يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ" ثُمَّ وَعَّظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ، وَقَالَ : "لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"وَالْعَارِمُ" بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالرَّاءِ : هُوَ الشَّرِيْرُ الْمُفْسِدُ، وَقَوْلُهُ : "انْبَعَثَ"، أَيْ : قَامَ بِسُرْعَةٍ .  
♦♦ حضرت عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ نے اونٹنی کا ذکر کیا اور اس کے پاؤں کاٹنے والے کا ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
"جب انہوں نے اپنے بد بخت ترین فرد کو بھیجا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے اس اونٹنی کے لئے اس شخص کو بھیجا جو طاقتور تھا خوشحال تھا اپنے قبیلے میں باحیثیت شخص تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کا تذکرہ کیا اور ان کے بارے میں وعظ فرمایا:

276- أخرجه احمد (16222) والبخاری (3377) ومسلم (2855) والترمذی (3343) والسنائی (6/11675) وابن ماجه

(1983) والدارمی (147/2) وابن حبان (5794) والطبرانی (214/3)

”کوئی شخص اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے حالانکہ اس نے اس دن کے آخری حصے میں اس عورت کے ساتھ لیٹنا ہوتا ہے۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کے بارے میں فرمایا: کوئی شخص ایسے کام پر کیوں ہنستا ہے جو وہ خود کرتا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”عامر“ میں ”ع“ اور ”ر“ ہے جس کا مطلب شریر اور فساد کرنے والا ہے۔ اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”انبعث“ کا مطلب یہ ہے وہ شخص تیزی سے اٹھا۔

(277) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ"، أَوْ قَالَ: "غَيْرُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَقَوْلُهُ: "يَفْرَكُ" هُوَ بَفَتْحِ الْيَاءِ وَاسْكَانِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الرَّاءِ مَعْنَاهُ: يُبْغِضُ، يُقَالُ: فَرَكْتَ الْمَرَأَةَ زَوْجَهَا، وَفَرَكَهَا زَوْجَهَا، بَكَسْرِ الرَّاءِ يَفْرَكُهَا بَفَتْحِهَا: أَي أَبْغَضَهَا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مومن کسی مومن عورت کو ناپسندیدہ نہ کہے کیونکہ اگر اس کی شکل پسند نہیں آئے گی تو کوئی دوسری چیز پسند آ جائے گی۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”یفرک“ میں ”ی“ پر زبر پڑھی جائے گی اور ”ف“ کو ساکن پڑھا جائے گی اور ”ر“ پر زبر پڑھی جائے گی اس کا مطلب یہ ہے ناپسند کرے جیسا کہ کہا جاتا ہے فَرَكْتَ الْمَرَأَةَ زَوْجَهَا وَفَرَكَهَا زَوْجَهَا (یعنی عورت نے اپنے شوہر کو ناپسند کیا اور اس کے شوہر نے اس کو ناپسند کیا) اس کو ”ر“ پر زبر کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے اور زیر کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے یعنی اس نے اسے ناپسند کیا باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(278) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَصِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى، وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ وَوَعَّظَ، ثُمَّ قَالَ: "أَلَا وَاسْتَوْصُوا

بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ، فَإِنْ

فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ، فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا؛ أَلَا

إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا؛ فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ،

وَلَا يَأْذَنَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ؛ أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَوَانٌ" أَي: أَسِيرَاتٌ جَمْعُ عَانِيَةٍ، بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ، وَهِيَ الْأَسِيرَةُ،

وَالْعَانِي: الْأَسِيرُ. شَبَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَأَةَ فِي دُخُولِهَا تَحْتَ حُكْمِ الزَّوْجِ بِالْأَسِيرِ

277- اخرجہ مسلم (1469)

278- اخرجہ الترمذی (1166) وابن ماجہ (1851)



”وَالضَّرْبُ الْمَبْرَحُ“ : هُوَ الشَّاقُّ الشَّدِيدُ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا“ أَيْ : لَا تَطْلُبُوا طَرِيقًا تَحْتَجُّونَ بِهِ عَلَيْهِنَّ وَتُؤْذُونَهُنَّ بِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

حضرت عمرو بن احوص شہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! عورتوں کے بارے میں بھلائی کی نصیحت کو قبول کرو وہ تمہاری قیدی ہیں تم ان کے حوالے سے صرف اسی بات کے مالک ہو کر اگر وہ واضح گناہ کا ارتکاب کریں اگر وہ ایسا کریں تو ان کے بستر الگ کر دو اور انہیں مارو لیکن زیادتی نہ کرو اگر وہ تمہاری پیروی کریں تو ان کے خلاف راستہ تلاش نہ کرو خبردار! تمہارا تمہاری بیویوں پر حق ہے اور تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے وہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے گھروں میں اس شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور ان کا تم پر حق یہ ہے تم ان کے لباس اور کھانے میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”عوان“ کا مطلب قیدی ہے یہ لفظ ”عانیات“ کی جمع ہے جس میں ”ع“ ہے اور اس سے مراد قیدی عورت ہے ”عانی“ قیدی کو کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے شوہر کے حکم کے تحت آنے کے حوالے سے عورت کو قیدی سے مشابہہ قرار دیا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”الضرب المبرح“ کا مطلب شدید پٹائی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم ان کے خلاف راستہ تلاش نہ کرو یعنی کوئی ایسا راستہ تلاش نہ کرو جس کے ذریعے تم ان کے خلاف کوئی ثبوت حاصل کر سکو اور انہیں اذیت پہنچاؤ۔

(279) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: ”أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبَ الْوَجْهَ، وَلَا تُقْبِحَ، وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ“

حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: مَعْنَى ”لَا تُقْبِحَ“ أَيْ: لَا تَقُلْ: قَبْحَكَ اللَّهُ .

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی ایک شخص کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ہے جب تم خود کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ اور جب تم خود لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ اور تم اس کے چہرے پر نہ مارو اور اسے بددعا نہ دو اور گھر کے اندر کے علاوہ اس کے ساتھ لا تعلقی اختیار نہ کرو۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے امام نووی فرماتے ہیں لا تقبح کا مطلب یہ ہے تم کبھی یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قبیح کر دے۔

(280) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الْكَمَلُ

الْمُؤْمِنِينَ اِيْمَانًا اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ“  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل مومن وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہے اور تم میں وہ لوگ بہتر ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہوں۔  
اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(281) وَعَنْ اِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تَضْرِبُوا اِمَاءَ اللَّهِ“ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذَيْرُنَ النِّسَاءَ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ، فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ، فَاطَافَ بِالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً كَثِيرًا يَشْكُونَ اَزْوَاجِهِنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَقَدْ اَطَافَ بِالِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ نِسَاءً كَثِيرًا يَشْكُونَ اَزْوَاجِهِنَّ لَيْسَ اَوْلٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

قَوْلُهُ: ”ذَيْرُنَ“ هُوَ بَدَالٌ مُعْجَمَةٌ مَفْتُوحَةٌ، ثُمَّ هَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ، ثُمَّ رَاءٌ سَاكِنَةٌ، ثُمَّ نُونٌ، اَيُّ اجْتِرَانٌ، قَوْلُهُ: ”اَطَافَ“ اَيُّ: اَحَاطَ .

✧✧ حضرت ایاس عبداللہ بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کنیروں کو نہ مارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی عورتیں اپنے شوہروں کے سامنے دلیر ہو گئی ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مارنے کی رخصت عطا کی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس عورتیں آنا شروع ہو گئیں وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محمد کے گھر والوں کے پاس بہت سی خواتین آرہی ہیں جو اپنے شوہروں کی شکایت کرتی ہیں۔ یہ لوگ اچھے نہیں ہیں (جو اپنی بیویوں کو مارتے ہیں۔)  
اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لفظ ذیرن اس میں ”ذ“ استعمال ہوا ہے جس پر زبر پڑھی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد ”ء“ ہے جس پر زبر پڑھی گئی ہے پھر اس کے بعد ”ر“ ہے جو ساکن پڑھی جائے گی پھر اس کے بعد ”ن“ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے وہ دلیر ہو گئیں ہیں۔ لفظ ”اطاف“ کا مطلب یہ ہے انہوں نے گھیر لیا۔

(282) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

280- ترمذی، ابن حبان (479) ابن ماجہ، ابو داؤد، احمد (7406/3) عبدالرزاق، طبرانی، حاکم، ج 2، دارمی 2

281- ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، عبدالرزاق، (17945)، ابن حبان (4189)، طبرانی (784)، حاکم (2765/2) دارمی

(137/2) بیہقی (304/7)

282- مسلم، احمد، نسائی

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عبداللہ بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا سامان ہے اور اس سامان کا بہترین حصہ نیک عورت ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

### باب 35: شوہر کا عورت پر کیا حق ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ﴾ (النساء: 34)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مرد عورتوں کے نگران ہیں اس وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اس لئے کہ وہ اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں تو جو عورت نیک ہو ادب کرنے والی ہو خاوند کی غیر موجودگی میں حفاظت کرنے والی ہو اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے جو حفاظت کا حکم دیا ہے۔“

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَمِنْهَا حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ السَّابِقُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ .

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس بارے میں حضرت عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

(283) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ، فَبَاتَ غَضَبَانَ عَلَيْهَا، لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: "إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعْنَتُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ" .  
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْتِيهِ عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاحِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا" .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے وہ اس کے پاس نہ جائے اور وہ شخص رات بھر اس سے ناراض رہے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (متفق علیہ)

دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب کوئی عورت رات بھر اپنے شوہر کے بستر سے الگ رہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر آنے کیلئے کہے اور وہ عورت انکار کر دے تو جو ذات آسمان میں ہے وہ اس



عورت سے اس وقت تک ناراض رہتی ہے جب تک اس کا شوہر اس سے راضی نہیں ہو جاتا۔  
**(284)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيضًا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں نفلی روزہ رکھے البتہ اپنے شوہر کی اجازت سے روزہ رکھ سکتی ہے اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر کسی شخص کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت دے۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

**(285)** وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ : وَالْأَمِيرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر شخص سے اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا حاکم نگران ہے آدمی گھر والوں کے بارے میں نگران ہے عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگرانی ہے تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کا حساب لیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

**(286)** وَعَنْ أَبِي عَلِيٍّ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَاتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ" .  
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" .

✧✧ حضرت ابو علی طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کوئی شخص اپنی حاجت کے لئے اپنی بیوی کو بلائے تو وہ آجائے اگرچہ وہ تندور پر (روٹیاں کیوں نہ پکا رہی ہو)  
 اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**(287)** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "لَوْ كُنْتُ امْرَأًا

284- اخرجہ احمد (2/4495) والبخاری (893) ومسلم (1829) وابو داؤد (2928) والعزمی (1795) وابن حبان (4489) والبیہقی (287/6)

285- اخرجہ الترمذی (1160) والنسائی (5/8971) فی عشرة النساء باب (21) وابن حبان (4165) والطبرانی (8235) واحد (5/16288) والبیہقی (294/7) والطیالسی (1097)

286- ترمذی فی النکاح، نسائی الکبریٰ، باب عشرة النساء (الاطراف للزمی) ابن حبان (4165) طبرانی (8253) احمد (16288/5) بیہقی (294/7) طیالسی (1097)

أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لِأَمْرَتِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا“  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، میں نے کسی کو دوسرے کو سجدہ کرنے کی ہدایت دینا ہوتی تو میں عورت کو یہ ہدایت کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اس حدیث میں امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(288) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَيُّمَا امْرَأَةٍ

مَاتَتْ، وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ“

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

♦♦ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی عورت فوت ہو جائے اور اس کا

شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے: وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(289) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا تُؤْذِي امْرَأَةً

زَوْجِهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتِلِكِ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ

يُفَارِقَكَ إِنِّي“

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

♦♦ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو اذیت

نہیں دیتی مگر یہ کہ اس شخص کی حور عین بیوی یہ کہتی ہے تم اسے اذیت نہ دو اللہ تعالیٰ تمہیں رسوا کرے بے شک یہ تمہارے پاس

کچھ عرصے کے لئے ہے عنقریب یہ تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(290) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَا تَرَكَتُ

بَعْدِي فِتْنَةٌ هِيَ أَضْرُّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

287- اخرجہ الترمذی (1162) وابن حبان (4162) والبيهقي (291/7) حاكم في الاستدراك من حديث بريرة ابن

حبان (4162) وله شاهد في البزاة من حديث عبد الله بن بريرة شاهد آخر حديث انس عند احمد والنسائي شاهد عند احمد وغيره

من حديث معاذ بن جبل رضي الله عنه

288- ترمذی ابن ماجہ شاهد عند ابن حبان 6163 من ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ شاهد آخر عند احمد (261/1) من

حديث عبد الرحمن بن عوف وله شاهد آخر عند البزاة وابي نعيم في الحلية (308/6) من حديث انس باسناد فيه فقال

فالحديث حسن لشواهد

289- اخرجہ احمد (22162) والترمذی (1177) وابن ماجہ (2015)

﴿﴾ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اپنے بعد مردوں کے لئے ایسی کوئی آزمائش نہیں چھوڑ رہا جو مردوں کے لیے عورتوں (کی آزمائش) سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

## بَابُ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

### باب 36: گھر والوں پر خرچ کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ (البقرة: 233)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جس کا بچہ ہو ان عورتوں کے کھانے پینے کا اور کپڑوں کا خرچ مناسب طریقے سے اس کے ذمے ہوگا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا ﴾

(الطلاق: 7)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جس شخص کے پاس گنجائش موجود ہو وہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور جس شخص کا رزق تنگ ہو وہ اس میں سے خرچ کرے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اسی بات کا پابند کرتا ہے جو اس نے اسے عطا کیا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ﴾ (سبا: 39)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔“

(291) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ،

أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی

راہ میں خرچ کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام آزاد کرنے کے لئے استعمال کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم کسی غریب پر خرچ کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ اجر والا وہ دینار ہے جسے تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو۔

290-احمد (8/21805) بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان (5967) عبد الرزاق (20608) طبرانی (417-419)

مہقی (91/7)

291-اخرجه مسلم (995)



اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(292) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، وَيُقَالُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَوْبَانَ بْنِ بُجْدَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ: دِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک روایت کے مطابق حضرت ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجد رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک آزاد کردہ غلام ہے۔ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جو دینار خرچ کرتا ہے اس میں سے افضل وہ دینار ہے جو وہ اپنے گھروں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(293) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ لِي أَجْرٌ فِي نَبِيِّ أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ بِتَارِكِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ نَبِيُّي؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، لَكَ أَجْرٌ مِمَّا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا ابوسلمہ کے بچوں کے بارے میں مجھے کوئی اجر ملے گا اگر میں ان پر کچھ خرچ کروں؟ میں انہیں ایسے نہیں چھوڑ سکتی کیونکہ وہ میرے بھی بچے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم ان پر جو خرچ کرو گی اس کا تمہیں اجر ملے گا۔

(294) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ الَّذِي قَدَّمْنَاهُ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ فِي بَابِ النَّبِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: "وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي أَمْرَاتِكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں یہ بیان کرتے ہیں جسے ہم اس کتاب کے آغاز میں نیت کے بیان میں نقل کر چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو کچھ ڈالو گے۔ (اس کا بھی اجر ملے گا)۔ (متفق علیہ)

(295) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

292- اخرجہ مسلم (994) والترمذی (1966) وابن ماجہ (2760)

293- احمد (26571/10) بخاری، مسلم، ابن حبان (4246) طبرانی (796/23) بیہقی (478/7)

294- مؤطا، مالك، احمد (1524/1) بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، الادب المفرد للبخاری، ابو یعلیٰ

(834) ابن حبان (4249) ابن الجارود (947) عبدالرزاق (16357) الطہالسی (195) بیہقی (268/6) الدارمی (3196)

مشکوٰۃ (1459)

﴿﴾ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جب کوئی شخص اپنی بیوی پر کچھ خرچ کرتا ہے اور اس کے ذریعے ثواب کا امیدوار ہوتا ہے تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہوگا۔ (متفق علیہ)

(296) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقْوَتْ"  
حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ .

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ بِمَعْنَاهُ، قَالَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوَّتَهُ" .

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کے گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے، وہ اپنے زیر کفالت لوگوں کے حقوق کو ضائع کر دے۔  
یہ حدیث "صحیح" ہے اسے امام ابو داؤد اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔  
امام مسلم نے اپنی "صحیح" میں اسی مضمون کی ایک روایت نقل کی ہے۔

"آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے زیر کفالت سے (خرچ) روک لے۔"

(297) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو مزید مال عطا کر اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! مال نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔ (متفق علیہ)

(298) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعْفَهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تمہارے زیر کفالت ہوں ان سے خرچ کا آغاز کرو اور سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو خوشحالی کے عالم میں دیا جائے اور جو شخص مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے مانگنے سے بچائے گا جو شخص بے نیازی کا طلب گار ہوگا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

295-احمد (17081/6) بخاری، الادب المفرد 749، مسلم، ترمذی، نسائی (2544) الکبریٰ (323) ابن حبان (4239)

دارمی (284/2) طبرانی الکبیر (522/17) بیہقی (178/5)

296-احمد (2/6505) ابو داؤد، حاکم فی الزکوٰۃ (2/1515)

297-بخاری، مسلم، احمد 5060/3 ابن حبان (3333)

298-اخرجه البخاری (1442) ومسلم (1010) واحمد (3/8060) وابن حبان (3333)

## بَابُ الْإِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَمِنَ الْجَيِّدِ

### باب 37: جو چیز پسند ہو اور جو اچھی ہو اسے خرچ کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ﴾ (آل عمران: 92)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا

الْحَبِيبَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ ﴾ (البقرة: 267)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم نے جو پاکیزہ چیز کمائی ہے اس میں سے خرچ کرو اور جو ہم نے زمین میں

سے تمہارے لئے نکالی ہے (اس میں سے خرچ کرو) اور اس میں سے خام چیز کا ارادہ نہ کرو کہ تم اسے خرچ کر دو۔“

(299) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا

مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءُ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا

مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

أَنْزَلَ عَلَيْكَ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرَحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ

تَعَالَى، أَرْجُو بَرَّهَا، وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى، فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”بَخِ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي

الْأَقْرَبِينَ“، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ، وَبَنِي عَمِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَالٌ رَابِحٌ“، رُوِيَ فِي الصَّحِيحِ ”رَابِحٌ“ وَ”رَابِحٌ“ بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ

وَبِالْيَاءِ الْمُشْتَاةِ، أَيْ: رَابِحٌ عَلَيْكَ نَفْعُهُ، وَ”بَيْرَحَاءُ“: حَدِيثُ نَخْلٍ، وَرُوِيَ بِكُسْرِ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں کھجوروں کے باغات کے اعتبار سے سب

سے زیادہ مالدار تھے ان کے نزدیک ان کا سب سے زیادہ پسندیدہ باغ ”بیرجاء“ تھا جو مسجد کے سامنے تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس

میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا بیٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل

ہوئی۔

”تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے“



تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل کی ہے۔

”تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہو۔“

میرے نزدیک میرا پسندیدہ ترین مال ”بیرحاء“ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ ہے میں اس کے اجر و ثواب کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امیدوار ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جیسے مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بہت بہترین مال ہے یہ بہت بہترین مال ہے تم نے جو کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرا خیال ہے تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے دو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسا ہی کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے قریبی رشتہ داروں اپنے چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (متفق علیہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”مَالٌ رَّابِعٌ“ اسے ”صحیح“ میں روایت کیا گیا ہے اور اسے ”رَابِعٌ“ کے طور پر بھی روایت کیا گیا ہے یعنی اس کا فائدہ تمہیں حاصل ہوگا یا اس کا فائدہ تمہیں راحت پہنچائے گا۔

”بیرحاء“ یہ ایک کھجوروں کے باغ کا نام ہے اس میں ”ب“ کے اوپر زیر بھی روایت کی گئی ہے اور زیر بھی روایت کی گئی ہے۔

بَابُ وُجُوبِ أَمْرِ أَهْلِهِ وَأَوْلَادِهِ الْمُبْتَازِينَ وَسَائِرَ مَنْ فِي رِعِيَّتِهِ بِطَاعَةِ اللَّهِ تَعَالَى

وَنَهْيِهِمْ عَنِ الْمُخَالَفَةِ وَتَأْدِيبِهِمْ وَمَنْعِهِمْ مِّنْ ارْتِكَابِ مَنْهِيٍّ عِنْدَهُ

باب 38: اپنے گھر والوں کو اور اولاد کو جو تمیز کر سکتے ہوں اور جو بھی شخص آدمی کی زیر نگرانی ہو

اسے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دینا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت سے منع

کرنے اور انہیں ادب سکھانے اور انہیں گناہوں کے ارتکاب سے روکنے کا واجب ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (ظہ: 132)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کی پابندی کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ (التحریم: 6)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔“

(300) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمْرٍ

300-بخاری فی الجہاد، الزکوٰۃ، مسلم فی الزکوٰۃ والنسائی فی السیر، احمد (9319) الطیالسی (24/2) الدارمی (386/1) ابن

حبان (96-95-3294) عبد الرزاق (6940) بیہقی (29/7)

الصَّدَقَةَ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْخُ كَيْخُ إِرْمٍ بِهَا، أَمَا عَلِمْتَ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّاقَةَ!" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ: "أَنَا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ".

وَقَوْلُهُ: "كَيْخُ كَيْخُ" يُقَالُ: يَأْسُكُنُ الْخَاءِ،

وَيُقَالُ: بِكَسْرِهَا مَعَ التَّنْوِينِ وَهِيَ كَلِمَةٌ زَجْرٌ لِلصَّبِيِّ عَنِ الْمُسْتَقْدَرَاتِ، وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَبِيًّا .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑی وہ اپنے منہ میں ڈالنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تھوک دو اسے تھوک دو اسے پھینک دو کیا تم نہیں جانتے ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔"

لفظ "کے کے کے" میں "خ" کو ساکن پڑھا جاتا ہے۔

یہ بچوں کو گندی چیزوں سے روکنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس وقت بچے تھے۔

(301) وَعَنْ أَبِي حَفْصِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ رَبِيبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي

الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا غُلَامُ، سَمِ اللَّهُ تَعَالَى، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا

يَلِيكَ" فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"وَتَطِيشُ": تَدْوُرُ فِي نَوَاحِي الصَّحْفَةِ .

♦♦ حضرت ابو حفص رضی اللہ عنہ عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالاسد جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوتیلے بیٹے ہیں بیان کرتے ہیں

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر پرورش بچہ تھا۔ میرا ہاتھ پیالے میں (ہر طرف) گردش کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس کے بعد میرا کھانے کا طریقہ یہی رہا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) لفظ "تطیش" کا مطلب پیالے کے کناروں میں گردش کرنا ہے۔

(302) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْنُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْنُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ

301- بخاری و مسلم فی الاطعمہ نسانی فی البحارہ ابن ماجہ فی الاطعمہ اور "سم الله وكل مملئك کے الفاظ ابو داؤد نے الولیہ میں نقل

کے۔ (احمد 5/16334 ابن حبان 5215)

302- احمد 2/4495 بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی ابن حبان 4490189 بیہقی 287/6

وَمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، حاکم نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، آدمی اپنے گھر والوں کے بارے میں نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگرانی ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، خادم آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا، تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(303) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا، وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ“

حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

♦♦ حضرت عمرو بن شعيب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں اور نہ پڑھنے پر ان کی پٹائی کرو جب وہ دس برس کے ہوں اور ان کے بستر الگ کر دو۔

یہ حدیث حسن ہے اور اسے امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے حسن سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

(304) وَعَنْ أَبِي ثُرَيَّةَ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ لِسَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ“

حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“

وَلَفْظُ أَبِي دَاوُدَ: ”مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعِ سِنِينَ“ .

♦♦ حضرت ابو ثریبہ سبرہ بن معبد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بچے کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کی تعلیم دو اور (نماز نہ پڑھنے کی) صورت میں دس برس کی عمر میں اس کی پٹائی کرو۔

یہ حدیث حسن ہے امام ابو داؤد کے الفاظ یہ ہیں ”بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات برس کا ہو جائے۔“

303- ابو داؤد، باسناد حسن، احمد 2/6701/ المستدرک

304- ابو داؤد، ترمذی، احمد، ج 8/5339 (الدارمی) 1431، حاکم ج 1/831، طحاوی 2566، ابن ابی شیبہ 247/1،

دارقطنی 230/1، بیہقی 14/2



## بَابُ حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِيَّةِ بِهِ

### باب 39: پڑوسی کا حق اور اس بارے میں تلقین

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء : 36)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ، قریبی رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں کے ساتھ، غریبوں کے ساتھ اور پڑوسیوں کے ساتھ اور دور کے پڑوسی کے ساتھ اور کروٹ کے ساتھی (یعنی شریک سفر) کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہو (ان سب کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ)۔“

(305) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
”مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جبرائیل مجھے پڑوسی (حقوق کا خیال رکھنے) کے بارے میں اتنی تلقین کرتے رہے، میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اسے وارث قرار دے دیں گے۔

(306) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”يَا آبَا ذَرٍّ، إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً، فَأَكْثِرْ مَائِهَا، وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ : إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي : ”إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَ هَا، ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتِ مَنْ جِيرَانَكَ، فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ“ .

♦♦ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے ابو ذر! جب تم شور باپکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

انہی سے ایک روایت میں یہ منقول ہے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تلقین کی تھی جب تم شور باپکاؤ تو تم پانی زیادہ کر دو اور پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھر کو دیکھو اور اس میں سے اسے مناسب طور پر بھجوادو۔

(307) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ،

305- بحاری و مسلم احمد 26072/10 ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ 545/8 ابن حبان 511 الادب المفرد للبخاری

101 ابو داؤد بیہقی 275/1

306- اخرجه مسلم (142/2625) والترمذی (1832) وابن ماجہ (2362)

307- بخاری باب الادب مسلم کتاب الايمان احمد 7883.3

وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهُ لَا يُؤْمِنُ! قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ!" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
 وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ".  
 "البَوَائِقُ": الْغَوَائِلُ وَالشُّرُورُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا عرض کی گئی کون یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "البوائق" کا مطلب "خباثت" اور "شرارت" ہے۔

(308) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةَ لِحَارَتِهَا وَلَوْ فَرِسِنَ شَاةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے مومن خواتین! تم میں سے کوئی ایک بھی اپنی پڑوسن سے آنے والی کسی چیز کو حقیر نہ سمجھو خواہ وہ بکری کا ایک پایہ ہو۔ (متفق علیہ)

(309) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَةً أَنْ يَغْرَزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ"، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ! وَاللّٰهُ لَا رَمِينَ بَهَا بَيْنَ اِكْتَاْفِكُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
 رُوِيَ "خَشَبَهُ" بِالْإِضَافَةِ وَالْجَمْعِ . وَرُوِيَ "خَشَبَةً" بِالتَّنْوِينِ عَلَى الْإِفْرَادِ . وَقَوْلُهُ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ: يَعْنِي عَنْ هَذِهِ السُّنَّةِ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اس بات سے منع نہ کرے کہ وہ اس کی دیوار میں شہتیر گاڑ لے۔

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم اس حکم سے اعراض کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس وجہ سے تمہارے کندھوں کے درمیان تمہاری پٹائی کر دوں گا۔ (متفق علیہ)

"خَشَبَهُ" اس لفظ کو جمع کی شکل میں اضافت کے ہمراہ بھی روایت کیا گیا ہے اور تنوین کے ساتھ مفرد کے طور پر بھی روایت کیا گیا ہے۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا) مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ: یعنی اس سنت سے۔ (اعراض کرتے ہو)۔  
 (310) وَعَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا

308- اخرجہ البخاری (2566) و مسلم (1030) والترمذی (2131)

309- بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حیددی، 1076، ابن حبان، 515، بیہقی، 68/6، احد، 7706/3، موطا مالک

310- بخاری کتاب الايمان (6018)، مسلم (47)، احد، 762، ابن ابی شیبہ، 546/8، ابن حبان، 506، ابن مندہ، 300

يُؤَذِّجَارُهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقْلُ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُتًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان نوازی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(311) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقْلُ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُتًا“  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهَذَا اللَّفْظِ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ .

☆☆ حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔ اسے امام مسلم نے ان الفاظ میں روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

(312) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَاِلَى أَيِّهِمَا أَهْدِي؟ قَالَ: ”إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان دونوں میں سے کس کو تحفہ بھیجوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے زیادہ قریب ہو۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(313) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے

311- بخاری کتاب الادب احمد 27231/10 ترمذی مسلم کتاب الايمان ابو داؤد حاکم 164/4 ابن حبان 5287  
بیہقی 68/5 موطا مالک 1748

312- اخرجہ البخاری (6019)، مالک فی الموطا (1748) واحمد (1/27231) و مسلم (48) و ابو داؤد (3748) والحاکم  
(164/4) و ابن حبان (5287) والبیہقی (68/5)

313- ترمذی احمد 6577/2 حاکم 7295/4 الفرد للبخاری 115 ابن حبان 518 دارمی 215/2



بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ

باب 40: والدین کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء: 36)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ اچھائی کرو اور قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور غریبوں کے ساتھ قریب کے پڑوسی کے ساتھ دور کے پڑوسی کے ساتھ اس کے ساتھ والے کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہو اس کے ساتھ (سب کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ)۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ (النساء: 1)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ﴾ (الرعد: 21)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ (العنكبوت: 8)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں اچھائی کا حکم دیا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : وَقَضَىٰ رَبِّيكَ إِلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ إِمَّا يَبُلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٍ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۖ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلِيلِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے تم صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو ان میں سے کوئی ایک یا وہ دونوں جب تمہارے سامنے بڑی عمر کو پہنچ جائیں تو تم ان سے آف نہ کہو اور انہیں جھڑکو نہیں اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو ان کے سامنے رحمت کے ساتھ عاجزی کے پروں کو بچھا دو اور یہ دعا کرو اے میرے پروردگار! ان دونوں پر اسی طرح رحم کر جیسے ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی تھی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ﴾

(لقمان : 14)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کی ہے اس کی ماں نے کئی طرح کی کمزوریوں کے عالم میں حمل کے دوران اس کا خیال رکھا اور دو سال تک اسے دودھ پلایا اس لئے تاکہ تم میرے شکر گزار بنو اور اپنے والدین کے شکر گزار بنو۔“

(314) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: ”الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا“، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ”بِرُّ الْوَالِدَيْنِ“، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ”الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◆◆ حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو وقت پر ادا کرنا، میں نے عرض کی: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: جہاد کرنا۔

(315) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَجْزِي وُلْدًا وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا، فَيَشْتَرِيهِ فَيُعْتِقَهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا ماسوائے اس کے کہ وہ باپ کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔

(316) وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ صَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

(317) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا

314- اخرجہ البخاری (527) د مسلم (85) والترمذی (173) والنسائی (609)

315- اخرجہ مسلم (1510) والبو داؤد (5137) والترمذی (1906) وابن ماجہ (3657)

316- احمد 7630/2 ابن ابی شیبہ 546/8 بخاری و مسلم ابن حبان 506 ابن مندہ 301

فَرَعٌ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَقَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكَ لَكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد: 22-23) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ :

فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "مَنْ وَصَلَكَ، وَصَلْتَهُ، وَمَنْ قَطَعَكَ، قَطَعْتَهُ" .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا اور اس سے فارغ ہو گیا تو رحم کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: لا تعلق سے تیری پناہ میں آنے کے لئے یہی مناسب مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ٹھیک ہے کیا تم اس بات سے راضی ہو جو تمہیں ملائے میں اُسے ملاؤں اور جو تمہیں کاٹ دے میں اسے کاٹ دوں تو رحم نے عرض کی۔ جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں یہ مل گیا (یعنی ایسا ہی ہوگا) پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔

"کیا عنقریب اگر تم حکمران بن گئے۔ تم لوگ زمین میں فساد کرو گے اور رشتے داری کے حقوق کو پامال کرو گے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور انہیں گونگا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔"

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو تمہیں ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تمہیں کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔"

(318) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: "أُمَّكَ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "أُمَّكَ"، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "أُمَّكَ"، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "أَبُوكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: "أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ" .

"وَالصُّحَابَةُ" بِمَعْنَى: الصُّحْبَةِ . وَقَوْلُهُ: "ثُمَّ أَبَاكَ" هَكَذَا هُوَ مَنْصُوبٌ بِفِعْلِ مَحْذُوفٍ، أَيْ: ثُمَّ بَرَّ أَبَاكَ . وَفِي رِوَايَةٍ: "ثُمَّ أَبُوكَ"، وَهَذَا وَاضِحٌ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرے اچھے سلوک کا زیادہ حقدار کون ہے یا رسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ اس نے دریافت کیا پھر کون ہے آپ نے فرمایا: تمہاری والدہ۔ اس نے دریافت کیا پھر کون ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ اس

317- اخرجہ البخاری (4830) و مسلم (2554) و ابو داؤد (1696)

318- احد 8352/3 بخاری (5971) مسلم (2548) ابن ماجہ (2706)



نے دریافت کیا پھر کون ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا والد۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یا رسول اللہ ﷺ اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری والدہ، پھر تمہاری والدہ، پھر تمہاری والدہ، پھر تمہارا والد۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی عزیز!

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ صحابہ کا مطلب صحبت (یعنی ساتھ) ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”پھر تمہارا باپ“ اس کو منسوب پڑھا گیا ہے یعنی پھر تم اپنے باپ کے ساتھ۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”ثم ابوك“ یہ الفاظ زیادہ واضح ہیں۔

(319) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، مزید خاک آلود ہو، مزید خاک آلود ہو۔ (یعنی وہ بار بار ذلت و رسوائی کا شکار ہو) عرض کی گئی، یا رسول اللہ! کون؟ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے والدین کو بڑھاپے کے عالم میں پائے، ان میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو (اور پھر ان کی خدمت کی بدولت) جنت میں داخل نہ ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(320) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي قَرَابَةَ أَصْلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِينُونَ إِلَيَّ، وَأَحْلَمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ: ”لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، لَكَ أَلْمَا تُسْفَهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَتُسْفَهُمُ” بِضَمِّ التَّاءِ وَكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَتَشْدِيدِ الْفَاءِ، ”وَالْمَلُّ“ بِفَتْحِ الْمِيمِ، وَتَشْدِيدِ اللَّامِ وَهُوَ الرَّمَادُ الْحَارُّ: أَي كَأَنَّهَا تُطْعِمُهُمُ الرَّمَادَ الْحَارَّ، وَهُوَ تَشْبِيهُ لِمَا يُلْحَقُهُمْ مِنَ الْإِثْمِ بِمَا يُلْحَقُ الْكَلَّ الرَّمَادِ الْحَارِّ مِنَ الْأَلَمِ، وَلَا شَيْءَ عَلَى هَذَا الْمُحْسِنِ إِلَيْهِمْ، لَكِنْ يَنَالُهُمْ إِثْمٌ عَظِيمٌ بِتَقْصِيرِهِمْ فِي حَقِّهِ، وَإِذْخَالِهِمْ الْأَذَى عَلَيْهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن کے ساتھ میں تعلق برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو وہ اسے توڑ دیتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ تحمل سے پیش آتا ہوں، وہ میرے ساتھ جاہلانہ رویہ کرتے ہیں۔ (مجھے کیا کرنا چاہیے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جیسے تم نے بتایا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو تم انہیں جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور تم جب تک ایسا کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار تمہیں نصیب رہے گا۔

وَتُسْفَهُمُ“ اس لفظ میں ت پر پیش س پر ز اور ث پر شد پڑھی جائے گی۔

319- اخرجه مسلم (2551)

320- اخرجه مسلم (2558)

”وَالْمَلِّ“ اس میں میم پر زبر اور لام پر شد پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب گرم رکھ ہے۔ اس کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی ہے کیونکہ ان لوگوں کو اسی طرح گناہ ہوگا جیسے گرم رکھ کھانے والے کو تکلیف ہوتی ہے اور ان کے ساتھ اچھائی کرنے والے اس شخص کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ البتہ ان لوگوں کو اس شخص کے حق میں کمی کی وجہ سے عظیم گناہ ہوگا اور اس شخص کو تکلیف دہ صورتحال میں مبتلا کرنے کی وجہ (گناہ) ہوگا۔

(321) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَمَعْنَى ”يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ“، أَيْ : يُؤَخَّرَ لَهُ فِي أَجَلِهِ وَعُمْرِهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کی خواہش رکھتا ہو کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی عمر طویل ہو تو اسے رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ“ سے مراد یہ ہے اس کی موت میں تاخیر ہو جاتی ہے اور اس کی عمر لمبی ہو جاتی ہے۔

(322) وَعَنْهُ، قَالَ : كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران : 92) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، يَقُولُ : ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرَحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى، أَرْجُو بَرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى، فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”بَخ ! ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ! وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ“، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَسَبَقَ بَيَانُ الْفَاطِمَةِ فِي بَابِ الْإِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں مدینہ منورہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باغوں کی ملکیت کے اعتبار سے سب سے مالدار تھے ان کے نزدیک ان کی سب سے پسندیدہ ملکیت ”بیرحاء“ تھی۔ جو مسجد کے سامنے تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لے جایا کرتے تھے اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

321- بخاری (2068) مسلم (2557) ابو داؤد (1693) ابن ماجہ عن انس' احمد 13812/4 و بخاری من ابی ہریرہ (جامع

صغیر) ابن حبان 438' بیہقی 27/7

322- باب الانفاق میں ملاحظہ کریں۔ بخاری و مسلم' ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن حبان 3340' ابن خزیمہ 2455' بیہقی

164/6' احمد 12441/4' مالک 1875

”تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے۔“

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہے۔“

میرے نزدیک میرا پسندیدہ مال ”بیرحاء“ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اجر و ثواب کا امیدوار ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے خرچ کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت اچھے یہ بہت نفع بخش مال ہے یہ بہت نفع بخش مال ہے تم نے جو کہا میں نے وہ سن لیا ہے میرا یہ خیال ہے تم اسے اپنے قریبی رشتے داروں کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسا ہی کروں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں پھر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قریبی رشتے داروں اور اپنے چچا زاد بھائیوں میں اسے تقسیم کر دیا۔

پسندیدہ چیز خرچ کرنے کے باب میں اس سے پہلے یہ الفاظ گزر چکے ہیں۔

(323) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَبَايُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ ابْتغَى الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى . قَالَ: ”فَهَلْ لَكَ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟“ قَالَ: نَعَمْ، بَلْ كِلَاهُمَا . قَالَ: ”فَتَبْتَغَى الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى؟“ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: ”فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ، فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ .

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا : جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: ”أَحَى وَالِدَاكَ؟“ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ”فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ“ .

♦♦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں ہجرت اور جہاد پر آپ سے بیعت کرنا چاہتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر کا طلب گار ہوں، آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے، اس نے عرض کی: جی ہاں! دونوں ہی زندہ ہیں، آپ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے اجر کو حاصل کرنا چاہتے ہو اس نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تم پھر اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص حاضر خدمت ہوا اس نے آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں تو اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر آپ نے فرمایا: تم ان دونوں کی اچھی طرح خدمت کرو۔

323- بخاری فی الجہاد، مسلم فی الادب، ابو داؤد، ترمذی، نسائی فی الجہاد، البزاز (اطرف مری) حمیدی 585، ابن حبان 318

بہقی 25/9، احمد 6779/2، طہاسی 2254



(324) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ، وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قَطَعَتْ رَحْمَهُ وَصَلَهَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

و"قَطَعَتْ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَالطَّاءِ . وَ"رَحْمَهُ" مَرْفُوعٌ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے والا وہ شخص نہیں ہوتا جو کسی اچھائی کا بدلہ دینا چاہتا ہو بلکہ خیال رکھنے والا وہ شخص ہوتا ہے جب اس کے ساتھ رشتے داری کو ختم کیا جا رہا ہو تو وہ اس وقت اسے برقرار رکھے۔

لفظ "قَطَعَتْ" میں "ق" اور "ط" پر زبر پڑھی جائے گی۔ لفظ "رَحْمَهُ" مرفوع ہے۔

(325) وَعَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ

: مَنْ وَصَلَنِي، وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي، قَطَعَهُ اللَّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رحم (رشتہ داری) عرش کے ساتھ لٹکا

ہوا ہے اور وہ یہ کہتا ہے جو مجھے ملائے گا اللہ اسے ملا کے رکھے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ اسے کاٹ دے گا۔ (متفق علیہ)

(326) وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنْ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ، قَالَتْ: أَشَعَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي

أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي؟ قَالَ: "أَوْ فَعَلْتِ؟" قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: "أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَعْطَيْتَهَا أَخْوَالِكَ كَانَ أَعْظَمَ لَأَجْرِكَ"

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

326- ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے ایک کنیز کو نبی اکرم ﷺ سے اجازت لئے

بغیر آزاد کر دیا، جب نبی اکرم ﷺ ان کی باری کے دن ان کے ہاں آئے تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا آپ جانتے

ہیں میں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے ایسا کر دیا، انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے

فرمایا تم اگر اس کو اپنے ماموں کو دے دیتی تو یہ تمہارے لئے اجر کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہوتا۔ (متفق علیہ)

(327) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي

عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ

324- بخاری الادب المفرد 68 ابو داؤد ترمذی احمد 6899/2

325- بخاری (5989) و مسلم (2555) مگر جامع صغیر میں اس کی نسبت صرف مسلم کی طرف کی گئی ہے۔

326- بخاری (2592) و مسلم (999) ابو داؤد (1690) ابن حبان 3343 طبرانی کبیر (1067/23) بیہقی 179/4 احمد

26881/10

327- بخاری فی الہبہ الخبزیہ الادب مسلم فی الہبہ: و ابو داؤد فی الزکاة (اطرف مری) طیالسی 1643 ابن حبان 450 احمد

26981/10

رَاغِبَةٌ، أَفَاصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: "نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَقَوْلُهَا: "رَاغِبَةٌ" أَيْ: طَامِعَةٌ عِنْدِي تَسْأَلُنِي شَيْئًا؛ قِيلَ: كَانَتْ أُمَّهَا مِنَ النَّسَبِ، وَقِيلَ: مِنْ الرَّضَاعَةِ، وَالصَّحِيحُ الْأَوَّلُ .

﴿﴿﴾ سیدہ اسماء بنت ابوبکر بیان کرتی ہیں میری والدہ میرے پاس آئیں یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس کی بات ہے وہ مشرک تھیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا میں نے عرض کی، میری والدہ میرے پاس آئی ہوئی ہیں وہ مجھ سے حسن سلوک کی طلب گار ہیں کیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں تو آپ نے فرمایا ہاں! تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔  
(متفق علیہ)

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) سیدہ اسماء کا یہ کہنا "رَاغِبَةٌ" کا مطلب یہ ہے کہ انہیں میرے پاس موجود (مال و دولت) کا لالچ ہے اور انہوں نے مجھ سے کچھ مانگا ہے۔ ایک قول کے مطابق وہ خاتون سیدہ اسماء کی حقیقی والدہ تھیں اور ایک قول کے مطابق رضاعی والدہ تھیں تاہم پہلا قول درست ہے۔

(328) وَعَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ"،

قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاتِهِ، فَاسْأَلُهُ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُجْزِيءُ عَنِّي وَالْأَصْرَفُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: بَلِ انْتَبِهِي أَنْتِ، فَاَنْطَلِقِي، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَبَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِي حَاجَتُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْقَيْتُ عَلَيْهِ الْمَهَابَةَ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِزَلٍّ، فَعُلْنَا لَهُ: أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ: أَنْجِزِيءُ الصَّدَقَةَ عَنْهُمَا عَلَى أَرْوَاجِهِمَا وَعَلَى آيَتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا؟ وَلَا تُخْبِرُهُ مَنْ نَحْنُ، فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ هُمَا؟" قَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّ الزِّيَانِبِ هِيَ؟"، قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَهُمَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴿﴾ سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کرو خواہ تمہارے زیور ہی کیوں نہ ہو۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئی میں نے ان سے کہا کہ آپ کی مالی حیثیت کم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ دینے کا

328- بحاری و مسلم کتاب الزکاۃ 65. یہ مسلم کے لفظ ہیں۔ نسائی فی عشرة النساء ابن ماجہ فی الزکاۃ 'ترمذی' احمد 16082/5

طہاسی 1653 'طبرانی 729/24 ابن حبان 4248 'طحاوی 22/2

حکم دیا ہے آپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں اور ان سے دریافت کریں کہ اگر میرے لئے یہ جائز ہو تو (وہ میں صدقہ آپ کو دے دوں) ورنہ پھر میں آپ کی بجائے دوسرے کو دوں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم خود نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں روانہ ہوئی ایک انصاری خاتون بھی نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر موجود تھی۔ نبی اکرم ﷺ کو ہیت عطا کی گئی تھی۔ (اس لئے ہم نے اندر جانے کی اجازت نہیں مانگی) حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس باہر آئے تو ہم نے ان سے کہا آپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جائیں اور نبی اکرم ﷺ کو بتائیں کہ دروازے پر دو خواتین موجود ہیں جو آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہیں۔ اگر وہ دونوں اپنے شوہر یا اپنے زیر کفالت یتیم بچوں کے اوپر صدقہ خرچ کریں تو یہ جائز ہوگا۔ انہیں یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ وہ کون ہیں۔ بلال نے عرض کی: ایک انصاری خاتون ہے اور ایک زینب ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا یہ کون سی زینب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو دگنا اجر ملے گا۔ ایک رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا اجر۔ (متفق علیہ)

(329) وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ فِي قِصَّةِ هِرْقَلٍ : أَنَّ هِرْقَلَ قَالَ لِأَبِي سُفْيَانَ : فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : قُلْتُ : يَقُولُ : "اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالصَّدَقِ، وَالْعَفَافِ، وَالصَّلَاةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابوسفیان صحر بن حرب رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں ہرقل کے واقعہ میں یہ بات بیان کرتے ہیں ہرقل نے ابوسفیان سے کہا وہ یعنی نبی اکرم ﷺ تمہیں کیا حکم دیتے ہیں۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے یہ جواب دیا: وہ یہ کہتے ہیں تم صرف اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہارے باپ دادا کا جو عقیدہ تھا اسے ترک کر دو وہ ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے، پاک دامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

(330) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُدْكَرُ فِيهَا الْقَيْرَاطُ" . وَفِي رِوَايَةٍ : "سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقَيْرَاطُ، فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا ، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا" وَفِي رِوَايَةٍ : "فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا، فَاحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا ، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا" ، أَوْ قَالَ : "ذِمَّةً وَصِهْرًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

329- بخاری (7) مسلم (1773) ترمذی (2717) ابن حبان (6555) ابن مندہ (143) بیہقی فی الدئل 380/4 احمد

2370/1

330- مسلم (2543) د (227/2543)



قَالَ الْعُلَمَاءُ : "الرَّحِمُ" : الَّتِي لَهُمْ كَوْنُ هَاجِرٍ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ،  
 "وَالصَّهْرُ" : كَوْنُ مَارِيَةَ أُمَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ .

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ عنقریب ایسی سرزمین فتح کرو گے جہاں قیراط کا ذکر (یعنی رواج) ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم لوگ عنقریب مصر فتح کرو گے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں قیراط کا نام لیا جاتا ہے تم وہاں کے رہنے والوں کے بارے میں بھلائی کی تلقین قبول کرو کیونکہ ان کے ساتھ ذمہ اور رشتے داری (دو طرح کا) تعلق ہوگا۔  
 ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو کیونکہ ان کے ساتھ ذمہ اور رشتے داری (دو طرح کا) تعلق ہوگا۔

راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: ذمہ اور سسرالی رشتے داری (دو طرح کا) تعلق ہوگا۔  
 اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

علماء فرماتے ہیں رشتے داری کے تعلق سے مراد یہ ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ان سے ہے۔

سسرالی رشتے داری سے مراد یہ ہے نبی اکرم ﷺ کے صاحب زادے ابراہیم کی والدہ سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ان سے ہے۔

(331) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (الشعراء: 214) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ، وَقَالَ: "يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ، أَنْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، أَنْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، أَنْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي هَاشِمٍ، أَنْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا فَاطِمَةَ، أَنْقِدِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ. فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَابَلَهَا بِلَالُهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِلَالُهَا" هُوَ بَفَتْحِ الْبَاءِ الثَّانِيَةِ وَكَسْرِهَا، "وَالْبِلَالُ": الْمَاءُ. وَمَعْنَى الْحَدِيثِ: سَأَصِلُهَا، شَبَّهَ قَطِيعَتَهَا بِالْحَرَارَةِ تُطْفَأُ بِالْمَاءِ وَهَذِهِ تَبْرُدُ بِالصَّلَاةِ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: "اپنے قریبی عزیزوں کو ڈراؤ۔"

نبی اکرم ﷺ نے قریش کی دعوت کی جب تمام خاص و عام قریشی اکٹھے ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد شمس کی اولاد! اے کعب بن لوی کی اولاد! خود کو جہنم سے بچاؤ! اے مرہ بن کعب کے فرزندو! خود کو جہنم سے بچاؤ۔  
 اے عبد مناف کی اولاد! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنو ہاشم! خود کو جہنم سے بچاؤ۔

اے بنو عبدالمطلب! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ میں تمہارے بارے میں اللہ کی بارگاہ میں کچھ نہیں کر سکتا تاہم میرا تم سے جو رشتہ ہے اس کا تمہیں فائدہ حاصل ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔  
(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”بِإِسْلَامِهَا“ میں دوسری ب پرزبر اور زبردونوں پڑھے جاسکتے ہیں۔ لفظ ”وَالْبِلَالُ“: پانی کو کہتے ہیں۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی لا تعلق کو گرمی کے ساتھ اس لئے تشبیہ دی ہے کیونکہ اسے پانی کے ذریعے بجھایا جاسکتا ہے اور صلہ رحمی کے نتیجے میں یہ ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔  
(332) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَارًا غَيْرَ سِرٍّ، يَقُولُ: ”إِنَّ أَلَ بِنِي فَلَانَ لَيَسُؤُنَّ بِأَوْلِيَائِي، إِنَّمَا وَلِيِّ اللَّهِ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَكِنْ لَهُمْ رَحْمٌ أَبْلَاهَا بِبِلَالِهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ .

☆☆ حضرت ابو عبد اللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ فلاں قبیلے کے لوگ میرے مددگار نہیں میرا مددگار اللہ ہے اور نیک مسلمان ہیں البتہ اس قبیلے کے ساتھ میرا رشتہ داری کا تعلق ہے۔ جس کا فائدہ میں انہیں پہنچاؤں گا۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(333) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”تَعْبُدُ اللَّهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کروادے اور جہنم سے دور کروادے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھو۔ (متفق علیہ)

(334) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ؛ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا، فَالْمَاءُ؛ فَإِنَّهُ طَهُورٌ“، وَقَالَ: ”الصَّدَقَةُ عَلَى الْمَسْكِينِ صَدَقَةٌ، وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ نِثَانٌ: صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ“  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

☆☆ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص نے روزہ افطار کرنا ہو تو وہ کھجور کے ذریعے افطار کرے کیونکہ یہ برکت ہے۔ اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی کے ذریعے کر لے کیونکہ یہ طہارت کا

332-بخاری (5990) مسلم (215) بزاز احمد 6/17820

333-بخاری فی الزکاة، مسلم فی الایمان، نسائی فی الصلاة والعلم (مری) احمد 9/23609 ابن حبان 3246 طبرانی 3924

334-ترمذی 311 احمد 5/163 نسائی و الکبریٰ 3319 ابن ماجہ، دارمی، ابو داؤد، ابن عدی.

باعث ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: غریب آدمی کو صدقہ دینا صرف صدقہ دینا ہے اور رشتے دار کو صدقہ دینا دو چیزوں پر مشتمل ہے ایک صدقہ اور دوسرا رشتے داری کے حقوق کا خیال۔

اس حدیث، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(335) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ، وَكُنْتُ أَحِبُّهَا، وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا، فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا، فَأَبَيْتُ، فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلِّقْهَا"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ تم اسے طلاق دے دو میں نے ان کی یہ بات نہیں مانی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ تم اسے طلاق دے دو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(336) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ، قَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمَّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا؛ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شَتَّ، فَاصْعَ ذَلِكَ الْبَابَ، أَوْ أَحْفَظَهُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"

﴿﴾ حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے پاس ایک آدمی آیا اس نے مجھ سے کہا میری ایک بیوی ہے میری ماں کہتی ہے میں اسے طلاق دے دوں تو حضرت ابودرداء نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے اگر اب تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دو اگر تم چاہو تو اس کی حفاظت کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(337) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْخَالَةُ

بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"

335- احمد 2/4711 ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ طیالسی 1822

336- احمد 10/27581 طیالسی 981 حمیدی 395 ترمذی حاکم 7251 ابن ماجہ ابن حبان 425

337- ترمذی (1904) ابو داؤد بخاری (2699) احمد 1/770



وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ فِي الصَّحِيحِ مَشْهُورَةٌ؛ مِنْهَا حَدِيثُ أَصْحَابِ الْغَارِ، وَحَدِيثُ جُرَيْجٍ وَقَدْ سَبَقَا، وَأَحَادِيثٌ مَشْهُورَةٌ فِي الصَّحِيحِ حَذَفْتُهَا اخْتِصَارًا، وَمِنْ أَهَمِّهَا حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الطَّوِيلُ الْمُشْتَمِلُ عَلَى جُمَلٍ كَثِيرَةٍ مِنْ قَوَاعِدِ الْإِسْلَامِ وَادَابِهِ، وَسَاذُكُرُهُ بِتَمَامِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فِي بَابِ الرَّجَاءِ، قَالَ فِيهِ:

دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ - يَعْنِي: فِي أَوَّلِ النَّبُوءَةِ - فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: "نَبِيٌّ"، فَقُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: "أَرْسَلَنِي اللَّهُ تَعَالَى"، فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: "أَرْسَلَنِي بِصَلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ، وَأَنْ يُوحَّدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ . . ." وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

♦♦ حضرت براء بن عازب رضي الله عنه نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس بارے میں بہت سی صحیح احادیث ہیں جو مشہور ہیں ان میں سے ایک غار والے حضرات کی حدیث ہے اور ایک حدیث ہے اور یہ احادیث پہلے گزر چکی ہیں، اس کے علاوہ بھی صحیح اور مشہور احادیث ہیں جنہیں میں نے اختصار کے پیش نظر حذف کر دیا ہے۔ ان سب سے زیادہ اہم عمرو بن عبسہ کی حدیث ہے جو کافی طویل ہے اور بہت سے ایسے بیانات پر مشتمل ہے جو اسلام کے بنیادی اصول اور اس کے آداب ہیں میں عنقریب اس حدیث کو مکمل طور پر (اگر اللہ نے چاہا) "امید کے بیان" میں نقل کروں گا۔ وہ اس حدیث میں بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ میں حاضر ہوا یہ اعلان نبوت کے ابتدائی دور کی بات ہے، میں نے آپ سے دریافت کیا آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا: نبی! میں نے دریافت کیا نبی سے مراد کیا ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا آپ کو کس چیز کے ہمراہ اس نے مبعوث کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے مجھے رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے، بتوں کو توڑنے اور صرف اللہ کی عبادت کرنے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانے کے احکام کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، اس کے بعد انہوں نے مکمل حدیث نقل کی ہے۔ واللہ اعلم

### بَابُ تَحْرِيمِ الْعُقُوقِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ

باب 41: والدین کی نافرمانی اور رشتہ داری کے حقوق کی خلاف ورزی کا حرام ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ ﴾ (محمد: 22-23)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تو کیا قریب ہے اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین پر فساد کرو گے اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرو گے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور انہیں بہرہ کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ  
أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴾ (الرعد : 25)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو اس کے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو کاٹتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور وہ زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لیے لعنت ہے ان کے لئے بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبُلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلِيلِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا ﴾ (الاسراء : 23-24) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تمہارے پروردگار نے یہ فیصلہ کر دیا ہے تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اپنے والدین کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ ان دونوں میں سے کوئی ایک یا وہ دونوں تمہارے سامنے اگر بڑی عمر کو پہنچ جائیں تو تم ان دونوں سے آف نہ کہو انہیں جھڑکو نہیں اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرو اور عاجزی کے ساتھ تم رحمت کے بازو ان کے سامنے جھکا دو یہ دعا کرو اے ہمارے پروردگار! ان دونوں پر اسی طرح رحم فرما جیسے ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی تھی۔“

(338) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَفِيعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَلَا أَنْبُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ؟“ - ثَلَاثًا - قُلْنَا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ”الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ“، وَكَانَ مُتَكِنًا فَجَلَسَ، فَقَالَ: ”أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ“ فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو بکرہ نفع بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ کنہ کے بارے میں نہ بتاؤں یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا، آپ یہ بات مسلسل دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

(339) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

338- بخاری فی الشهادات' مسلم فی الايمان' ترمذی فی البر' الشهادات

339- بخاری' احد 2/6901' ترمذی' نسائی (مامع صغير) السجتي' للنسائي 4022' الكبرى' للنسائي 11101' دارمی

2/191' ابن حبان 5562' بیہقی 10/35

قَالَ: "الْكَبَائِرُ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

"الْيَمِينُ الْغَمُوسُ": الَّتِي يَحْلِفُهَا كَاذِبًا عَامِدًا، سُمِّيَتْ غَمُوسًا؛ لِأَنَّهَا تَغْمِسُ الْحَالِفَ فِي الْإِثْمِ .

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کبیرہ گناہ یہ ہیں کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اليمين الغموس" کا مطلب وہ قسم ہے جیسے کوئی شخص جان بوجھ کر اٹھائے اس کا نام "غموس" اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ قسم اٹھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے۔

(340) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ!"،

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟! قَالَ: "نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ: "إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ!"، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟! قَالَ: "يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ" .

✦✦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کبیرہ گناہوں میں سے ایک بات آدمی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے، لوگوں نے عرض کی: کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے، آپ نے فرمایا ہاں! ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دے دیتا ہے، یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کی ماں کو گالی دے دیتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ عمل بھی ہے ایک شخص اپنے ماں باپ پر لعنت کرے، عرض کی گئی یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کر سکتا ہے، آپ نے فرمایا: ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(341) وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ" قَالَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَتِهِ: يَعْنِي: قَاطِعٌ رَحِمٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✦✦ حضرت ابو محمد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

سفیان نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں اس سے مراد قاطع رحم ہے۔ (متفق علیہ)

340-احمد 2/7050، بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، طیالسی 2269، ابن حبان 411، ادب المفرد 1/27

341-متفق علیہ، احمد 5/16732، عبدالرزاق 20328، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان 454، الادب المفرد 64



(342) وَعَنْ سَيِّدِ عَيْبَسَى شُعْبَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمْ يَلِدْ نَعْلِي حَرَّةٌ عَلَيْكُمْ: عَفْوُكَ لِأَمِّيَّاتٍ، وَمَنْعًا وَهَاتٍ، وَوَادِ النَّبَاتِ، وَكَرَّةٌ لَكُمْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةٌ نَسْأَلُ، وَرَضَعَةٌ لَدُنَّ: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: "مَنْعًا" مَعْنَاهُ: مَنَعُ مَا وَجِبَ عَلَيْهِ، وَ"هَاتٍ": طَلَبُ مَا لَيْسَ لَكَ. وَ"وَادِ النَّبَاتِ" مَعْنَاهُ: نَسْأَلُ فِي لُحْدَةٍ، وَ"قِيلَ وَقَالَ" مَعْنَاهُ:

سُحِبَتْ سَكْرًا مَا يَسْتَعْنَى. فَبَقِيَ: قِيلَ كَذَا، وَقَالَ فُلَانٌ كَذَا مِثْلًا لَا يَعْلَمُ صِحَّتَهُ، وَلَا يَظُنُّهَا، وَكَفَى سَدًّا كَثِيرًا لِيَحْتَجَّ سَكْرًا مَا سَبَعُ. وَ"رَضَعَةٌ لَدُنَّ": تَنْذِيرَةٌ وَصَرْفَةٌ فِي غَيْرِ الْوُجُوهِ الْمَأْذُونِ فَيَبْنَى مِنْ تَنْذِيرِ الْأَحْرَةِ وَتَنْذِيرِ. وَتَرْتُّبُ حِفْظِهِ مَعَ مَكَانِ الْحِفْظِ. وَ"كَثْرَةٌ نَسْأَلُ": الْإِلْحَاحُ فِيمَا لَا حَاجَةَ إِلَيْهِ.

رَأْسِي لَدُنَّ: كَحَدِيثِ سَمْتٍ فِي لَدُنَّ قَبْلَهُ كَحَدِيثِ: "وَأَقْطَعُ مَنْ قَطَعْتُكَ"، وَحَدِيثِ: "مَنْ قَطَعَنِي لَصَفًا لَدُنَّ".

ترجمہ: حضرت ابو عبس بن شیبہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تم پر والدین کی نافرمانی کرنے اور باج کرنا میں دین، بیسیوں کو زندہ و گارہ حرام قرار دیا ہے اور فضول بحث کرنا اور بکثرت سوالات کرنا اور وقت کو ضائع کرنا تمہارے لئے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ (مستشرقین ص ۱۰۰)

مذکورہ بالا جملے فرماتے ہیں ایسے منع کرنے کا مقصد اس چیز کو دانا کرنا ہے جس کی اولاد کی رزم ہو اور لینے کا مقصد اس چیز کو مٹا کرنا ہے جس کا اول کو حق نہ ہو۔ اور بیسیوں کو زندہ درگور کرنے کا مقصد انہیں زندہ دفن کر دینا ہے۔ اور کسی بات کا مقصد یہ کہ ہوں بات کو بیان کر دینا ہے کہ اول یہ کہے یہ بات کہی گئی ہے یا فلاں نے یہ کہا ہے جب کہ اول کو اس بات کے درست ہونے کا علم نہ ہو جہاں بھی نہ ہو (حدیث میں ہے) اول کے جھوٹ ہونے کے لئے اتنا ہی ہونے کے لئے کہ وہ اس بات کو مانگے یوں کر دے اور اس کو ضائع کرنے سے مراد اسے ایسے طریقوں سے خرچ کرنا ہے جن سے اسے فائدہ نہ ہو اور اس سے اس کو بھی کوئی فائدہ نہ ہو۔ اور اس کی مخالفت کرنے کی سعادت کے باوجود اس کی مخالفت نہ کرنا ہے۔ اور کثرت سے منع کرنے سے مراد اس کی چیز کو اتنا ہی کہہ کر دینا ہے جس کی ضرورت نہ ہو۔

اور اس میں کچھ حدیث اس سے پہلے کے باب میں مذکور ہیں۔ جیسے یہ حدیث ہے۔ "میں اسے کات دوں گا جو نہیں دے گا۔" اور یہ حدیث کے جو مجھے کاتے گا نہ توں اسے کات دے گا۔"

بَابُ فَضْلِ بَرِّ الصِّدْقِ وَالْأَبِ وَالْأُمِّ وَالْأَقْرَبِ وَالزَّوْجَةِ وَسَائِرِ مَنْ يُنْتَبِئُ أَكْرَاهَةً

باب 42: بپ، من قرینی رشتہ داروں، بیوی اور شوہر کے دوستوں کے ساتھ اور ہر اس شخص کے ساتھ اچھائی کرنے کی فضیلت جس کا احترام کرنا بہتر ہو

(343) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "إِنَّ أَبْرَّ الْبَرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وَدَّ أَبِيهِ" (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین نیکی یہ ہے، آدمی اپنے باپ کے دوست کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(344) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانُ يَرْكَبُهُ، وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ، قَالَ ابْنُ دِينَارٍ : فَقُلْنَا لَهُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ، إِنَّهُمْ الْأَعْرَابُ وَهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ : إِنْ أَبَا هَذَا كَانَ وَدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : "إِنَّ أَبْرَّ الْبَرِّ صِلَةُ الرَّجُلِ أَهْلَ وَدِّ أَبِيهِ" .

♦♦ عبد اللہ بن دینار حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مکہ کے راستے میں ایک دیہاتی ان سے ملا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے بھی اسی گدھے پر سوار کر لیا جس پر خود سوار تھے۔ آپ نے اپنے سر پر موجود عمامہ اسے دیدیا (راوی) ابن دینار کہتے ہیں ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے، یہ دیہاتی لوگ ہیں یہ معمولی سی چیز سے بھی راضی ہو جاتے ہیں (عمامہ دینے کی کیا ضرورت ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، اس شخص کا والد، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے بہترین نیکی یہ ہے، آدمی اپنے والد کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرے۔

(345) وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ، وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ، فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ : أَلَسْتَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ؟ قَالَ : بَلَى . فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ، فَقَالَ : ارْكَبْ هَذَا، وَأَعْطَاهُ الْعِمَامَةَ وَقَالَ : أَشَدُّ بِهَا رَأْسَكَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ : غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ، وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ؟ فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : "إِنَّ مِنْ أَبْرِّ الْبَرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وَدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُؤْتِيَ" وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .  
رَوَى هَذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلَّهَا مُسْلِمٌ .

♦♦ ابن دینار بیان کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ مکہ جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گدھا بھی تھا جو ساتھ چل رہا تھا جب وہ اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تھے تو آرام کرنے کے لئے اس پر بیٹھ جایا کرتے تھے انہوں نے سر پر

34. اخرجہ مسلم (2552) و ابو داؤد (5143) الترمذی (1903) 344- ابو داؤد فی الادب، ابن ماجہ احمد 5/16069

ابن الفرد 35، ابن حبان 418، حاکم 4/7260، طبرانی 19/592، بیہقی 4/28

34- اخرجہ مسلم (2558) و ابو داؤد (5134) الترمذی (1903)

عمامہ باندھا ہوا تھا ایک دن وہ اس گدھے پر سوار ہو کر جا رہے تھے ایک دیہاتی وہاں سے گزرا۔ انہوں نے دریافت کیا یہ تمام روایات امام مسلم نے نقل کی ہیں کیا تم فلاں بن فلاں نہیں ہو۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ گدھا اسے عطا کر دیا اور فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ آپ نے اسے عمامہ بھی دے دیا اور فرمایا: یہ اپنے سر پر باندھ لو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بعض ساتھیوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے آپ نے اس دیہاتی کو گدھا دے دیا ہے۔ جس پر آرام کے لئے آپ خود بیٹھا کرتے تھے اور وہ عمامہ دے دیا جو آپ خود اپنے سر پر باندھا کرتے تھے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”سب سے بہترین نیکی یہ ہے آدمی اپنے والد کے فوت ہو جانے کے بعد اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے“ اور اس شخص کا والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ یہ تمام روایات امام مسلم نے نقل کی ہیں۔

(346) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ - بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ - مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِي شَيْءٍ أَبْرُهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ فَقَالَ: ”نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرے والدین کے حوالے سے کوئی ایسی نیکی باقی ہے جو میں ان کے وصال کے بعد ان کے لیے کر سکوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ان دونوں کے لئے دعائے رحمت اور ان دونوں کے لئے دعائے مغفرت اور ان دونوں کے وعدوں کو پورا کرنا اور رشتے داری کے ان حقوق کا خیال رکھنا جو صرف ان دونوں کی وجہ سے ہوں اور ان دونوں کے دوستوں کا احترام کرنا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(347) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غَرَّتْ عَلِيَّ أَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غَرَّتْ عَلِيَّ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ، وَلَكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ، ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَغْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَانَ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا إِلَّا خَدِيجَةَ! فَيَقُولُ: ”إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَتْ لِي مِنْهَا وَلَدٌ“

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ: وَإِنْ كَانَ لِيذْبَحُ الشَّاةَ، فَيَهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسْعُهُنَّ .

وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ، يَقُولُ: ”أَرْسَلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ“ .

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَتْ: اسْنَأَذَنْتُ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ، فَارْتَاخَ لِذَلِكَ، فَقَالَ: "اللَّهُمَّ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ".  
قَوْلُهَا: "فَارْتَاخَ" هُوَ بِالْحَاءِ، وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ: "فَارْتَاخَ" بِالْعَيْنِ وَمَعْنَاهُ:  
اهتم به.

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری ازواج رضی اللہ عنہن پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہہا پر رشک آیا کرتا تھا میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے ان کا ذکر کیا کرتے تھے جب کبھی آپ بکری ذبح کرتے تھے تو آپ اس کے کچھ حصوں کو کاٹ کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے۔ کبھی میں آپ سے کہتی تھی، گویا دنیا میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور خاتون ہی نہیں ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے وہ ایسی تھی وہ ایسی تھی (یعنی ان کی خوبیاں گنویا کرتے تھے) اور میری اولاد بھی اس سے ہوئی۔ (متفق علیہ)  
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو جتنی گنجائش ہوتی تھی۔ تحفے کے طور پر بھیجا کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب آپ بکری ذبح کیا کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے اس میں سے کچھ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھی بھیجو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہالہ بنت خویلد جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت مانگنے کا انداز یاد آ گیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! یہ ہالہ بنت خویلد ہیں۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "فارتاخ" میں "ح" موجود ہے جبکہ حمیدی کی "جمع بین الصحیحین" میں "ع" ہے اور اس کا مطلب یہ ہے آپ نے ان کا خاص اہتمام کیا۔

(348) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ، فَكَانَ يَخْدُمُنِي، فَقُلْتُ لَهُ: لَا تَفْعَلْ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا آلَيْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جبیر بن عبد اللہ بجلی کے ہمراہ ایک سفر میں روانہ ہوا وہ میری خدمت کرنے لگے تو میں نے ان سے کہا آپ ایسا نہ کریں تو انہوں نے فرمایا میں نے انصار کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو اچھا سلوک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے یہ دل میں عہد کیا ہے میں جب بھی ان میں سے کس شخص کے ساتھ ہوں گا تو ان کی خدمت کروں گا۔ (متفق علیہ)

بَابُ إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَانِ فَضْلِهِمْ

باب 43: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی تعظیم اور ان کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴾ (الاحزاب : 33)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے اے اہل بیت! کہ وہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک کر دے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَنْ يُعْظِمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴾ (الحج : 32)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی شعائر کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقویٰ کا حصہ ہے۔“

(349) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: انطلقتُ أنا وحصينُ بنُ سبرةَ، وعمروُ ابنُ مسلمٍ إلى زيدِ بنِ

ارقمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: لَقَدْ لَقِيتُ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا، رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتُ حَدِيثَهُ، وَغَزَوْتُ مَعَهُ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ: لَقَدْ لَقِيتُ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا،

حَدَّثَنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي، وَاللَّهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي،

وَقَدِمَ عَهْدِي، وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعْبُدُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ،

فَأَقْبَلُوا، وَمَا لَآ فَلَآ تَكَلِّفُونِيهِ. ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءِ يُدْعَى

خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَآثَى عَلَيْهِ، وَوَعظَ وَذَكَرَ، ثُمَّ قَالَ: ”أَمَا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا

أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ، فِيهِ الْهُدَى

وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ“، فَحَثَّ عَلَيَّ كِتَابِ اللَّهِ، وَرَغَّبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ”وَأَهْلُ بَيْتِي

أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي“ فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ، أَلَيْسَ

بِنِسَائِهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَائُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةُ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ:

هُمُ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ. قَالَ: كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ: ”أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ، مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى

الْهُدَى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ“.

﴿ حضرت یزید بن حیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی

خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے ان سے کہا: اے زید! آپ نے بہت سی بھلائی دیکھی

ہے۔ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنی ہیں۔ آپ کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے

آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ اے زید! آپ نے بہت زیادہ بھلائی پائی ہے اے زید! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث

سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے! اللہ کی قسم میری عمر زیادہ ہو چکی ہے اور

وقت بھی کافی گزر چکا ہے۔ میں ان سے میں سے کچھ بھول بھی چکا ہوں۔ اس لئے میں تمہیں جو حدیث سناؤں گا۔ اسے قبول کر لینا اور جو نہ سنا سکوں اس کا مجھے پابند نہ کرنا۔ انہوں نے بتایا ایک دن نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اس کنویں کے پاس جس کا نام ”خم“ ہے یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ نصیحت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اما بعد! اے لوگوں میں انسان ہوں۔ عنقریب میرے پروردگار کا فرستادہ میرے پاس آئے گا اور میں نے اس کی دعوت کو قبول کرنا ہے۔ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے۔ جس میں ہدایت اور نور ہے تم اللہ کی کتاب کو حاصل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی کتاب کے بارے میں ابھارا اور اس بارے میں ترغیب دی پھر آپ نے فرمایا اور میرے اہل بیت رضی اللہ عنہم ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

حصین نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، اے زید! نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کون ہیں؟ کیا نبی اکرم ﷺ کی ازواج اہل بیت رضی اللہ عنہم میں شامل نہیں ہیں؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ کی ازواج رضی اللہ عنہم اہل بیت رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں لیکن آپ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ قبول کرنا حرام ہے تو حصین نے دریافت کیا وہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آل ہیں تو حصین نے دریافت کیا، کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: خبردار! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے اور یہ اللہ کی رسی ہے۔ جو شخص اس کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر گامزن رہے گا اور جو شخص اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہی کے راستے پر چلا جائے گا۔

(350) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - مَوْقُوفًا عَلَيْهِ - أَنَّهُ قَالَ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

معنی ”ارقبوا“: رَاعُوهُ وَاحْتَرِمُوهُ وَآكْرِمُوهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت محمد ﷺ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم

کا خاص خیال رکھو۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مفہوم یہ ہے تم ان کی قدر کرو ان کا احترام کرو اور ان کی عزت افزائی کرو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ وَالْكَبَارِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ وَتَقْدِيرِهِمْ عَلَى غَيْرِهِمْ وَرَفْعِ مَجَالِسِهِمْ  
وَإِظْهَارِ مَرْتَبَتِهِمْ



باب 44: علماء بڑی عمر کے لوگوں، فضیلت رکھنے والے لوگوں کی تعظیم کرنا اور انہیں دوسروں پر

ترجیح دینا ان کے بیٹھنے کی جگہ کو بلند رکھنا اور ان کے مرتبے کا اظہار کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴾ (الزمر: 9)  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم فرمادو! کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے، بے شک عقل مند لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔“

(351) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةَ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا، وَلَا يُؤَمِّنُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
 وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ”فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا“ بَدَل ”سِنًا“ : أَيِ إِسْلَامًا .

وَفِي رِوَايَةٍ: ”يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ، وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً، فَإِنْ كَانَتْ قِرَائَتُهُمْ سَوَاءً فَيَوْمُهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةَ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً، فَلْيَوْمُهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًا“ .  
 وَالْمُرَادُ ”بِسُلْطَانِهِ“ : مَحَلٌّ وَوَلَايَةٌ، أَوْ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَخْتَصُّ بِهِ ”وَتَكْرِمَتُهُ“ بِفَتْحِ التَّاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ: وَهِيَ مَا يَنْفَرِدُ بِهِ مِنْ فِرَاشٍ وَسَرِيرٍ وَنَحْوِهِمَا .

☆☆ حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری انصاری رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کو امامت وہ شخص کروائے جو قرآن کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ اگر قرأت میں سب لوگ برابر ہوں تو وہ جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ اگر سنت میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو وہ جس کی عمر زیادہ ہو۔ اگر امام مقرر ہو تو پھر کوئی اور شخص ہرگز امامت نہ کروائے اور کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی مخصوص مسند پر نہ بیٹھے۔

ایک روایت میں عمر رسیدہ ہونے کی جگہ پہلے اسلام قبول کرنے کا ذکر ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں کو امامت وہ شخص کروائے جو سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھتا ہو۔

اور سب سے بہتر طور پر پڑھ سکتا ہو۔ اگر وہ سب قرأت میں برابر ہوں تو ان کی امامت وہ شخص کروائے جس نے پہلے ہجرت

کی ہو؟ اگر وہ ہجرت کے حوالے سے برابر کی حیثیت کے مالک ہوں تو انہیں نماز وہ شخص پڑھائے جو عمر میں سب سے بڑا ہو۔

”بسلطانہ“ سے مراد اسکی حکومت یا وہ جگہ جو اس کیلئے ہی خاص ہو اور ”تکرمته“ میں ”تاء“ پر فتح اور ”ر“ پر کسرہ ہے

اور اس کا مطلب بستر یا چارپائی وغیرہ ہے جو کسی آدمی کیلئے مخصوص ہو۔

(352) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُولُ:

351- اخرجه مسلم (673) والترمذی (235) والنسائی (779) وابن ماجه (980)

352- اخرجه مسلم (432) و ابو داود (674) والنسائی (802) وابن ماجه (976)

”اسْتَوْوَا وَلَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلِينِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لِيَلِينِي“ هُوَ بِتَخْفِيفِ النَّوْنِ وَلَيْسَ قَبْلَهَا يَاءٌ، وَرُوِيَ بِتَشْدِيدِ النَّوْنِ مَعَ يَاءٍ قَبْلَهَا. ”وَالنُّهَى“: الْعُقُولُ. ”وَأُولُوا الْأَحْلَامِ“: هُمُ الْبَالِغُونَ، وَقِيلَ: أَهْلُ الْحِلْمِ وَالْفَضْلِ .

◆◆ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ نماز (باجماعت) کے وقت ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ہدایت کرتے کہ برابر کھڑے ہو اور اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل اختلاف کا شکار ہو جائیں گے۔ (نماز باجماعت کے دوران) میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو عمر رسیدہ اور تجربہ کار ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے کم ہوں پھر وہ جو (کمی میں) ان کے قریب ہوں۔

(حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ) یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمانے لگے: آج تم لوگ شدید اختلافات کا شکار ہو چکے ہو۔ اور آپ ﷺ کا یہ فرمانا ”لیلینی“ میں ”ن“ تخفیف کے ساتھ ہے اور اس سے پہلے ”ی“ نہیں ہے اور اس لفظ کو ”ن“ کی تشدید اور یاء کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔ اور ”النہی“ سے مراد عقل ہے ”اولوا الاحلام“ یعنی بالغ اور علم و فضل والے لوگ۔

(353) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لِيَلِينِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ“ ثَلَاثًا ”وَأَيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نماز میں) تم میں سے سمجھ دار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوا کریں۔ پھر وہ جو ان سے کم مرتبے کے ہوں۔ راوی کہتے ہیں یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور فرمایا) بازاروں کے شور شرابے سے بچو۔

(354) وَعَنْ أَبِي يَحْيَى، وَقِيلَ: أَبِي مُحَمَّدٍ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ - بَفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ - الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، فَتَفَرَّقَا، فَاتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا، فَدَفَنَهُ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَاَنْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحَوَيْصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ: ”كَبْرٌ كَبْرٌ“ وَهُوَ أَحَدُ الْقَوْمِ، فَسَكَتَ، فَتَكَلَّمَا، فَقَالَ: ”أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ؟...“ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كَبْرٌ كَبْرٌ“ مَعْنَاهُ: يَتَكَلَّمُ الْأَكْبَرُ .

353- اخرجہ مسلم (123/432) و ابو داؤد (674) والترمذی (228)

354- اخرجہ البخاری (3173) و مسلم (1669) و ابو داؤد (4520) والترمذی (1422) والنسائی (2724) وابن ماجہ

☆☆ حضرت ابو یحییٰ رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق ابو محمد سعل بن ابو حمہ اس میں ”ہ“ پر زبر پڑھی جائے گی اور ”ث“ کو ساکن پڑھا جائے گا، انصاری بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہا خیر گئے یہ ان دونوں کی بات ہے جب صلح چل رہی تھی یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ پھر جب حضرت محیصہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اس وقت وہ اپنے خون میں لت پت قتل کئے جا چکے تھے۔ انہوں نے انہیں دفن کر دیا پھر وہ مدینہ منورہ آئے پھر حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حویصہ رضی اللہ عنہا جو دونوں حضرت مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ گفتگو شروع کرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بڑے کو موقع دو وہ (عبدالرحمن) سب سے کسن تھے وہ خاموش ہو گئے پھر دونوں حضرات نے گفتگو کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم قسم اٹھا کر اپنے قاتل (کو قتل کرنے کا) حق حاصل کر لو گے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے بعد مکمل حدیث نقل کی ہے یہ حدیث (متفق علیہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”کَبْرٌ“ اس کا مطلب یہ ہے بڑا آدمی بات کرے۔

(355) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ يَعْنِي فِي الْقَبْرِ، ثُمَّ يَقُولُ: "أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟" فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَ فِي اللَّحْدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ احد کے شہداء کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر میں دو افراد کے طور پر (دفن کروایا) آپ دریافت کرتے ان دونوں میں سے کسے قرآن پاک زیادہ یاد ہے۔ جب ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ اسے پہلے قبر میں رکھواتے۔

(356) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسْوَأُكَ بِسَوَاكِ، فَبَجَانِي رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخِرِ، فَنَاولْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ، فَقِيلَ لِي: كَبْرٌ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ مُسْنَدًا وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے خواب دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ میرے پاس دو شخص آئے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی تو مجھے کہا گیا ”بڑے کو دو“ چنانچہ میں نے ان میں سے بڑے آدمی کو دے دی۔ امام مسلم نے مسند اور امام بخاری نے تعلیقاً ذکر کی۔

355- بخاری فی الجنائز والمغازی ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ فی الجنائز ابن ابی شیبہ 3/253 ابن حبان 3197 ابن

الجرود 552 بیہقی 4/34

356- اخرجه البخاری (246) و مسلم (2271)



(357) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ تَعَالَى: إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ، وَالْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ"  
 حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

◆◆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اعتراف میں یہ بات بھی شامل ہے، عمر رسیدہ مسلمان کا احترام کیا جائے اور قرآن کے عالم کا احترام کیا جائے تاہم اس بارے میں انتہا پسندی اور بدتمیزی سے گریز کیا جائے اور انصاف کرنے والے حکمران کا احترام کیا جائے۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(358) وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا" حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"  
 وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: "حَقٌّ كَبِيرِنَا" .

◆◆ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کی عزت کو پہچانے نہیں اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔  
 یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کے یہ الفاظ ہیں: ہمارے بڑے کے حق کو نہ پہچانے۔

(359) وَعَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَرَّ بِهَا سَائِلٌ، فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً، وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ، فَأَقْعَدَتْهُ، فَأَكَلَ، فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "انزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ"  
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ . لَكِنْ قَالَ: مَيْمُونٌ لَمْ يَدْرِكْ عَائِشَةَ . وَقَدْ ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ فِي أَوَّلِ صَحِيحِهِ تَعْلِيْقًا

فَقَالَ: وَذَكَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ، وَذَكَرَهُ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي كِتَابِهِ "مَعْرِفَةُ عُلُومِ الْحَدِيثِ" وَقَالَ: "هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ" .

◆◆ حضرت ميمون بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نقل کرتے ہیں ان کے پاس ایک

357- ابو داؤد فی الادب، الادب المفرد للبخاری 357 (اس کی سند میں کلام ہے)

358- اخرجه الترمذی (1920) و ابو داؤد (4943) والبخاری (355) واسنادہ حسن

359- اخرجه ابو داؤد (4842)

سوالی آیا تو انہوں نے روٹی کا ایک ٹکڑا سے دے دیا۔ پھر ان کے پاس ایک شخص آیا جس نے اچھے کپڑے پہن رکھے تھے اور اس کا ظاہری حلیہ بھی بہتر تھا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے بٹھا کر مکمل کھانا کھلایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کے ساتھ ان کی حیثیت کے مطابق سلوک کرو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے لیکن میمون نامی راوی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کے آغاز میں ”تعلیق“ کے طور پر نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ لوگوں کے ساتھ ان کی حیثیت کے مطابق سلوک کرو۔ امام حاکم عبداللہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں اس حدیث کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(360) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ، فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ، كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي، لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ، فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ، فَاسْتَأْذِنَ لَهُ، فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: هِيَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزَلَ، وَلَا تَحْكُمُ فِينَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ (الاعراف: ۱۹۹) وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ. وَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عیینہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آیا۔ حر بن قیس ان افراد میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاس رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محفل کے شرکاء اور مشورہ کرنے والے لوگ قرآن کے عالم تھے خواہ بڑی عمر کے ہوں یا چھوٹی عمر کے ہوں عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: اے میرے بھتیجے! تمہیں امیر کی بارگاہ میں خاص مقام حاصل ہے تم ان کے پاس جانے کے لئے میرے لئے اجازت لو۔ حر نے اس کے لئے اجازت لی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اندر آنے کی اجازت دی جب وہ اندر داخل ہوا تو بولا اے ابن خطاب! اللہ کی قسم! آپ ہمیں مناسب ادائیگی نہیں کرتے اور آپ ہمارے بارے میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ اس کی پٹائی کریں تو حر نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا ہے:

”تم معافی کو اختیار کرو اور مناسب طریقے سے حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کو۔“

یہ شخص جاہل ہے اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے آگے نہیں بڑھے جب انہوں نے یہ آیت سن لی کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کے سامنے رُک جایا کرتے تھے۔ (یعنی اس پر بھرپور عمل کیا کرتے تھے)

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(361) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ، فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنْ هَاهُنَا رِجَالًا هُمْ أَسْنُ مِئِي . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابوسعید سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں، میں ایک لڑکا تھا میں نے آپ کی کچھ باتیں یاد رکھی ہیں اور میں یہ بات اس لئے نہیں کرتا کیونکہ یہاں کچھ ایسے افراد بھی موجود ہیں جو مجھ سے زیادہ عمر کے ہیں۔ (متفق علیہ)

(362) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لَيْسَ بِهِ إِلَّا قَيْضُ اللَّهِ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ غَرِيبٌ" .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو نوجوان کسی بزرگ آدمی کی عمر رسیدگی کی وجہ سے اس کا احترام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کر دیتا ہے، جب وہ بوڑھا ہوگا تو وہ لوگ اس کا احترام کریں گے۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ زِيَارَةِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَمَجَالَسَتِهِمْ وَصَحْبَتِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ وَطَلَبِ زِيَارَتِهِمْ  
وَالدُّعَاءِ مِنْهُمْ وَزِيَارَةِ الْمَوَاضِعِ الْفَاضِلَةِ

باب 45: نیک لوگوں کی زیارت کرنا، ان کے ساتھ بیٹھنا، ان کی صحبت اختیار کرنا، ان سے محبت کرنا، ان کی زیارت کی خواہش رکھنا، ان سے دعا کروانا اور فضیلت والے مقامات کی زیارت کرنا  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جب موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا میں اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک میں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ تک نہیں پہنچ جاتا یا پھر مسلسل چلتا رہوں گا۔“

إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى :

﴿قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا؟﴾ (الكهف: 60 - 66)،

یہ آیت یہاں تک ہے ”موسیٰ نے اس سے کہا کیا میں آپ کی پیروی کر سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے بھی اس چیز کی تعلیم دیں

361- مسلم، احمد 7/20237، بخاری (332) ابو داؤد (3195) ترمذی (1035) نسائی (391) ابن ماجہ (1493)

362- ترمذی (2022) (اس کی سند میں کلام ہے)



جس کی ہدایت کی آپ کو تعلیم دی گئی ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ (الكهف: 28)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رو کے رکھو جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور وہ اس کی رضا چاہتے ہیں۔“

(363) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وِفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهَا، بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میرے ساتھ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلو، ہم ان کی زیارت کریں جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے جایا کرتے تھے۔ جب یہ دونوں حضرات ان کی خدمت میں پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ ان دونوں حضرات نے ان سے دریافت کیا آپ کیوں رورہی ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتی اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر و ثواب موجود ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے کہا میں اس لئے نہیں رورہی کہ مجھے اس بات کا علم نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر و ثواب ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے بلکہ میں اس لئے رورہی ہوں کہ آسمان سے وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے تو اس بات نے ان دونوں کو بھی رونے پر ابھارا اور یہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(364) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَارْصَدَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخَا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ تَعَالَى، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بَانَ اللَّهُ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

يُقَالُ: ”أَرْصَدَهُ“ لِكَذَا: إِذَا وَكَّلَهُ بِحِفْظِهِ، وَ”السَّدْرَجَةُ“ بَفَتْحِ الْمِيمِ

363- مسلم باب فضل ام ایمن (2454) ابن ماجہ (1635) ترمذی کا قول قابل تعجب ہے انہوں نے اس کو منفرد کہا ہے۔

حلیہ 2/68

364- اخرجه مسلم (2567) واحد (3/7924)

وَالرَّاءِ : الطَّرِيقُ، وَمَعْنَى (تَرَبُّهَا) : تَقْوَمُ بِهَا، وَتَسْعَى فِي صَلَاحِهَا .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لئے دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیج دیا۔ فرشتے نے دریافت کیا تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا: میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا، کیا اس نے تم پر کوئی احسان کیا ہے جس کا تم جواب دینا چاہتے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا: نہیں۔ میں اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں تو فرشتے نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوں جو تمہاری طرف آیا ہوں اس پیغام کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اس طرح محبت رکھتا ہے۔ جیسے تم اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اس شخص سے محبت رکھتے ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”أَرَصَدَهُ“ کا مطلب ہے کسی کو پابند کرنا۔ لفظ ”وَالْمَنْدَرَجَةُ“ کا مطلب راستہ ہے۔ اس حدیث میں استعمال ہونے والے ”تَرَبُّهَا“ کا مطلب یہ ہے تم اسے قائم کرو گے یا اس کی بہتری کی کوشش کرو گے۔

(365) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللَّهِ، نَادَاهُ مُنَادٍ: بَانَ طِبْتُ، وَطَابَ مَمْسَاكَ، وَتَبَوَّاتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا“  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“، وَفِي بَعْضِ النُّسخِ: ”غَرِيبٌ“ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ کی رضا کے لئے کسی بیمار کی عیادت کرے یا اپنے بھائی کی زیارت کرے تو ایک پکارنے والا اسے پکار کر کہتا ہے تمہیں مبارک ہو تمہارا چلنا تمہیں مبارک ہو اور تم نے جنت میں اپنی جگہ تیار کر لی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں یہ موجود ہے یہ حدیث غریب ہے۔

(366) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ، وَنَافِخِ الْكَبِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكَبِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا مُنْتِنَةً“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(يُحْذِيكَ) : يُعْطِيكَ .

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بہترین ساتھی اور برے ساتھی

365- ترمذی، احمد 3/8544 ابن ماجہ، ابن حبان 2961 مسلم

366- بخاری فی البیوع والذہابح (مزی فی الاطراف، شرح البخاری للحلی) احمد 7/19680 مسلم، ابن حبان 561 القضاعی

1380 ابو داؤد

کی مثال مشک بیچنے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے۔ مشک بیچنے والا شخص یا تو تمہیں ویسے ہی دیدے گا یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ تم کو اس سے پاکیزہ خوشبو ضرور آئے گی اور بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلادے گا ورنہ تم کو اس سے بدبو ضرور آئے گی۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”یحدیک“ کا مطلب یہ ہے وہ تمہیں دیدے گا۔

(367) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُنَكِّحُ الْمَرْأَةَ

لأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسْبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاطْفَرُ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَمَعْنَاهُ: أَنَّ النَّاسَ يَقْصِدُونَ فِي الْعَادَةِ مِنَ الْمَرْأَةِ هَذِهِ الْخِصَالَ الأَرْبَعِ، فَأَحْرَضَ أَنْتَ عَلَى ذَاتِ

الدِّينِ، وَاطْفَرُ بِهَا، وَأَحْرَضَ عَلَى صُحَّتِهَا .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، کسی عورت سے چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے

اس کے مال کی وجہ سے اس کے نسب کی وجہ سے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین دار (عورت) کو ترجیح دو۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے عام طور پر لوگ ان خوبیوں کی وجہ سے کسی عورت سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو تم یہ لالچ رکھو کہ تم دین دار عورت کو اختیار کرو اور اس کے ذریعے کامیابی حاصل کرو اور اس کے ساتھ کے طلبگار ہو۔

(368) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَجْرَةَ: "مَا

يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟" فَنَزَلَتْ: ﴿وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ﴾ (مریم: 64) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل سے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے تم ہمارے

پاس جتنا آتے ہو اس سے زیادہ نہیں آتے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

”ہم تمہارے پروردگار کے حکم کے تحت نازل ہوتے ہیں ہمارے آگے ہمارے پیچھے اور اس کے درمیان جو بھی اس کی

ملکیت ہے۔“

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(369) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا

تُصَاحِبُ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا" .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ .

367- اخرجہ البخاری (5090) و مسلم (1466) و ابو داؤد (2047) والنسائی (3230) وابن ماجہ (1858)

368- بخاری فی التفسیر (3218) نسائی فی الکمری (6/11319)

369- ابو داؤد فی الادب ترمذی فی الزهد و اشار ال غرابتہ 'احمد 4/11336 طہاسی 2213 ابو داؤد ترمذی دارمی

2/103 حاکم 4/128 ابن حبان 554



☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، صرف مومن کے ساتھ دوستی رکھو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار لوگ کھائیں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(370) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : "حَدِيثٌ حَسَنٌ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا اندازہ اس کے دوست سے ہوتا ہے اس لئے ہر شخص کو اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ اس کا دوست کون ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مستند اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(371) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ : قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ : "الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ" .

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، ایک شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جس کے ساتھ محبت رکھتا ہے ان کے ساتھ ہوگا۔

(372) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَا أَعَدَدْتُ لَهَا؟" قَالَ : حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ : "أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ .

وَفِي رِوَايَةٍ لُهُمَا : مَا أَعَدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَوْمٍ، وَلَا صَلَاةٍ، وَلَا صَدَقَةٍ، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ .

370- اخرجه احمد (8034-8425) و ابو داؤد (4833) و الترمذی (2378) و اسنادہ حسن

371- احمد 7/19543 بخاری 'مسلم' ابن حبان 557

372- متفق عليه بخاری في الادب و مسلم في البر. احمد 4/12992 'مسلم' ترمذی 'ابن حبان 8' عبدالرزاق 20317

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا قیامت کب آئے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کیا تیاری کی ہے۔ اس نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول سے محبت، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے ساتھ ہو گے جن سے محبت رکھتے ہو۔ یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔  
بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے اس کے لئے بہت سی نمازیں، روزے اور صدقہ تو تیار نہیں کیا لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔

(373) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہوا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ ہوگا۔

(374) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "النَّاسُ مَعَادِنٌ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا، وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ"  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ

قَوْلُهُ: "الْأَرْوَاحُ ..." الخ مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں آدمی کانوں کی طرح ہوتے ہیں جیسے سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جو لوگ بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ (دینی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ حاصل کر لیں اور روہیں لشکروں اور گروہوں کی مانند ہوتی ہیں، ان میں سے جو ایک دوسرے سے (عالم ارواح میں) متعارف ہوتی ہیں ان کے درمیان (دنیا میں) الفت قائم ہو جاتی ہے اور جو ایک دوسرے سے نامانوس ہوتی ہیں وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے لاتعلق رہتی ہیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، امام بخاری نے اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "الارواح" کے بعد والے حصے کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

(375) وَعَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، وَيُقَالُ: ابْنُ جَابِرٍ وَهُوَ - بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ - قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ: أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتَّى

373- اخرجہ البخاری (6168) و مسلم (2640)

374- احمد 3/7940 مسلم ابو داؤد بخاری اخرج بعضہ مرفوعاً و بعضہ تعلیقاً

375- اخرجہ مسلم (2542) و (224/2542) و (225)



اتى على اويس رضى الله عنه، فقال له : انت اويس ابن عامر؟ قال : نعم، قال : من مرادٍ ثم من قرن؟ قال : نعم . قال : فكان بك برص، فبرأت منه الا موضع درهم؟ قال : نعم . قال : لك والدة؟ قال : نعم . قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول : ”ياتى عليكم اويس بن عامر مع امداد اهل اليمن من مرادٍ، ثم من قرن كان به برص، فبرأ منه الا موضع درهم، له والدة هو بها برأ لو اقسام على الله لابرءه، فان استطعت ان تستغفرك فافعل“ فاستغفرت لى فاستغفر له، فقال له عمر : اين تريد؟ قال : الكوفة، قال : الا اكتب لك الى عاملها؟ قال : اكون في غبراء الناس احب الي، فلما كان من العام المقبل حج رجل من اشرافهم، فوافق عمر، فسأله عن اويس، فقال : تركته رث البيت قليل المتاع، قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول : ”ياتى عليكم اويس بن عامر مع امداد من اهل اليمن من مرادٍ، ثم من قرن، كان به برص فبرأ منه الا موضع درهم، له والدة هو بها برأ لو اقسام على الله لابرءه، فان استطعت ان تستغفرك، فافعل“ فاتى اويسا، فقال : استغفرت لى . قال : انت احدث عهدا بسفر صالح، فاستغفرت لى . قال : لقيت عمر؟ قال : نعم، فاستغفر له، ففطن له الناس، فانطلق على وجهه . رواه مسلم .

وفى رواية لمسلم ايضا عن اسير بن جابر رضى الله عنه : ان اهل الكوفة وفدوا على عمر رضى الله عنه، وفيهم رجل ممن كان يسخر باويس، فقال عمر : هل هاهنا احد من القرنيين؟ فجاء ذلك الرجل، فقال عمر : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد قال : ”ان رجلا ياتيكم من اليمن يقال له : اويس، لا يدع باليمن غير ام له، قد كان به بياض فدعا الله تعالى، فاذهبه الا موضع الدينار او الدرهم، فمن لقيه منكم، فليستغفر لكم“ .

وفى رواية له : عن عمر رضى الله عنه، قال : ائني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول : ”ان خير التابعين رجل يقال له : اويس، وله والدة وكان به بياض، فمروءه، فليستغفر لكم“ قوله : ”غبراء الناس“ بفتح الغين المعجمة، واسكان الباء وبالمد : وهم فقراؤهم وصعاليكهم ومن لا يعرف عينه من اخلاطهم ”والامداد“ جمع مدد : وهم الاعوان والناصرون الذين كانوا يمدون المسلمين في الجهاد .

♦♦ حضرت اسير بن عمرو رضي الله عنه اور ایک قول کے مطابق ابن جابر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه کے پاس جب بھی اہل یمن کے کچھ افراد آتے تو وہ ان سے دریافت کیا کرتے تھے کیا تمہارے درمیان اویس بن عامر نامی کوئی شخص ہے۔ یہاں تک کہ حضرت اویس رضي الله عنه بھی آگئے، حضرت عمر رضي الله عنه نے ان سے دریافت کیا آپ اویس بن عامر ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضي الله عنه نے دریافت کیا آپ کا تعلق ”مراد“ قبیلے سے ہے اور ”قرن“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضي الله عنه نے دریافت کیا آپ کو برص کی بیماری لاحق ہوئی تھی، اس کے بعد آپ



ٹھیک ہو گئے لیکن اس کا کچھ نشان رہ گیا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر نے دریافت کیا: آپ کی والدہ (حیات) ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”مراد“ قبیلے اور ”قرن“ سے تعلق رکھنے والا اولیس بن عامر نامی شخص اہل یمن کے ہمراہ تمہارے پاس آئے گا، اسے برص ہوئی ہوگی جو ٹھیک ہو چکی ہوگی البتہ ایک درہم جتنا نشان باقی رہ گیا ہوگا۔ اس کی والدہ موجود ہیں جن کا وہ فرمانبردار ہے اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھالے تو اللہ اسے پوری کر دے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروانا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا) آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے تو حضرت اولیس رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے مغفرت کی دعا کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا، آپ کا کہاں کا ارادہ ہے، انہوں نے جواب دیا: کوفہ کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں آپ کے لئے وہاں کے گورنر کو لکھ نہ دوں۔ حضرت اولیس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، مجھے عام لوگوں میں شامل ہونا زیادہ پسند ہے۔ جب اگلا سال آیا تو وہاں کے معززین حج کرنے کے لئے آئے ان کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اولیس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے انہیں عام سے گھر اور تھوڑے سے سامان کے ساتھ چھوڑا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مراد قبیلے سے قرن سے تعلق رکھنے والا اولیس بن عامر اہل یمن کے وفد کے ساتھ تمہارے پاس آئے گا اسے برص کی بیماری ہوگی جس سے وہ ٹھیک ہو چکا ہوگا، صرف ایک درہم کا نشان باقی ہوگا۔ اس کی والدہ ہوگی جس کا وہ بڑا فرمانبردار ہوگا اگر وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پوری کرے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا۔ پھر وہ (معزز شخص) حضرت اولیس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور درخواست کی تم میرے لئے دعائے مغفرت کرو تو انہوں نے فرمایا: آپ ایک نیا سفر کر کے نئے نئے واپس آئے ہیں آپ میرے لئے دعائے مغفرت کیجئے۔ حضرت اولیس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، آپ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت اولیس رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اس سے لوگوں کو ان کی عظمت کا پتہ چلا تو وہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں: اہل کوفہ وفد کی شکل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو حضرت اولیس رضی اللہ عنہ کا مذاق اڑایا کرتا تھا۔ حضرت عمر نے دریافت کیا، کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو کرم سے تعلق رکھتا ہو وہ شخص آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یمن سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا جس کا نام اولیس ہوگا۔ یمن میں صرف اس کی والدہ ہوں گی۔ اسے برص کی بیماری لاحق ہوئی اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بیماری ختم کر دی اور اس پر صرف ایک دینار یا درہم جتنی جگہ پر نشان رہ گیا۔ تم میں سے جو شخص بھی اس سے ملے، اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تابعین میں سب سے بہتر شخص اولیس ہوگا۔ اس کی والدہ ہوگی اور اس پر ایک سفید داغ ہوگا۔ تم اس سے کہنا کہ وہ تمہارے لئے دعائے مغفرت کرے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لفظ ”غبراء الناس“ کا مطلب ہے ان کے فقراء اور عام لوگ لوگوں کے ہجوم میں جنہیں پہچانا نہیں جاسکتا۔ لفظ امداد یہ لفظ مدد کی جمع ہے اس سے مراد مددگار اور وہ لوگ ہیں جو جہاد میں مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں۔

(376) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ، فَأَذِنَ لِي، وَقَالَ: ”لَا تَسْنَا يَا أُخِيَّ مِنْ دُعَائِكَ“ فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنْ لِي بِهَا الدُّنْيَا .  
وَفِي رِوَايَةٍ: وَقَالَ: ”أَشْرِكْنَا يَا أُخِيَّ فِي دُعَائِكَ“ .  
حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی، آپ نے مجھے اجازت دی اور فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمیں نہیں بھولنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو بات ارشاد فرمائی ہے مجھے یہ بات پسند نہیں ہے اس کے بدلے میں مجھے پوری دنیا ملے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی شریک رکھنا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔  
(377) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلِّ سَبْتٍ رَاكِبًا، وَمَاشِيًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر اور پیدل قباء جایا کرتے تھے اور وہاں (مسجد قباء میں) دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں ہر ہفتے سوار ہو کر یا پیدل تشریف لایا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللَّهِ وَالْحَيْثُ عَلَيْهِ وَأَعْلَامُ الرَّجُلِ مَنْ يُحِبُّهُ، أَنَّهُ يُحِبُّهُ،  
وَمَاذَا يَقُولُ لَهُ إِذَا أَعْلَبَهُ

باب 46: اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے کی فضیلت اس کی ترغیب اور ایک شخص کا دوسرے شخص کو یہ بتانا جس سے وہ محبت کرتا ہو وہ اس سے وہ محبت کرتا ہے اور جب وہ اسے اس بارے

376- ابو داؤد باب الدعوات (1498) ترمذی فی الدعوات (3557) اس سند کے تمام راوی صحیح کے ہیں۔ سوائے عاصم بن عبید اللہ کے سفیان بن کعب رحمۃ اللہ علیہ نے روای ہے۔

377- اخرجه ابو داؤد (1498) والترمذی (3557) باسناد لا یخلو من مقال

## میں بتانے لگے تو کیا کہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْنَهُ فَازْرَوْهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الفتح : 29)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے بارے میں نہایت سخت ہیں اور آپس میں بڑے رحم کرنے والے ہیں۔ تم انہیں رکوع اور سجدے کی حالت میں دیکھو گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی چاہتے ہوں گے ان کے چہروں کی مخصوص نشانی سجدے کے نشان ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کی مثال تورات میں اور جن کی مثال انجیل میں (بیان کی گئی) یہ اس کھیت کی طرح جو اپنی پیداوار کو اگائے۔ پھر اسے طاقت دے اور موٹا (تازہ) کر دے وہ اپنے سہارے سیدھی کھڑی ہو اور کسانوں کو اچھی لگے یہ اس لیے تاکہ ان (صحابہ) کی وجہ سے کافروں کے دل جل جائیں۔ ان میں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ﴾ (الحشر : ۱۰)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے شہر اور ایمان کو اپنا ٹھکانہ بنا لیا وہ محبت کرتے ہیں ان لوگوں کے ساتھ جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے۔“

(378) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حِلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَذَفَ فِي النَّارِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ تین خصوصیات جس شخص میں پائی جائیں گی وہ شخص ایمان کی حلاوت کو پالے گا۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس کے نزدیک ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور یہ کہ وہ کسی شخص سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے اور یہ کہ اس کے نزدیک کفر میں واپس جانا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے بچا لیا ہو۔ اتنا ہی ناپسندیدہ ہو جیسے اسے یہ ناپسند ہے اسے آگ میں ڈالا جائے۔

(379) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ - عَزَّوَجَلَّ - وَرَجُلٌ لَبَّاهُ مَعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حُسْنٍ وَجَمَالَ،

378- متفق عليه، احمد 4/13002، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان 238، ابن مندہ 281

379- اخرجہ احمد (10/4476) والبخاری (660) و مسلم (1031) والترمذی (2391) و مالک فی موطا (1777)



فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا خاص سایہ نصیب کرنے گا۔ اس دن جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ ایک عادل حکمران دوسرا وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پائی ہو۔ ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہو اور وہ افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں۔ اسی حالت میں ملتے ہوں اور اسی حالت میں جدا ہوتے ہیں اور ایک وہ شخص جسے کوئی خوبصورت اور صاحب حیثیت عورت (گناہ) کی دعوت دے اور وہ یہ جواب دے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور ایک وہ شخص جو صدقہ کرے اور اسے اتنا خفیہ رکھے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے اور ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ (متفق علیہ) .

(380) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: آيِنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي؟ الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے لوگ کہاں ہیں۔ آج میں انہیں اپنا خاص سایہ عطا کروں گا۔ اس دن جب میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(381) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوْ لَا آدُلْكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک (کامل) مومن نہ بن جاؤ اور اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ کہ جب تم اسے کر لو گے تو تمہارے اندر محبت زیادہ ہوگی، اپنے درمیان سلام کو عام کر دو۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(382) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرَضَهُ اللَّهُ

380- مسلم (2566) موطا امام مالك (1776)

381- اخرجه مسلم (54) والبخارى في الادب المفرد (260) والترمذى (2688) وابن ماجه (3692)

382- مسلم احمد (3/7924)

لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا ...“ وَذَكَرَ الْحَدِيثُ إِلَى قَوْلِهِ : ”إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحَبَّتَهُ فِيهِ“  
رَوَاهُ هُ سَلِمٌ، وَقَدْ سَبَقَ بِالْبَابِ قَبْلَهُ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لئے دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیج دیا۔

اس کے بعد یہ حدیث انہوں نے یہاں تک نقل کی ہے۔ ”بے شک اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح محبت کرتا ہے جیسے تم اس کی وجہ سے اس شخص سے محبت کرتے ہو۔“

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے اور اس سے پہلے ایک باب میں یہ حدیث روایت کی جا چکی ہے۔

(383) وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ: ”لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◆◆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے انصار کے بارے میں ارشاد فرمایا: صرف مومن ان سے محبت رکھے گا اور صرف کافر ان سے بغض رکھے گا جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

(384) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”قَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي، لَهُمْ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ يَبْطِئُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ“ .  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

◆◆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری جلال کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے (قیامت کے دن) نور کے منبروں پر ہوں گے اور انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(385) وَعَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَإِذَا فَتَى بَرَأَقِ الشَّيْبَانِ وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ، فَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ، أَسْنَدُوهُ إِلَيْهِ، وَصَدَرُوا عَنْ رَأْيِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَقِيلَ: هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعِدِّ، هَجَرْتُ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيرِ، وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، فَانْتَضَرْتُهُ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جَنَّتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحِبُّكَ لِلَّهِ،

383- بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، 7273 ابن ابی شیبہ، نسبی، 157-12

384- اخرجہ الترمذی (2390)

385- موطا امام مالک، 779 اطهرانی، 20/167 حلیہ، 2/131 ابن حبان، 577 احمد، 8/22141

فَقَالَ: اللَّهُ؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، فَقَالَ: اللَّهُ؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، فَأَخَذَنِي بِحَبْوَةٍ رِدَائِي، فَجَبَذَنِي إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَبَشِّرُ! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَجَبْتُ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ"

فِيَّ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيحِ .

قَوْلُهُ: "هَجَرْتُ" أَي بَكَرْتُ، وَهُوَ بِتَشْدِيدِ الْجِيمِ قَوْلُهُ: "اللَّهُ" فَقُلْتُ: اللَّهُ الْأَوَّلُ بِهَمْزَةٍ مَمْدُودَةٍ لِإِسْتِفْهَامٍ، وَالثَّانِي بِلَا مَدِّ .

☆☆ حضرت ابودریس خولانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں مسجد دمشق میں داخل ہوا وہاں ایک نوجوان موجود تھا جس کے دانت بہت چمکدار تھے لوگ اس کے ارد گرد موجود تھے جب ان لوگوں کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہوتا تو وہ سب اس کی طرف رجوع کرتے اس کی رائے معلوم کرتے میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں جب اگلا دن ہوا تو میں جلدی آ گیا میں نے انہیں پایا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے آچکے ہیں پھر میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا میں ان کا انتظار کرتا رہا انہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی تو میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کیا پھر میں نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں انہوں نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! انہوں نے دریافت کیا، کیا اللہ کی قسم! میں نے عرض کی: جی ہاں! اللہ کی قسم! تو انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑ کر مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: تمہارے لئے خوشخبری ہے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے لازم ہوگی جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام مالک نے موطا میں صحیح سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

لفظ "هَجَرْتُ" کا مطلب یہ ہے میں جلدی آ گیا۔ اس میں "ج" پر شد پڑھی جائے گی۔ لفظ "آ اللہ" کا مطلب یہ ہے اس کے شروع میں "ء" تھا جس پر مد موجود تھی یہ استفہام کے لئے تھا اور دوسرا مد کے بغیر ہوگا۔

(386) وَعَنْ أَبِي كَرِيمَةَ الْمَقْدَادِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَ: "إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ، فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ"

☆☆ حضرت ابو کریمہ مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنے بھائی

سے محبت کرتا ہے تو وہ اسے بتادے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

386- ابو داؤد ترمذی، احمد، الاوب المفرد للبخاری، ابن حبان 570 حاکم 4/171 نسائی فی عمل الیوم واللیہ ابن النسی فی

الیوم واللیہ 196 حلیہ 6/99



اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔  
**(387)** رَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَقَالَ: "يَا مُعَاذُ، وَاللَّهِ، إِنِّي لِأُحِبُّكَ، ثُمَّ أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اَللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحَسَنِ عِبَادَتِكَ"

حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

♦♦ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا، اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں پھر میں تمہیں وصیت کرتا ہوں، اے معاذ! تم ہر نماز کے بعد یہ پڑھنا نہ چھوڑنا۔  
 ”اے اللہ! تو اپنے ذکر، شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے لئے میری مدد کر۔“  
 یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور نسائی نے مستند سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

**(388)** وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لِأُحِبُّ هَذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَأَعْلَمْتَهُ؟" قَالَ: لَا. قَالَ: "أَعْلِمْتَهُ" فَلَحِقَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ، فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، ایک شخص اس کے پاس سے گزرا تو وہ شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے اسے یہ بات بتائی ہے اس نے عرض کی، نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے یہ بات بتاؤ۔ وہ شخص اس سے جا کر ملا اور بولا: میں تم سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں تو اس شخص نے کہا جس اللہ تعالیٰ کی وجہ سے تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اپنا محبوب بنائے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے ”صحیح“ اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

**بَابُ عَلَامَاتِ حُبِّ اللَّهِ تَعَالَى لِلْعَبْدِ وَالْحَثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهَا وَالسَّعْيِ فِي تَحْصِيلِهَا**  
**باب 47:** بندے سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت اور اس بات کی ترغیب کہ ایسے اخلاق پیدا کئے جائیں اور ان کے حصول کی کوشش کی جائے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾ (آل عمران: 31)

387- ابو داؤد، نسائی، حاکم 3/5194، احمد، طبرانی فی کتاب الرعا، ابن حبان 2345 ابن عساکر تاریخ دمشق 24/374

388- ابو داؤد 4/12516، احمد، حاکم 4/171 عبدالرزاق 20319

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم فرما دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور وہ تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا“ بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴾ (المائدة: 54)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین کو چھوڑ جائے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور جو اس سے محبت کرتے ہوں گے جو اہل ایمان کے لئے بڑے نرم ہوں گے اور کفار کے لئے نہایت سخت ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے اور انہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں ہوگا“ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے وہ وسعت والا اور علم والا ہے۔

(389) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتَهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتَهُ، كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأَعِيذَنَّهُ“

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

مَعْنَى ”الْأَذْنَتُهُ“ : أَعْلَمْتُهُ بِأَنِّي مُحَارِبٌ لَهُ . وَقَوْلُهُ : ”اسْتَعَاذَنِي“ رُوِيَ بِالْبَاءِ وَرُوِيَ بِالنُّونِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے گا میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہوں اور میرا بندہ جس چیز کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے میرے نزدیک اس میں سب سے زیادہ محبوب وہ چیز ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ سنتا ہے اور میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ تھامتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ کسی چیز سے میری پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”الاذنتہ“ مطلب ہے میں اسے بتا رہا ہوں کہ میں

اس کے ساتھ جنگ کروں گا۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”استعاذنی“ (وہ مجھ سے مدد مانگتا ہے)

اس کو ب اور ن دونوں کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔

(390) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ تَعَالَى الْعَبْدَ، نَادَى جِبْرِيلُ:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبْهُ، فَحَبِبْهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبُوهُ، فَحَبِبُوهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ، فَقَالَ: إِنِّي أَحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ، فَحَبِبْهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ، فَيَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبُوهُ، فَحَبِبُوهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ، فَيَقُولُ: إِنِّي أَبْغَضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ. فَيَبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ، ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَعْضَاءُ فِي الْأَرْضِ“ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل سے فرماتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرائیل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور وہ اہل آسمان کے درمیان یہ اعلان کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تو تم بھی اس سے محبت کرو تو اہل آسمان بھی اس شخص سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرائیل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں اعلان کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس شخص کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب وہ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو جبرائیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں شخص کو ناپسند کرتا ہوں تم بھی اسے ناپسند کرو۔ جبرائیل بھی اسے ناپسند کرتے ہیں پھر وہ آسمان میں اعلان کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو ناپسند کرتا ہے تو تم بھی اسے ناپسند کرو تو پھر اس شخص کے لئے زمین میں ناپسندیدگی رکھ دی جاتی ہے۔

(391) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ

390- بحاری، مسلم فی کتاب البر والصلة، نسائی، ترمذی، موطا امام مالک، 1778 طہالسی، 2436 عبدالرزاق، 19673 ابن

حبان 364

391- بحاری فی التوحید (7375) مسلم فی الصلوة (813) نسائی فی کتاب الصلاة و عمل الیوم والليلة (مری)



فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ ﴿بِقَوْلِ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "سَلُّوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ؟" فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک مہم کا امیر مقرر کیا وہ شخص اپنے ساتھیوں کو ہر رکعت میں قل ہو اللہ ہو احد پڑھایا کرتا تھا جب وہ لوگ واپس آئے، انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: اس سے دریافت کرو یہ ایسا کیوں کرتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا تو اس نے بتایا اس کی وجہ یہ ہے اس میں رحمان کی تعریف بیان کی گئی ہے تو مجھے اسے پڑھنا پسند ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

### بَابُ التَّحْذِيرِ مِنْ إِذَاءِ الصَّالِحِينَ وَالضَّعْفَةِ وَالْمَسَاكِينِ

باب 48: نیک لوگوں اور کمزوروں اور غریبوں کو اذیت پہنچانے سے بچنے کی تلقین

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾ (الأحزاب : 58)  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اس کے بغیر کہ جو انہوں نے کمایا ہے تو وہ لوگ بڑا بہتان لگاتے ہیں اور وہ گناہ کرتے ہیں۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الضحى : 9-10)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جہاں تک یتیم کا تعلق ہے تو تم اس پر سختی نہ کرو اور جہاں تک مانگنے والے کا تعلق ہے تو تم اسے جھڑکو نہیں۔"

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ، فَكَثِيرَةٌ مِنْهَا :

حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هَذَا : "مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَهُ بِالْحَرْبِ" .  
 وَمِنْهَا حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِي بَابِ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيمِ، وَقَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَا أَبَا بَكْرٍ، لَئِنْ كُنْتُ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ" .

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بہت زیادہ ہیں جن میں سے ایک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث ہے جو گزشتہ باب میں نقل کی جا چکی ہے۔

"جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے گا میں اس کیخلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔"

ان میں سے ایک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے جو اس سے پہلے یتیم کے ساتھ نرمی کا سلوک

کرنے کے باب میں گزر چکی ہے اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”اے ابو بکر! اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا۔“

(392) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ، فَلَا يَطْلُبُكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكُهُ، ثُمَّ يَكْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز ادا کرے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ذمے کے حوالے سے تم سے کسی چیز کی باز پرس نہیں کرے گا اور وہ جس سے اپنے ذمے کے بارے میں باز پرس کرے گا اور پھر اس کو (کو تا ہی کا مرتکب) پائے گا تو اسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

بَابُ إِجْرَاءِ أَحْكَامِ النَّاسِ عَنِ الظَّاهِرِ وَسَرَائِرُهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

باب 49: لوگوں کے ظاہر پر حکم جاری کرنا اور ان کے پوشیدہ معاملات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ﴾ (التوبة: 5)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر وہ توبہ کر لے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے تو اس کے راستے کو چھوڑ دو۔“

(393) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”أَمْرٌ أَنْ

أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے میں ان (کفار) لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس

بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ

تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نیز جب تک وہ نماز قائم نہ کریں اور زکوٰۃ ادا نہ کریں جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ اپنی

جان و مال کو میری طرف سے محفوظ کر لیں گے تاہم ان کے حق (یعنی کسی سزا) کا معاملہ مختلف ہے اور ان کا

392- مسلم، ترمذی، جامع کبیر، حلیہ، احمد عن ابن عمر مرفوعاً

393- بخاری، مسلم، سنن، اربعہ نے اس کو ابو ہریرہ سے روایت کیا (جامع صغیر للسیوطی) اس روایت کو سیوطی نے اخبار متواترہ میں نقل کیا اور کہا کہ

بخاری و مسلم نے ابن عمر اور ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے اور مسلم نے جابر سے نقل کیا ہے۔ (قطف الذحار المستثارہ فی الاخبار المتواترہ) مصنفہ ابن ابی شیبہ نے

ابو بکر صدیق، عمر فاروق، ابن اویس، جریر الجہلی سے روایت کی ہے اور طبرانی نے انس، سمرہ بن جندب اور سہل بن سعد اور ابن عباس اور ابو بکر اور ابو مالک اشجعی

سے نقل کی ہے جبکہ بزاز سے عیاض انصاری اور نعمان و بشیر سے روایت کی ہے۔

حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔“

(394) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ طَارِقِ بْنِ أَشِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ، حَرَّمَ مَالَهُ وَدَمَهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو عبد اللہ طارق بن اشیم، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص اس بات کا اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے اور پھر وہ تمام جھوٹے خداؤں کا انکار کرے تو اس کا مال اور اس کی جان محترم ہو جائیں گے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(395) وَعَنْ أَبِي مَعْبِدٍ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ، فَاقْتُلْنَا، فَضَرَبَ أَحَدِي يَدَيَّ بِالسَّيْفِ، فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَادَ مِنِّي بِشَجْرَةٍ، فَقَالَ: أَسَلَمْتُ لِلَّهِ، أَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ: ”لَا تَقْتُلُهُ“ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَطَعَ أَحَدِي يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا؟! فَقَالَ: ”لَا تَقْتُلُهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَمَعْنَى ”أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ“ أَي: مَعْصُومُ الدِّمِّ مَحْكُومٌ بِإِسْلَامِهِ . وَمَعْنَى ”أَنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ“ أَي: مُبَاحُ الدِّمِّ بِالْقِصَاصِ لَوْرَثَتِهِ لَا أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِي الْكُفْرِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

✧✧ حضرت ابو معبد مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ کا کیا خیال ہے اگر میں کسی کافر کے مقابلے میں آؤں اور ہم دونوں کی لڑائی شروع ہو جائے اور وہ میرے ایک ہاتھ کو تلوار کے ذریعے مار کر اسے کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کے پیچھے چلا جائے اور بولے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا تو کیا میں اس کو قتل کر دوں یا رسول اللہ! اس کے یہ کہنے کے بعد؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو۔ میں نے یہ عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا تھا اور اسے کاٹنے کے بعد پھر اس نے یہ بات کہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل نہ کرو۔ اگر تم اسے قتل کر دو گے تو وہ تمہاری اس جگہ پر آ جائے گا جو تمہارے اس کے قتل کرنے سے پہلے تھی اور تم اس کی جگہ پر چلے جاؤ گے جو اس کے یہ کلمہ پڑھنے سے پہلے تھی (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”انہ بمنزلتك“ کا مطلب یہ ہے: اس کا خون محفوظ ہوگا اور اس پر اسلامی احکامات نافذ ہونگے اور ”انك بمنزلته“ سے مراد یہ ہے: اس کے وارثوں کیلئے قصاص کے طور پر تمہارا خون مباح ہوگا۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ کفر میں اس طرح ہوگا۔ (واللہ اعلم)

394- اخرجہ مسلم (23)

395- احمد 9/23878 بخاری، مسلم، ابو داؤد، عبدالرزاق 1899 ابن ابی شیبہ 12610 ابن حبان 164 بیہقی 1958 ابن مندہ



(396) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَحْنَا الْقَوْمَ عَلَى مِيَاهِهِمْ، وَلَحَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشَيْنَاهُ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَطَعَنَتْهُ بَرْمِجِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: "يَا أُسَامَةَ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟!" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَقَالَ: "أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟!" فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسَلَّمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ؟!" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ، قَالَ: "أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا؟!" فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي أَسَلَّمْتُ يَوْمَئِذٍ.

"الْحُرَقَةُ" بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِ الرَّاءِ: بَطْنٌ مِنْ جُهَيْنَةَ: الْقَبِيلَةُ الْمَعْرُوفَةُ. وَقَوْلُهُ: "مُتَعَوِّذًا": أَيُّ مُعْتَصِمًا بِهَا مِنَ الْقَتْلِ لَا مُعْتَقِدًا لَهَا

♦♦ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ قبیلے کی شاخ حرقہ کی طرف بھیجا ہم نے صبح کے وقت ان کے پانی کے پاس ان پر حملہ کیا۔ میرا اور ایک انصاری شخص کا ان کے فرد کے ساتھ سامنا ہوا۔ ہم نے اس پر قابو پا لیا تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ انصاری نے اپنے ہاتھ کو روک لیا۔ میں نے اپنے نیزے کے ذریعے اسے زخمی کر کے اسے قتل کر دیا۔ جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتہ چلا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے بچنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد اسے قتل کر دیا تھا۔ آپ یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ کاش میں نے اس دن سے پہلے اسلام قبول نہ کیا ہوتا۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا اور پھر تم نے اسے قتل کر دیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے یہ پڑھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کے دل کو چیر کر دیکھا تھا جو تمہیں پتہ چل گیا کہ اس نے یہ دل سے پڑھا ہے یا نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ میں نے اسی دن اسلام قبول کیا ہوتا۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "خرقہ" جہینہ قبیلے کی ایک شاخ ہے یہ ایک معروف قبیلہ ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "متعوذاً" کا مطلب یہ ہے اس نے قتل سے بچنے کے لئے ایسا کیا ہے۔ اس کا اعتقاد رکھتے ہوئے ایسا نہیں کیا۔

(397) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعَثًا

396- بحاری فی المغازی والدیات، مسلم فی الايمان، ابو داؤد فی الجهاد، البزاز (اطراف مری) ابن حبان 4751، احمد 21804

مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، وَأَنَّهُمُ اتَّقُوا، فَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ، وَأَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ . وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَتَلَهُ، فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ، حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: "لِمَ قَتَلْتَهُ؟" فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ، وَقَتَلَ فَلَانًا وَفُلَانًا، وَسَمِّيَ لَهُ نَفْرًا، وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَقْتَلْتَهُ؟" قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: "فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ؟" قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اسْتَغْفِرْ لِي . قَالَ: "وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ؟" فَجَعَلَ لَا يَزِيدُ عَلَيَّ أَنْ يَقُولَ: "كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت جنید بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے بعض مشرکین کے خلاف ایک جنگی مہم روانہ کی، فریقین میں جنگ ہوئی، مشرکین کے لشکر کا ایک سپاہی ایسا شہ زور تھا کہ جس مسلمان کی طرف متوجہ ہوتا اسے شہید کر دیتا۔ ایک مسلمان سپاہی اس کی تاک میں تھا (راوی کہتے ہیں) ہمارے درمیان یہی مشہور ہے، وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے جب آپ نے اس پر وار کرنے کے لیے تلوار لہرائی تو وہ بولا لا الہ الا اللہ مگر اس کے باوجود آپ نے اسے قتل کر دیا۔ جب قاصد نے نبی اکرم ﷺ کو اس فتح کی خوش خبری سنائی تو ساتھ میں اس واقعہ کے بارے میں بھی بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر دریافت کیا: تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے بہت سے مسلمانوں کو شہید کیا تھا، اور ساتھ میں ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام بھی گنوا دیئے پھر جب اس نے دیکھا کہ اب وہ میری تلوار کی زد میں آچکا ہے تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (پھر بھی) تم نے اسے قتل کر دیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ کلمہ قیامت کے دن تمہارے سامنے آئے گا، تو تم کیا کرو گے؟ حضرت اسامہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے لیے دعائے مغفرت کریں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ کلمہ قیامت کے دن آئے گا تو تم کیا کرو گے؟ (راوی کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ اسی بات کو دہراتے رہے۔ جب وہ کلمہ قیامت کے دن اٹھے گا تو تم کیا کرو گے؟

(398) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ، وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمْ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمَّنَّاهُ وَقَرَّبَنَا، وَلَيْسَ لَنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ، وَاللَّهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ، وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءًا أَلَمْنَا مِنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ: إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں وحی کے ذریعے لوگوں کا مواخذہ ہو جاتا تھا۔ اب وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ ہم اب ظاہر کے مطابق مواخذہ کریں گے جو ہمارے سامنے بہتر ظاہر ہوگا۔ ہم اسے امن دیں گے اور اسے قریب رکھیں گے اس کے پوشیدہ معاملات کے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کے پوشیدہ معاملات کا حساب لے گا اور جو شخص ہمارے سامنے برائی ظاہر کرے گا ہم اسے امن نہیں دیں گے اور اس کی تصدیق نہیں کریں گے اگرچہ وہ یہ کہے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

## بَابُ الْخَوْفِ

## باب 50: خوف کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَآيَاتِي فَارْهَبُونَ ﴾ (البقرة: 40)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور مجھ سے تم ڈرتے رہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴾ (البروج: 12)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْىَ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ

عَذَابَ الْآخِرَةِ ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ يَوْمَ يَأْتِ لَا

تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِآذِنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَيُفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ﴾

(هود: 106-102)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اسی طرح تمہارے پروردگار نے گرفت کی جب اس نے اس بستی پر گرفت کی جو ظالم تھی اس

کی گرفت دردناک اور سخت ہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں اس شخص کے لئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو یہ وہ دن

ہے جب لوگوں کو اس کے سامنے جمع کیا جائے گا یہ وہ دن ہے جب سب حاضر ہوں گے اور ہم نے اس دن کو مخصوص مدت

کے لئے موخر کیا ہے اس دن جب وہ آئیں گے تو کوئی بھی شخص اس کی اجازت کے بغیر بات نہیں کرے گا ان میں سے بعض

لوگ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت ہوں گے تو وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ جہنم میں ہوں گے ان کے لئے اس میں

مصیبت اور چیخ و پکار ہوگی۔“



وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ﴾ (آل عمران : 28)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے بارے میں تمہیں ڈراتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَيْنِهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴾

(عبس : 34-37)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اس دن جب آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا اپنی ماں اور اپنے باپ سے بھاگے گا اپنی بیوی اور

اپنے بچوں سے بھاگے گا اس دن ہر شخص کو اپنی ہی فکر ہوگی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوُنَّهَا تُذْهِلُ كُلَّ مَرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ

وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ﴾

(الحج : 1-2)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ عظیم چیز ہے جب تم اسے دیکھو گے

دودھ پلانے والی عورت وہ اپنے بچے سے غافل ہو جائے گی اور حاملہ عورت اپنے حمل کو ضائع کر دے گی اور تم لوگوں کو مدہوش

دیکھو گے حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہوگا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ ﴾ (الرحمن : 46)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو اپنے پروردگار کی عظمت سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ، فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَّنَا

عَذَابَ السَّمُومِ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴾ (الطور : 25-28)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ ایک دوسرے سے یہ پوچھنے لگتے ہیں کہتے ہیں بے شک پہلے تو ہم اپنے گھروں میں سہمے

ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اور اس نے ہمیں لو کے عذاب سے بچالیا بے شک اس سے پہلے ہم نے اس کی

عبادت کی تھی بے شک وہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔“

وَالآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ جَدًّا مَعْلُومَاتٌ وَالْغَرَضُ الْإِشَارَةُ إِلَىٰ بَعْضِهَا وَقَدْ حَصَلَ :

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جَدًّا فَتَذَكَّرُ مِنْهَا طَرَفًا وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ :

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں مقصد صرف ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کرنا ہے اور وہ مقصد حاصل ہو گیا ہے۔

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بھی بہت سی ہیں ان میں سے چند ایک کا یہاں تذکرہ کریں گے۔

(399) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمُصْدُوقُ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ، فَيَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَيُؤَمَّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكُتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ. فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی آپ سچے ہیں اور آپ کی تصدیق کی گئی ہے کسی شخص کے مادہ تخلیق کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رکھا جاتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے ٹوٹھڑے کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر فرشتے کو بھیجا جاتا ہے وہ روح پھونک دیتا ہے۔

اسے چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے اس کے رزق اس کی زندگی اس کے عمل اور اس کے بد بخت یا نیک ہونے کے بارے میں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کوئی شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان میں صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سا عمل کرنے لگتا ہے۔ اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کے سے عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(400) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُوتَىٰ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجْرُونَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس دن جہنم کو لایا جائے گا اس کی ستر ہزار اگامیں ہوں گی۔ ان میں سے ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

(401) وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ يُوَضَعُ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغَهُ. مَا يَرَىٰ أَنَّ أَحَدًا أَشَدَّ مِنْهُ عَذَابًا، وَأَنَّهُ لَاهُونَهُمْ عَذَابًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

399- أخرجه البخاري (3208) و مسلم (2643) و ابو داؤد (7408) و الترمذی (2137) و ابن ماجه (76)

400- أخرجه مسلم (2824) و الترمذی (2573)

401- بخاری فی الرقاق' مسلم فی صفة النار' کتاب الايمان . . و

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن سب سے زیادہ آسان عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے دونوں تلوؤں کے نیچے دو انگارے رکھے جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا اور وہ یہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ شدید عذاب اور کسی کو نہیں ہو رہا حالانکہ اسے سب سے زیادہ ہلکا عذاب ہوگا۔ (متفق علیہ)

(402) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْرَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْقُوتِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کے ٹخنوں سے پکڑا ہوا ہوگا۔ ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کے گھٹنوں سے پکڑا ہوا ہوگا اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کی کمر سے پکڑا ہوا ہوگا اور ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم نے ان کی گردن سے پکڑا ہوا ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

"الْحُجْرَةُ" : مَعْقِدُ الْأَزَارِ تَحْتَ السُّرَّةِ، وَ"التَّرْقُوتُ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ : هِيَ الْعِظْمُ الَّذِي عِنْدَ ثَغْرَةِ النَّحْرِ، وَلِلنَّاسِ تَرْقُوتَانِ فِي جَانِبِي النَّحْرِ .

"الْحُجْرَةُ" تہہ بند باندھنے کی جگہ جو ناف کے نیچے ہو۔ "التَّرْقُوتُ" میں "ت" پر زبر "ق" پر پیش ہے۔ یہ وہ ہڈی ہے جو قربانی والی رگ کے قریب ہوتی ہے۔ قربانی والی رگ کے دونوں کناروں پر انسان کی دو ہوتی ہیں۔

(403) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "يُقَوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيَّبَ أَحَدَهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَ"الرَّشْحُ" : الْعَرَقُ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے سینے میں نصف کانوں تک ڈوبا ہوا ہوگا۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "الرَّشْحُ" کا مطلب پسینہ ہے۔  
(404) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، فَقَالَ : "لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا" فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ، وَلَهُمْ خَنِينٌ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

402- مسلم (2845) 'احمد 7/20123

403- أخرجه البخاری (4938) و مسلم (2862) والترمذی (3335)

404- بخاری فی التفسیر، مسلم فی الفضائل، ترمذی فی التفسیر، نسائی فی الرقائق (مزی) ابن حبان 106 احمد 4/12659

عبدالرزاق 20796



وَفِي رِوَايَةٍ : بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ، فَقَالَ : "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا" فَمَا أَتَى عَلَيَّ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَشَدُّ مِنْهُ، غَطُّوا رُؤُسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ .  
"الْخَنِينُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ : هُوَ الْبُكَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقِ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ .

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا میں نے اس کی مانند خطبہ نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی۔ (متفق علیہ)  
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اپنے ساتھیوں کے بارے میں کسی چیز کا پتہ چلا تو آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میرے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا میں نے آج کے دن کی طرح بھلائی اور برائی کو ایک ساتھ کبھی نہیں دیکھا۔ اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب پر اس سے زیادہ شدید دن اور کوئی نہیں آیا۔ انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لیے اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی۔

"الْخَنِينُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ : هُوَ الْبُكَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقِ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ .

"الْخَنِينُ" میں "خ" ہے۔ یہ ناک کی آواز کے ہمراہ رونا ہے۔

(405) وَعَنْ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :  
"تُدْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ" قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الرَّائِي عَنِ الْمِقْدَادِ : فَوَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ، أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ؟ قَالَ : "فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رِكَبَتِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ الْجَامًا". وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن سورج کو مخلوق کے پاس لایا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کا فاصلہ ایک میل جتنا رہ جائے گا۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے سلیم بن عامر نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے نہیں معلوم کہ میل سے مراد کیا ہے۔ اس سے مراد زمین کی مسافت ہے یا وہ سرمہ دانی کی سلانی ہے جس سے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بتایا: لوگ اپنے اعمال کے حساب سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے کسی کا پسینہ ٹخنے تک ہوگا، کسی کا گھٹنوں تک ہوگا، کسی کا پیٹھ تک ہوگا اور کسی شخص کو پسینے کی لگام نے کھینچا ہوا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(406) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرْقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا، وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَمَعْنَى "يَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ": يَنْزِلُ وَيُغْوِصُ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن لوگ پسینے میں ڈوب جائیں گے یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں 70 گز تک چلا جائے گا اور اس نے ان لوگوں کو لگام ڈالی ہوئی ہوگی یہاں تک کہ وہ ان کے کانوں تک پہنچا ہوا ہوگا۔ (متفق علیہ)

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ "يَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ" کا مطلب ہے زمین میں اترے گا اور اس میں جذب ہو جائے گا۔

(407) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ وَجْبَةً، فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذَا؟" قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مِنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا، فَهُوَ يَهُوَى فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجِبَتَهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اسی دوران آپ نے ایک آواز سنی۔ آپ نے دریافت کیا، کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کس چیز کی آواز ہے۔ ہم نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ پتھر ہے جسے جہنم میں ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا تو اب جب وہ اس کی گہرائی تک پہنچ گیا تو تم نے اس کی آواز سنی ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(408) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشَامَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ اس کا پروردگار کلام کرے گا۔ اس شخص کے اور اس کے پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے صرف وہی چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی تھی۔ وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اسے وہی چیز نظر آئے گی جو اس نے آگے بھیجی تھی۔ وہ اپنے آگے دیکھے گا تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی جو اس کے مد مقابل ہوگی اور تم جہنم

406- بخاری فی الرقاق (6532) 'مسلم باب صفة الجنة والنار (2863)

407- مسلم (2844)

408- احمد 6/18674 طہالسی 1039 بخاری 'مسلم' نسائی ابن حبان 473 ابن ابی شیبہ 3/110 طبرانی کبیر 17/220

سے بچو۔ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو۔ (متفق علیہ)

(409) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَنْطَ، مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعِ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاصِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ تَعَالَى. وَاللَّهُ لَوْ تَعَلَّمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرْشِ، وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

و"أَطَّتْ" بِفَتْحِ الْهَمْزِ وَتَشْدِيدِ الطَّاءِ وَ"تَنْطَ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَبَعْدَهَا هَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ، وَالْأَطِيطُ: صَوْتُ الرَّحْلِ وَالْقَتَبِ وَشِبْهِهِمَا، وَمَعْنَاهُ: أَنْ كَثْرَةَ مَنْ فِي السَّمَاءِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْعَابِدِينَ قَدْ أَثْقَلَتْهَا حَتَّى أَطَّتْ. وَ"الصُّعَدَاتُ" بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ: الطَّرْفَاتُ: وَمَعْنَى: "تَجَارُونَ": تَسْتَعِينُونَ.

♦♦ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں وہ چیز دیکھ لیتا ہوں جسے تم نہیں دیکھ سکتے۔ آسمان چرچراتا ہے اور اسے ایسا کرنا بھی چاہئے کیونکہ اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جو خالی ہو ہر جگہ پر فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کے لئے اپنی پیشانی رکھی ہوئی ہے۔ اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ اور تم بستروں پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو بلکہ تم اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے مختلف راستوں کی طرف نکل جاؤ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "أَطَّتْ" اس میں "ء" پر زبر پڑھی جائے گی اور "ط" پر شد پڑھی جائے گی۔

"تَنْطَ" اس میں "ت" پر زبر پڑھی جائے گی اس کے بعد "ء" ہوگا جس پر زبر پڑھی جائے گی۔

وَالْأَطِيطُ اس سے مراد آدمی یا لکڑی یا دیگر چیزوں کی آواز ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے آسمان میں عبادت کرنے والے

فرشتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے انہوں نے آسمان کو وزنی کر دیا ہے یہاں تک کہ وہ چرچراتا ہے۔

"الصُّعَدَاتُ" اس میں "ص" پر پیش پڑھی جائے گی اور "ع" پر بھی پیش پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب مختلف راستے

ہیں۔

"تَجَارُونَ" اس کا مطلب یہ ہے تم مدد مانگنے کے لئے ایسا کرو گے۔

(410) وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ - بَرَاءِ ثُمَّ زَايٍ - نَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ؟ وَعَنْ عِلْمِهِ

فِيمَا فَعَلَ فِيهِ؟ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ؟ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ؟ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ؟"

409- ترمذی فی الذہد ابن ماجہ عن ابی ذر احد 8/21572

410- اخرجه الترمذی (2425)



رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

﴿﴾ حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ اس میں "ز" ہے اس کے بعد "ز" ہے نصلہ بن عبید اسلمی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن آدمی اس وقت تک کھڑا رہے گا جب تک اس سے اس کی زندگی کے بارے میں دریافت نہیں کیا جاتا کہ وہ اس نے کس طرح بسر کی اور اس کے علم کے بارے میں دریافت نہیں کیا جاتا کہ اس نے اس پر کسی حد تک عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں دریافت نہیں کیا جاتا کہ اس نے اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا کہ اس نے اسے کن کاموں کے لئے استعمال کیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ "حسن صحیح" ہے۔

(411) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ (الزلزلة: 4) ثُمَّ قَالَ: "اتَدْرُونَ مَا أَخْبَارَهَا؟" قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا تَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: "اس دن وہ زمین اپنی خبریں دے گی۔"

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی اطلاع یہ ہوگی کہ وہ ہر بندے اور بندی کے بارے میں یہ گواہی دے گی کہ انہوں نے اس کی پشت پر کیا کام کیا وہ یہ کہے گی تم نے یہ یہ کام اس اس دن کیا تھا تو یہ اس کا اطلاع دینا ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(412) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ أَنْعَمُ! وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدْ التَّقَمَ الْقَرْنَ، وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْحِ فَيَنْفُخُ" فَكَانَ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ: "قُولُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"الْقَرْنُ": هُوَ الصُّورُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ﴾ كَذَا فَسَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں کیسے سکون کے ساتھ رہ سکتا

411- ترمذی فی الزہد، نسائی التفسیر، احمد 3/8876 ابن حبان 7360 حاکم 3/3965

412- ترمذی ابواب الزہد، نسائی فی التفسیر، ابن حبان 8231 ابو یعلیٰ 71 احمد 1/3010

ہوں جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے اپنا منہ صور کے ساتھ لگایا ہوا ہے اس نے اپنے کان اس طرف لگائے ہوئے ہیں، کب اسے پھونک مارنے کا حکم ملے اور وہ پھونک مار دے۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ ہدایت کی کہ تم یہ پڑھا کرو۔

”ہمارے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ”القرن“ سے مراد صور ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے۔ ”اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہی وضاحت کی ہے۔

(413) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ خَافَ أَدْلَجَ، وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ . أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةً، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةَ“  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

و ”ادلاج“ : بِاسْكَانِ الدَّالِ وَمَعْنَاهُ سَارَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ . وَالْمُرَادُ التَّشْمِيرُ فِي الطَّاعَةِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص خوف کا شکار ہو وہ جلدی چل پڑتا ہے اور جو جلدی چل پڑتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے یہ بات یاد رکھنا اللہ تعالیٰ کا سامان بہت مہنگا ہے اور یہ بات یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ لفظ ”ادلاج“ میں ”د“ کو سا کر پڑھا جائے گا اس کا مطلب یہ ہے رات کے ابتدائی حصے میں سفر شروع کر دینا اور اس سے مراد یہ ہے عبادت میں بھرپور کوشش کرنا باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(414) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ ”يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا“ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ قَالَ: ”يَا عَائِشَةُ، الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهْمَهُمْ ذَلِكَ“ .

وَفِي رِوَايَةٍ: ”الْأَمْرُ أَهْمٌ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”غُرْلًا“ بِضَمِّ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ، أَي: غَيْرَ مَخْتُونِينَ .

♦♦ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ پاؤں برہنہ جسم ختنے کے بغیر زندہ کیا جائے گا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مرد اور عورتیں ایک ساتھ ہوں گی اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اس وقت معاملہ اتنا شدید ہوگا کہ

انہیں اس کا خیال بھی نہیں آئے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: معاملہ اتنا ہولناک ہو گا کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔  
(متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”غرل“ میں غ پر پیش پڑھی جائے گی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

## بَابُ الرَّجَاءِ

### باب 51 (اللہ تعالیٰ کے فضل کی امید کا بیان)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴾ (الزمر: 53)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”تم یہ فرمادو! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے ساتھ زیادتی کی ہے تم لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو وہ تمام گناہوں کو بخشنے والا اور رحم کر نیوالا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَافِرَ ﴾ (سبا: 17)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”ہم صرف ناشکرے کو ہی سزا دیں گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّى ﴾ (طہ: 48)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”بے شک ہماری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے عذاب اس شخص کو ہو گا جو جھٹلائے گا اور منہ پھیر

لے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ﴾ (الاعراف: 156)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ﴾ (الاعراف: 156)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور میری رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔“

(415) وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ

شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ



وَكَلِمَتُهُ أَلْفَاها إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَالنَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ“  
متفق عليه. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”مَنْ شَهِدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ“.

﴿﴾ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم کی طرف القاء کیا اور اس کی (طرف سے آنے والی) روح ہیں جنت حق ہے اور جہنم حق ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

(416) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَقُولُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً، وَمَنْ لَقِينِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ حَظِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

مَعْنَى الْحَدِيثِ: ”مَنْ تَقَرَّبَ“ إِلَى بَطَاعَتِي ”تَقَرَّبْتُ“ إِلَيْهِ بِرَحْمَتِي وَإِنْ زَادَ زِدْتُ ”فَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي“ وَأَسْرَعَ فِي طَاعَتِي ”أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً“ أَيْ: صَبَّتْ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَسَبَقَتْهُ بِهَا وَلَمْ أُحِجَّهِ إِلَى الْمَشْيِ الْكَبِيرِ فِي الْوُضُوءِ إِلَى الْمَقْصُودِ ”وَقُرَابِ الْأَرْضِ“ بِضَمِّ الْقَافِ، وَيُقَالُ: بِكَسْرِهَا وَالضَّمُّ أَصْحُ وَأَشْهُرُ وَمَعْنَاهُ: مَا يُقَارِبُ مِلاهَا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا اجر ملے گا اور میں زیادہ بھی دے سکتا ہوں اور جو شخص ایک برائی کرے گا اس کا بدلہ (گناہ) ایک برائی جتنا ہوگا یا پھر میں اسے بخش دوں گا اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب آئے گا میں ایک باشت اس سے قریب ہوں گا اور جو شخص ایک باشت میرے قریب ہوگا میں ایک گز اس کے قریب ہوں گا جو شخص چلتے ہوئے میری طرف آئے گا میں دوڑتے ہوئے اس کی طرف آؤں گا۔ جو شخص زمین جتنے گناہ لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہو لیکن وہ کسی کو میرا شریک نہ سمجھتا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ اس سے ملاقات کروں گا۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) حدیث کا معنی یہ ہے: جو کوئی عبادت کے ذریعے میری قربت حاصل کرے میں اپنی رحمت کے ساتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ زیادہ کوشش کرے گا تو میری طرف سے بھی زیادہ رحمت ہوگی۔ اور پیدل چل کر آنے کا مطلب یہ ہے کہ میری عبادت کی طرف جلدی کرتا ہے اور دوڑ کر آنے کا مطلب یہ ہے کہ میں بھی پھر اس پر اپنی

رحمت انڈیل دیتا ہوں اور حصول مقصد کیلئے اس کو زیادہ چلنے کی تکلیف نہیں دیتا۔ اور ”قرب الارض“ میں ”ق“ ضمہ کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے اور کسرہ کے ساتھ بھی لیکن ضمہ کا قول زیادہ صحیح اور مشہور ہے اور اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو زمین کو تقریباً بھردیں گی۔

(417) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْمُؤَجَّبَانِ؟ قَالَ: ”مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! (جنت اور جہنم کو) واجب کر دینے والی دو چیزیں کیا ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھتا ہو وہ جنت میں جائیگا اور جو اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اس کا شریک سمجھتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(418) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذُ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: ”يَا مُعَاذُ“ قَالَ: كَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: ”يَا مُعَاذُ“ قَالَ: كَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: ”يَا مُعَاذُ“ قَالَ: كَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثَلَاثًا، قَالَ: ”مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ“ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا أَخْبَرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: ”إِذَا يَتَكَلَّمُوا“ فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَائِمًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَقَوْلُهُ: ”تَائِمًا“ أَيْ خَوْفًا مِنَ الْإِثْمِ فِي كِتْمِ هَذَا الْعِلْمِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سواری پر سوار کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا کہا۔ پھر آپ نے فرمایا: جو بندہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ صدق دل سے اس کی گواہی دے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس بارے میں نہ بتا دوں تا کہ وہ خوشخبری حاصل کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ اسی پر تکیہ کر لیں گے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اپنے مرنے کے وقت گناہ سے بچنے کے لئے بیان کی تھی۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ گناہ سے بچنے سے مراد یہ ہے، علم کو چھپانے کے

گناہ سے بچنے کے خوف سے انہوں نے یہ سنائی تھی۔

(419) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَوْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - شَكَ الرَّائِي - وَلَا يَضُرُّ الشَّكَّ فِي عَيْنِ الصَّحَابِيِّ؛ لِأَنَّهُمْ كُلُّهُمْ عُدُولٌ - قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةَ تَبُوكَ، أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَفَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَاكَلْنَا وَادَّهَنَّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "افْعَلُوا" فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ، وَلَكِنْ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ الْبَرَكَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ" فَدَعَا يَنْطَعِ فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ وَيَجِيءُ الْآخَرَ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرَ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْلَمَ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: "خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ" فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَ كُوفِي الْعَسْكَرِ وَعَاءً إِلَّا مَلْئُوهُ وَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ، لَا يَلْقَى اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے یا شاید صحابی کی معین شخصیت کے بارے میں شک کی وجہ سے کوئی حرج نہیں کیونکہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ تبوک کے موقع پر لوگ شدید بھوک کا شکار ہوئے تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ اجازت دیں تو ہم پانی لانے کے لیے مخصوص اونٹوں کو ذبح کر کے کھانے اور تیل حاصل کرنے میں استعمال کر لیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا کر لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں مزید کم ہو جائیں گی اس لیے یہ مناسب ہوگا کہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانے کا سامان منگوائیں اور پھر اس پر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اس میں ان لوگوں کے لیے برکت ہو۔ امید ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ ٹھیک ہے آپ نے دسترخوان منگوایا اور پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانے کا سامان منگوایا، کوئی شخص ہاتھ میں جوار، کوئی ہاتھ میں کھجور، کوئی روٹی کا ٹکڑا لیے ہوئے آ رہا تھا یہاں تک کہ یہ سب چیزیں دسترخوان پر اکٹھی ہو گئیں تاہم ان کی مقدار بہت کم تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی اور لوگوں کو حکم دیا (دسترخوان سے یہ چیزیں اٹھا کر) اپنے برتن بھرنا شروع کر دو۔ چنانچہ سب لوگوں نے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر میں موجود ہر برتن بھر گیا۔ لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں، صرف اللہ عبادت کے لائق ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں جو شخص ان دونوں امور (پر ایمان کے) ہمراہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا حالانکہ اسے ان دونوں کے بارے میں کوئی شک نہ ہو تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔



(420) وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: كُنْتُ أَصِلُّ لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ، وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَإِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قَبْلَ مَسْجِدِهِمْ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصْرِي وَإِنَّ الْوَادِيَّ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتِ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَأَفْعَلُ" فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، وَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْنَتْ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: "أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أَصِلِيَ مِنْ بَيْتِكَ؟" فَاشْرَتْ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَّفْنَا وَرَأَاهُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرَةَ تُصْنَعُ لَهُ، فَسَمِعَ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا أَرَاهُ! فَقَالَ رَجُلٌ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُلْ ذَلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى" فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَمَا نَحْنُ فَوَاللَّهِ مَا نَرَى وَدَّهَ وَلَا حَدِيثَهُ إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ"عِتْبَانُ": بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ التَّاءِ الْمُثَنَاءِ فَوْقَ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ. وَ"الْخَزِيرَةُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالزَّايِ: هِيَ دَقِيقٌ يُطْبَخُ بِشَحْمٍ. وَقَوْلُهُ: "ثَابَ رِجَالٌ" بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ: أَيُ جَاؤُوا وَاجْتَمَعُوا.

♦♦ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ ان حضرات میں سے ہیں جن کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ فرماتے ہیں میں اپنی قوم بنو سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ میرے اور ان کے درمیان ایک وادی تھی۔ جب بارش ہو جاتی تھی تو میرا اسے عبور کر کے مسجد تک پہنچنا مشکل ہو جاتا تھا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میری بصارت کمزور ہو چکی ہے اور میرے اور میری قوم کے درمیان ایک وادی ہے جب اس میں پانی بہنا شروع ہوتا ہے اور بارش آ جاتی ہے تو میرے لیے اسے پار کرنا مشکل ہو جاتا ہے میری یہ خواہش ہے آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں ایک جگہ پر نماز ادا کریں تاکہ میں اس جگہ کو جائے نماز بنا لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایسا ہی کروں گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے آپ کو اجازت دی۔ آپ ابھی تشریف فرما نہیں ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: تم کہاں یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز ادا کروں۔ میں نے آپ کو اشارہ کر کے اس جگہ کے بارے میں بتایا جہاں میں یہ چاہتا تھا کہ آپ نماز ادا کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے

420-بخاری، مسلم، کتاب الایمان، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، 1223 ابن خزیمہ 329 عبدالرزاق 1929 طبرانی کبیر صفحہ

50 جلد 18 احد 9/23834

ہوئے۔ آپ نے تکبیر کہی۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف قائم کر لی۔ آپ نے دو رکعت ادا کیں۔ پھر سلام پھیرا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔ ہم نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا۔ محلے والوں کو جب پتہ چلا کہ نبی اکرم ﷺ میرے گھر پر ہیں تو بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے اور گھر میں بہت سے افراد ہو گئے۔ ایک شخص نے کہا مالک کو کیا ہوا وہ مجھے نظر نہیں آ رہا۔ دوسرے نے کہا وہ منافق ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں رکھتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ ہو کیا تم نے اسے یہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ابے پڑھا ہے۔ اس شخص نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں ہمارا یہ خیال ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم تو یہ دیکھتے ہیں اس کی محبت اور بات چیت صرف منافقین کے ساتھ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اس شخص پر حرام قرار دے دیا ہے جو یہ اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ اعتراف کرے۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "عتبان" میں "ع" مہملہ اور کسرہ کے ساتھ ہے اور "تاء" مثناة اور باء موصدہ کے ساتھ ہے۔ اور "الخزیرة" خاء معجمہ ہے اور زاء کے ساتھ ہے اور اس سے مراد وہ آٹا ہے جو چربی میں پکایا جاتا ہے۔ اور ان کا یہ قول کہ "تاب رجال" میں ثاء مثلثہ کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آئے اور جمع ہوئے۔

(421) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبِيٍّ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبِيِّ تَسْعَى، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبِيِّ أَخَذَتْهُ فَالزَّقَتْهُ بِبَطْنِهَا فَارْضَعَتْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اتْرُونِ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟" قُلْنَا: لَا وَاللَّهِ. فَقَالَ: "اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلَدِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچھ قیدیوں کے پاس تشریف لائے ان میں سے ایک قیدی عورت دوڑتی ہوئی گئی اس نے قیدیوں میں اپنے بچے کو پایا اور اسے لے کر اپنے پیٹ کے ساتھ لگایا اور دودھ پلانا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی۔ ہم نے عرض کی: نہیں۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرتا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر کر رہی ہے۔ (متفق علیہ)

(422) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي".

وَفِي رِوَايَةٍ: "غَلَبَتْ غَضَبِي"

وَفِي رِوَايَةٍ: "سَبَقَتْ غَضَبِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

421- أخرجه البخاري (5999) و مسلم (2754)

422- بخاری فی الرقاق 'مسلم فی التوبہ' ترمذی ابن ماجہ احمد 3/9603



﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر لیا تو اس نے اپنے پاس عرش کے اوپر موجود کتاب میں یہ تحریر کر دیا: میری رحمت میرے غضب پر غالب آجائے گی۔  
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے غضب پر غالب آگئی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ (متفق علیہ)  
(423) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِئَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَا حَمُّ الْخَلَائِقِ، حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشِيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ".

وَفِي رِوَايَةٍ: "إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِئَةَ رَحْمَةٍ، أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَائِمِ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا يَتَرَا حُمُونَ، وَبِهَا تَعَطَّفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا، وَآخَرَ اللَّهُ تَعَالَى تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرَحِمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِئَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَا حَمُّ بِهَا الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ، وَتِسْعٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ".  
وَفِي رِوَايَةٍ: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِئَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طَبَاقٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعَطَّفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا، وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ".

﴿﴾ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ایک سو حصے کئے ہیں ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں اور ایک حصہ زمین پر نازل کیا ہے۔

اسی ایک حصے کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنے پاؤں اپنے بچے پر نہیں رکھتا کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچ جائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں ان میں سے ایک حصہ جنات، انسانوں، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان نازل کر دیا ہے۔

اسی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ شفقت سے پیش آتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اسی وجہ سے وحشی جانور بھی اپنی اولاد پر مہربانی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں، جن کے ذریعے وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔ (متفق علیہ)

423-بخاری فی الادب، مسلم فی التوبہ، ابن حبان، ابن حبان، 6146، ابن ماجہ 4293، طبرانی 6126، دارمی 2/321، ادب

الفرد للبخاری ص 100 ترمذی بیہقی 35، احمد 3/9610



اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں ان میں سے ایک رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور ننانوے حصے قیامت کے دن کے لئے ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ نے جب آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا، اس دن اس نے رحمت کے سو حصے بنائے ان میں سے ہر ایک رحمت آسمان اور زمین کے درمیانی خلاء کے برابر ہے۔

اس نے ان حصوں میں سے ایک حصہ زمین پر رکھا اسی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر مہربانی کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو مکمل کر دے گا۔

(424) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ: "أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَقَالَ: اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ، فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا، يَغْفِرُ الذَّنْبَ، وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَقَوْلُهُ تَعَالَى: "فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ" أَي: مَا دَامَ يَفْعَلُ هَكَذَا، يُذْنِبُ وَيَتُوبُ اغْفِرْ لَهُ، فَإِنَّ التَّوْبَةَ تَهْدِيهِمْ مَا قَبْلَهَا.

◆◆ انہی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے جو آپ نے اپنے پروردگار کے فرمان کے طور پر نقل کیا ہے۔ بندہ گناہ کرتا ہے اور دعا کرتا ہے۔

"اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے اس کا پروردگار ہے جو اس کے گناہوں کو بخش دے گا اور وہ اس گناہ پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے۔

پھر وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار! میرے گناہ کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے اس کا ایک پروردگار ہے جو اس کے گناہ کو بخش سکتا ہے اور اس پر اس کی گرفت بھی کر سکتا ہے۔ پھر وہ بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔

اے میرے پروردگار! میرے گناہ کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا ہے اور وہ جانتا ہے اس کا ایک پروردگار ہے جو اس کے گناہ کو بخش بھی سکتا ہے اور اس پر گرفت بھی کر سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے اب وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ (متفق علیہ)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اب وہ جو چاہے کر سکتا ہے اس سے مراد یہ ہے وہ بندہ جب تک اس طرح کرتا رہے گا یعنی گناہ کرتا رہے گا اور توبہ کرتا رہے گا تو میں اس کی مغفرت کرتا رہوں گا کیونکہ توبہ ہر چیز کو بھسم کر دیتی ہے۔

(425) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ لَمْ تُذِيبُوا،

لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ، وَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذنبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ تَعَالَى، فَيَغْفِرُ لَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گا اور تمہاری جگہ اس قوم کو لے کر آئیگا جو گناہ کریں گے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(426) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”لَوْلَا أَنْكُمْ تُذنبُونَ، لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يُذنبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کو پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے اور وہ مغفرت طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(427) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا فَحَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا، فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ ابْتَغِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى آتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اذْهَبْ فَمَنْ لَقِيتَ وَرَاءَ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُسْتَقِينًا بِهَا قَلْبَهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے حاضرین میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اچانک نبی اکرم ﷺ اٹھے اور ہمارے درمیان سے تشریف لے گئے کافی دیر تک جب آپ واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ شاید آپ ﷺ کسی تکلیف کا شکار ہو گئے ہیں اسی اندیشے کے پیش نظر ہم سب وہاں سے اٹھے میں سب سے پہلے گھبراہٹ کا شکار ہو کر آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا اور بنونجار سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے باغ تک آ پہنچا (اس کے بعد انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا ہے جس کے آخر میں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور اس باغ سے باہر تمہیں جو بھی ایسا شخص ملے جو پورے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو اسے جنت کی خوش خبری دے دو۔

(428) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا

426-اخرجه مسلم (2748)

427- مسلم (31)

428-اخرجه مسلم (202)

قَوْلَ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - فِي إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿ رَبِّ انْهِنَّا أَضْلَلْنَا كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ﴾ (إِبْرَاهِيمَ . 36) آيَةَ، وَقَوْلَ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿ إِنْ تَعَذَّبْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ (السَّائِدَةُ : 118) فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ : "اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي" وَبَكَى، فَقَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : "يَا جِبْرِيلُ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ - وَرَبِّكَ أَعْلَمُ - فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ؟" فَاتَاهُ جِبْرِيلُ، فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَا قَالَ - وَهُوَ أَعْلَمُ - فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : "يَا جِبْرِيلُ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ : إِنَّا سَرُّضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوئُكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے۔

”اے میرے پروردگار! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا جو شخص میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہوگا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول نقل کیا ہے۔

”اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی۔

”اے اللہ! میری امت میری امت (کو بخش دے)“ پھر آپ رونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

”اے جبرائیل! تم محمد کے پاس جاؤ ویسے پروردگار زیادہ جانتا ہے اور ان سے دریافت کرو کہ وہ کیوں رورہے ہیں۔“

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جو بتایا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل! تم محمد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ہم تمہیں تمہاری امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور تمہیں ناراض نہیں کریں گے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(429) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ، فَقَالَ: "يَا مُعَاذُ، هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟" قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ، وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا" فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا أَبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: "لَا تُبَشِّرُهُمْ فَيَتَكَلَّبُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا۔ آپ نے فرمایا اے

معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا

رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے وہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس

کا شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے جو شخص کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو اسے عذاب نہ دے میں

429- بحاری فی التوحید و مسلم فی الایمان۔ احمد 8/66065 عبدالرزاق 2056 طیاسی 565 ترمذی ابن ماجہ طبرانی کبیر

20/656 ابن حبان 210 الدعوانہ صفحہ 17 جلد 1 ابن مندہ 92



نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ خوشخبری کیا میں لوگوں کو نہ سناؤں۔ آپ نے فرمایا۔ تم انھیں یہ خوشخبری نہ سناؤ ورنہ وہ اسی پر اکتفا کر لیں گے۔ (متفق علیہ)

(430) وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (ابْرَاهِيم: 27) "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب مسلمان سے قبر میں سوال کیا جائے اور وہ یہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ہوگا۔

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دنیاوی زندگی اور آخرت میں ثابت قول پر پختہ رکھے گا۔"

(431) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً، أُطِعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا، وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ، وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ".

وَفِي رِوَايَةٍ: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بِهَا فِي الدُّنْيَا، وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ. وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ لِلَّهِ تَعَالَى فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب کافر کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں دنیا میں ہی اسے اس کا بدلہ مل جاتا ہے اور جب کوئی مومن نیک عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو سنبھال کر دے لیتا ہے اور دنیا میں اس کی اطاعت کے مطابق اسے رزق عطا کرتا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ کسی مومن پر نیکی کے حوالے سے ظلم نہیں کرتا وہ اسے دنیا میں عطا کرتا ہے اور آخرت میں بھی اس کا اجر عطا کرے گا لیکن کافر شخص اس نے جو نیکیاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی ہیں اس کا بدلہ دنیا میں مل جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں جاتا ہے تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہیں ہوتی جس کا اسے بدلہ ملے۔

(432) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الصَّلَوَاتِ لِخَمْسٍ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابٍ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"الْغَمْرُ": الْكَثِيرُ .

430-بخاری فی التفسیر، مسلم فی صفة النار، نسائی فی الجنائز ابو داؤد ترمذی طیاسی 745 ابن حبان 206 ابن ماجہ 1026

نسائی فی الکبری 6/11264

431-مسلم (2808)

432-مسلم (668)

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ نمازوں کی مثال بننے والی اس نہر کی مانند ہے جو کسی شخص کے دروازے پر ہو اور وہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے۔  
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونے والا لفظ ”الغمر“ کا مطلب بہت زیادہ ہوتا ہے۔

(433) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: **”مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ، فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ“** رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو بھی شخص فوت ہو جائے اور چالیس افراد اس کی نماز جنازہ ادا کریں جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے بارے ان کی سفارش کو قبول کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(434) وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ، فَقَالَ: **”أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟“** قُلْنَا: نَعَمْ . قَالَ: **”أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟“** قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: **”وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَا رَجُوَ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ“** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ چالیس کے قریب افراد ایک خیمے میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے مجھے یہ امید ہے تم لوگ اہل جنت کا نصف ہو گے اور یہ بات ہے جنت میں صرف مسلمان شخص داخل ہوگا اور تم لوگ مشرکین کے درمیان یوں ہو گے جیسے سیاہ بیل کی کھال پر سفید بال ہوتا ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) سرخ بیل کی کھال پر سیاہ بال ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

(435) وَ عَنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **”إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ دَفَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا، فَيَقُولُ: هَذَا فِكَائِكَ مِنَ النَّارِ“** .  
وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: **”يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ**

433- اخرجه مسلم (948) و ابو الدرد (3170) و ابن ماجه (1489)

434- بخاری (6528) و مسلم (2211) و الترمذی (2547) و ابن ماجه (4283)

435- مسلم (2767)

بِذُنُوبِ امْتَالِ الْجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ : ”دَفَعَ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا، فَيَقُولُ : هَذَا فِكَائُكَ مِنَ النَّارِ“ مَعْنَاهُ مَا جَاءَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : ”لِكُلِّ أَحَدٍ مَنَزَلٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنَزَلٌ فِي النَّارِ، فَالْمُؤْمِنُ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خَلَفَهُ الْكَافِرُ فِي النَّارِ ؛ لِأَنَّهُ مُسْتَحِقٌّ لِذَلِكَ بِكُفْرِهِ“ وَمَعْنَى ”فِكَائُكَ“ : أَنَّكَ كُنْتَ مُعَرِّضًا لِدُخُولِ النَّارِ، وَهَذَا فِكَائُكَ ؛ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى، قَدَّرَ لِلنَّارِ عَدَدًا يَمَلُؤُهَا، فَإِذَا دَخَلَهَا الْكُفَّارُ بِذُنُوبِهِمْ وَكُفْرِهِمْ، صَارُوا فِي مَعْنَى الْفِكَائِ لِلْمُسْلِمِينَ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے سپرد ایک یہودی یا عیسائی کرے گا اور فرمائے گا یہ جہنم کے لئے تمہارا فدیہ ہے۔

انہی سے ایک روایت میں یہ منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن کچھ مسلمان پہاڑوں کے جتنے گناہ لے کر جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ پھر بھی ان کی مغفرت کرے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حدیث کے یہ الفاظ کہ اللہ ہر مسلمان کے سپرد ایک یہودی یا عیسائی کرے گا کہ یہ تمہارا جہنم کے لئے فدیہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکور حدیث میں ہے، ہر ایک کا جنت میں مخصوص ٹھکانہ ہے اور اس کے پیچھے کافر کا جہنم میں ایک مخصوص ٹھکانہ ہے۔ جب مومن جنت میں داخل ہو جائے گا تو کافر کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا کیونکہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے اسی کا مستحق ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں یہ ہے اس کا مطلب یہ ہوگا یہ تمہیں جہنم میں داخل کرنے کے لئے پیش کیا گیا تھا لیکن یہ تمہارا فدیہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نے جہنم کے لئے مخصوص تعداد مقرر کی ہے جو کہ اسے بھر دے گی جب کفار اپنے گناہوں اور کفر کی وجہ سے اس میں داخل ہو جائیں گے تو گویا وہ مسلمانوں کے لئے فدیہ کا مفہوم اختیار کر جائیں گے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(436) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”يُذْنِي الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيَقْرُرُهُ بِذُنُوبِهِ، فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: رَبِّ اعْرِفْ، قَالَ: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَعْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”كَنَفَهُ“ : سَتْرُهُ وَرَحْمَتُهُ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ قیامت کے دن بندہ مومن کو اس کے پروردگار کے قریب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت میں اس کو ڈھانپ لے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور فرمائے گا، کیا تم اس گناہ کو پہچانتے ہو۔ وہ کہے گا، پروردگار میں اسے پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تمہاری پردہ پوشی کی تھی آج میں اسے تمہارے لیے بخش رہا ہوں تو اس شخص کو اس کی



نیکیوں کا صحیفہ دے دیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ عورة کا مطلب اس کا پردہ اور رحمت ہے۔

(437) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبَنَّ السَّيِّئَاتِ﴾ (هود: 114) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَلَيْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے ایک خاتون کا بوسہ لے لیا وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

”دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں۔“

اس شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ میرے لیے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میری تمام امت کے لئے ہے۔ (متفق علیہ)

(438) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمَهُ عَلَيَّ، وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ. قَالَ: «هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «قَدْ غُفِرَ لَكَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَقَوْلُهُ: «أَصَبْتُ حَدًّا» مَعْنَاهُ: مَعْصِيَةٌ تُوجِبُ التَّعْزِيرَ، وَلَيْسَ الْمُرَادُ الْحَدَّ الشَّرْعِيَّ الْحَقِيقِيَّ كَحَدِّ الزَّيْنِ وَالْخَمْرِ وَغَيْرِهِمَا، فَإِنَّ هَذِهِ الْحُدُودَ لَا تَسْقُطُ بِالصَّلَاةِ، وَلَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ تَرْكُهَا .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ ﷺ اسے مجھ پر جاری کریں۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی۔ جب آپ نے نماز ادا کی تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ مجھے اللہ کی کتاب کے مطابق سزا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ہمارے ساتھ نماز میں شرکت کی ہے۔ اس نے عرض کی: ہاں۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: تمہاری بخشش ہو گئی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا یہ کہنا کہ میں نے حد کا ارتکاب کیا اس سے مراد وہ گناہ ہے جو سزا کو لازم کرے۔ اس سے مراد زنا، شراب یا اسی طرح کی دوسری حدود نہیں ہیں کیونکہ یہ حدود نماز کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتی ہیں اور امام کے لئے نہیں ترک کرنا جائز نہیں ہے۔

(439) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ

437- بخاری (526) و مسلم (2763)

438- بخاری (6823) و مسلم (2764)

439- اخرجه احمد (2834) والترمذی (1816)

الْأَكْلَةَ، فَيَحْمَدُهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدُهَا عَلَيْهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”الْأَكْلَةَ“ : بِفَتْحِ الهمزة وهي المرة الواحدة مِنَ الْأَكْلِ كَالغَدْوَةِ وَالْعَشْوَةِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو کچھ کھا کر اس (کھانا ملنے) پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہو یا کچھ پیتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”الأكلة“ میں ہمزہ پر فتح ہے اور اس سے مراد ہے: ایک وقت کا کھانا یعنی جیسے صبح کا یا شام کا کھانا۔ واللہ اعلم۔

(440) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنے دست رحمت کو بڑھاتا ہے تاکہ دن کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کر لے اور دن کے وقت اپنے دست رحمت کو بڑھاتا ہے رات کے وقت غلطی کرنے والا توبہ کر لے (ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا) جب سورج مغرب کی طرف سے نکل آئے گا۔

(441) وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَمْرٍو بْنِ عَبَّسَةَ - بَفَتْحِ الْعَيْنِ وَالْبَاءِ - السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ، وَأَنَّهُمْ لَيَسُؤُوا عَلَيَّ شَيْءًا، وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ، فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا، فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْفِيًا، جُرَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ، فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: ”أَنَا نَبِيٌّ“ قُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: ”أَرْسَلَنِي اللَّهُ“ قُلْتُ: وَبِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: ”أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ، وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ، وَأَنْ يُوَحِّدَ اللَّهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْءٌ“ قُلْتُ: فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا؟ قَالَ: ”حُرٌّ وَعَبْدٌ“ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قُلْتُ: إِنِّي مُتَّبِعُكَ، قَالَ: ”إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا، أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ؟ وَلَكِنْ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَاتِنِي“ قَالَ: فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَقُلْتُ: مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ؟ فَقَالُوا: النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ، وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ، فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّعَرَفُنِي؟ قَالَ: ”نَعَمْ، أَنْتَ الَّذِي لَقَيْتَنِي بِمَكَّةَ“ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَلُهُ، أَخْبَرَنِي عَنِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: ”صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ اقْضُ

440-اخرجه مسلم (2759)

441-مسلم (832)

عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَرْتَفَعَ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحٍ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلَّى فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ، ثُمَّ أَقْصَرَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّهُ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمَ، فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلَّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقْصَرَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ“ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَالْوَضُوءُ حَدِيثِي عَنْهُ؟ فَقَالَ: ”مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقْرَبُ وَضُوءُهُ، فَيَتَمَضَّمُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْشِرُ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنْامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنْامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى، فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى، وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ تَعَالَى، إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ“ . فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا أَمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو أَمَامَةَ: يَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ، انْظُرْ مَا تَقُولُ: فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هَذَا الرَّجُلُ؟ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي أَمَامَةَ، لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، وَاقْتَرَبَ أَجَلِي، وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَلَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ - مَا حَدَّثْتُ أَبَدًا بِهِ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ: ”جَرَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ“ هُوَ بِجِيمٍ مَضْمُومَةٍ وَبِالْمَدِّ عَلَى وَزْنِ عُلَمَاءَ، أَيْ: جَاسِرُونَ مُسْتَطِيلُونَ غَيْرُ هَائِبِينَ، هَذِهِ الرَّوَايَةُ الْمَشْهُورَةُ، وَرَوَاهُ الْحَمِيدِيُّ وَغَيْرُهُ ”جِرَاءُ“ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ، وَقَالَ: مَعْنَاهُ غَضَابٌ ذُو وَغَمٍّ وَهَمٍّ، قَدْ عِيلَ صَبْرُهُمْ بِهِ، حَتَّى أَثْرَفِي أَجْسَامِهِمْ، مِنْ قَوْلِهِمْ: حَرَى جِسْمُهُ يَجْرَى، إِذَا نَقَصَ مِنْ أَلْمِ أَوْ غَمٍّ وَنَحْوِهِ، وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ بِالْجِيمِ. قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ“ أَيْ نَاحِيَتَيْ رَأْسِهِ وَالْمُرَادُ التَّمَثِيلُ، وَمَعْنَاهُ: أَنَّهُ حِينَئِذٍ يَتَحَرَّكُ الشَّيْطَانُ وَشِيعَتُهُ، وَيَتَسَلَّطُونَ .

وَقَوْلُهُ: ”يُقْرَبُ وَضُوءُهُ“ مَعْنَاهُ يُحْضِرُ الْمَاءَ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ، وَقَوْلُهُ: ”إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا“ هُوَ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ: أَيْ سَقَطَتْ، وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ ”جَرَتْ“ بِالْجِيمِ، وَالصَّحِيحُ بِالْخَاءِ وَهُوَ رَوَايَةُ الْجَمْهُورِ. وَقَوْلُهُ: ”فَيَسْتَنْشِرُ“ أَيْ يَسْتَخْرِجُ مَا فِي أَنْفِهِ مِنْ آذَى وَالثَّرَةِ: طَرَفُ الْأَنْفِ .

♦♦ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں، میں یہ سمجھتا تھا۔ کہ لوگ گمراہی کا شکار ہیں۔ ان کا کوئی عقیدہ (ٹھیک) نہیں ہے۔ یہ بتوں کی عبادت کرتے ہیں۔ پھر میں نے مکہ مکرمہ کے ایک شخص کے بارے میں سنا جو اطلاعات دیتا تھا۔ (یعنی جس نے دعویٰ نبوت کیا تھا) میں اپنی سواری پر سوار ہو کر اس سے ملنے کے لیے روانہ ہوا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ اپنی قوم کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے روپوشی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ میں کوشش کر کے، مکہ مکرمہ میں، آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے دریافت کیا، آپ کون ہیں؟ آپ نے



جواب دیا: میں نبی ہوں، میں نے دریافت کیا، نبی کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا ہے؟ آپ نے فرمایا (میری تعلیمات یہ ہیں) صلہ رحمی کی جائے، بتوں کو توڑ دیا جائے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا جائے۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھا جائے۔ میں نے دریافت کیا آپ کے ساتھ اور کون اس نظریے کا حامی ہے؟ آپ نے جواب دیا: ایک آزاد شخص اور ایک غلام، (عمرو بن عنبہ کہتے ہیں) اس وقت نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کا شرف صرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا تھا۔ میں نے عرض کی: میں بھی آپ کی پیروی کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: اس وقت تم ایسا نہیں کر سکتے تم دیکھ رہے ہو۔ کہ میرے اور لوگوں کے درمیان کیا صورتحال ہے؟ ابھی تم اپنے گھر واپس جاؤ۔ جب تمہیں میرے بارے میں اطلاع ملے کہ مجھے غلبہ حاصل ہو چکا ہے اس وقت میرے پاس آنا۔

(عمرو بن عنبہ کہتے ہیں) میں اپنے گھر واپس آ گیا۔ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ میں اپنے علاقے میں ہی موجود رہا۔ تاہم میں آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہتا۔ اور جب بھی کوئی مدینہ سے آتا تو میں اس سے اس بارے میں دریافت کرتا یہاں تک کہ ایک مرتبہ مدینہ کے رہنے والے کچھ لوگ ہمارے علاقے میں آئے میں نے دریافت کیا وہ صاحب جو مدینہ میں آئے ہیں۔ ان کا کیا حال ہے؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ لوگ بہت تیزی کے ساتھ ان کی دعوت قبول کر رہے ہیں۔ ان کی اپنی قوم نے انہیں قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

(عمرو کہتے ہیں) میں مدینہ منورہ آیا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ آپ نے جواب دیا: ہاں! تم وہی ہو۔ جو مجھے مکہ میں ملے تھے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! پھر میں نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ مجھے ان احکام کے بارے میں بتائیں جس کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اور میں ان سے ناواقف ہوں۔ آپ مجھے نماز کے بارے میں بتائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، صبح کی نماز پڑھو اور پھر اس وقت تک نماز نہ پڑھو جب تک سورج طلوع ہو جانے کے بعد بلند نہ ہو جائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان میں طلوع ہوتا ہے۔ اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر تم (چاشت کی) نماز پڑھو۔ کیونکہ نماز مشہود و محضور ہوتی ہے (نماز کے بارے میں گواہی دی جائے گی۔ اور اس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں) یہاں تک کہ جب نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے (یعنی عین زوال کا وقت ہو جائے) تو اس وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔ پھر جب اس کا سایہ آجائے (یعنی سورج ڈھل جائے) تو اس وقت (ظہر کی) نماز پڑھو۔ کیونکہ نماز مشہود اور محضور ہوتی ہے۔ پھر تم عصر کی نماز پڑھو اور اس کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔

(عمرو بن عنبہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے وضو کے بارے میں کچھ بتائیں۔ تو آپ نے فرمایا: جو شخص ثواب کے حصول کے لیے وضو کرتا ہے، وہ کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے، ناک صاف کرتا ہے، تو

اس کے چہرے، منہ اور نتھنوں کے گناہ گر جاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنا چہرہ دھوتا ہے۔ تو اس کے چہرے کے گناہ، داڑھی کے اطراف میں سے بھی، پانی سمیت گر جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوتا ہے۔ تو اس کے دونوں بازوؤں کے گناہ، یہاں تک کہ ناخنوں سے بھی، پانی کے ہمراہ گر جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے بالوں کے آس پاس سے بھی، اس کے سر کے گناہ پانی کے ہمراہ گر جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے۔ تو اس کے ناخنوں سمیت، اس کے پاؤں کے گناہ بھی گر جاتے ہیں۔ پھر وہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے۔ اس کی ثناء بیان کرتا ہے۔ وہ جس بزرگی کا اہل ہے اس کا تذکرہ کرتا ہے۔ اپنے دل کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر لیتا ہے۔ تو اس کے تمام گناہ اس طرح ختم ہو جاتے ہیں۔ جیسے وہ اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت صحابی رسول حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو سنائی تو حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمرو! ذرا غور کریں کہ آپ کیا بیان کر رہے ہیں؟ کیا ایک ہی جگہ پر کسی انسان کو یہ سب کچھ عطا کر دیا جائے گا؟ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بولے، اے ابو امامہ! میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں۔ میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں، میری موت کا وقت قریب آچکا ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے؟ کہ میں اللہ تعالیٰ اور اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں۔ اگر میں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں کبھی بھی اسے بیان نہ کرتا۔ لیکن میں نے تو یہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ”جرآء علیہ قومہ“ میں ”ج“ ضمہ اور مد کے ساتھ علماء کے وزن پر ہے۔ یعنی وہ لوگ جرأت والے اور بے خوف دست درازی کرنے والے ہیں۔ یہی مشہور روایت ہے اور اس روایت کو حمیدی اور بعض دوسروں نے روایت کیا ہے جس میں ”حراء“ میں حاء مہملتہ ہے اور کسرہ کے ساتھ ہے اور کہا ہے کہ اس سے مراد غصے والے اور غم والے ہیں۔ جن کی صبر کی حد ختم ہو چکی ہو۔ یہاں تک کہ ان کے جسم میں انکی باتوں کا اثر آنے لگا ہو۔ حرّی جسہ بحرّی“ اس وقت کہا جاتا ہے جب عم یاد رددکی وجہ سے کوئی خرابی پیدا ہو جائے اور صحیح یہ ہے کہ یہ ”ج“ کے ساتھ ہے۔ ”بین قرنی الشیطن“ سے مراد ہے کہ سر کے دونوں کناروں کے درمیان، اس کا مقصد تمثیل ہے اور اس کا معنی ہے اس وقت شیطان اور اسکی جماعت حرکت کرتے ہیں اور تسلط حاصل کرتے ہیں اور یہ قول ”الآخرت خطایا“ اس میں حاء معجمتہ ہے اور اس کا مطلب ہے ”گر جاتے ہیں“ اور بعضوں نے اسے ”جرت“ روایت کیا ہے جیم کے ساتھ۔ اور صحیح روایت حاء کے ساتھ ہے اور یہ جمہور کی روایت ہے۔ اور یہ قول ”فیتنشر“ کا مطلب ہے: ناک سے گندگی وغیرہ نکالتا ہے۔ اور ”النشرۃ“ کا مطلب ہے ناک کا کنارہ۔

(442) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً أُمَّةً، قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا، فَجَعَلَهُ لَهَا فَرْطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً أُمَّةً، عَذَّبَهَا

وَنَبِيَّهَا حَتَّىٰ، فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ حَتَّىٰ يَنْظُرُ، فَأَقْرَبَ عَيْنَهُ بِهَلَاكِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو اس امت سے پہلے اس کے نبی کو وفات دے دیتا ہے اور اس نبی کو اس امت کے لئے پہلے جانے والا پیش رو بنا دیتا ہے اور جب وہ کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے عذاب دیتا ہے جبکہ اس امت کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس امت کو ہلاک کر دیتا ہے اور وہ نبی زندگی میں اسے دیکھ لیتا ہے یوں اس امت کی ہلاکت کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس نبی کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ لوگ اس نبی کی تکذیب کرتے ہیں اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔

## بَابُ فَضْلِ الرَّجَاءِ

### باب 52: اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنے کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِخْبَارًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ :

اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں

﴿وَأَفْوِضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَا مَكُرُوا﴾ (غافر: 44-45)

”میں اپنے معاملے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک وہ بندوں کو ملاحظہ فرما رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے ان لوگوں کی بری تدبیر سے بچالیا۔“

(443) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي، وَاللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبْرًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرُولٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ إِحْدَى رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ . وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ .

وَرُوِيَ فِي الصَّحِيحَيْنِ : «وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي» بِالنُّونِ، وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ

«حَيْثُ» بِالثَّاءِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں وہ جہاں مجھے یاد کرتا ہے میں وہاں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تم میں سے اپنے کسی ایک بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی کسی گمشدہ سواری کو پالے اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک گرہ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جو شخص ایک گرہ میرے قریب ہوتا



ہے تو میں ایک "باع" اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو شخص میری طرف چل کے آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ مسلم کی روایات میں سے ایک روایت کے ہیں اس کی شرح پہلے ایک باب میں گزر چکی ہے۔  
حیحین میں ایک روایت میں ہے۔

"جہاں وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔"

لیکن اس حدیث میں لفظ "حیث" استعمال ہوا ہے اور یہ دونوں مستند ہیں۔

(444) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، يَقُولُ : "لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے وصال سے تین دن پہلے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے ہر ایک مرتے وقت اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو۔

(445) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : "قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أَبَالِي . يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَالِي . يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ آتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقَيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَأَتَيْتَكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : "حَدِيثٌ حَسَنٌ" .

"عَنَانَ السَّمَاءِ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ، قِيلَ : هُوَ مَا عَنَ لَكَ مِنْهَا، أَيْ : ظَهَرَ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ، وَقِيلَ : هُوَ السَّحَابُ . وَ"قُرَابُ الْأَرْضِ" بِضَمِّ الْقَافِ، وَقِيلَ : بِكُسْرِهَا، وَالضَّمُّ أَصَحُّ وَأَشْهُرُ، وَهُوَ : مَا يَقَارِبُ مِلاَهَا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تم جب تک مجھ سے دعا کرتے رہو گے اور مجھ سے امید رکھو گے میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں خواہ تمہارا عمل کیسا ہی کیوں نہ ہو اور میں کوئی پراہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تمہارے گناہ آسمان کی بلندی پر پہنچ جائیں اور پھر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تم زمین کے جتنے گناہ لے کر میرے پاس آؤ اور پھر تم اس حالت میں میری بارگاہ میں حاضر ہو کہ تم کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتے ہوئے تو میں اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ تم سے ملوں گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عنان

444- مسلم ' ابو داؤد' ابن ماجہ ابن حبان 236' طیالسی 1779' بیہقی 3/378 احد 5/14127

445- اخرجہ الترمذی (3551)

السماء اس میں ”ع“ پر زبر پڑھی جائے گی۔

ایک قول کے مطابق اس کا مطلب وہ چیز ہے جو تمہارے سامنے ہو یعنی جو ظاہر ہو جب تم سر اٹھاؤ ایک قول کے مطابق اس کا مطلب بادل ہے۔ ”قرب الأرض“ اس میں ”ق“ پر پیش پڑھی جائے گی۔ ایک قول کے مطابق اس پر زبر پڑھی جائے گی لیکن پیش پڑھنا زیادہ بہتر اور مشہور ہے اور اس سے مراد وہ چیز ہے جو زمین کو بھر دے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

### باب 53: خوف اور امید کو اکٹھا کرنا

إِعْلَمُ أَنَّ الْمُخْتَارَ لِلْعَبْدِ فِي حَالِ صِحَّتِهِ أَنْ يَكُونَ خَائِفًا رَاجِيًا، وَيَكُونَ خَوْفُهُ وَرَجَاؤُهُ سَوَاءً، وَفِي حَالِ الْمَرَضِ يُمَحِّضُ الرَّجَاءُ، وَقَوَاعِدُ الشَّرْعِ مِنْ نُصُوصِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مُتَظَاهِرَةٌ عَلَى ذَلِكَ .  
(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ بات جان لو آدمی کو اس بات کا اختیار حاصل ہے وہ اپنی صحت کے عالم میں خوف زدہ بھی رہے اور امید بھی رکھے اس کا خوف اور امید برابر ہوں جو کتاب و سنت کی رو سے ثابت ہیں۔ اور ان کے علاوہ دیگر دلائل بھی اس بات کو ظاہر کرتے ہیں۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ﴾ (الاعراف : 99)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”صرف خسارہ حاصل کرنے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے خود کو محفوظ سمجھتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّهُ لَا يَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ﴾ (يوسف : 87)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کی رحمت سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ﴾ (آل عمران : 106)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اس دن جب کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ ہوں گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾ (الاعراف : 166)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک تمہارا پروردگار بہت جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور

رحم کرنے والا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴾ (الانفطار : 13-14)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بے شک گنہگار جہنم میں ہوں گے۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأَمَّهُ هَاوِيَةٌ ﴾ (القارعة : 6-9)  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جس شخص کا پلڑا بھاری ہوگا وہ رضا مندی والی زندگی میں ہوگا اور جس شخص کا پلڑا ہلکا ہوگا اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔“

وَالآيَاتِ فِي هَذَا الْمَعْنَى كَثِيرَةٌ . فَيَجْتَمِعُ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ فِي آيَتَيْنِ مُقْتَرِنَتَيْنِ أَوْ آيَةٍ .  
اس بارے میں بہت سی آیات ہیں جس میں خوف اور امید کو اکٹھا کیا گیا ہے وہ ملی ہوئی دو آیات یا چند آیات یا ایک آیت ہوگی۔

(446) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ”لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ ، مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود سزا کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی شخص جنت کی امید نہ رکھے، آرزو نہ کرے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی شخص جنت سے مایوس نہ ہو۔  
اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(447) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ”إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا النَّاسُ أَوْ الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً ، قَالَتْ : قَدِمُونِي قَدِمُونِي ، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ ، قَالَتْ : يَا وَيْلَهَا ! أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ ، وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اٹھا لیتے ہیں (مراد ہے اپنے کندھے پر اٹھا لیتے ہیں) تو اگر وہ نیک ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے لے جاؤ اور اگر وہ نیک نہیں ہوتا تو وہ کہتا ہے ہائے بربادی تم اسے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز انسان کے علاوہ ہر ایک سنتا ہے۔ اگر آدمی اسے سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

(448) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”الْجَنَّةُ

446- اخرجہ مسلم (2755)

447- اخرجہ احمد (4/11552) والبخاری (1314) والنسائی (1907) وابن حبان (3038) و عبدالرزاق (2650) والبیہقی (21/4)

448- بخاری و احمد 2/366 (جامع صغیر) ابن حبان 661 بیہقی 3/368



اَقْرَبُ اِلَى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جنت تم میں سے کسی ایک کے جوتے کے تھے سے بھی زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی ایسی ہی ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ فَضْلِ الْبِكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَشَوْقًا إِلَيْهِ

باب 54: اللہ کی بارگاہ میں رونے کی فضیلت اور اس کی بارگاہ (میں حاضری) کا اشتیاق  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ﴾ (الإسراء : 109)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ اور وہ لوگ ٹھوڑی کے بل گر گئے روتے ہوئے اور ان کے خشوع میں اضافہ ہوا۔“  
وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴾ (النجم : 59) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا اس بات پر تم لوگ حیران ہوتے ہو تم ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو۔“

(449) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اقْرَأْ عَلَيَّ

الْقُرْآنَ“ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ؟! قَالَ: ”إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي“ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ، حَتَّى جِئْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴾ (النساء : 41) قَالَ: ”حَسْبُكَ الْآنَ“ فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم میرے سامنے قرآن پڑھو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن پڑھوں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا: لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے دوسرے کی زبانی سنوں تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۃ نساء کی آیات تلاوت کرنا شروع کی۔ جب میں اسی آیت پر پہنچا ”اس وقت کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس اتنا ہی کافی ہے میں نے توجہ کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (متفق علیہ)

(450) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ

مِثْلَهَا قَطُّ، فَقَالَ: ”لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَكَبَيْتُمْ كَثِيرًا“ قَالَ: فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ، وَلَهُمْ خِينٌ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَسَبَقَ بَيَانُهُ فِي بَابِ الْخَوْفِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا میں نے اس طرح کا خطبہ کبھی نہیں سنا

449- بخاری التفسیر، مسلم فی الفضائل، ترمذی، نسائی فی التفسیر، ابو داؤد، ابن حبان 87065، طبرانی 8460 ابو یعلیٰ

5228 بیہقی 10/231

450- بخاری، مسلم، احمد 4/12659 ابن حبان 106

آپ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں اگر تم جان جاؤ تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی۔ (متفق علیہ)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سے پہلے خوف کے باب میں گزر چکی ہے۔

(451) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَلْجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ کے خوف کی وجہ سے روتا ہو۔ اس وقت تک جب تک دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ کی راہ میں غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(452) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ بَصْدَقٌ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ انہی سے ہی یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس دن جب اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت کے علاوہ اور کوئی سایہ حاصل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص سایہ رحمت سات افراد کو نصیب کرے گا۔ عادل حکمران وہ نوجوان جس کی پرورش اللہ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو وہ شخص جس کا دل مسجد سے متعلق رہے دو افراد جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اسی حالت میں ملتے ہیں اور اسی حالت میں ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ وہ شخص جسے کوئی خوبصورت صاحب حیثیت عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا خفیہ رکھے کہ دائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چلے کہ بائیں نے کیا خرچ کیا ہے اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

(453) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَرِيزٌ كَأَرِيزِ الْمَرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ.

451- ترمذی فی الجہاد' احمد 3/10565 'نسائی 3108' ابن ماجہ' حاکم 4/260

452- بخاری' مسلم' احمد 10/4486 'ترمذی 239' نسائی' موطا مالک 1777

453- ابو داؤد فی الصلاة' ترمذی فی الشمال' احمد 5/16212 'نسائی' ابن حبان 265 ابن خزیبہ 900' بیہقی 2/251

حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي السَّمَائِلِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

♦♦ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کے سینے سے ہنڈیا کے جیسی آواز آرہی تھی۔ ایسا رونے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اسے صحیح اسناد کے ہمراہ شامل ترمذی رضی اللہ عنہ میں روایت کیا ہے۔

(454) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "إِنَّ اللَّهَ - عَزَّوَجَلَّ - أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ قَالَ: وَسَمَانِي؟ قَالَ: "نَعَمْ" فَبَكَى أَبِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَفِي رِوَايَةٍ: فَجَعَلَ أَبِي يَبْكِي .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ہدایت دی ہے میں تمہارے سامنے اس سورت کی تلاوت کروں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اس نے میرا نام لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ (متفق علیہ)  
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں حضرت ابی نے رونا شروع کر دیا۔

(455) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَزُورُهَا، كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهَا بَكَّتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! قَالَتْ: مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنِّي أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ؛ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا .  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ زِيَارَةِ أَهْلِ الْخَيْرِ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کی بات ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میرے ساتھ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہاں چلو! ہم ان سے مل کے آتے ہیں۔ جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے جایا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے ہاں پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ ان دونوں حضرات نے دریافت کیا: آپ کیوں رورہی ہیں؟ اللہ کی بارگاہ اس کے رسول کیلئے زیادہ بہتر ہے تو سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ میں اس وجہ سے نہیں رورہی کہ مجھے یہ پتہ نہیں ہے اللہ کی بارگاہ اس کے رسول کیلئے زیادہ بہتر ہے بلکہ میں اس لیے رورہی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ان دونوں صاحبان کو بھی آزر دیا اور وہ دونوں صاحبان بھی آپ کے ساتھ رونے لگے۔

454- بخاری فی الفضائل و التفسیر 'مسلم فی کتاب الصلاة ترمذی' عبدالرزاق 20411 احمد 4/12322

455- اخرجه احمد (12322) والبخاری (3809) و مسلم (799) والترمذی (3795) و عبدالرزاق (20411)



اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اہل خیر کی زیارت کے باب میں یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

(456) وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، قِيلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: "مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ" فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَفِيقٌ، إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ، فَقَالَ: "مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ"۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ ☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بارے میں کہا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھا دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضرت ابو بکر نرم دل آدمی ہیں جب وہ قرآن پڑھیں گے تو رونا شروع کر دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ نماز پڑھا دے۔

ایک روایت میں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ فرماتی ہیں: ابو بکر! جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو قرأت نہیں سنا سکیں گے۔ (متفق علیہ)

(457) وَ عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، فَلَمْ يُوَجِّدْ لَهُ مَا يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةً إِنْ غُطِيَ بِهَا رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ؛ وَإِنْ غُطِيَ بِهَا رِجْلَاهُ بَدَتْ رَأْسُهُ، ثُمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسِطَ - أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا - قَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتِنَا عَجَلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

☆ ☆ حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا رکھا گیا تو انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے وہ مجھ سے بہتر تھے ان کو کفن دینے کے لئے کچھ نہیں مل رہا تھا۔ صرف ایک چادر تھی جس کے ذریعے سے ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے۔ اگر اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا پھر ہمارے لیے دنیا اتنی فراخ کر دی گئی جو تمہارے سامنے ہے۔ ہمیں یہ اندیشہ ہے، ہمیں نیکیوں کا پھل بہت جلدی مل گیا ہے پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا اور کھانا نہیں کھایا۔

(458) وَ عَنِ أَبِي أُمَامَةَ صُدِّي بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

456- اخرجہ البخاری (628) و مسلم (94/418) وروایة السيدة عائشة رضي الله عنها اخرجها البخاری (198) و مسلم (418)

457- اخرجہ البخاری (1273)

458- اخرجہ الترمذی (1675) و فی اسنادہ الوليد بن جميل الفلستيني وهو ضعيف و باقي رجال الانساب ثقات (اس کی سند میں ولید

بن جميل ضعيف ہے)

وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَآثَرَيْنِ: قَطْرَةٌ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَقَطْرَةٌ دَمٍ تَهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَأَمَّا الْآثَرَانِ: فَأَثَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى، وَأَثَرُ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ تَعَالَى" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✦✦ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانات سے عزیز کوئی چیز نہیں ہے ایک اللہ کے خوف سے نکلنے والا آنسو کا قطرہ اور دوسرا اس خون کا قطرہ جسے اللہ کی راہ میں بہایا گیا ہو اور دو نشانات میں سے ایک اللہ کی راہ میں آنے والا (زخم) کا نشان اور ایک اللہ کے فرض کی ادائیگی میں نتیجے میں ماتھے یا پاؤں پہ (ٹخنے کے پاس) پڑنے والا نشان۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(459) وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا: حَدِيثُ الْعَرَبِاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ. وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ النَّهْيِ عَنِ الْبِدْعِ.

اس بارے میں احادیث بہت زیادہ ہیں جن میں سے ایک حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وعظ کیا جس سے دل لرز گئے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ یہ حدیث اس سے پہلے "بدعت کی ممانعت" کے باب میں گزر چکی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْحَثِّ عَلَى التَّقَلُّلِ مِنْهَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ

بَاب 55: دُنْيَا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی فضیلت

دُنْيَا کو قلیل طور پر استعمال کرنے کی ترغیب اور فقر کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّى إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَبِ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴾ (يونس: 24)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک دنیاوی زندگی کی مثال پانی کی طرح ہے جسے ہم آسمان سے نازل کرتے تو اس کی وجہ سے زمین سے اگنے والی چیزیں جنہیں لوگ اور جانور کھاتے ہیں اچھی طرح اگ جائے یہاں تک کہ زمین اچھی طرح سج جائے اور آراستہ ہو جائے اور زمین کا مالک یہ سمجھے کہ وہ اگی ہوئی چیز پر قابو پالیں گے پھر ان کے پاس رات کے وقت یادن کے وقت ہمارا حکم آجائے اور ہم اسے کاٹے ہوئے کھیت کی مانند کر دیں گویا وہ گزشتہ کل تھی ہی نہیں اسی طرح ہم آیات کو ان

لوگوں کے لئے وضاحت سے بیان کرتے ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَا أَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ فَأَخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَّاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ الْمَالُ وَالْبُنُونُ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ﴾ (الكهف : 45-46)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”تم ان کے سامنے دنیاوی زندگی کی مثال بیان کر دو جیسے وہ پانی ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا ہو اور اس کے ذریعے زمین سے نباتات اگ جائیں اور پھر وہ سوکھی ہوئی گھاس کی طرح ہو جائے جسے ہوائیں اڑا دیں تو اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے مال، اولاد، دنیاوی زندگی کی چیزیں ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے پاس رہنے والے ثواب کی اعتبار سے بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بہتر ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ اِعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُوَ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهَيِّجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴾ (الحديد : 20)،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”تم یہ بات جان لو کہ دنیاوی زندگی صرف کھیل تماشا ہے اور آرائش ہے اور ایک دوسرے کے درمیان فخر کرنے کا ذریعہ ہے اور مال اور اولاد میں کثرت کی طلب کا نام ہے اس بادل کی طرح جس کی اگائی ہوئی چیز کفار کو اچھی لگتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ یوں ہو جاتا ہے جس طرح روندنا ہوا ہو اور آخرت میں شدید عذاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت بھی ہوگی اور اس کی رضا مندی بھی ہوگی دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَاِبِ ﴾ (آل عمران : 14)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”لوگوں کے لئے عورتوں، بچوں، سونے چاندی کے ڈھیروں، نشان لگائے ہوئے گھوڑوں اور جانوروں اور کھیتوں میں دلچسپی آراستہ کر دی گئی ہے یہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین ٹھکانہ ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغُرُورُ ﴾ (طہر : 5)،



ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے تو دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور وہ (شیطان) اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہیں کسی غلط فہمی کا شکار نہ کرے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿الْهٰكُمُ التَّكٰثُرُ ۝ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝﴾ (التكاثر : 1-5)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”کثرت تمہیں غافل کر دے گی یہاں تک کہ تم قبروں کو دیکھ لو گے اور عنقریب تمہیں پتا چل جائے گا پھر عنقریب اچھی طرح تمہیں پتا چل جائے گا عنقریب تمہیں یقینی علم حاصل ہو جائے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰۤاةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَّانَّ الدّٰرَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيٰۤوانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾

(العنکبوت : 64)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور یہ دنیاوی زندگی صرف کھیل اور تماشا ہے بے شک آخرت کی زندگی سچی ہے اگر انہیں اس کا علم ہو۔“

وَالآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّشْهُوْرَةٌ .

وَأَمَّا الْآحَادِيْثُ فَآكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَرَ فَنَبِيْهِ بِطَرَفٍ مِنْهَا عَلٰى مَا سِوَاهُ .

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔ جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو وہ بھی گنتی سے کہیں زیادہ ہیں۔ ہم ان میں سے چند ایک یہاں نمونے کے طور پر ذکر کریں گے اور بقیہ کو ترک کر دیں گے۔

(460) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ

أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزَيْتِهَا، فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ، ثُمَّ قَالَ: ”أَظْنُكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟“ فَقَالُوا: ”أَجَلْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: ”أَبْشِرُوا وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ مَا الْفَقْرَ أَحْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنِّي أَحْشَى أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، فَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین بھیجا وہاں سے جزیہ لے کر آئے اور بحرین کا حال لے کر آئے۔ جب انصار نے ابو عبیدہ کی آمد کے بارے میں سنا تو فجر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں شریک ہوئے جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی اور سلام پھیر لیا تو یہ آپ ﷺ کے سامنے آئے۔

نبی اکرم ﷺ انہیں دیکھ کر مسکرائے فرمایا: میرا خیال ہے تم نے یہ بات سن لی ہے ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آیا ہے انہوں نے عرض کی: جی! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خوشخبری حاصل کرو اور وہ امیدیں رکھو جو کہ تمہیں خوش رکھیں۔ اللہ کی قسم مجھے تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے یہ دنیا تمہارے لیے کشادہ ہو جائے گی جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کے لئے کشادہ ہوئی تھی اور تم اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ راغب ہوئے تھے اور وہ تمہیں بھی ہلاکت کا شکار کر دے گی جیسے انہیں اس نے ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔ (متفق علیہ)

(461) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَدْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: "إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ مَبْعَدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزَيْنَتِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم سب لوگ آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے آپ نے فرمایا: اپنے بعد مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا اندیشہ ہے تمہارے لیے دنیا کی آرائش و زیبائش کو کھول دیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(462) وَ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ انہی سے روایت میں منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا سرسبز ہے۔ (اللہ) اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں موقع دیا ہے تم اس میں کس طرح کے عمل کرتے ہو اور تم دنیا سے ڈرو اور خواتین (کے ساتھ ناروا سلوک) سے ڈرو۔

(463) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے۔ (متفق علیہ)

(464) وَعَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ: فَيَرْجِعُ اثْنَانِ، وَيَبْقَى وَاحِدٌ: يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ انہی سے ہی یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اس کے اہل خانہ اس کا مال اور اس کا عمل۔ ان میں سے دو واپس آجاتے ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتا ہے۔ اہل خانہ اور مال واپس آ

61- قطعة من حديث طويل اخرجه احمد (4/11865) والبغاري (921) ومسلم (1052) والنسائي (2580) والطبراني

(2180) وعبدالرزاق (20028) وابن حبان (3225)

462- مسلم (2742)

463- اخرجه البخاري (3795) ومسلم (1805) والترمذي (3857)

464- بخاري في الرقاق، مسلم الزهد، ترمذي في الزهد، نسائي (الاطراف) احمد (4/12081) ابن حبان (3107) حميدي (1186)

جاتے ہیں اور عمل وہیں رہ جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

(465) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ، هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ، وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيَقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ، مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✠✠ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اہل جہنم میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں ملی تھیں پھر اسے جہنم میں غوطہ دینے کے بعد دریافت کیا جائے گا۔ اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کیا تمہیں کبھی کوئی نعمت ملی ہے؟ وہ جواب دے گا۔ اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار! نہیں! پھر اہل جنت میں سے اسے شخص کو لایا جائے گا۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف کا شکار رہا۔ اسے جنت کا چکر لگوا کر اس سے دریافت کیا جائے گا اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی؟ کیا تمہارا کبھی کسی شخص سے واسطہ پڑا؟ وہ جواب دے گا اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار! نہیں! میں نے کبھی کوئی پریشانی نہیں دیکھی میرا کبھی کسی نئی سے واسطہ نہیں پڑا۔

(466) وَعَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمِ يَرْجِعُ!" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

✠✠ حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ جو بنو فہر سے تعلق رکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی کو سمندر میں ڈالے (راوی نے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارے کر کے بتایا) اور پھر اس بات کا جائزہ لے کر اس پر کتنا پانی آیا ہے؟

(467) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ وَالنَّاسُ كَنَفْتِيهِ، فَامْرَأَةٌ بَجْدِي أَسْكَ مَيْتٍ، فَتَنَاوَلَهُ فَآخَذَ بِأُذُنِهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ هَذَا لَهُ بِدِرْهِمٍ؟" فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ ثُمَّ قَالَ: "أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟" قَالُوا: وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا، إِنَّهُ أَسْكَ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيْتٌ! فَقَالَ: "فَوَاللَّهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: "كَنَفْتِيهِ" أَي: عَنْ جَانِبِيهِ. وَ"الْأَسْكَ": الصَّغِيرُ الْأَذُنُ.

✠✠ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالائی علاقے سے تشریف لاتے ہوئے

465- اخرجه مسلم (2807) والنسائي (3160)

466- اخرجه احمد (18030) و مسلم (2959) والترمذی (2323) وابن ماجه (4108) وابن حبان (4330) والحاكم (4/7898) واطبرانی فی الكبير (713/20)

467- اخرجه مسلم (2957) وابو داود (187)



بازار سے گزرے۔ آپ کے دونوں اطراف میں لوگ موجود تھے۔ آپ بکری کے ایک بچے کے پاس سے گزرے جو کچھ دیر پہلے مرا تھا۔ آپ اس کے پاس آئے اور اس کے کان پکڑ کر ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ایک درہم کے عوض میں اسے خریدنا پسند کرے گا۔ لوگوں نے عرض کی: ہم اسے کسی بھی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کریں گے ہم اس کا کریں گے کیا؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہاری یہ خواہش ہے تمہیں یہ مل جائے۔ لوگوں نے عرض کی اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا تو بھی اس میں عیب موجود تھا کہ اس کا ایک کان چھوٹا تھا اور اب تو یہ مردہ ہے اس کا کیا کرنا ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارے نزدیک جتنا بے قیمت یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے زیادہ بے قیمت ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ”کنفیہ“ سے مراد ہے کہ آپ کے دونوں جانب اور ”الاسک“ کا مطلب ہے چھوٹے کانوں والا۔

(468) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةٍ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ، فَقَالَ: ”يَا أَبَا ذَرٍّ“ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: ”مَا يَسُرُّنِي أَنْ عِنْدِي مِثْلَ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا شَيْءٌ أَرُصِدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا“ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، ثُمَّ سَارَ، فَقَالَ: ”إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا“ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ”وَقَلِيلٌ مَا هُمْ“. ثُمَّ قَالَ لِي: ”مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيكَ“ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، قَدْ ارْتَفَعَ، فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَارْدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ: ”لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيكَ“ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى آتَانِي، فَقُلْتُ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: ”وَهَلْ سَمِعْتَهُ؟“ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ”ذَلِكَ جَبْرِيلُ آتَانِي. فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ“، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ”وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

♦♦ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین میں چل رہا تھا احد پہاڑ ہمارے سامنے آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے میرے پاس اس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر مجھ پر تین دن گزر جائیں اور میرے پاس ان میں سے ایک دینار بھی موجود ہو ماسوائے اس کے کہ جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لئے سنبھال کر رکھا ہے۔ میں اللہ کے بندوں کے بارے میں یہی کہتا رہوں گا کہ اسے اتنا مل جائے اور اتنا مل جائے اپنے دائیں طرف بائیں طرف اپنے پیچھے پھر آپ چلتے رہے، آپ نے فرمایا (مال کے اعتبار سے دنیا میں) کثرت رکھنے والے لوگ قیامت کے دن کمتر ہوں گے ماسوائے اس شخص کے جو اپنے مال کے بارے میں یہ کہے کہ اسے اتنا مل جائے اسے اتنا مل جائے وہ اپنے دائیں بائیں اور پیچھے خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہیں ٹھہر جاؤ آگے نہیں آنا جب تک میں

واپس نہیں آجاتا۔ پھر آپ رات کی تاریکی میں تشریف لے گئے یہاں تک کہ چھپ گئے۔

پھر میں نے ایک بلند آواز سنی مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید نبی اکرم ﷺ کو کوئی مشکل پیش آگئی ہے میں آگے جانے لگا پھر مجھے آپ کا یہ فرمان یاد آگیا کہ جب تک میں نہ آجاؤں تم نے آگے نہیں جانا۔ میں آگے نہیں بڑھا، پھر آپ تشریف لائے میں نے عرض کی: میں نے ایک آواز سنی تھی اور مجھے اس کی طرف سے اندیشہ ہوا، میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا تم نے وہ آواز سنی تھی، میں نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے وہ میرے پاس آئے تھے، انہوں نے بتایا کہ آپ کی امت کا جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے دریافت کیا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو، انہوں نے جواب دیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(469) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا، لَسَرْنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أَرَصُدُهُ لِذَيْنٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✠✠ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے، مجھ پر تین راتیں گزر جائیں اور پھر بھی ان میں سے کوئی ایک چیز باقی ہو ماسوائے اس کے جو قرض کی ادائیگی کے لئے میں نے سنبھال کر رکھا ہو۔ (متفق علیہ)

(470) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "انظروا إلى من هو أسفل منكم ولا تنظروا إلى من هو فوقكم؛ فهو أجدر أن لا تزدروا نعمة الله عليكم" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: "إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ".

✠✠ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: تم اس شخص کا جائزہ لو جو تم سے کمتر حیثیت کا مالک ہے، تم اس شخص کا جائزہ نہ لو جو تم سے برتر حیثیت کا مالک ہے۔ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے تم اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر کی جانے والی نعمتوں کو حقیر نہیں سمجھو گے۔ (متفق علیہ)

یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب کوئی شخص اس شخص کی طرف دیکھے جسے مال اور صورت کے اعتبار سے اس پر فضیلت دی گئی ہو تو اسے اس شخص کو بھی دیکھنا چاہئے جو اس سے کمتر حیثیت کا مالک ہے۔

469- اخرجہ احمد (3/7489) والبخاری (2389) و مسلم (991) وابن ماجہ (4231) وابن ماجہ (4231) وابن حبان (3214)

470- اخرجہ احمد (3/7453) والبخاری (7490) و مسلم (2973) والترمذی (2513) وابن ماجہ (4142) وابن حبان (713)

(471) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ، وَالْقَطِيفَةُ، وَالْحَمِيصَةُ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ" رَوَاهُ البُخَارِيُّ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دینار و درہم اور چادروں کا بندہ ہلاک ہو جائے اگر اسے کچھ دیا جائے تو راضی رہتا ہے اور اگر کچھ نہ دیں تو ناراض ہوتا ہے۔

(472) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِذَاءٌ: إِمَّا إِزَارٌ، وَإِمَّا كِسَاءً، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةً أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ . رَوَاهُ البُخَارِيُّ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے میں نے اہل صفہ کے ستر افراد کو دیکھا ہے ان میں سے کسی ایک شخص کے اوپر بھی اوڑھنے والی چادر نہیں ہوتی تھی۔ صرف تہبند ہوتا تھا اور ایک اضافی چادر ہوتی تھی جسے وہ اپنی گردن پر باندھ لیتے تھے۔ ان میں سے کچھ کی چادریں ٹخنوں تک آتی تھیں تو وہ انہیں ہاتھوں کے ذریعے سنبھال کر رکھتے تھے تاکہ ان کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو جائے۔

(473) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ، وَجَنَّةُ الْكَافِرِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

(474) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي، فَقَالَ: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَا أَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ غَابِرٌ سَبِيلٍ". وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ . رَوَاهُ البُخَارِيُّ .

قالوا في شرح هذا الحديث معناه: لا تركن إلى الدنيا ولا تتخذها وطناً، ولا تحدث نفسك بطول البقاء فيها، ولا بالاعتناء بها، ولا تتعلق منها إلا بما يتعلق به الغريب في غير وطنه، ولا تشتغل فيها بما لا يشتغل به الغريب الذي يريد الذهاب إلى أهله، وبالله التوفيق .

◆◆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہو جیسے تم مسافر ہو یا اجنبی ہو۔

471- أخرجه البخاري (7435)

472- أخرجه البخاري (442) وابن حبان (682) والبيهقي (241/2) واحد في "الزهد" (ص/13)

473- مسلم 8996، احمد ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ، عبرانی، حاکم عن ابن عمر، حلیہ، ابن نعیم، ابن حبان 687

474- احمد 2/4794، بخاری، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان 698، بیہقی 3/369



حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب شام ہو جائے تو تم صبح ہونے کا انتظام نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام ہونے کا انتظار نہ کرو۔ بیماری سے پہلے صحت کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علماء نے اس حدیث کی شرح میں یہ بات بیان کی ہے تم دنیا کی طرف میلان نہ رکھو اور اسے اپنا وطن نہ بنا لو اور اپنے دل میں لمبی زندگی کی آرزو نہ کرو اور اس کی طرف زیادہ دل نہ لگاؤ، اس کے ساتھ صرف اتنا ہی تعلق رکھو جتنا کسی مسافر کا ہوتا ہے جو اپنے گھر کی طرف روانہ ہونا چاہتا ہے، باقی اللہ کی مدد سے تو فیتق نصیب ہوتی ہے۔

(475) وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحْبَبَنِي اللَّهُ وَأَحْبَبَنِي النَّاسُ، فَقَالَ: "أَزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ، وَأَزْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ"  
حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرُهُ بِأَسَانِيدٍ حَسَنَةٍ .

✧✧ حضرت ابو العباس سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کریں کہ جب میں اسے انجام دوں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھے محبوب رکھیں اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور لوگوں کے پاس جو ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ لوگ تم سے محبت کریں گے۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے محدثین رضی اللہ عنہم نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(476) وَعَنْ النَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"الدَّقْلُ" بِفَتْحِ الدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْقَافِ : رَدِيءُ التَّمْرِ .

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا جو لوگوں کو دنیا (کی نعمتیں) مل چکی ہیں اور پھر یہ بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ کسی وقت (بھوک کی وجہ سے) نڈھال ہوتے تھے آپ کے پاس عام کھجوریں اتنی بھی نہیں ہوتی تھیں جن کے ذریعے آپ پیٹ بھر لیتے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الدقل" میں دال مہملہ فتح کے ساتھ ہے اور "ق" ہے اس کا مطلب ہے رومی کھجور۔

475- اخرجہ ابن ماجہ (4102) و تعقبہ الامام ابو صیری فی "مضباح الزجاجة" وقال: فی اسنادہ خالد بن عمرو وهو ضعيف متفق علی ضعفه واتهم بالوضع. واورد لہ العقلمی هذا الحدیث وقال لیس له اصل من حدیث الثوری ام وقد نقص تحسین النووی رحمۃ اللہ علیہ لہ حاکم فی الرقاق مگر یہ روایت درجہ حسن کو نہیں پہنچتی اس کے راوی قدس وغیر ثقہ ہیں۔

476- اخرجہ مسلم (2978) وابن ماجہ (4146)

(477) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوْفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفِي لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ، فَكَلْتُهُ فَفِينِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. قَوْلُهَا: "شَطْرُ شَعِيرٍ" أَي: شَيْءٌ مِنْ شَعِيرٍ، كَذَا فَسَّرَهُ التِّرْمِذِيُّ.

♦♦ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا۔ پورے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے۔ صرف ایک الماری میں تھوڑے سے جو تھے میں انہیں کھاتی رہی۔ کافی عرصے کے بعد میں نے انہیں ماپ لیا تو وہ بھی ختم ہو گئے۔ (متفق علیہ)

حدیث: اس حدیث میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ شَطْرُ شَعِيرٍ سے مراد تھوڑے سے جو ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسی طرح سے اس کی وضاحت کی ہے۔

(478) وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا أَمَةً، وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَعَلْتُهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكُبُهَا، وَسِلَاحَهُ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

♦♦ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ جو حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا جو ام المؤمنین ہیں کے بھائی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کوئی دینار و درہم، کینریا کوئی اور چیز نہیں چھوڑی۔ صرف ایک نخر تھا جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے ہتھیار تھے اور ایک زمین تھی جسے آپ ﷺ نے مسافروں کے لئے صدقہ قرار دیا تھا۔

(479) وَعَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ نِمْرَةً، فَكُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ، بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ، بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْأَذْحِرِ، وَمِنَّا مَنْ آيَنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"النَّمْرَةُ": كِسَاءٌ مُظْلِيُونَ مِنْ صَوْفٍ. وَقَوْلُهُ: "آيَنَعَتْ" أَي: نَضَجَتْ وَأَذْرَكَتْ. وَقَوْلُهُ: "يَهْدِيهَا" هُوَ بَفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الدَّالِ وَكَسْرِهَا لُغْتَانِ: أَي:

يَقْطُفُهَا وَيَجْتَنِيهَا، وَهَذِهِ اسْتِعَارَةٌ لِمَا فَتَحَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا وَتَمَكَّنُوا فِيهَا.

♦♦ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے اللہ کے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی۔ ہمارا مقصد

477- اخرجہ البخاری 3097، و مسلم 2973، وابن ماجہ 3345

478- اخرجہ البخاری (2739)

479- اخرجہ احمد (7/21134) والبخاری (1276) و مسلم (940) و ابو داؤد (3155) والترمذی (3853) والنسائی

(1902)

صرف یہ تھا کہ ہمارا اجر اللہ کی طرف سے واجب ہو جائے۔ ہم میں سے کچھ لوگ فوت ہو گئے اور انہوں نے کچھ اجر وصول نہیں کیا۔ ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جنہیں غزوہ اُحد کے موقع پر شہید کیا گیا انہوں نے ایک چادر چھوڑی تھی جس کے ذریعے ان کا سر ڈھانپ دیتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور پاؤں پر گھاس رکھ دیں اور ہم میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جن کا پھل تیار ہو چکا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ”النمرۃ“ دھاری داراوی چادر۔ اور ”اینعت“ یعنی پھل پک گئے اور یہ قول ”یہدبھا“ میں یاء پر فتح ہے اور دال پر ضمہ اور کسرہ دونوں طرح ہے یعنی وہ اسے کاٹتا ہے اور چننا ہے اور یہ اس بات کیلئے استعارہ ہے اللہ نے انہیں دنیا میں فراوانی اور قوت عطا کی ہے۔

(480) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:   
”لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ“   
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

﴿﴾ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر دنیا کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے ایک پر کے برابر ہوتی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔   
اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(481) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:   
”أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى، وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمًا وَمُتَعَلِّمًا“   
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دنیا ملعون ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے ماسوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور جو شخص اس کا ذکر کرتا ہو اس کے بعد وہ شخص جو عالم ہو یا طالب علم ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔   
(482) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَرَّغْبُوا فِي الدُّنْيَا“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جائیدادیں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا

480- ترمذی، ابن عدی فی الکامل 5/319، الشہاب للقضاعی 1/116، حلیہ 3/30

481- ترمذی فی الزہد، ابن ماجہ، حلیہ 3/157

482- ترمذی، احمد، حاکم 4/7910، طیاسی 379، تاریخ بغداد 1/18، احمد 2/3579



ہی کے ہو کر رہ جاؤ گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(483) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا، فَقَالَ: "مَا هَذَا؟" فَقُلْنَا: قَدْ وَهَى، فَنَحْنُ نُصَلِّحُهُ، فَقَالَ: "مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ".

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم اس وقت اپنا جھونپڑا درست کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہے (یعنی کیا کر رہے ہو؟)۔ ہم نے عرض کی: یہ خراب ہو گیا تھا ہم اسے درست کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے معاملہ (یعنی قیامت) اس سے بھی جلدی آجائے گا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم کی سند کے ہمراہ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(484) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَّاضٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ أُمَّتِي: الْمَالُ". رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر امت کی ایک آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(485) وَعَنْ أَبِي عُمَرَ، وَيُقَالُ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَيُقَالُ: أَبُو لَيْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ لِأَبْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ، وَجِلْفُ الْخَبِزِ وَالْمَاءُ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ". قَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَالِمٍ

483- ترمذی ابو داؤد 'احمد' 2/6512 ابن ماجہ ابن حبان 2996

484- ترمذی فی الزہد 'نسالی فی الرقاق' عبدالبر داہن مندہ 'ابو نعیم فی معرفۃ الصحابہ' احمد 6/17478 ابن حبان 3223

طبرانی الکبیر 19/404 'حاکم' 4/7896 بخاری تاریخ الکبیر 7/220

485- اخرجہ الترمذی (2348) والحاکم (4/7866) وصححه واقرہ الذہبی اوفی اسنادہ: حرث بن السائب. وثقه ابن معین

وقال ابو حاتم: ما به باس. وقال زكريا لساجي 'ضعيف' وقيل الهلال البصري المادن 'صدوق' يعطى من السابعة ام وباقى رجال الاسانہ ثقات.

الْبَلْخِيِّ، يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ شُمَيْلٍ، يَقُولُ : الْجَلْفُ : الْخُبْزُ لَيْسَ مَعَهُ اِدَامٌ، وَقَالَ غَيْرُهُ : هُوَ غَلِيظُ الْخُبْزِ . وَقَالَ الْحَرَوِيُّ : الْمُرَادُ بِهِ هُنَا وَعَاءُ الْخُبْزِ، كَالْجَوَالِقِ وَالْخُرْجِ، وَاللَّهُ اَعْلَمُ .

♦♦ حضرت ابو عمرو رضی اللہ عنہ اور ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابویلیٰ رضی اللہ عنہ، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن آدم کی ضروریات کے لئے یہی چیزیں کافی ہیں ایک گھر جس میں وہ رہ سکے ایک لباس جس سے وہ اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ سکے اور خشک روٹی اور پانی۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امام ابوداؤد رحمہ اللہ سلیمان بن سالم بلخی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں میں نے نصر بن شمیل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ الجف سے مراد وہ روٹی ہے جس کے ساتھ سالن موجود نہ ہو اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے اس سے مراد موٹی روٹی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں اس سے مراد روٹی کا برتن ہے جیسے کھجوروں وغیرہ کا برتن ہوتا ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(486) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ - بَكْسِرِ الشَّيْنِ وَالْخَاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿الْهَآكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: "يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي، مَالِي، وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبَسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟!" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت عبد اللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت ﴿الْهَآكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ (کثرت تمہیں غافل کر دے گا) پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا: ابن آدم! میرا مال! میرا مال کرتا رہتا ہے۔ اے ابن آدم! تمہارا مال وہی ہے جسے تم کھا کر ختم کر دو یا پہن کر پرانا کر دو یا صدقہ کر کے آگے بھیج دو۔

(487) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ إِنِّي لِأُحِبُّكَ، فَقَالَ: "انْظُرْ مَاذَا تَقُولُ؟" قَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لِأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: "إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدْ لِلْفَقْرِ تَجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ"

486- اخرجہ احمد (5/27327) و مسلم (2958) و الترمذی (2342) و النسائی (3615) و فیسی "الکبری" (6/11786) و الطیالسی (1148) و ابن حبان (701) و ابو نعیم فی "الحلیة" (281/6) و البیہقی (71/4) و اقضاعی فی "مسند الشہاب" (1217) و الحاکم (2/3969)

487- منکر الحدیث اخرجہ الترمذی (2357) و فیسی اسنادہ شداد الراسبیی قال البخاری ضعفہ عبدالصمد بن الوارث "التہذیب" (278/4) و فیہ ابو الوزاع الراسبیی البصری۔ قال احمد و سحاق بن منصور عن یحیی: ثقة و قال النسائی: منکر الحدیث و قال الدورسی عن ابن معین لیس بشیء و ذکرہ ابن حبان فی "الثقات" "التہذیب" (39/2) و اخرجہ ابن حبان فی "صحیحہ" (2922) باسنادہ اشد ضعفًا۔ و فی الباب عن ابی سعید الخدیی رضی اللہ عنہ باسناد فیہ مقال! و بالجملة فان متن الحدیث لا یتماشى مع الشرع الحنیف۔ واللہ اعلم۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"التَّجْفَافُ" بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُشْتَاءَةِ فَوْقَ وَاسْكَانِ الْجِيمِ وَبِالْفَاءِ الْمُكْرَّرَةِ: وَهُوَ شَيْءٌ يَلْبَسُهُ الْفَرَسُ، لِيَتَقَى بِهِ الْأَذَى، وَقَدْ يَلْبَسُهُ الْإِنْسَانُ.

♦♦ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذرا غور کرو تم کیا کہہ رہے ہو۔ اس نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں یہ بات اس نے تین مرتبہ کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو غربت کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ، کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے غربت اس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے آتی ہے جتنی تیزی سے سیلاب اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ "التجفاف" اس میں ت پر زیر پڑھی جائے گی اور اس پر شد پڑھی جائے گی اس میں ج ساکن ہے اس کے بعد ف کو دو مرتبہ پڑھا جائے گا۔ اس سے مراد وہ چیز ہوتی ہے جو گھوڑے پر ڈالی جاتی ہے تاکہ اسے گندگی سے بچایا جاسکے یا اس سے مراد وہ کپڑا ہے جسے آدمی پہنتا ہے۔

(488) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بَأْفَسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ"  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو بھوکے بھینسیوں کو بکریوں پر چھوڑا جائے وہ انہیں اتنا خراب نہیں کریں گے جتنا مال کا اور عزت کا لالچ آدمی کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔  
اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(489) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ، فَقَامَ وَقَدْ أَثْرَفِي جَنْبِهِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً. فَقَالَ: "مَا لِي وَلِلدُّنْيَا؟ مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَائِبٍ اسْتَظَلَّتْ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا"  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے پہلو میں اس کا نشان تھا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ یہاں بستر بچھا لیتے تو مناسب تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا دنیا سے کیا واسطہ! میں دنیا میں اس طرح ہوں جس طرح کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سایہ کے لئے

488-ترمذی احمد (جامع صغیر) احمد 5/15784 ترمذی 2383 الدمی 2730 ابن حبان 3228 طبرانی الکبیر

9/189 عبد اللہ بن السبادک فی الزهد 181 ابن ابی شیبہ 13/241

489-اخرجه احمد (2/3709) والترمذی (2384) وابن ماجه (4109) والحاكم (4/7859) والطهالسی (77) واسنادہ صحیح



رکتا ہے اور پھر اٹھ کر چل دیتا ہے اور اسے وہیں چھوڑ دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(490) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَدْخُلُ

الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِمِئَةِ عَامٍ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ"

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب لوگ امیروں سے پانچ سو سال

پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(491) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَ: "أَطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَأَطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ" مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

میں نے جنت کو دیکھا تو مجھے اس میں اکثریت غریبوں کی نظر آئی میں نے جہنم کو دیکھا تو مجھے اس میں اکثریت خواتین کی نظر

آئی۔ (متفق علیہ)

(492) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "قُمْتُ عَلَى

بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةً مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ

بِهِمْ إِلَى النَّارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

و"الجدُّ": الحظُّ والغنى . وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هَذَا الْحَدِيثِ فِي بَابِ فَضْلِ الضَّعْفَةِ .

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں جنت کے دروازے پر کھڑا

ہوا تو اس میں داخل ہونے والے عام لوگ غریب تھے اور خوشحال لوگوں کو روک دیا گیا تھا۔ البتہ اہل جہنم کو جہنم میں جانے کا حکم

مل گیا۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الجد" کا مطلب ہے حصہ اور مالداری۔ اور یہ حدیث "فضل الضعفة" کے باب

490- اخرجہ احمد (3/7951) والترمذی (2360) وابن ماجہ (4122) وابن حبان (676) وابن ابی شیبہ (246/13) و ابو

نعیم فی "الحلیة" و اسنادہ حسن

491- بخاری فی النکاح، مسلم فی الدعورت، ترمذی فی صفة جہنم، نسائی فی عشرة نساء احمد 7/19873 ابن حبان 7400

طبرانی الکبیر 18/278، عبدالرزاق 20610، بیہقی 194

492- بخاری فی النکاح، مسلم فی العورت، نسائی فی عشرة النساء احمد فی السند 8/21841، طبرانی 421، بیہقی 193

میں لڑ رہی ہے۔

(493) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةٌ لَبِيدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہے وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے۔

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔"

بَابُ فَضْلِ الْجُوعِ وَخُشُونَةِ الْعَيْشِ وَالْإِقْتِصَارِ عَلَى الْقَلِيلِ مِنَ الْهَاطِلِ وَالْمَشْرُوبِ  
وَالْمَلْبُوسِ وَغَيْرِهَا مِنْ حُضُوظِ النَّفْسِ وَتَرْكِ الشَّهَوَاتِ

باب 56: بھوکے رہنے مشقت والی زندگی بسر کرنے، کھانے، پینے اور پہننے اور دیگر معاملات میں پر تعیش چیزوں اور خواہشات کو ترک کر کے تھوڑے پر اکتفا کرنیکی فضیلت  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غِيًّا إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا﴾ (مریم: 59-60)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اس کے بعد ان کی جگہ وہ لوگ آگئے جنہوں نے نماز کو ترک کیا اور انہوں نے خواہشات کی پیروی کی عنقریب وہ جہنم میں پہنچ جائیں گے ماسوائے اس کے جو توبہ کرے ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيَلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا﴾ (القصص: 79-80)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تو وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی آرائش کی حالت میں نکلا جو لوگ دنیاوی زندگی کے طلبگار تھے انہوں نے کہا اے کاش ہمیں بھی وہی ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے اسے تو بہت کچھ ملا ہے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا تمہارا ستیاناس ہو اللہ تعالیٰ کا ثواب جو اس شخص کے لئے ہے جو ایمان لایا ہو اور نیک عمل کئے ہوں اس سے زیادہ بہتر ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

493 بخاری فی الادب والرفاق مسلم فی اشعر ترمذی فی الاستمذان اشائل ابن ماجہ فی الادب (الاطراف للزمی) احد

3/10080 ابن حبان 5784 بیہقی 10/237 حلیہ 7/201 شائل ترمذی 242

﴿ ثُمَّ لَتَسْتَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴾ (التكاثر: ۸)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا

مَذْحُورًا ﴾ (الاسراء: ۱۸)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص جلدی چاہتا ہو ہم اس شخص کو اس بارے میں جلدی عطا کر دیں گے جو ہم چاہیں گے اور جس کے لئے ہم چاہیں گے کہ ہم اس کے لئے جہنم بنا دیں گے جس میں وہ پہنچ جائے گا اس حال میں کہ اس کی مذمت کی گئی ہوگی اور اسے دھکے دیئے گئے ہوں گے۔“

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

(494) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبَعَ أَلْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُبِّ

شَعِيرٍ يَوْمَئِذٍ مُتَتَابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ : مَا شَبَعَ أَلْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبَرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا

حَتَّى قُبِضَ .

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے گھر والوں نے کبھی بھی لگا تار دو دن تک جو کی روٹی

سے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اہل خانہ نے کبھی بھی گندم کی روٹی لگا تار تین دن تک نہیں کھائی یہاں

تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

(495) وَعَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ : وَاللَّهِ، يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنْ كُنَّا

نَنظُرُ إِلَى الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ : ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَارًا . قُلْتُ : يَا خَالَةَ، فَمَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ : الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَاحِحُ وَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنَ الْبَانِهَا فَيَسْقِينَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴿﴾ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اے میرے بھانجے! ہم ایک

چاند دیکھ لیتے تھے پھر اگلا چاند دیکھ لیتے تھے۔ دو مہینے میں تین چاند دیکھ لیتے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ کے گھر میں (کھانا پکانے

494- اخرجہ احمد (9/25279) والبخاری (5416) و مسلم (22/2970) والترمذی (2357)

495- اخرجہ البخاری (2567) و مسلم (2972) وابن حبان (6348)



کے لئے) آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے پوچھا خالہ جان! آپ لوگوں کا گزارہ کیسے ہوتا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: دو سیاہ چیزوں کے ساتھ کھجور اور پانی، البتہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے۔ ان کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ان کا دودھ بھیج دیا کرتے تھے تو وہ آپ ہمیں پینے کے لئے دے دیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

(496) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَّضْلِيَّةٌ، فَدَعَا فَاثْنَيْنِ أَنْ يَأْكُلَا. وَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ حَبِّ الشَّعِيرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”مَضْلِيَّةٌ“ بِفَتْحِ الْمِيمِ : أَي مَشْوِيَّةٌ .

♦♦ حضرت ابو سعید مقبری رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ کچھ لوگوں کے پاس سے نزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری موجود تھی۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی دعوت دی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ جب اس دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ نے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ”مضلیة“ میم پر فتح کے ساتھ یعنی بھنی ہوئی۔

(497) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ حَبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بَعَيْنِهِ قَطُّ.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی (امیروں والے) دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا۔ یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے کبھی بھی نرم روٹی نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے کبھی بھی سمیٹ بکری کا گوشت نہیں کھایا (سمیٹ اس بکری کو کہتے ہیں جسے ذبح کرنے کے بعد اس کے گوشت کے بال گرم پانی میں صاف کیے جائیں)

(498) وَعَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”الدَّقْلُ“ : تَمْرٌ رَدِيءٌ .

♦♦ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے تمہارے نبی کو دیکھا ہے آپ کے پاس عام کھجوریں اتنی بھی

496- اخرجہ البخاری (5414)

497- اخرجہ احمد (4/12298) والبخاری (8385) وابن ماجہ (3309) وابن حبان (6355) والترمذی (2363) ودفی

الشائل (152) والبيهقي (342/1)

498- مسلم ابن ماجہ

نہیں ہوتی تھیں کہ آپ ان کے ذریعے اپنا پیٹ بھر سکیں۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ”الدقل“ یعنی ردی کھجور۔

(499) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى. فَقِيلَ لَهُ: هَلْ كَانَ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاحِلُ؟ قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخَلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى، فَقِيلَ لَهُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَيْنَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قَوْلُهُ: ”النَّقِيَّ“ هُوَ بَفَتْحِ النُّونِ وَكَسْرِ الْقَافِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ: وَهُوَ الْخُبْزُ الْحَوَّارِيُّ، وَهُوَ: الدَّرْمَكُ. قَوْلُهُ: ”ثَرَيْنَاهُ“ هُوَ بِشَاءٍ مُثَلَّثَةٍ، ثُمَّ رَاءٍ مُشَدَّدَةٍ، ثُمَّ يَاءٍ مُثَنَّاةٍ مِنْ تَحْتِ ثَمَّ نُونٍ، أَيْ: بَلَلْنَاهُ وَعَجَّنَاهُ.

◆◆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا اس وقت سے لے کر آپ کے وصال تک آپ نے کبھی بھی میدے کی روٹی نہیں کھائی۔

ان سے دریافت کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں آپ لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے تب سے لے کر آپ کے وصال تک آپ نے کبھی بھی چھلنی استعمال نہیں کی۔ پھر ان سے دریافت کیا گیا آپ جو کو چھانے بغیر کیسے کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہم اسے پینے کے بعد اس میں پھونک مار دیا کرتے تھے جس نے اڑنا ہوتا تھا اڑ جاتا تھا جو باقی بچتا تھا اسے ہم گوندھ لیا کرتے تھے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ قول ”النقی“ میں ن پر فتح اور ق پر کسرہ ہے اور یاء پر شد ہے اور اس سے مراد میدے کی روٹی ہے۔ یہ ”الدرمک“ بھی ہے۔

اور یہ قول ”ثریناہ“ اس میں ثاء مثلثہ ہے پھر راء مشددة ہے۔ اس کے بعد یاء مثناة ہے اور پھر ن کے ساتھ یعنی اسے تر کر کے گوندھ لیتے تھے۔

(500) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: ”مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ؟“ قَالَا: الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: ”وَأَنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا، قَوْمًا“ فَقَامَا مَعَهُ، فَاتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ، قَالَتْ: مَرَحَبًا وَأَهْلًا. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ

499- اخرجہ احمد (22877) والبخاری (5410) والترمذی (2364) وابن ماجہ (3335) وابن حبان (6347) والطبرانی

(5796)

500- اخرجہ مسلم (2038) واللفظ قریب اخرجہ الترمذی (2379) وكذا ابن حبان (5217) والطبرانی فی ”الصغیر“

(185)

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَيْنَ فُلَانُ؟" قَالَتْ : ذَهَبَ يَسْتَعْدِبُ لَنَا الْمَاءَ . اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيَّ ، فَنظَرَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، مَا اَحَدُ الْيَوْمِ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِّنِّيْ ، فَاَنْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعَدْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطْبٌ ، فَقَالَ : كُلُوْا ، وَاَخَذَ الْمُدِيَّةَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ" فَذَبَحَ لَهُمْ ، فَاكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعَدْقِ وَشَرِبُوْا . فَلَمَّا اَنَّ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ ، لَتَسْأَلَنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ، اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ الْجُوعُ ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيْمُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهَا : "يَسْتَعْدِبُ" اَيُّ : يَطْلُبُ الْمَاءَ الْعَذْبَ ، وَهُوَ الطَّيْبُ . وَ"الْعَدْقُ" بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَاسْكَانِ الدَّالِ الْمُعْجَمَةِ : وَهُوَ الْكِبَاسَةُ ، وَهِيَ الْغُصْنُ . وَ"الْمُدِيَّةُ" بِضَمِّ الْمِيمِ وَكَسْرِهَا : هِيَ السِّكِّينُ . وَ"الْحَلُوْبُ" : ذَاتُ اللَّبَنِ .

وَالسُّؤَالُ عَنْ هَذَا النَّعِيْمِ سُؤَالُ تَعْدِيْدِ النَّعْمِ لَا سُؤَالُ تَوْبِيْحٍ وَتَعْدِيْبٍ ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

وَهَذَا الْاَنْصَارِيُّ الَّذِي اَتُوهُ هُوَ ، اَبُو الْهَيْثَمِ بْنِ التِّيْهَانِ ، كَذَا جَاءَ مُبَيَّنًا فِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَغَيْرِهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ دن یا شاید رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ کا سامنا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا تو آپ نے دریافت کیا تم دونوں کو اس وقت کس چیز نے گھر سے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟ ان دونوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! بھوک نے آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں بھی اسی وجہ سے باہر آیا ہوں۔ جس وجہ سے تم دونوں آئے ہو چلو! یہ دونوں حضرات آپ کے ساتھ چل پڑے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے ہاں تشریف لائے وہ گھر میں موجود نہیں تھے۔ اس کی بیوی نے آپ کو دیکھا تو بولی۔ مرحبا! خوش آمدید! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے دریافت کیا۔ فلاں شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی وہ ہمارے لئے بیٹھا پانی لینے گئے ہیں اسی دوران وہ انصاری صحابی بھی آگئے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو بولے۔ الحمد للہ! آج کسی کے مہمان بھی میرے مہمانوں سے زیادہ معزز نہیں ہوں گے وہ انصاری (گھر کے اندر) گئے اور ایک ٹوکری لے کر آئے۔ جس میں کچی خشک اور تازہ کھجوریں تھیں۔ وہ بولے آپ حضرات یہ کھائیے پھر انہوں نے (بکری ذبح کرنے کیلئے) چھری پکڑی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ دینے والی نہ کرنا۔ اس انصاری نے وہ بکری ان حضرات کیلئے ذبح کی ان حضرات نے بکری کا گوشت کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب وہ اچھی طرح سیر ہو گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا تم بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلے تھے اور گھر واپس پہنچنے سے پہلے تمہیں یہ نعمتیں مل گئی (یہ سب اللہ کی عطا ہے)



(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کا یہ قول ”یستعذب“ کا مطلب یہ ہے: میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ اور یہ طیب بھی ہے۔ اور ”العذق“ عین پر کسر، ذال ساکن اور معجمہ ہے۔ اور یہ خوشہ اور شاخ کو کہتے ہیں۔ اور ”الہدیۃ“ میں ”م“ ضمہ اور کسرہ دونوں کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے ”چھری“۔ اور ”الحلوب“ سے مراد ہے دودھ والی۔ اور نعمتوں کے بارے میں سوال سے مراد یہ ہے، نعمتیں شمار ہونگی اور یہ سوال جھڑک یا عذاب کے طور پر نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔ اور وہ انصاری جس کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ان کا نام ابو الہیثم بن التھان تھا۔ جیسا کہ ترمذی وغیرہ کی روایت میں واضح مذکور ہے۔

(501) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرِ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: خَطَبْنَا عُتْبَةَ بِنُ غَزْوَانَ، وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَآثَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اذْنَتْ بِصُرْمٍ، وَوَلَّتْ حَدَاءً، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُهَا صَاحِبُهَا، وَأَنْكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا، فَانْتَقِلُوا بِخَيْرٍ مَا بِحَضْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا، لَا يُدْرِكُ لَهَا فَعْرًا، وَاللَّهُ لَتُمْلَأَنَّ أَفْعَجِبْتُمْ؟! وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مِّصْرَاعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةٌ أَرْبَعِينَ عَامًا، وَلَيَاتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطَيْظٍ مِنَ الزَّرْحَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا، فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَاتَزَرْتُ بِنِصْفِهَا، وَاتَزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا، فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ، وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا، وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: ”اذْنَتْ“ هُوَ بِمَدِّ الْأَلِفِ، أَيْ: أَعْلَمْتُ. وَقَوْلُهُ: ”بِصُرْمٍ“ هُوَ بِضَمِّ الصَّادِ، أَيْ: بِانْقِطَاعِهَا وَفَنَائِهَا. وَقَوْلُهُ: ”وَوَلَّتْ حَدَاءً“ هُوَ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مَفْتُوحَةٍ، ثُمَّ ذَالٌ مُعْجَمَةٌ مُشَدَّدَةٌ، ثُمَّ أَلِفٌ مَمْدُودَةٌ، أَيْ: سَرِيعَةٌ. وَ”الصُّبَابَةُ“ بِضَمِّ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ: الْبَقِيَّةُ الْيَسِيرَةُ. وَقَوْلُهُ: ”يَتَصَابُهَا“ هُوَ بِتَشْدِيدِ الْبَاءِ قَبْلَ الْهَاءِ، أَيْ: يَجْمَعُهَا. وَ”الْكَطِيزُ“: الْكَثِيرُ الْمُتَمَلِّئُ. وَقَوْلُهُ: ”قَرِحَتْ“ هُوَ بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ الرَّاءِ، أَيْ صَارَتْ فِيهَا قُرُوحٌ.

✧✧ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد کہا: دنیا ختم ہونے والی ہے اور منہ پھیر کر چلی جائے گی وہ اتنی ہی باقی رہ گئی ہے جیسے برتن میں کچھ پانی باقی رہ جاتا ہے جسے کوئی آدمی چھوڑ دیتا ہے تم دنیا سے ایک ایسے جہاں کی طرف منتقل ہو جاؤ گے۔ جو ختم نہیں ہوگا اس لئے تم بہترین زادراہ کے ہمراہ منتقل ہونا۔ کیونکہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے اگر کسی پتھر کو جہنم کے گڑھے میں پھینکا جائے تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا اور پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچے سکے گا اور اللہ کی قسم! اس (جہنم) نے بھرنا ہی ہے کیا تم حیران ہو رہے ہو؟ ہمیں یہ بتایا گیا ہے جنت کے دروازے کے ایک پٹ سے دوسرے پٹ کے درمیان چالیس برس کی مسافت ہے اور ایک دن

ایسا آئے گا۔ جب وہ لوگوں سے بھری ہوئی ہوگی۔ میں نبی اکرم ﷺ کے ان سات صحابہ میں ایک ہوں جن کی خوراک صرف درخت کے پتے تھے یہاں تک کہ ہماری باچھیں چھل گئیں تھی مجھے ایک چادر ملی میں نے اُس کے دو حصے کئے ایک سعد بن مالک کو دیدیا ہم دونوں نے ان کا تہبند بنا لیا۔ آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر ہے میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو بڑا سمجھتا رہوں اور اللہ کی بارگاہ میں چھوٹا ہوں۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "آذنت" میں الف مد کے ساتھ ہے یعنی اعلان کیا اور یہ قول کہ "بصرم" صاد پر ضمہ کے ساتھ یعنی اپنے ختم اور فنا ہو جانے کا۔ اور یہ قول کہ "دولت حذراء" اس میں حاء مہملتہ ہے اور مفتوحہ ہے۔ پھر ذال معجمتہ اور مشددہ ہے۔ پھر الف مودہ ہے یعنی جلدی جلدی۔ اور "الصباہ" میں صاد مہملتہ ہے اور ضمہ کے ساتھ ہے۔ اس کا مطلب ہے باقی یا تھوڑا سا۔ اور یہ قول "یتصابھا" میں باء تشدید کے ساتھ ہے ہاء سے پہلے یعنی اسے جمع کرتا ہے۔ اور "الکظیظ" سے مراد ہے بہت بھرا ہوا اور یہ قول "قرحت" اس میں قاف پر فتحہ اور راء پر کسرہ ہے اس سے مراد یہ ہے ان میں زخم ہو گئے۔

(502) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً وَارَاً غَلِيظًا، قَالَتْ: قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆ ☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک چادر اور ایک موٹا تہبند نکالا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔ (متفق علیہ)

(503) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. وَلَقَدْ كُنَّا نَغْرُوْهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ، وَهَذَا السَّمْرُ، حَتَّىٰ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خَلْطٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"الحبلة" بضم الحاء المهملة وإسكان الباء الموحدة: وهي والسمر، نوعان معروفان من شجر البادية.

☆ ☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں سب سے پہلا عرب شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر پیچھا کیا تھا۔ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوا کرتے تھے۔ ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درختوں کے پتے اور یہ کیکر کے پتے ہوا کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی شخص اس طرح حاجت کرتا تھا جس طرح بکری بیگنیاں کرتی ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الحبلة" میں حاء مہملتہ ضمہ کے ساتھ اور باء موحده ساکن ہے اور یہ اور السمر دونوں جنگل کے مشہور درخت ہیں۔

502- بخاری و مسلم 'ابو داؤد' ترمذی 'ابن ماجہ' ابو یعلیٰ 4943/4432 'ابن حبان' 6623 'عبدالرزاق' 20624 'احمد' 9/25051

503- بخاری فی الاطعمہ و الرقاق 'مسلم' ترمذی 'فی الزہد' نسائی 'فی المناقب' ابن ماجہ السنہ (اطراف للنبی) 'احمد' 1/1498 'دارمی' 2415 'ابو یعلیٰ' 732 'ابن حبان' 6989 'حبیبی' 78



(504) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
 قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ وَالغَرِيبِ : مَعْنَى "قُوْتًا" أَي : مَا يَسُدُّ الرَّمَقَ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو ان کی (قوت) ضروری خوراک جتنا رزق عطا فرما۔ (متفق علیہ)

اہل لغت کے نزدیک "قوت" اس خوراک کو کہتے ہیں جو زندگی برقرار رکھنے کے لئے کافی ہو۔

(505) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ . وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمْ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَيْتِي، وَعَرَفَ مَا فِي وَجْهِی وَمَا فِي نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: "أَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "الْحَقُّ" وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ، فَدَخَلَ فَاسْتَاذَنَ، فَأَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ، فَوَجَدَ لَبْنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: "مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبْنُ؟" قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فَلَانٌ - أَوْ فَلَانَةٌ - قَالَ: "أَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي" قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ، لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ، وَكَانَ إِذَا آتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا آتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ، وَأَصَابَ مِنْهَا، وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا . فَسَأَلْتُهُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبْنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ! كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبْنِ شَرْبَةً اتَّقَوَى بِهَا، فَإِذَا جَاءُوا وَأَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ؛ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبْنِ . وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدًّا، فَاتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَقْبَلُوا وَاسْتَاذَنُوا، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ، قَالَ: "يَا أَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "خُذْ فَأَعْطِهِمْ" قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ، فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ، فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلَّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ، فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: "أَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ" قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "أَقْعُدْ فَأَشْرَبْ" فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ "أَشْرَبْ" فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: "أَشْرَبْ" حَتَّى قُلْتُ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا! قَالَ: "فَارِنِي"

504- بخاری و مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ (الاطراف) ابن حبان 6344 ابن ابی شیبہ 13/240 دلائل النبوه بیہقی

6/87 احمد 3/7176

505- بخاری فی الرقاق ترمذی فی الزهد نسائی فی الرقاق احمد 3/10684 ابن حبان 6535 حاکم 3/4291 دلائل بیہقی

101/6 حلیہ 1/338



فَاعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى، وَسَمَى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر دبا لیتا تھا اور میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ ایک دن میں راستے میں بیٹھا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، آپ نے مجھے دیکھا تو مسکرا دیئے آپ کو میرے چہرے سے میری حالت کا اندازہ ہو گیا، آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ادھر آؤ، آپ تشریف لے گئے میں بھی آپ کے پیچھے آیا آپ اندر چلے گئے میں نے اجازت مانگی آپ نے مجھے اجازت دی میں اندر آ گیا آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا، آپ نے فرمایا یہ کہاں سے آیا ہے، لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں صاحب یا فلاں عورت نے آپ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا: اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کا کوئی گھر یا نہیں تھا اور کوئی مال نہیں تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ آجاتا تھا تو آپ انہیں عطا کیا کرتے تھے اور خود اسے استعمال نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ آتا تھا تو وہ آپ کی طرف بھی بھیجا کرتے تھے اور خود بھی استعمال کیا کرتے تھے۔ آپ اس تحفے میں ان لوگوں کو اپنا حصہ دار بنایا کرتے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تو میرے لئے یہ بات بڑی پریشانی کا باعث بنی میں نے سوچا اس دودھ کے ساتھ اہل صفہ کا کیا ہوگا، میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کہ میں اسے پی لوں تاکہ مجھے اس کے ذریعے قوت حاصل ہو جب وہ لوگ آجائیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ ہدایت کریں گے تو مجھے یہ نہیں دینا پڑے گا پھر تو مجھے اس دودھ میں سے کچھ بھی نہیں مل سکے گا، لیکن اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بغیر چارہ بھی کوئی نہیں تھا، میں اہل صفہ کے پاس آیا اور انہیں دعوت دی، وہ لوگ آگئے انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی، وہ لوگ گھر میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لو اور انہیں دو، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اس پیالے کو پکڑا اور ان میں سے ایک شخص کو دیا، اس نے پی لیا جب وہ سیر ہو گیا تو اس نے وہ پیالہ مجھے واپس کیا، میں نے وہ دوسرے شخص کو دیا اس نے بھی پی لیا، جب وہ سیر ہو گیا تو اس نے مجھے وہ پیالہ واپس کر دیا، میں نے پھر اگلے شخص کو دیا، اس نے بھی پینے کے بعد جب سیر ہو گیا تو وہ پیالہ مجھے واپس کر دیا یہاں تک کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا تمام حاضرین سیراب ہو چکے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ پکڑا اسے اپنے دست مبارک پر رکھا، آپ نے میری طرف دیکھا مسکرائے اور کہا اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف میں اور تم باقی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے ٹھیک فرمایا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور تم پی لو! میں بیٹھ گیا اور میں نے اسے پی لیا، آپ نے فرمایا اور پیو! میں نے اور پیا آپ مجھے یہی فرماتے رہے اور پیو! یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اب اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر یہ مجھے دو میں نے وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی بسم اللہ پڑھی اور بچا ہوا دودھ پی لیا۔  
اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(506) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُ فِيمَا بَيْنَ مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَغْشِيًا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَائِي، فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَيَّ عُنُقِي، وَيَرَى إِنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ، مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

☆☆ حضرت محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں مجھے اپنے بارے میں اچھی طرح یاد ہے میں نبی اکرم ﷺ کے منبر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان مدہوش پڑا ہوا تھا۔ ایک شخص میرے پاس آیا اس نے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھا وہ سمجھا کہ میں پاگل ہوں حالانکہ مجھے کوئی جنون نہیں تھا صرف بھوک کی وجہ سے ایسا تھا۔  
اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(507) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ فِي ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے عوض میں گروی رکھی ہوئی تھی۔ (متفق علیہ)

(508) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ، وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةَ سِنْحَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "مَا أَصْبَحَ لَالٍ مُحَمَّدٍ صَاعٌ وَلَا أَمْسَى" وَإِنَّهُمْ لَتَسْعَةُ آيَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی زرہ کو جو کے عوض میں گروی رکھوایا ہوا تھا۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور چربی لے کر حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ محمد کے گھر والوں کے پاس کبھی بھی صبح کے وقت یا شام کے وقت (اناج کا) صاع نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ)  
راوی بیان کرتے ہیں اس وقت نبی اکرم ﷺ کے نو گھر تھے۔  
اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الاهالة" میں ہمزہ پر کسرہ ہے۔ اس کا معنی ہے پگھلی ہوئی چربی، اور "السنحة" میں

506- اخرجہ البخاری (7324) والترمذی (2374)

507- اخرجہ البخاری (2917) و مسلم (1603) و انسائی (4623) و ابن ماجہ (2436)

508- (514) اخرجہ البخاری (2069)

ان اور خاتمہ ہے اور اس کا مطلب ہے تبدیل کی ہوئی۔

(509) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءً، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةً أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اہل صفہ کے ستر افراد کو دیکھا ہے ان میں کوئی ایک بھی ایسا شخص نہیں ہے جس کے پاس چادر ہو صرف تہبند ہوتا تھا اور ایک کپڑا سا ہوتا تھا جسے وہ اپنی گردن پر باندھ لیتے تھے جو ان کے نصف پینڈیوں تک پہنچتا تھا اور کسی کا ٹخنوں تک پہنچتا تھا وہ اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کر رکھتا تھا کہ اس کی شرمگاہ بے پردہ نہ ہو جائے۔

(510) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدْمٍ حَشْوُهُ لَيْفٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے سے بنا ہوا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(511) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَذْبَرَ الْأَنْصَارِيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَخَا الْأَنْصَارِ، كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟" فَقَالَ: "صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يَعُودُهُ مِنْكُمْ؟" فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، وَنَحْنُ بِضِعَةِ عَشْرٍ، مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ، وَلَا خِفَافٌ، وَلَا قَلَانِسُ، وَلَا قُمُصٌّ، نَمْشِي فِي تِلْكَ السَّبَاخِ، حَتَّى جِنَانَاهُ، فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک انصاری صحابی وہاں آئے۔ آپ کو سلام کیا۔ وہ واپس جانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے انصاری! ہمارے بھائی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کیسے ہیں؟ اس نے عرض کی: اچھے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، تم میں سے کون ان کی عیادت کے لیے جانا چاہے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، تو آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی اٹھ گئے۔ ہماری تعداد دس سے کچھ زیادہ تھی۔ ہمارے پاس نہ جوتے موجود تھے۔ نہ ہی جرابیں تھی۔ ٹوپی یا قمیص بھی موجود نہ تھی۔

509- اخرجہ البخاری (2069) د (2508)

510- بخاری احمد 9/24264 ابن حبان 6361

511- اخرجہ مسلم (925)



(سخت گرمی کے موسم میں) پتھریلی زمین پر چلتے ہوئے ہم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے، ان کے آس پاس موجود لوگ پیچھے ہٹ گئے اور نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھ آنے والے اصحاب سمیت، ان کے قریب ہو گئے۔

(512) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا أَدْرَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا "ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُؤْفُونَ، وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السِّمْنُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے نہیں یاد نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ کے بعد یا تین مرتبہ کے بعد فرمایا: پھر اس کے بعد وہ لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی اور وہ خیانت کریں گے اور انہیں امین مقرر نہیں کیا جائے گا وہ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان کے درمیان موٹا پاٹا ظاہر ہوگا۔

(513) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ أَنْ تَبْدُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْ تُمْسِكَ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تَلَامُ عَلَيَّ كَفَافٍ، وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" .

✧✧ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے! اگر تم اضافی مال خرچ کر دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم اسے روک کر رکھو تو یہ تمہارے لئے برا ہے اور ضرورت کے مطابق چیزیں رکھنے پر تمہاری ممانعت نہیں ہوگی اور جو لوگ تمہارے زیر کفالت ہوں ان سے (خرچ) آغاز کرو۔ اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(514) وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُحْصِنِ الْأَنْصَارِيِّ الْخَطْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ أَمِنًا فِي سَرْبِهِ، مُعَافَى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمَهُ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَائِيرِهَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ" .

✧✧ حضرت عبید اللہ بن محسن انصاری خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تم میں "سربہ": بِكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ: ائى نفسه، وَقِيلَ: قَوْمُهُ .

512- اخرجہ البخاری (2651) دمسلم (2535) والنسائی (3818)

513- ترمذی فی الزهد، مسلم فی الزکاة، احد 8/22328

514- بخاری فی الادب المفرد 300، عبید اللہ بن محسن مجهول ہے، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان 671، حلیہ 5/249 فی سندہ

ضعف، طبرانی فی الاوسط 1849

سے امن کی حالت میں ہو اور جسمانی طور پر تندرست ہو اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہو تو گویا اسے دنیا اپنی تمام تر نعمتوں سمیت مل گئی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

”سربہ“ اس میں س پر زیر پڑھی جائے گی۔ اس سے مراد آدمی کی ذات ہے۔ اس روایت کے مطابق اس سے مراد آدمی کی قوم ہے۔

(515) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے اسلام قبول کیا، اسے ضرورت کے مطابق رزق عطا کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس (ملے ہوئے رزق) پر قناعت کرنے کی توفیق دیدے تو وہ شخص کامیاب ہو گیا۔

(516) وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : ”طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَّعَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

حضرت ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص کو مبارک ہو جسے اسلام کی ہدایت مل جائے اور اس کی زندگی ضروریات کے مطابق ہو اور وہ قناعت کرے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(517) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا، وَآهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً، وَكَانَ أَكْثَرُ حُبِّهِمْ حُبَّ الشَّعِيرِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتیں بھوک کے عالم میں گزار دیا کرتے تھے جبکہ آپ کے اہل خانہ کورات کے وقت کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تھا اور ان کی اکثر خوراک ”جو“ کی روٹی ہوتی تھی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(518) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى

515- مسلم 2/6583 ترمذی ابن ماجہ ابن حبان 67 بیہقی 4/196

516- ترمذی ابن حبان حاکم 1/98 مسند قضاعی 616 احمد 9/23999 طبرانی فی الکبیر 18/7861

517- ترمذی ابن ماجہ (جامع صغیر) مسلم احمد 1/2303 ابن حمید 592 طبرانی 11900

518- ترمذی فی الزهد ابن حبان 724 طبرانی فی الکبیر 18/798 حلیہ 2/17 احمد 9/23993

بِالنَّاسِ، يَخْرُجُ رِجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخِصَاصَةِ - وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ - حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ : هَؤُلَاءِ مَجَانِينٌ . فَإِذَا مَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ : "لَوْ تَعَلَّمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى، لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : "حَدِيثٌ صَحِيحٌ"

"الْخِصَاصَةُ" : الْفَاقَةُ وَالْجُوعُ الشَّدِيدُ .

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے تو نماز کے دوران بعض حضرات بھوک کی وجہ سے گر جایا کرتے تھے یہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ دیہاتی یہ کہا کرتے تھے یہ لوگ پاگل ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے ان کی طرف منہ کر کے فرمایا: اگر تمہیں پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی کیا حیثیت ہے تو تم یہ پسند کرو گے کہ تمہارے فاقے اور ضرورت میں اضافہ ہو جائے۔

اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

الخصاصة کا مطلب فاقہ اور شدید بھوک ہے۔

(519) وَعَنْ أَبِي كَرِيمَةَ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : "مَا مَلَآ أَدَمِيُّ وَعَاءٌ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكْلَاتٌ يُقْمَنُ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِّطَعَامِهِ، وَثُلُثٌ لِّشَرَابِهِ، وَثُلُثٌ لِّنَفْسِهِ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : "حَدِيثٌ حَسَنٌ"

"أَكْلَاتٌ" أَي : لُقْمٌ .

✧✧ حضرت ابو کریمہ مقدم بن معدیکربؓ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آدمی پیٹ سے زیادہ برابر تن اور کوئی نہیں بھرتا۔ آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں لیکن اگر کسی نے ضرور کھانا ہو تو ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے رکھے۔ ایک تہائی پینے کے لئے رکھے اور ایک تہائی اپنی ذات کے لئے رکھے (یا شاید یہ مفہوم ہے سانس لینے کے لئے رکھے)۔

اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

اس حدیث میں استعمال ہونیوالے لفظ "أَكْلَاتٌ" کا مطلب لقمے ہیں۔

(520) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ إِيَّاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : ذَكَرَ أَصْحَابُ

519-احمد 6/17186 ترمذی نسائی فی الکبریٰ 4/2769 ابن حبان 672 حاکم 4/7139 طبرانی الکبیر (20/244)

مسند القضاء 1340 ابن ماجہ

520-ابو داؤد فی النترجل ابن ماجہ فی الزهد حمیدی 357 حاکم فی الایمان 1/18 احمد فی الزهد ص 7 مسند قضاعی

امالی عراقی.



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا تَسْمَعُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ الْبِدَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ، إِنَّ الْبِدَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ" يَعْنِي: التَّقْحُلُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. "الْبِدَاذَةُ" - بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَالذَّالِيْنَ الْمُعْجَمَتَيْنِ - وَهِيَ رَثَائَةُ الْهَيْئَةِ وَتَرْكُ فَاحِرِ اللَّبَاسِ. وَأَمَّا "التَّقْحُلُ" فَبِالْقَافِ وَالْحَاءِ: قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: الْمُتَّقْحِلُ هُوَ الرَّجُلُ الْيَابِسُ الْجِلْدِ مِنْ خُشُونَةِ الْعَيْشِ وَتَرْكِ التَّرَفِّهِ.

﴿﴾ حضرت ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری الحارثی بن تہذیبان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے ایک دن آپ کے سامنے دنیا کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے ہو کیا تم سنتے ہو عیش و عشرت کو ترک کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ (راوی کہتے ہیں) اس سے مراد تعیشات زندگی ہیں۔

اس حدیث و امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "البداذة" اس میں "ب" کے بعد دو مرتبہ "ذ" آئی ہے۔ اس سے مراد رثائۃ ہے اور اس کو ترک کرنے سے مراد لباس فاخرانہ کو ترک کرنا ہے۔ لفظ "التقحل" اس میں "ق" ہے اور اس کے بعد "ح" ہے۔ اہل لغت فرماتے ہیں۔ "المتقحل" اس سے مراد وہ شخص ہے تعیشات زندگی اور خوشحالی کو چھوڑنے کی وجہ سے اس کی کھال کھینچ چکی تھی۔

(521) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، نَتَلَّقَى عَيْرًا لِقَرِيشٍ، وَرَوَدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ، فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً، فَقِيلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا؟ قَالَ: نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ، ثُمَّ نَشْرِبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعَصِينَا الْخَبَطَ، ثُمَّ نَبْلُهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ. قَالَ: وَأَنْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَرَفَعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكُثَيْبِ الضَّخْمِ، فَاتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرُ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ اضْطُرَرْتُمْ فَكُلُوا، فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا، وَنَجُنُ ثَلَاثُمِئَةٍ حَتَّى سَمِنَّا، وَلَقَدْ رَأَيْنَا نَعْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدَّهْنِ وَنَقَطِعُ مِنْهُ الْفِدْرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ، وَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَدَيْهِ، فَقَالَ: "هُوَ رِزْقُ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعَمُونَا؟" فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الجِرَابُ": وَعَاءٌ مِنْ جِلْدٍ مَعْرُوفٍ، وَهُوَ بِكَسْرِ الْجِيمِ وَفَتْحِهَا وَالْكَسْرِ أَفْصَحُ. قَوْلُهُ: "نَمَصُّهَا"

521- مسلم في الاطعمه، بخاري في الشركه والمعازي ترمذي في الزهد، نسائي في الصياد والسير، ابن ماجه في الزهد (اللطراف)

احمد 5/4344

بِفَتْحِ الْمِيمِ، وَ"الْخَبْطُ": وَرَقٌ شَجَرٍ مَعْرُوفٍ تَأْكُلُهُ الْإِبِلُ. وَ"الْكَثِيبُ": التُّلُّ مِنَ الرَّمْلِ، وَ"الْوَقْبُ":  
بِفَتْحِ الْوَاوِ وَاسْكَانِ الْقَافِ وَبَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَهُوَ نَقْرَةُ الْعَيْنِ. وَ"الْقِلَالُ": الْجِرَارُ. وَ"الْقَدْرُ": بِنِصْبِ  
الْفَاءِ وَفَتْحِ الدَّالِ: الْقِطْعُ. "رَحَلَ الْبَعِيرَ" بِتَخْفِيفِ الْحَاءِ: أَي جَعَلَ عَلَيْهِ الرَّحْلَ. "الْوَشَائِقُ" بِالشِّينِ  
الْمُعْجَمَةِ وَالْقَافِ: اللَّحْمُ الَّذِي اقْتُطِعَ لِقَدَدٍ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

♦♦ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو  
ہمارا امیر مقرر کیا ہم نے قریش کے قافلے کا تعاقب کرنا تھا۔ ہم نے زدرہ کے طور پر کھجوروں کی بوریاں رکھ لیں۔ ہمیں ان  
کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک کھجور دیا کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ اس  
ایک کھجور کے ذریعے گزارہ کیسے کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اسے یوں چوس لیا کرتے تھے جیسے بچہ چوس لیتا ہے اور  
اس کے بعد ہم پانی پی لیتے تھے۔ یہ اس دن میں رات تک ہمارے لئے کافی ہوتا تھا۔ ہم لوگ اپنی لائٹیوں کے ذریعے درخت  
کے پتے جھاڑ دیتے تھے اور پھر اسے پانی سے گیلا کر کے کھا لیا کرتے تھے۔ ہم چلتے ہوئے سمندر کے ساحل تک آگئے۔

سمندر کے ساحل پر ہمیں ایک بڑے ٹیلے جیسی چیز نظر آئی جب ہم اس کے پاس آئے تو وہ ایک جانور (مچھلی) تھا جسے  
"عنبر" کہا جاتا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ مردار ہے۔ (اس لئے ہم اسے نہیں کھائیں گے) پھر انہوں نے خود ہی کہا  
ہم اللہ کے رسول کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں ہیں تم لوگ حالت اضطراب میں ہو اس لئے تم اسے کھا  
لو۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم نے وہاں ایک مہینہ قیام کیا (اور اس کا گوشت کھاتے رہے) ہماری تعداد تین سو تھی۔ ہم  
صحت مند ہو گئے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ہم اس کی آنکھ کے سوراخ میں سے ڈول بھر کر چربی نکالتے تھے اور ہم اس کا گوشت  
یوں کاتے تھے جیسے بیل ہوتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بیل جتنا گوشت کاتتے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے  
ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا اور اس کی آنکھ کے سوراخ میں انہیں بیٹھا دیا پھر اس کی ایک پسلی کو لے کر کھڑا کیا اور ہمارے  
پاس موجود سب سے اونچے اونٹ پر پالان رکھا تو وہ اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا ہم نے (مدینہ منورہ واپسی کے سفر میں) اس  
کا گوشت زادرہ کے طور پر ٹکڑے کر کے رکھ لیا جب ہم مدینہ آئے تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ  
کے سامنے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے نکالا ہے۔ تمہارے پاس اس کا  
کچھ گوشت ہے تاکہ تم ہمیں بھی کھلاؤ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا گوشت بھیجا تو آپ نے اسے کھا لیا۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "البحراب" سے مراد ہے چمڑے کا مشہور برتن، اور اس میں "ج" پر کسرہ اور فتح دونوں  
ہیں لیکن زیادہ فصیح "کسرہ" کے ساتھ ہے۔ اور ان کا یہ فرمانا "ننصھا" اس میں م پر فتح ہے۔ اور "الخبط" ایک مشہور  
درخت کے پتے جو اونٹ کھاتے ہیں اور "الکثیب" ریت کا ٹیلہ، اور "الوقب" میں واؤ پر فتح اور قاف ساکن ہے اور اس کے  
بعد باء موحدہ ہے اور اس کا مطلب ہے آنکھ کا گڑھا۔ اور "القلال" یعنی مکے۔ اور "القدر" میں قاء کسرہ کے اور دال فتح کے  
ساتھ ہے۔ یعنی ٹکڑا۔ "رحل البعیر" اس میں حاء تخفیف کے ساتھ ہے یعنی اونٹ پر کجاوہ ڈالا۔ "الوشائق" ش معجمہ کے  
ساتھ اور "ق" کے ساتھ اس کا مطلب ہے وہ گوشت جو خشک کرنے کیلئے کاٹا جائے۔ واللہ اعلم۔

(522) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ كُمْ قَمِيصِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَى الرَّضْعِ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ" .

"الرُّضْعُ" بِالضَّادِ وَالرُّسْعُ بِالسِّينِ أَيْضًا: هُوَ الْمَفْصِلُ بَيْنَ الْكَفِّ وَالسَّاعِدِ .

♦♦ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی قمیص کی آستینیں کلائیوں تک ہوتی تھیں۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "الرضع" یہ لفظ "ص" کے ساتھ آتا ہے اور لفظ رخ کے ساتھ بھی آتا ہے۔ اس سے

مراد پتیلی اور بازو کا جوڑ ہے۔

(523) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّا كُنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضْتُ كُذْيَةَ شَدِيدَةً،

فَجَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: هَذِهِ كُذْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ . فَقَالَ: "أَنَا نَازِلٌ" ثُمَّ

قَامَ، وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوْاقًا فَآخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ،

فَضْرَبَ فَعَادَ كَثِيرًا أَهِيلَ أَوْ أَهِيمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْذَنْ لِي إِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ لَأَمْرَأَتِي: رَأَيْتُ

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَنَدَّكَ: عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ، فَذَبَحْتُ

الْعَنَاقَ وَطَحَنْتُ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعَجِينُ قَدْ

انْكَسَرَ، وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِي قَدْ كَادَتْ تَنْضِجُ، فَقُلْتُ: طُعِيمٌ لِي، فَقُمِ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ

رَجُلَانِ، قَالَ: "كَمْ هُوَ؟" فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: "كَثِيرٌ طَيِّبٌ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ، وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُورِ حَتَّى

أَتِي" فَقَالَ: "قَوْمُوا"، فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: وَيْحَكَ قَدْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَمَنْ مَعَهُمْ! قَالَتْ: هَلْ سَأَلْتُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "ادْخُلُوا وَلَا

تَضَاغَطُوا" فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخِمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ، وَيُقَرِّبُ إِلَى

أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ وَيَعْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا، وَبَقِيَ مِنْهُ، فَقَالَ: "كُلِي هَذَا وَاهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ

أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ: لَمَّا حَفَرَ الْخَنْدَقَ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا، فَاذْكُفَاتُ إِلَى

أَمْرَأَتِي، فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَيَأْتِي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا،

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بِهِيمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنْتُ الشَّعِيرَ، فَفَرَعْتُ إِلَى

فِرَاعِي، وَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ

522- اخرجہ ابو داؤد (4027) والترمذی (1765) ورجال الساده ثقات

523- اخرجہ البخاری (3070) ومسلم (2039)



اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ذَبَحْنَا بِهِمَةَ لَنَا، وَطَحْنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، فَصَاحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ: إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّهَا بِكُمْ" فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزَنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّىٰ آجِيءَ" فَجِئْتُ، وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ، حَتَّىٰ جِئْتُ أَمْرَاتِي، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ! فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ. فَأَخْرَجْتُ عَجِينًا، فَبَسَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَىٰ بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: "ادْعِي خَابِزَةَ فَلْتَخْبِزْ مَعَكَ، وَأَقْدِحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُنْزِلُوهَا" وَهُمْ أَلْفٌ، فَأَقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا أَكَلُوا حَتَّىٰ تَرَكَوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبِزُ كَمَا هُوَ. قَوْلُهُ: "عَرَضْتُ كُذْبِيَّةً" بِضَمِّ الْكَافِ وَاسْكَانِ الدَّالِ وَبِالْيَاءِ الْمُشْتَاةِ تَحْتَ، وَهِيَ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ صُلْبَةٌ مِّنَ الْأَرْضِ لَا يَعْمَلُ فِيهَا الْفَاسُ، وَ"الْكُثِيبُ" أَصْلُهُ تَلُّ الرَّمْلِ، وَالْمُرَادُ هُنَا: صَارَتْ تُرَابًا نَاعِمًا، وَهُوَ مَعْنَى "أَهِيلَ". وَ"الْأَثَافِيُّ": الْأَحْجَارُ الَّتِي يَكُونُ عَلَيْهَا الْقِدْرُ، وَ"تَضَاغَطُوا": تَزَاحَمُوا. وَ"الْمَجَاعَةُ": الْجُوعُ، وَهُوَ بَفَتْحِ الْمِيمِ. وَ"الْخَمَصُ": بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالْمِيمِ: الْجُوعُ، وَ"انْكَفَأْتُ": انْقَلَبْتُ وَرَجَعْتُ. وَ"الْبُهَيْمَةُ" بِضَمِّ الْبَاءِ، تَصْغِيرُ بِهِمَةَ وَهِيَ، الْعِنَاقُ، بِفَتْحِ الْعَيْنِ. وَ"الدَّاجِنُ": هِيَ الَّتِي أَلْفَتِ الْبَيْتَ: وَ"السُّورُ" الطَّعَامُ الَّذِي يُدْعَى النَّاسُ إِلَيْهِ؛ وَهُوَ بِالْفَارِسِيَّةِ. وَ"حَيْهَلًا" أَيْ تَعَالَوْا. وَقَوْلُهَا "بِكَ وَبِكَ" أَيْ خَاصَمْتُهُ وَسَبَّتُهُ، لِأَنَّهَا اعْتَقَدَتْ أَنَّ الَّذِي عِنْدَهَا لَا يَكْفِيهِمْ، فَاسْتَحْيَتْ وَخَفِيَ عَلَيْهَا مَا أَكْرَمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذِهِ الْمُعْجِزَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْآيَةِ الْبَاهِرَةِ. "بَسَقَ" أَيْ: بَصَقَ؛ وَيُقَالُ أَيْضًا: بَزَقَ، ثَلَاثَ لُغَاتٍ. وَ"عَمَدَ" بِفَتْحِ الْمِيمِ، أَيْ: قَصَدَ. وَ"أَقْدِحِي" أَيْ: اغْرِفِي؛ وَالْمِقْدَحَةُ: الْمِغْرَفَةُ. وَ"تَغِطُّ" أَيْ: لِيغْلِيَانَهَا صَوْتٌ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ خندق کھود رہے تھے۔ ایک سخت چٹان سامنے آگئی لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا خندق میں یہ چٹان سامنے آگئی ہے آپ نے فرمایا: میں نیچے اترتا ہوں پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال پکڑی ضرب لگائی تو وہ بھر بھرے ٹیلے کی طرح ہوگئی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے گھر جانے کی اجازت دیجئے (گھر آکر) میں نے اپنی بیوی سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی کیفیت میں دیکھا ہے جس پر صبر نہیں کیا جاسکتا۔ کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے اس نے جواب دیا: میرے پاس کچھ بچہ ہیں اور بکری کا بچہ ہے میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور جو پیس لئے ہم نے گوشت ہنڈیا میں ڈالا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آٹا گوندھا جا چکا تھا اور ہنڈیا چولہے پر رکھی جا چکی تھی وہ تیار ہونے والی تھی میں نے عرض کی: میرے ہاں تھوڑا سا کھانا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یا دو صاحبان کے ساتھ تشریف لے چلیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا وہ کتنا ہے؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، آپ نے فرمایا: بہت ہے اور پاکیزہ ہے تم اس عورت سے کہہ دو وہ ہنڈیا کو نیچے نہ اُتارے اور تندور میں روٹی نہ لگائے جب تک میں

نہ آجاؤں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (سب لوگ) چلو۔ تمام مہاجرین اور انصار اٹھ کھڑے ہوئے میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور بولا تمہارے لئے خرابی ہے۔ نبی اکرم ﷺ مہاجرین اور انصار کے ساتھ آ رہے ہیں اس نے دریافت کیا کیا نبی اکرم ﷺ نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا ہاں!

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اندر آؤ لیکن ہجوم نہ کرو پھر نبی اکرم ﷺ روٹی کو توڑ کر اس پر گوشت رکھتے جب آپ ہنڈیا اور تنور میں سے نکال لیتے تو اسے ڈھانپ لیتے پھر وہ کھانا اپنے ساتھیوں کے آگے رتے آپ اسی طرح روٹی توڑتے اور سالن نکالتے رہے یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا بھی بچ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے (میری بیوی سے) فرمایا تم اسے کھاؤ اور تھنے کے طور پر بھینچو کیونکہ لوگ بھوک کا شکار ہیں۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خندق کھودی گئی تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھوک کے عالم میں پایا میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور پوچھا کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو شدید بھوک کے عالم میں دیکھا ہے وہ ایک تھیلا نکال کر میرے پاس لائی جس میں ایک صاع بڑے تھے۔ ہمارے ہاں ایک بکری کا بچہ تھا میں نے اسے ذبح کیا اس عورت نے جو پیس لئے میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہو گئی میں نے گوشت کے ٹکڑے اس کی ہنڈیا میں ڈالے اور واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے مجھ سے کہا آپ مجھے نبی اکرم ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے شرمندگی کا شکار نہ کیجئے گا۔ نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر میں نے سرگوشی میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیس لئے ہیں آپ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت تشریف لے آئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں کہا: اے خندق والو! جابر نے کھانا تیار کیا ہے تم سب چلو! نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کی جب تک میں نہیں آجاتا تم اپنی ہنڈیا (چولے سے نیچے) نہ اتارنا اور اپنے آٹے کی روٹی نہ پکانا میں آیا نبی اکرم ﷺ بھی لوگوں سے پہلے تشریف لے آئے میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ بولی آپ یہ اور آپ وہ۔ (یعنی ناراضگی ظاہر کی) میں نے کہا میں نے وہی کہا تھا جو تم نے کہا تھا۔ پھر اس عورت نے آٹا نکالا نبی اکرم ﷺ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپ ہنڈیا کی طرف بڑھے۔ اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپ نے فرمایا کسی عورت کو بلاؤ تاکہ وہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکائے اور تم اپنی ہنڈیا میں سے پیالے میں سالن ڈالتی رہو۔ ہنڈیا کو نیچے نہ اتارنا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان لوگوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ ان سب نے کھانا کھا لیا اور باقی کھانا چھوڑ کر چلے گئے جب کہ ہماری ہنڈیا پہلے کی طرح بھری ہوئی تھی اور ہمارے آٹے سے روٹیاں پکائی جا رہی تھیں۔

”کذیبتہ“ یہ سخت ٹکڑے د کہتے ہیں جو زمین کے ساتھ ملا ہوا ہو اور اس پر کدال اثر نہ کرے۔ ”الکثیب“ اس کا مطلب ریت کا ٹیلا ہے اور یہاں مراد اس کا نرم منی ہو جانا ہے اور لفظ ”اہیل“ کا بھی یہی مطلب ہے۔ ”والآثافی“ وہ پتھر جن پر ہنڈیاں رکھی جاتی ہیں۔ ”تضاعطوا“ انہوں نے بھینٹ کر دی۔

”الجماعۃ“ بھوک ”العصص“ میں مڑ گیا اور میں واپس آیا۔ ”بھیمة“ یہ لفظ ”بھیمة“ کا اسم تصغیر ہے یہ بکری کے بچے کو کہتے ہیں ”مناق“ میں ”ع“ پر زبر پڑھی جائے گی۔



”الدَّاجِنُ“ یہ پالتو کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ”السُّورُ“ وہ کھانا جس کے لئے لوگوں کو دعوت دی جائے یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ ”حَيْهَلًا“ یعنی چلو ”بِكَ وَبِكَ“ یعنی اس نے ان کے ساتھ جھگڑا کیا اور انہیں برا کہا کیونکہ وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ ان کے پاس جو کچھ موجود ہے وہ ان لوگوں کے لئے کافی نہیں ہوگا اس لئے اسے شرمندگی محسوس ہوئی۔ اسے یہ پتہ نہیں چلا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ظاہر ہونے والے معجزے اور واضح نشانی کے ذریعے اپنے نبی کی عظمت کو ظاہر کرنا ہے۔

”بسق“ یہ دراصل ”بصق“ ہے اور اسے ”بزق“ بھی پڑھا گیا ہے۔ اس کی تین لغات ہیں۔ (اس کا مطلب تھوک ڈالنا ہے)۔

”عبد“ اس نے ارادہ کیا ”اقدحی“ یعنی تم چمچے سے ڈالو ”المقدحہ“ چمچا ”تغط“ ہانڈی کے جوش مارنے کی آواز۔

(524) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سُلَيْمٍ: قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفَ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَرْسَلْتَ أَبُو طَلْحَةَ؟“ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ”الطَّعَامُ؟“ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”قَوْمُوا“ فَاَنْطَلَقُوا وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَنَسَمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَاَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”هَلُمِّي مَا عِنْدَكَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ“ فَآتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَنْذَنُ لِعَشْرَةٍ“ فَآذَنَ لَهُمْ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ”أَنْذَنُ لِعَشْرَةٍ“ فَآذَنَ لَهُمْ حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَمَا زَالَ يَدْخُلُ عَشْرَةً، وَيَخْرُجُ عَشْرَةً حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ، فَآكَلَ حَتَّى شَبِعَ، ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلَهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا.

وَفِي رِوَايَةٍ: فَآكَلُوا عَشْرَةَ عَشْرَةً، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ، وَتَرَكَوا سُورًا.

وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ أَفْضَلُوا مَا بَلَّغُوا جِيرَانَهُمْ.

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ



أَصْحَابِهِ، وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ، بِعِصَابَةٍ، فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ: لِمَ عَصَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ؟ فَقَالُوا: مِنَ الْجُوعِ، فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ، وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمِ بْنِ مِلْحَانَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ، قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ، فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ، فَقَالُوا: مِنَ الْجُوعِ. فَدَخَلَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، عِنْدِي كِسْرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمْرَاتٍ، فَإِنْ جَاءَ نَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَهُ أَشْبَعْنَاهُ، وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ. وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ.

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے۔ جس سے مجھے بھوک کا اندازہ ہوا کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے جو کسی کچھ روٹیاں نکالیں پھر انہوں نے اپنی چادر لی اس چادر کے کچھ حصے میں ان روٹیوں کو ایٹنا اور پھر اسے میرے کپڑوں کے نیچے (بغل میں) رکھ دیا اور چادر کا کچھ حصہ مجھ پر ڈال دیا۔ پھر انہوں نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میں وہ لے کر آیا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ سمجھتے تھے۔ میں ان کے پاس آ کر کھڑا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا، کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے دریافت کیا، کیا کھانے کے لئے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا: اٹھو وہ سب لوگ چل پڑے میں ان کے آگے چلتا ہوا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سلیم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں ہمارے پاس ان سب کو کھلانے کے لئے نہیں ہے۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں پھر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ گئے (وہ راستے میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ آئے یہ دونوں اندر تشریف لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلیم! تمہارا پاس جو کچھ ہے اسے لے آؤ۔ وہ روٹیاں لے آئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان کے ٹکڑے کئے گئے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ڈبے میں سے گھی نیچوڑ کر سالن بنا لیا۔ پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پڑھا پھر آپ نے ہدایت کی دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اندر آنے کے لئے کہا انہوں نے کھانا کھایا اور سیر ہو کر چلے گئے پھر آپ نے ہدایت کی دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اندر آنے کے لئے کہا انہوں نے کھانا کھایا اور چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ان سب لوگوں نے کھانا کھایا اور سیر ہو گئے۔ ان کی تعداد ستر یا شاید اسی تھی۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ دس کی تعداد میں اندر آتے اور دس کی تعداد میں باہر جاتے ان میں سے ہر ایک اندر آیا اس نے کھانا کھایا اور سیر ہو گیا۔ سب لوگوں کے کھانا کھالینے کے بعد جب اس کھانے کو دیکھا گیا تو وہ اتنا ہی تھا (جتنا پہلے تھا)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان لوگوں نے 10, 10 کر کے کھانا کھایا یہاں تک کہ 80 افراد نے کھانا کھالیا اس

کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اور گھر والوں نے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے اتنا کھانا باقی چھوڑا جو پڑوسیوں کو بھی بھیجا گیا۔

ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ ہیں: میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ نے اپنے پیٹ پر پٹکا باندھا ہوا تھا۔ میں نے آپ کے ایک ساتھی سے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹکا کیوں باندھا ہوا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: بھوک کی وجہ سے، میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا یہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔ میں نے کہا ابا جان! میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے پیٹ پر پٹکا باندھا ہوا تھا میں نے آپ کے ساتھیوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا یہ بھوک کی وجہ سے ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس آئے اور دریافت کیا، کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے۔ انہوں نے جواب دیا، جی ہاں! میرے پاس کچھ روٹی کے ٹکڑے ہیں اور کچھ کھجوریں ہیں اگر نبی اکرم ﷺ تمہا ہمارے پاس تشریف لائے تو سیر ہو کر کھانا کھالیں گے۔ لیکن اگر آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی آگے تو کھانا تھوڑا ہو جائے گا۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ الْقِنَاعَةِ وَالْعَفَافِ وَالْاِقْتِصَادِ فِي الْمَعِيشَةِ وَالْاِنْفَاقِ وَذَمُّ السَّوَالِ مِنْ غَيْرِ ضُرُورَةٍ

باب 57: قناعت مانگنے سے بچنا تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنا اور خرچ کرنے میں

میانہ روی اختیار کرنا اور ضرورت کے بغیر مانگنے کی مذمت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ﴾ (هود: 6)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور زمین پر موجود ہر جانور کا رزق اللہ کے ذمے ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ

التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ اِلْحَافًا ﴾ (البقرة: 273)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ غریب لوگ جنہیں اللہ کی راہ میں روک لیا گیا ہے وہ زمین میں سفر کر نیکی استطاعت نہیں

رکھتے لاکم شخص ان کے مانگنے سے بچنے کی وجہ سے انہیں خوشحال سمجھتا ہے تم انہیں ان کے چہرے سے پہچان لو گے وہ لوگ

لوگوں سے چمٹ کر مانگتے نہیں ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ﴾ (الفرقان: 67)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو اس میں فضول خرچی نہیں کرتے اور کجوسی بھی نہیں کرتے وہ

رمیانہ راستہ اختیار کرتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُونَ ﴾

(الذاریات : 56-57)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ ہماری عبادت کریں میں ان سے رزق نہیں چاہتا اور میں ان سے یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں۔“

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ، فَتَقَدَّمَ مُعْظَمُهَا فِي الْبَابَيْنِ السَّابِقَيْنِ، وَمِمَّا لَمْ يَتَقَدَّمْ .

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں دو اہم احادیث سابقہ بابوں میں گزر چکی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو ابھی کر نہیں ہوئی ہیں۔

(525) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ

الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الْعَرَضُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالرَّاءِ : هُوَ الْمَالُ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: خوشحالی سامان زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں

ہوتی بلکہ اصل خوشحالی نفس کی بے نیازی ہے۔ (متفق علیہ)

اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”العرض“ میں ع پر زبر پڑھی جائے گی اور ”ر“ پر بھی زبر پڑھی جائے گی

س سے مراد مال ہے۔

(526) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

"قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرَزَقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص کامیاب ہو گیا جو

مسلمان ہوا اسے ضروریات کے مطابق رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے عطا کیا اس پر قناعت کرنے کی اسے توفیق

دی۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(527) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَاعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَاغْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَاغْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: "يَا حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصِرٌ حُلُوٌّ، فَمَنْ أَخَذَهُ

525- اخرجہ احمد (3/7320) والبخاری (6446) و مسلم (1051) والحمیدی (1207) و ابو نعیم فی "الحلیة" 99/4

526- مسلم 'احمد' 2/6583 'ترمذی' ابن ماجہ (جامع صغیر) ابن حبان 670 'بیہقی' 4/196

527- بخاری فی الوصایا والجنس والرقاق والزکاة 'ترمذی فی الزهد' نسائی فی الزکاة والرقاق (اطراف) ابن حبان 3220 'دارمی

1/388 'عبدالرزاق' 20041 'طبرانی' 3078 'احمد' 5/15321 'بیہقی' 4/196



بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ يَأْشِرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى“ قَالَ حَكِيمٌ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَزَا أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ، فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ . فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، أَشْهَدُكُمْ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرَضُ عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِي قَسَمَهُ اللَّهُ لَهُ فِي هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ . فَلَمْ يَرَزَا حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوفِّي . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”يَرَزَا“ براءِ ثُمَّ زايِ ثُمَّ همزة ؛ آي : لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا، وَأَصْلُ الرُّزْءِ : النُّقْصَانُ، آي : لَمْ يَنْقُصْ أَحَدًا شَيْئًا بِالْأَخْذِ مِنْهُ، وَ”إِشْرَافُ النَّفْسِ“ : تَطَلُّعُهَا وَطَمَعُهَا بِالشَّيْءِ . وَ”سَخَاوَةُ النَّفْسِ“ : هِيَ عَدَمُ الإِشْرَافِ إِلَى الشَّيْءِ، وَالطَّمَعُ فِيهِ، وَالْمُبَالَغَةُ بِهِ وَالشَّرُّهُ .

◆◆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا۔ آپ نے وہ مجھے عطا کر دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپ نے عطا کر دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپ نے عطا کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا! اے حکیم! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جو شخص نفس کی سخاوت کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا اس کیلئے اس میں برکت رکھی جائے گی اور جو شخص لالچ کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا۔ اس کیلئے اس میں برکت نہیں ہوگی اور وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے آپ کے بعد میں کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔ یہاں تک کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔  
راوی کہتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو بلوایا تاکہ انہیں عطیات دیں لیکن انہوں نے کچھ بھی لینے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا تاکہ انہیں کچھ دیں تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے مسلمانوں کے گروہ! میں حکیم کے بارے میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے انہیں ان کا وہ حق پیش کیا جو اللہ تعالیٰ نے اس مال غنیمت میں ان کیلئے طے کیا لیکن انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔  
راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات تک کبھی کسی شخص سے کچھ نہیں مانگا۔  
(متفق علیہ)

”یرزا“ راء کے ساتھ پھر زاء ہے پھر ہمزہ ہے یعنی کسی سے کچھ نہیں لیا اور اصل میں ”الرزء“ سے مراد ہے نقصان یعنی کسی سے کچھ لے کر اس کا مال کم نہیں کیا۔ ”اشراف النفس“ یعنی کسی چیز کی طرف جھانکنا اور اسکی طمع رکھنا ہے۔ ”سخاوة النفس“ کا مطلب ہے کسی چیز کی طرف توجہ نہ کرنا اسکی لالچ اور طمع نہ رکھنا اور اسکی پرواہ نہ کرنا۔

(528) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةٌ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَنَقَبْتُ اَقْدَامَنَا وَنَقَبْتُ قَدَمِي، وَسَقَطَتْ اَظْفَارِي، فَكُنَّا نَلْفُ عَلَى اَرْجُلِنَا الْحَرَقَ، فَسُمِّيَتْ غَزْوَةٌ ذَاتِ الرَّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ عَلَى اَرْجُلِنَا مِنَ الْحَرَقِ، قَالَ أَبُو بَرْدَةَ: فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ، ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ اصْنَعُ بَانَ اَذْكُرُهُ اِقَالَ: كَانَهُ كَرِهَ اَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ اَفْشَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴿﴾ حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک ایسے غزوے میں شریک ہوئے جس میں چھ آدمیوں کے لئے ایک اونٹ تھا۔ اس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے۔ ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے۔ میرے بھی پاؤں زخمی ہوئے اور میرے ناخن گر گئے۔ ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹا کرتے تھے اسی لیے اس مہم کا نام ”غزوہ ذات الرقاع“ رکھا گیا کیونکہ اس میں ہم نے اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹے تھے۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ پہلے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی۔ پھر اسے بیان کرنے کو ناپسند کیا اور بولے مجھے اس کا تذکرہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ گویا انہیں یہ بات ناپسند تھی کہ وہ اپنے عمل سے متعلق کسی (نامعلوم بات) کو افشاء کریں۔ (متفق علیہ)

(529) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ - بِفَتْحِ التَّاءِ الْمُشْتَاةِ فَوْقَ وَاسْكَانِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى بِمَالٍ اَوْ سَبِيٍّ فَقَسَمَهُ، فَاَعْطَى رِجَالًا، وَتَرَكَ رِجَالًا، فَبَلَغَهُ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَتَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ”اَمَّا بَعْدُ، فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَاَدْعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِيْ اَدْعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ أُعْطِي، وَلَكِنِّيْ اِنَّمَا أُعْطِيْ اَقْوَامًا لِمَا اَرَى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ، وَاِكْلُ اَقْوَامًا اِلَى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ“ قَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: فَوَاللّٰهِ مَا اَحَبُّ اَنْ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ”الْهَلَعُ“: هُوَ اَشَدُّ الْجَزَعِ، وَقِيلَ: الضَّجْرُ.

﴿﴿﴾ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال یا قیدی لائے گئے۔ آپ نے انہیں تقسیم کیا۔ آپ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہیں دیا۔ پھر آپ کو پتہ چلا کہ آپ نے جنہیں نہیں دیا وہ ناراض ہو گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا۔

”ابا بعد! اللہ کی قسم میں ایک شخص کو کچھ دے دیتا ہوں اور دوسرے کو کچھ نہیں دیتا حالانکہ جسے میں نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ میں کچھ لوگوں کو اس لیے دے دیتا ہوں کیونکہ ان کے دلوں میں مجھے گھبراہٹ اور بے چینی محسوس ہوتی ہے اور کچھ لوگوں کو میں اس کے سپرد کر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بے نیازی اور بھلائی رکھی ہے ان میں سے ایک عمرو بن تغلب ہے۔“

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے عوض میں مجھے

سرخ اونٹ مل جائیں۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ”الھدم“ شدید گھبراہٹ کا عالم اور اس سے مراد بے صبری اور بے قراری بھی ہے۔

(530) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعْفُهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلَفْظُ مُسْلِمٍ أَخْصَرُ .

◆◆ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (خرچ کرنے کا) آغاز تم ان سے کرو جو تمہارے زیر کفالت ہوں۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو ضروریات پوری ہونے کے بعد دیا جائے۔ جو شخص مانگنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا اور جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ بخاری کے الفاظ ہیں، مسلم کے الفاظ زیادہ مختصر ہیں۔

(531) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا، فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتَهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارَةٌ، فَيَبَارِكُ لَهُ فِي مَا أَعْطَيْتُهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ معاویہ بن ابوسفیان روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگنے میں پیچھے نہ پڑ جاؤ۔ اللہ کی قسم! اگر کوئی شخص مجھ سے کچھ مانگے اور مجھ سے کوئی چیز نکلوالے جبکہ مجھے وہ پسند نہ ہو تو جو میں نے اسے دیا ہوگا اس میں اسے برکت نصیب نہیں ہوگی۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(532) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ أَوْ ثَمَانِيَةَ أَوْ سَبْعَةَ، فَقَالَ: ”أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ وَكُنَّا حَدِيثِي عَهْدٍ بَبَيْعَةٍ، فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: ”أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ“ فَبَسَطْنَا أَيْدِينَا، وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: ”عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَالصَّلَاةِ الْخَمْسِ وَتُطِيعُوا اللَّهَ“ وَأَسْرَ كَلِمَةً خَفِيفَةً، وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا“ فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلِيَاكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطَ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

530- اخرجہ البخاری (1427) واللفظ له واخرجه مسلم (1034)

531- اخرجہ مسلم (1038) والنسائی (2529)

532- مسلم في الزكاة ابو داؤد نسائي في الصلاة ابن ماجه في الجهاد ابن حبان 3385 طبرانی كبير 18/67



﴿﴾ حضرت ابو عبد الرحمن عوف بن مالک انجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نو آٹھ یا شاید سات افراد نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ آپ نے دریافت کیا، کیا تم لوگ اللہ کے رسول کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرو گے۔ ہم نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی تھی۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے۔ ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور عرض کی: ہم پہلے آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ اب ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: اس بات پر کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے۔ کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ پانچ نمازیں ادا کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو گے اور پھر آپ نے پست آواز میں کہا، لوگوں سے کچھ مانگو گے نہیں۔

راوی کہتے ہیں میں نے ان حضرات کو دیکھا، اگر ان میں سے کسی کا کوڑا بھی زمین پر گر گیا تو اس نے کسی کو یہ نہیں کہا کہ وہ اس کو پکڑا دے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(533) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مِزْعَةٌ لَحْمٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
"الْمِزْعَةُ" بِضَمِّ الْمِيمِ وَاسْكَانِ الزَّايِ وَبِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ : الْقِطْعَةُ .

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مانگتا رہے گا جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "المزعة" میم پر ضمہ ہے اور زاء ساکن ہے اور عین مہملہ ہے۔ اس کا مطلب ہے ٹکڑا۔

(534) وَعَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ : "الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، آپ اس وقت منبر پر موجود تھے آپ صدقہ کرنے اور مانگنے سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔ (متفق علیہ)

(535) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكْثُرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا ؛ فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (ضرورت کے بغیر اپنا مال)

533- اخرجہ البخاری (1474) و مسلم (103/1040) والنسائی (2484)

534- بخاری و مسلم 'مالك في الموطأ' ابو داؤد 'نسائي' ابن حبان '3364' بيهقي , 1974 'احمد' 2/4474 'دارمي' 1/389

535- اخرجہ مسلم (1041) وابن ماجه (1838)

زیادہ کرنے کیلئے لوگوں سے مانگے گا وہ درحقیقت انکارہ مانگے گا اب اس کی مرضی ہے تھوڑا مانگے یا زیادہ مانگے۔ (متفق علیہ)  
**(536)** وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَذُّ يَكْذُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بَدَّ مِنْهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

"الكَذُّ": الْخَدَشُ وَنَحْوُهُ.

◆◆ سمرة بن جندب بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مانگنا ایک خراش ہے جو آدمی اپنے چہرے پر ڈال لیتا ہے۔ آدمی صرف حاکم سے مانگے یا بہت مجبوری ہو تو پھر مانگے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔  
 (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الکد" یعنی خراش وغیرہ۔

**(537)** وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ، فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

"يُوشِكُ" بِكَسْرِ الشَّيْنِ: آتَى يُسْرِعُ.

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور پھر وہ لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کرے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہو جائے گا اور جو شخص اللہ کے سامنے اسے رکھے تو اللہ اسے جلد یا بدیر رزق عطا کر دے گا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ "یوشک" اس میں "ش" پر زبر پڑھی جائے گی اس سے مراد جلدی ہے۔

**(538)** وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَكْفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكْفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟" فَقُلْتُ: آتَا، فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

◆◆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کون شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے

536- صحیح الاسنادہ اخرجہ احمد (7/2040) و ابو داؤد (1739) و الترمذی (681) و اللفظ له و النسائی (2598) و ابن حبان (3397) و الطبرانی (6767) و البیهقی (197/4)

537- اخرجہ احمد (2/3696) و ابو داؤد (1645) و الترمذی (2333)

538- اخرجہ احمد (8/22448) و ابو داؤد (1643) اخرجہ احمد (5/15916) و مسلم (1044) و ابو داؤد (1640) و النسائی (2578) و الحمیدی (819) و الدارمی (396/1) و ابن حبان (329) و ابن خزیمة (2359) و ابن الجارود (267) و الطبرانی (955-947/18) و الدارقطنی (119/2) و البیهقی (73/6)

گا کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا۔ تو میں اس کو جنت کی ضمانت دے دوں؟ (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں عرض کی میں! (راوی کہتے ہیں) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(539) وَعَنْ أَبِي بَشْرِ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ: "أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا" ثُمَّ قَالَ: "يَا قَبِيصَةُ، إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةً: رَجُلٌ تَحْمَلُ حَمَالَةً، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا، ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَا حَتَّى مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ - أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ - وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ، حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةً مِنْ ذَوِي الْحِجْيِ مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ أَصَابَتْ فَلَانًا فَاقَةٌ. فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ، أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحَّتْ، يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الْحَمَالَةُ" بِفَتْحِ الْحَاءِ: أَنْ يَقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ بَيْنَ فَرِيقَيْنِ، فَيُصْلِحُ إِنْسَانٌ بَيْنَهُمْ عَلَى مَالٍ يَتَحَمَلُهُ وَيَلْتَزِمُهُ عَلَى نَفْسِهِ. وَ"الْجَائِحَةُ" الْآفَةُ تُصِيبُ مَالَ الْإِنْسَانِ. وَ"الْقَوْمُ" بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا: هُوَ مَا يَقُومُ بِهِ أَمْرُ الْإِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَنَحْوِهِ. وَ"السِّدَادُ" بِكَسْرِ السِّينِ: مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمَعُوزِ وَيَكْفِيهِ، وَ"الْفَاقَةُ": الْفَقْرُ. وَ"الْحِجْيُ": الْعَقْلُ.

♦♦ حضرت ابو بشر قبصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کچھ ادا ایگی اپنے ذمے لے لی۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ اس سلسلے میں آپ سے کچھ مانگوں آپ نے فرمایا: تم ٹھہرو! جب ہمارے پاس صدقے (کے مال) میں سے کوئی چیز آئے گی تو ہم تمہارے لیے حکم دے دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے قبصہ! مانگنا تین میں سے کسی ایک شخص کے لئے جائز ہے۔ ایک وہ شخص جو کسی ادا ایگی کو اپنے ذمے لے۔ اس کے لئے مانگنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر دے۔ اس کے بعد وہ اس سے رزک جائے۔ ایک وہ شخص جس پر کوئی آفت آئے اور وہ اس کے مال (زرعی زمین یا باغ) کو ضائع کر دے اس شخص کے لئے مانگنا جائز ہے یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات حاصل کر لے اور ایک وہ شخص جسے فاقہ لاحق ہو اور اس کی قوم کے تین سمجھ دار آدمی یہ کہیں کہ فلاں شخص کو فاقہ لاحق ہے تو اس شخص کے لئے مانگنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی ضروریات کو پوری کر لے اس کے علاوہ جو بھی شخص مانگے گا اے قبصہ! وہ حرام ہوگا اور اس کو کھانے والا حرام کھانے والا ہوگا۔

(امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) "الحمالة" میں حاء پر فتنہ ہے۔ اس کا مطلب ہے جب دو لوگوں میں جھگڑا ہو جائے کوئی بندہ مال کی ادا ایگی اپنے ذمے لے کر ان میں صلح کرادے۔ "الجائحة" سے مراد ہے وہ آفت جو کسی آدمی کے مال کو لاحق

539- مسلم في الزكاة ابو داؤد نسائي في الزكاة احمد 5/15916 حبيدي 819 دارمي 1/396 ابن حبان 3291 ابن خزيمة

2359 ابن الجارود 267 طبرانی کبیر 18 دارقطنی 2/119 بیہقی 6/73



ہو۔ ”القامر“ میں ق پر کسرہ اور فتح دونوں، اس کا مطلب ہے: مال وغیرہ جس کے ساتھ انسان کا وقت صحیح گزرتا رہے۔  
 ”السداد“ س پر کسرہ کے ساتھ جو کسی ضرورت مند کی حاجت کو پہنچے اور اسے پورا کرے۔ ”الفاقة“ یعنی فقر، اور  
 ”الحجی“ یعنی عقل۔

(540) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنَى يَغْنِيهِ، وَلَا يَفْطَنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غریب وہ نہیں ہوتا جو لوگوں کے گرد چکر لگاتا ہے اور ایک یا دو لقمے لے کر یا ایک یا دو کھجوروں لے کر واپس چلا جاتا ہے بلکہ غریب وہ آدمی ہوتا ہے جس کے پاس ضروریات کے لئے چیزیں نہ ہوں اور یہ پتہ بھی نہ چل سکے کے اسے صدقہ ہی دے دیا جائے اور وہ خود بھی کھرا ہو کر لوگوں سے مانگتا نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

## بَابُ جَوَازِ الْأَخْذِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا تَطَلُّعٍ إِلَيْهِ

### باب 58: مانگے یا لالچ کیے بغیر (مال) لینا جائز ہے

(541) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ : أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي . فَقَالَ : ”خُذْهُ، إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ فَمَمَّوْلُهُ، فَإِنْ شِئْتَ كُلَّهُ، وَإِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ“ قَالَ سَالِمٌ : فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا، وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مُشْرِفٌ) : بِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ : أَيُّ مُتَطَلِّعٍ إِلَيْهِ .

♦♦ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ عطا کیا میں نے عرض کی آپ یہ اسے دیں جس کو اس کی مجھ سے زیادہ ضرورت ہو آپ نے فرمایا: تم اسے لو! جب یہ مال تمہارے پاس آئے اور تمہیں اس کا لالچ نہ ہو اور تم نے اسے مانگا نہ ہو۔ تو اسے لے لو اور اس سے اپنے مال میں اضافہ کر لو اگر چاہو تو خود استعمال کرو اور اگر چاہو تو اسے صدقہ کر دو اور جو (مال) ایسا نہ ہو تم اس کے پیچھے نہ جاؤ۔

سالم بیان کرتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ مانگتے نہیں تھے اور جو انہیں دے دیا جاتا تھا اسے واپس نہیں

540-بخاری فی التفسیر، مسلم فی الزکاة، نسائی فی الزکاة والتفسیر (اطراف مزی) موطا مالک 1713، احمد 3/9122، ابو داؤد

ابن حبان 3298، ابن خزیمہ 2363، بیہقی 4/195

541-اخرجه البخاری (1473) والنسائی (2603) واحمد (1/100) والدارمی (1647) وابن خزیمہ (2365) والبزار (244)

کرتے تھے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ”مشرف“ شین معجمہ کے ساتھ، یعنی اس کی طرف جھانکنے والا۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْأَكْلِ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَالتَّعَفُّفِ بِهِ عَنِ السَّوَالِ وَالتَّعَرُّضِ لِلْإِعْطَاءِ  
باب 59: اپنے ہاتھ کے ذریعے کما کر کھانے اور مانگنے سے بچنے کی ترغیب اور دوسروں کو دینے

کی ترغیب

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ﴾ (الجمعة : 10)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”جب نماز مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو تلاش کرو“

(542) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ أَحِبْلَهُ ثُمَّ يَأْتِي الْجَبَلَ، فَيَأْتِي بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا، فَيَكْتُمُ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت عبد اللہ بن زبیر بن عوامؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص رسیاں لے کر پہاڑ پر جائے اور وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر لا کر فروخت کر دے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے مانگنے سے محفوظ رکھے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے وہ لوگوں سے مانگے اور وہ چاہیں اسے دیں اور اگر چاہیں تو نہ دیں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(543) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَحْتَطِبُ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا، فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کسی ایک شخص کا اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لاد لینا اس سے زیادہ بہتر ہے وہ کسی سے مانگے اور وہ اسے دے یا نہ دے۔

(544) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”كَانَ دَاوُدُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - لَا يَأْكُلُ إِلَّا عَمَلِ يَدَيْهِ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے

542- اخرجہ البخاری (1470) و مسلم (1047) و مالك في "الموطأ" (1883) و الترمذی (680) و النسائی (2588) و احمد (1056) و ابن حبان (3387) و ابن ابی شیبہ (209/3) و احمد (3/10156)

543- بخاری في الزكاة 'مسلم' ترمذی في الزكاة 'قول مالك' 1883 'نسائی' 2588 'حمیدی' 1056 'ابن حبان' 3387 'ابن شیبہ' 3/209 'احمد' 3/10156

544- بخاری في المہوع' طبرانی صغیر ص 17 'واریط' 1205 'ابن حبان' 6227

محنت کر کے کھایا کرتے تھے اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(545) وَعَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كَانَ زَكْرِيَّا - عَلَيْهِ السَّلَامُ - نَجَّارًا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(546) وَعَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيكِرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی اپنے ہاتھ سے محنت کر کے جو کھاتا ہے اس سے زیادہ بہتر کھانا کبھی بھی کسی نے نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھایا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْكَرَمِ وَالْجُودِ وَالْإِنْفَاقِ فِي وُجُوهِ النَّجِيرِ ثِقَةً بِاللَّهِ تَعَالَى  
باب 60: کرم اور جود کا بیان، بھلائی کے مختلف کاموں میں  
اللہ تعالیٰ پر یقین کرتے ہوئے خرچ کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ (سبأ: 39)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم جو بھی خرچ کرو گے وہ اس کا بدلہ دے گا۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَا تُنْفِسْكُمْ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ

أَنْتُمْ لَا تظَلْمُونَ﴾ (البقرة: 272)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم جو بھی بھلائی خرچ کرو گے وہ تمہارے لئے ہوگی اور اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرو گے اور

تم جو بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا اور تمہارے ساتھ کوئی بھی زیادتی نہیں ہوگی۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

54- اخرجه مسلم (2379) واحمد (3/7952) واللفظ له

54- اخرجه البخاری (2072)



﴿وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (البقرة: 273) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم جو بھی بھلائی خرچ کرو گے تو اللہ کو اس کا علم ہے۔“

(547) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا حَسَدَ إِلَّا فِي

اِثْنَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَسَلَطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَمَعْنَاهُ: يَنْبَغِي أَنْ لَا يُغْبَطَ أَحَدٌ إِلَّا عَلَى أَحَدِي هَاتَيْنِ الْخَصْلَتَيْنِ .

﴿﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حسد (رشک) صرف دو لوگوں پر کیا جاسکتا

ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق دی ہو دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے ان دو خصوصیات میں سے کسی ایک خصوصیت رکھنے والے پر رشک کرنا

چاہیے۔

(548) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَيْكُم مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ

مَالِهِ؟“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ . قَالَ: ”فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا آخَرَ“

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کون شخص ایسا

ہے جس کے نزدیک اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں

سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے ہر ایک شخص کو اپنا ہی مال زیادہ محبوب ہوگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے جو وہ

آگے بھیجے اور جو وہ چھوڑ دے وہ اس کے وارث کا مال ہوگا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(549) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”اتَّقُوا

النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ

کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو۔

(550) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ،

547- اخرجه احمد (2/3651) والبخاری (73) و مسلم (816) وابن ماجه (4208) وابن حبان (90) والبيهقي (88/10)

548- اخرجه البخاری (6442) والنسائي (3614)

549- بخاری 'مسلم' طبرانی کبیر 17/207 'طہاسی' 1036 'نسائی' 2556 ابن حبان 472 'احمد' 6/18274

فَقَالَ: لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ نے کبھی بھی ”نہ“ نہیں کہا۔ (متفق علیہ)

(551) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ اعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی بندے خرچ کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو مزید عطا فرما! دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! نہ خرچ کرنے والے مال کا مال ضائع کر دے۔

(552) وَعَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ يُنْفِقْ عَلَيْكَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تم خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(553) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ”تَطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کون سا اسلام زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کھانا کھلانا ہر جاننے والے اور انجان شخص کو سلام کرنا۔

(554) وَعَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَرْبَعُونَ خَصْلَةً : أَعْلَاهَا مَنِحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا ؛ رَجَاءً ثَوَابِهَا وَتَصَدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا الْجَنَّةَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هَذَا الْحَدِيثِ فِي بَابِ بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چالیس خصوصیات ہیں جن میں سب سے

550- اخرجہ البخاری (6034) و مسلم (2311)

551- اخرجہ احمد (10505) و البخاری (4684) و مسلم (993) و الترمذی (3045) و ابن ماجہ (197) و ابن حبان (725)

552- بخاری و مسلم 1 ترمذی ابن ماجہ ابن حبان 725 احمد 3/10505

553- اخرجہ احمد (2/6592) و البخاری (12) و مسلم (39) و ابو داؤد (5194) و النسائی (5010) و ابن ماجہ (3253) و ابن حبان (505)

و اخرجہ البخاری في ”الادب المفرد“ و ابو نعیم في ”الحلیة“ (287/1)

554- بخاری في الهمة ابو داؤد في الزكاة

بہترین (کسی معاوضے کے بغیر دوہنے کے لئے) بکری دینا ہے اور جو بھی آدمی ان میں سے کسی ایک خصوصیت پر عمل کرے گا اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اس سے پہلے بھلائی کے مختلف راستوں کے باب میں یہ روایت گزر چکی ہے۔

(555) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ صُدَيْ بْنِ عَجَلَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ أَنْ تَبْدَلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْ تُمْسِكَ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ، وَأَبْدًا بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت ابو امامہ صدیق بن عجلان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اے ابن آدم! تمہارا اضافی مال خرچ کر دینا زیادہ بہتر ہے اگر تم اسے روک کر رکھو تو یہ تمہارے لئے برا ہے اور جو تمہاری ضرورت کے مطابق ہو اس پر تمہیں ملامت نہیں کی جائے گی اور جو تمہارے زیر کفالت ہوں تو اپنے خرچ کا آغاز ان سے کرو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

(556) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، وَلَقَدْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ، فَقَالَ: يَا قَوْمِ، أَسْلِمُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ، وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيْسَ بِمَنْ يَرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا، فَمَا يَلْبَثُ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے نام پر جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ نے عطا کر دی ایک مرتبہ ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ آپ نے اسے دو پہاڑوں میں موجود جگہ جتنی بکریاں عطا کر دیں۔ جب وہ اپنی قوم کے پاس واپس گیا تو بولا اے قوم! مسلمان ہو جاؤ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا عطا کر دیتے ہیں اس کے بعد غربت کا اندیشہ نہیں رہتا۔ (راوی کہتے ہیں) کوئی شخص اسلام قبول کرتا تھا اس کی مراد دنیا ہوتی تھی لیکن کچھ ہی عرصہ گزرنے کے بعد اسلام اس کے نزدیک دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جاتا تھا۔

(557) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَغَيْرِهِمْ هَوْلَاءِ كَانُوا أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: "إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنِّي أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ، أَوْ يَبْخُلُونِي، وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت عمر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تقسیم کیا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان لوگوں

555-احمد 8/22328 مسلم ترمذی

556-اخرجد مسلم (58/2312)

557-اخرجد مسلم (1056)



کے علاوہ دوسرے لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے میرے سامنے یہی صورت رکھی تھی کہ یا تو یہ سختی کے ساتھ مجھ سے مانگیں اور میں انہیں عطا کر دوں یا پھر یہ مجھے بخیل قرار دیں حالانکہ میں بخیل نہیں ہوں۔

(558) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَةً مِنْ حُنَيْنٍ، فَعَلِقَهُ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ، حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمْرَةَ، فَخَطَفَتْ رِذَاءَهُ، فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَعْطُونِي رِذَائِي، فَلَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعْمًا، لَقَسَمْتُه بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بِخَيْلًا وَلَا كَذَابًا وَلَا جَبَانًا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

"مَقْفَلَةٌ" أَيْ: فِي حَالِ رُجُوعِهِ وَ"السَّمْرَةُ": شَجَرَةٌ. وَ"الْعِضَاهُ": شَجَرٌ لَهُ شَوْكٌ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے یہ حنین سے واپسی کی بات ہے۔ دیہاتیوں نے آپ سے مانگنے کے لئے آپ کو گھیر لیا یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو کیکر کے درخت کی طرف جانے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے آپ کی چادر کھینچ لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور فرمایا: میری چادر مجھے دو اگر میرے پاس ان درختوں جتنی نعمتیں ہوں تو میں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دوں گا مجھے کبجوس جھوٹا یا بزدل نہیں پاؤ گے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ میں لفظ مقفلہ کا مطلب یہ ہے واپس آتے ہوئے اور لفظ "سمرہ" کیکر کے درخت کو کہتے ہیں اور لفظ "عضاۃ" ایسے درخت کو کہتے ہیں جس میں کانٹے موجود ہوں۔

(559) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ -" رَوَاهُ مُسْلِمٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ آدمی کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے انکساری اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرے گا۔

(560) وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "ثَلَاثَةٌ أَقْسَمُ عَلَيْهِنَّ، وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظَلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: "إِنَّمَا الدُّنْيَا لَارْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا، فَهُوَ

558- بخاری فی الجہاد و الجس 'ابن ماجہ' احمد 5/16756 ابن حبان 4720

559- اخرجه مسلم (2588)

560- اخرجه احمد (6/18053) والترمذی (2332) واللفظ له

يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيهِ رَحْمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ . وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا، وَلَمْ يَرَزُقْهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ، يَقُولُ : لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فَلَانٍ، فَهُوَ بِنِيَّتِهِ، فَاجْرُهُمَا سَوَاءٌ . وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا، وَلَمْ يَرَزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحْمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا، فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ . وَعَبْدٌ لَمْ يَرَزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فَلَانٍ، فَهُوَ بِنِيَّتِهِ، فَوَزْرُهُمَا سَوَاءٌ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“ .

♦♦ حضرت ابو کبشہ عمرو بن سعد الانماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تین چیزوں کے بارے میں قسم اٹھاتا ہوں اور تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں کہ تم انہیں یاد رکھنا۔ صدقہ آدمی کے مال میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ جس بندے کے ساتھ زیادتی ہو اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص مانگنا شروع کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غربت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں شاید اس کی مانند کوئی اور لفظ استعمال کیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک اور بات بتا رہا ہوں اسے یاد رکھنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا میں چار طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو وہ اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہو اور اس میں رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہو وہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کا علم رکھتا ہو یہ قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے افضل مقام پر ہوگا۔ دوسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو مگر مال نہ عطا کیا ہو وہ نیت کا سچا ہو اور یہ کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح نیک عمل کرتا تو یہ اس کی نیت ہوگی۔ ان دونوں کا اجر ایک جیسا ہوگا۔ تیسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو لیکن علم عطا نہ کیا ہو وہ اپنے مال کو جہالت کی وجہ سے ضائع کرتا ہو اور اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا نہ ہو اور رشتے داری کے حقوق کا خیال نہ رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کا اس میں جو حق ہے۔ اس سے واقف نہ ہو تو یہ سب سے بُرے مقام پر ہوگا اور چوتھا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہو اور نہ ہی علم عطا کیا ہو لیکن وہ یہ کہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس میں فلاں شخص کی طرح (گناہ کا کام) کرتا تو یہ اس کی نیت ہوگی تو ان دونوں کا وبال ایک جیسا ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(561) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”مَا

بَقِيَ مِنْهَا؟“ قَالَتْ : مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا . قَالَ : ”بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرُ كَتِفِهَا“

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : ”حَدِيثٌ صَحِيحٌ“ . وَمَعْنَاهُ : تَصَدَّقُوا بِهَا إِلَّا كَتِفُهَا . فَقَالَ : بَقِيََتْ لَنَا فِي

الْآخِرَةِ إِلَّا كَتِفُهَا .

♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں

سے کیا باقی بچا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس میں سے صرف کندھا باقی بچا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ

ساری باقی بچ گئی ہے صرف کندھا باقی نہیں بچا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے تم نے کندھے کے علاوہ اس کو صدقہ کر دیا تو وہ آخرت میں تمہارے لئے باقی رہ گیا صرف وہ کندھا باقی نہیں رہا۔

(562) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُؤْكِي فَيُؤْكِي اللَّهُ عَلَيْكَ".

وَفِي رِوَايَةٍ: "أَنْفَقِي أَوْ أَنْفَحِي، أَوْ أَنْضَحِي، وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِي اللَّهُ عَلَيْكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

و"أَنْفَحِي" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ، وَهُوَ بِمَعْنَى "أَنْفَقِي" وَكَذَلِكَ "أَنْضَحِي".

♦♦ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں رکاوٹ نہ ڈالو ورنہ تم پر (یعنی تمہارے رزق پر) رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم خرچ کرو، صرف کرو اور گن کر خرچ نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر عطا کرے گا اور روکو نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے روک لے گا۔

لفظ "انفی" میں "ح" ہے اور اس کا مطلب "انفقی" (تم خرچ کرو) ہے "انضحی" کا بھی یہی مطلب ہے۔

(563) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَثَلُ

الْبَحِيلِ وَالْمُنْفِقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنْتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ تَدْيِهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَعَتْ - أَوْ وَفَرَتْ - عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ، وَتَعْفُوَ أَثْرَهُ، وَأَمَّا الْبَحِيلُ، فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

و"الْجُنَّةُ": الدِّرْعُ؛ وَمَعْنَاهُ أَنَّ الْمُنْفِقَ كُلَّمَا أَنْفَقَ سَبَعَتْ، وَطَالَتْ حَتَّى تَجْرَّ وَرَاءَهُ، وَتُخْفِيَ رِجْلَيْهِ وَآثَرَ مَشْيِهِ وَخُطْوَاتِهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کنجوسی کرنے والے اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر لوہے کی زرہیں ہوں جو ان کے سینے سے لے کر گردن تک ہوں۔ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو وہ اسی کی جلد پر کشادہ ہو جاتی ہے (اور پھسل کر) اس کے پوروں پر آ جاتی ہے اور اس کے قدموں کے نشان کو ڈھانپ لیتی ہے (یعنی نیچے گر جاتی ہے) اور کنجوس شخص جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر سمٹ جاتا ہے وہ شخص اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کشادہ نہیں پاتا۔

562- اخرجہ احمد (26978) والبخاری (1433) ومسلم (1029) والنسائی (2550) وابن حبان (3209) وعبدالرزاق

(20056) والطبرانی فی الکبیر (337/24) والبیہقی (186/4)

563- اخرجہ احمد (7488) والبخاری (1443) ومسلم (1012) والنسائی (2546) وابن حبان (3313) والحمیدی (1064)

والبیہقی (186/4)



امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”الْجَنَّةُ“ کا مطلب ذرہ ہے اور اس حدیث کا مفہوم یہ ہے خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو وہ پھسل کر پے آجاتی ہے اور اس کے پاؤں اور قدموں کے نشانات کو چھپا دیتی ہے۔

(564) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّئُهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّئُ أَحَدَكُمْ فَلَوْهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الْفَلُو“ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَضَمِّ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ، وَيُقَالُ أَيضًا: بِكَسْرِ الْفَاءِ وَاسْكَانِ اللَّامِ وَتَخْفِيفِ الْوَاوِ: وَهُوَ الْمَهْرُ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پاکیزہ کمائی میں سے ویسے تو اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے، ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھتا ہے اور پھر صدقہ کرنے والے کے لئے اسے بڑھاتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے پچھڑے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ (کھجور جتنا صدقہ) پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔

”الفلو“ میں فاء پر فتح اور لام پر ضم اور واؤ پر تشدید ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فاء پر کسرہ ہے اور لام ساکن ہے اور واؤ تخفیف ہے۔ اور اس کا مطلب ہے پچھڑا۔

(565) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ، اسقى حَدِيقَةَ فُلَانٍ، فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاحِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ، فَتَبَعَ الْمَاءَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمَسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فَلَانٌ لِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ، يَقُولُ: اسقى حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا، فَقَالَ: أَمَا إِذْ قُلْتُ هَذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَاتَّصَدَّقُ بِثُلُثِهِ، وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا، وَأَرَدُ فِيهَا ثُلُثًا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”الْحَرَّةُ“ الْأَرْضُ الْمَلْبَسَةُ حَجَارَةً سَوْدَاءَ . وَ”الشَّرْجَةُ“ بِفَتْحِ الشِّينِ الْمُفْجَمَةِ وَاسْكَانِ الرَّاءِ وَبِالْجِيمِ: هِيَ مَسِيلُ الْمَاءِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا اس نے ایک بادل میں یہ آواز سنی (اے بادل!) تم فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو وہ بادل ایک طرف ہٹ گیا اور اس نے

564- اخرجہ البخاری (1410) و مسلم (1014) والترمذی (661) والنسائی (2524) وابن ماجہ (1842) والحمیدی (1154) واملک (1874) وابن حبان (270) والبیہقی (ص 328) واحمد (3/7638) وابن خزيمة (ص 71) و فی صحیحہ (2426)

565- اخرجہ مسلم (2984)

ایک پتھریلی زمین پر بارش برسائی وہ تمام پانی ایک تالے میں اکٹھا ہو گیا، وہ شخص اس پانی کے پیچھے چل پڑا وہاں ایک شخص اپنے نیچے کے ذریعے اپنے باغ کو پانی لگا رہا تھا، پہلے شخص نے اس سے دریافت کیا، اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ ہے، یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل میں سنا تھا، دوسرے نے دریافت کیا، تم نے میرا نام کیوں پوچھا ہے اس نے بتایا یہ پانی جس بادل کا ہے میں نے اس میں ایک آواز سنی تھی جس نے تمہارا نام لے کر یہ کہا تھا کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو تم اس باغ میں کیا عمل کرتے ہو اس نے جواب دیا: اب تم یہ کہہ رہے ہو (تو بتا دیتا ہوں) میں اس کی پیداوار کا خیال رکھتا ہوں، اس کا ایک تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں ایک تہائی حصہ میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں اور ایک تہائی حصہ میں اسی باغ پر لگا دیتا ہوں۔

”الحرّة“ سے مراد ہے سیاہ پتھروں والی زمین، اور ”الشرجة“ میں شین پر فتح اور یہ معجمتہ ہے۔ راء ساکن ہے اور جیم کے ساتھ ہے۔ اور اس کا مطلب ہے ”پانی“۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُخْلِ وَالشُّحِّ

### باب 61: بخل اور کنجوسی کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ﴾

(اللیل : 8-11)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرے اور بے نیازی ظاہر کرے اور اچھائی کو جھٹلا دے تو ہم اسے دشواری میں مبتلا کریں گے اور اس کا مال اس کے کام نہیں آئے گا جب وہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَنْ يُّوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (التغابن : 16)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جس شخص کو لالچ سے بچالیا گیا وہ کامیابی حاصل کر نیوالوں میں ہے۔“

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَتَقَدَّمَتْ جُمْلَةً مِنْهَا فِي الْبَابِ السَّابِقِ .

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو اس بارے میں احادیث سابقہ ابواب میں گزر چکی ہیں۔

(566) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”اتَّقُوا الظُّلْمَ ؛ فَإِنَّ

الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . وَاتَّقُوا الشُّحَّ ؛ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَىٰ أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَجَلُّوا مَحَارِمَهُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن

تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور کنجوسی سے بچو کیونکہ کنجوسی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاکت کا شکار کیا اور اس نے انہیں (ایک

دوسرے کا) خون بہانے پر ابھارا اور انہوں نے حرام چیزوں کو حلال قرار دیا۔ (صحیح مسلم)

## بَابُ الْاِيْتَارِ وَالْمُوَاسَاةِ

### باب 62: ایتار اور نعم خواری کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ (الحشر: 9)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود شدید ضرورت ہوتی ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴾ (الدمر: 8)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ اپنی خواہش ہونے کے باوجود غریب، یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔“

(567) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:

إِنِّي مَجْهُودٌ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى أُخْرَى، فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى قُلْنَا كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ يُضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ؟“ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ، فَقَالَ لَامْرَأَتِهِ: أَكْرَمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوَّتُ صَبْيَانِي. قَالَ: فَعَلَّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَإِذَا أَرَادُوا الْعِشَاءَ فَتَوَمَّيْهِمْ، وَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاطْفِنِي السِّرَاجَ، وَارِيهِ أَنَا نَاكُلُ. فَفَعَدُوا وَآكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيئِينَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ”لَقَدْ عَجَبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں بھوکا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کو پیغام بھجوایا، انہوں نے کہا (یعنی جواباً پیغام بھجوایا) اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میرے پاس صرف پانی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری (زوجہ محترمہ) کو پیغام بھجوایا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا: یہاں تک کہ ان تمام (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) نے یہی جواب دیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میرے پاس صرف پانی موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، آج رات کون اسے اپنا مہمان بنائے گا؟ ایک انصاری نے عرض کی: میں! یا رسول اللہ! وہ انصاری اس شخص کو ساتھ لے کر اپنے گھر چلا گیا اس نے اپنی بیوی سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی عزت افزائی کرنا۔

567- اخرجہ البخاری (3798) و مسلم (2054) والنسائی (6/11582) والترمذی (3304) وابن حبان (5286) والواحدی

(ص / 281) والبيهقي (185/4)



ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس نے اپنی بیوی سے یہ دریافت کیا، کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے اس نے جواب دیا: نہیں، صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے، اس نے کہا تم انہیں بہلا لینا اور جب وہ کھانا چاہیں تو انہیں سلا دینا۔ جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ بجھا دینا اور یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں، جب وہ لوگ کھانے کے لئے بیٹھے تو مہمان نے کھانا کھا لیا اور وہ دونوں رات بھر بھوکے رہے اگلے دن جب وہ انصاری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے جو گزشتہ رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا۔

(568) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ

الثَّلَاثَةِ كَافِي الْارْبَعَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْارْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْارْبَعَةَ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ" .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(569) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصْرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ

عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ" فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِّنَّا فِي فَضْلٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے ایک

شخص اپنی سواری پر سوار آیا اس نے دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا (تاکہ کسی ضرورت مند کو اپنے پیچھے بٹھالے) نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: جس شخص کے پاس اضافی سواری ہو وہ اسے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس شخص کے پاس اضافی زاد

راہ ہو وہ اسے دے جس کے پاس زاد راہ نہ ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مال کی مختلف اصناف کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ ہم نے یہ سمجھا کہ ہم میں سے کسی

ایک کو بھی اضافی چیز رکھنے کا حق نہیں ہے۔

(570) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَمْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

568- بخاری، مسلم عن ابی ہریرہ، و مسلم و احمد و ترمذی، نسائی من جابر، احمد 5/151006، ابن ماجہ، ابن حبان

5237، ابن ابی شیبہ 8/326

569- اخرجه مسلم (1728) و ابو داؤد (1663)

570- اخرجه البخاری (1277) و احمد (8/22888)

بِرْدَةٍ مَنسُوجَةٍ، فَقَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدَيَّ لَا كُسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْتَا جَا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارَةٌ، فَقَالَ فَلَانٌ: اكْسِنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا! فَقَالَ: "نَعَمْ" فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَرَاهَا، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ: فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ! لِبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَا جَا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ لِابِسَهَا، إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفِينِي. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفْنَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک خاتون بنی ہوئی چادر لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تاکہ اسے آپ کو پہننے کے لئے دوں، نبی اکرم ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی، آپ نے اسے لے لیا بعد میں آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے اسے تہبند کے طور پر پہنا ہوا تھا، ایک شخص نے کہا یہ آپ مجھے دے دیں یہ کتنی اچھی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، آپ اس محفل میں تھوڑی دیر بیٹھے رہے پھر واپس تشریف لے گئے اور اس چادر کو لپیٹ کر اس شخص کو بھجوا دیا، حاضرین نے اس سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا، نبی اکرم ﷺ نے اسے پہنا تھا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی تم نے پھر بھی آپ سے مانگ لی، تمہیں پتہ ہے نبی اکرم ﷺ سائل کو رد نہیں کرتے، اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے یہ آپ سے اس لئے نہیں مانگی کہ میں اسے پہن لوں میں نے یہ اس لئے مانگی ہے تاکہ یہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ چادر اس شخص کا کفن بنی تھی۔

(571) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْأَشْعَرِيَّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ، جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

"أَرْمَلُوا": فَرَعَزَ زَادَهُمْ أَوْ قَارَبَ الْفِرَاعَ.

✧✧ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اشعر قبیلے کے لوگوں کا جنگ میں زادراہ کم ہو جائے یا مدینہ منورہ میں ان کے گھر والوں کی خوراک کم ہو جائے تو یہ لوگ اپنے پاس موجود سب کچھ ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں اور پھر اسے ایک برتن میں (حساب لگا کر) آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

"ارملوا" کا مطلب ہے ان کا زادراہ ختم ہو گیا یا ختم ہونے کے قریب ہو گیا۔

بَابُ التَّنَافُسِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ وَالْإِسْتِكْثَارِ مِمَّا يُتَبَرَّكُ بِهِ

باب 63: آخرت سے متعلق امور میں رغبت اختیار کرنا اور جن چیزوں سے برکت حاصل کی

جاتی ہے انہیں بکثرت استعمال کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴾ (المطففين : 26) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اس بارے میں رغبت اختیار کرنیوالوں کو رغبت اختیار کرنا چاہئے۔“

(572) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلامٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلامِ: ”أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَذَا؟“ فَقَالَ الْغُلامُ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا أُؤْتِرُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا. فَتَلَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”تلاہ“ بالثناء المثناة فوق : آئی وضعہ . وَهَذَا الْغُلامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

♦♦ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا، آپ نے اسے پی لیا، آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا موجود تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے افراد تھے، آپ نے لڑکے سے یافت کیا، کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان لوگوں کو (پہلے) دے دوں؟ وہ لڑکا بولا: نہیں اللہ کی قسم! میں آپ کی طرف سے ملنے والے اپنے حصے کے بارے میں کسی کے لئے ایثار نہیں کروں گا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشروب اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

”تلاہ“ میں ”ت“ ہے یعنی اسے رکھ دیا، وہ لڑکا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

(573) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”بَيْنَا أَيُّوبُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - يَغْتَسِلُ عُريَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَبِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ - عَزَّوَجَلَّ - : يَا أَيُّوبُ، أَلَمْ أَكُنْ أَعْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟! قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ ہو کر غسل کر رہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنی شروع ہوئیں، حضرت ایوب علیہ السلام نے انہیں اپنے کپڑے میں ڈالنا شروع کیا، ان کے پروردگار نے ان سے کہا، اے ایوب! تم جو دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کیا، انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تیری عزت کی قسم! میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَنِيِّ الشَّاكِرِ وَهُوَ مَنْ أَخَذَ الْمَالَ مِنْ وَجْهِهِ وَصَرَفَهُ فِي وُجُوهِهِ

الْبَأْمُورِ بِهَا

باب 64: شکر گزار مالدار شخص کی فضیلت یہ وہ شخص ہے جو اسے جائز طریقے سے حاصل کرے

572- بخاری فی اعظام و الغصب و الشرب مسلم فی الاشربة و نسائی فی الاشربة احمد 8/22887 ابن حبان 5335 طبرانی

5769 بیہقی 7/286

573- بخاری فی کتاب الانبياء احمد 3/8165 نسائی ابن حبان 6229 بیہقی فی الاسماء 306/ص طیالسی 2455



اور اس طریقے سے خرچ کرے جس کا اسے حکم دیا گیا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيئَتُهُ لَلْيُسْرَى ﴾ (الليل : 5-7)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ شخص جس نے دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اچھائی کی تصدیق کی تو ہم اسے آسانی فراہم کریں گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَسَيَجْزِيهَا الْآتِقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ

الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى ﴾ (الليل : 17-21)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ شخص جنہم سے الگ رکھا جائے گا جو پرہیزگار ہے جو اپنا مال دیتا ہے اور اس کا تزکیہ کرتا ہے اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں ہے جس کی وہ جزادی جائے وہ صرف اللہ کی رضا کا طلبگار ہے اور وہ عنقریب (اس سے) راضی ہو جائے گا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنْ تُبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَنِعْمًا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ

سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴾ (البقرة : 271)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم نیکی کو اعلانیہ طور پر دو یہ بہت اچھی بات ہے لیکن اگر تم ان کو پوشیدہ رکھو اور غریبوں کو دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴾ (آل عمران : 92)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہو اور تم جو بھی چیز خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس چیز کا علم ہے۔“

وَالآيَاتِ فِي فَضْلِ الْإِنْفَاقِ فِي الطَّاعَاتِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ .

نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات موجود ہیں۔

(574) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا

حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَسَلَطَهُ عَلَى هَلَكِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَتَقَدَّمَ شَرْحَهُ قَرِيبًا .

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حسد (یعنی رشک) صرف دو چیزوں میں ہو سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اسے حق کی راہ میں اس مال کو خرچ کرنے کی توفیق دی ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے اور اس کی تعلیم دے۔ اس حدیث کی شرح کچھ پہلے گزر چکی ہے۔

(575) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
"الْآتَاءُ": السَّاعَاتُ .

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: صرف دو آدمیوں کے بارے میں رشک کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور وہ رات بھر اور دن بھر اس کی تلاوت کرتا رہے، دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ مال عطا کرے اور وہ رات بھر اور دن بھر اسے خرچ کرتا رہے۔ (متفق علیہ) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "الآتاء" کا مطلب گھڑیاں ہیں۔

(576) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ اتَّوَارَسُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدرجاتِ الْعُلَى، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، فَقَالَ: "وَمَا ذَاكَ؟" فَقَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيَعْتَقُونَ وَلَا نَعْتِقُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَلَا أَعَلِمْتُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟" قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ، ذُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً" فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوا مِثْلَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ .  
"الدُّثُورُ": الْأَمْوَالُ الْكَثِيرَةُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں غریب مہاجرین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: مارلدار لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت لے گئے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا وہ کیسے، انہوں نے عرض کی: وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جیسے ہم لوگ ادا کرتے ہیں اور اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم لوگ روزے رکھتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم لوگ صدقہ نہیں کرتے وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم لوگ غلام آزاد نہیں کرتے، نبی

575- مسلم

576- بخاری، مسلم، نسائی، عمل الیوم واللیلہ 146، ابو عوانہ 2/248، ابن حبان 2014، بیہقی 2/186

اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز کی تعلیم نہ دوں جس کے ذریعے تم اس شخص تک پہنچ جاؤ جو تم سے آگے چلا گیا ہو اور اس شخص سے آگے نکل جاؤ جو تم سے پیچھے ہے اور تم سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں ہوگا ماسوائے اس کے جو اسی طرح عمل کرے جو تم نے کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھا کرو۔

پھر غریب مہاجرین نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی یہ بات سن لی ہے جو ہم عمل کرتے ہیں تو وہ بھی اسی کی مانند عمل کرنے لگے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہے عطا کرے۔ یہ (روایت مسلم کی ہے۔)

لفظ ”الدثور“ کا مطلب بہت زیادہ مال ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

## بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ

### باب 65: موت کو یاد کرنا اور امید کا کم ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴾ (آل عمران : 185)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ہر شخص نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور تمہیں تمہارا اجر قیامت کے دن مکمل دیا جائے گا اور جس شخص کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ﴾ (لقمان : 34)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ اسے کس جگہ پر موت آئے گی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴾ (النحل : 81)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب ان کی موت آجائے گی تو اس میں ایک گھڑی پیچھے نہیں ہوگی اور ایک گھڑی آگے نہیں ہوگی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ وَالْفُقُورَاءُ مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ



فَاصْدَقْ وَ اَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا اِذَا جَاءَ اَجْلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿المنافقون: 11-9﴾  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں جو ایسا کرے گا وہ خسارہ پانے والا ہوگا اور جو ہم نے تمہیں رزق عطا کیا ہے تو اسے خرچ کرو اس سے پہلے کے تم میں سے کسی ایک کو موت آجائے اور وہ کہے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہیں دی تو میں بھی صدقہ کرتا اور میں بھی نیک لوگوں میں سے ہو جاتا جب کسی شخص کی موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اسے مہلت نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ حَتَّىٰ اِذَا جَاءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلَى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ فَاِذَا نَفَخَ فِى الصُّوْرِ فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَتْ مَوَازِينُهُ فَاُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ تَلْفَحُ وُجُوْهُهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالْحِوْنِ اَلَمْ تَكُنْ اِيْتِيْ تُلِيْ عَلَيْكُمْ فَاَنْتُمْ بِهَا تُكْذِبُوْنَ ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک شخص کے پاس موت آئی تو اس نے کہا اے میرے پروردگار تو مجھے واپس کر دے تاکہ میں نیک اعمال کروں اس چیز کے بارے میں جو میں نے چھوڑا ہے یہ صرف ایک بات ہے جو اس نے کہی ہے اور اس کے پیچھے برزخ ہے اور وہ اس دن تک وہاں رہے گا جب لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ پھر جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو ان کے درمیان اس دن کوئی نسبتی تعلق نہیں ہوگا اور وہ ایک دوسرے سے مانگ نہیں سکیں گے اور جس شخص کا نامہ اعمال وزنی ہوگا وہ کامیابی حاصل کرنے والوں میں ہوگا اور جس کا نامہ اعمال ہلکا ہوگا وہ جہنم میں ہوگا یہ ان لوگوں میں ہوگا جن لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے کا شکار کیا۔ یہ جہنم میں ہوں گے اور ہمیشہ وہاں رہیں گے ان کے منہ پر آگ کے شعلے نکلیں گے اور وہ اس میں منہ چڑاتے ہوئے ہوں گے کیا تمہارے سامنے میری آیات کی تلاوت نہیں کی گئی تھی اور تم نے انکو جھٹلایا تھا۔“

اِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى :

﴿ كَمْ لَبِثْتُمْ فِى الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاَسْئَلِ الْعَادِيْنَ قَالَ اِنْ لَبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَلْحَسِبْتُمْ اَنْمَّا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَاَنْتُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴾ (المؤمنون: 115-99)

یہ آیت یہاں تک ہے ”تم زمین میں کتنے برس تک رہے وہ جواب دیں گے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ تم گننے والوں سے سوال کرو! وہ کہے گا تم وہاں تھوڑا عرصہ رہے اگر تمہیں علم ہو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں فضول پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴾ (الحديد : 16)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد سے لرز جائیں اور جو حق نازل ہوا ہے اس کی وجہ سے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو پہلے کتاب دی گئی اور ان کی مدت دراز ہو گئی اور ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر گنہگار ہیں۔“

وَالآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ .

اس بارے میں آیات بہت زیادہ ہیں۔

(577) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنْكَبِي،

فَقَالَ: ”كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ“ .

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ

الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کندھے پکڑے اور فرمایا: دنیا میں یوں رہو

جیسے تم اجنبی ہو یا مسافر ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے جب شام ہو جائے تو صبح ہونے کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا

انتظار نہ کرو اور اپنی بیماری سے پہلے صحت کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(578) وَعَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَهُ شَيْءٌ يُوصِي

فِيهِ، بَيْتٌ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : ”بَيْتٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ“ قَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان کو اس بات کا حق نہیں ہے

اگر کسی کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کر سکتا ہو تو دو دن گزر جائیں اور اس کی وصیت اس کے

پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تین دن گزر جائیں۔

577-احمد 4467/2 بخاری ترمذی ابن ماجہ ابن حبان 698' بیہقی 369/3

578-اخرجه مالك في موطه (1492) واحمد 2/4902 والبخاری 2738 و مسلم 1627 و ابو داؤد 2862 والترمذی

974 والنسائی 3618 وابن ماجه 26599 والطهالسی 1841 وابن حبان 6024 والبیہقی 271/6, 272,

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: میں نے جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔

(579) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا، فَقَالَ: "هَذَا الْإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لکیریں کھینچی اور فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے انسان اسی عالم میں رہتا ہے یہاں تک کہ قریب والی لکیر آ جاتی ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(580) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطُوطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ، فَقَالَ: "هَذَا الْإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطًا بِهِ - أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ - وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمْلُهُ، وَهَذِهِ الْخُطُوطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَاهُ هَذَا، نَهَشَهُ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَاهُ هَذَا، نَهَشَهُ هَذَا" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . وَهَذِهِ صُورَتُهُ :

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع شکل کی لکیر کھینچ دی اور پھر آپ نے درمیان میں مختلف لکیریں کھینچیں جو اس سے باہر نکل رہی تھیں، پھر آپ نے کچھ چھوٹی لکیریں کھینچی جو اس خط کی طرف جا رہی تھیں جو درمیان میں ہے پھر آپ نے فرمایا یہ انسان ہے یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جو اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور یہ چھوٹی لکیریں حادثات ہیں اگر ایک اس تک نہیں پہنچتا تو دوسرا پہنچ جاتا ہے۔ اگر یہ اس تک نہیں پہنچتا تو وہ اس تک پہنچ جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس کی شکل یوں ہوگی۔

(581) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًّا، أَوْ غِنًى مُطْفِئًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوْ الدَّجَالَ، فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوْ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةَ أَذْهَى وَأَمْرٌ؟"

579- اخرجہ البخاری 6418' واخرج احمد 12240' عن انس رضي الله عنه جمع اصابعه قوضعها على الارض فقال "هذا ابن آدم" ثم رفعها خلف ذلك قليلاً وقال هذا اجله ثم رمى بيده امامه قال و ثم امله واخرجہ الترمذی 2334' وابن حبان 2998' بلفظ قريب و اسنادہ قوی

580- اخرجہ احمد 2/3652' والبخاری 6318

581- اخرجہ الترمذی 2313' وفي اسنادہ محرز بن هارون قال البخاری منكر الحديث و كذا قال النسائي الكامل في العصفاء لا بن عدی 442/6' وذكر الذهبي في الميزان 6/1' عن ابن القطان قوله قال البخاری كل من قلت فيه منكر الحديث فلا تحل الرواية عنه اه. والحديث اخرجہ الحاكم 4/7906' باسناد فيه انقطاع.



رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

◇◇ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سات اعمال جلدی کر لو۔ کیا تم اس غربت کا انتظار کر رہے ہو جو سب کچھ بھلا دے یا اس خوشحالی کا انتظار کر رہے ہو جو سرکش بنا دے یا اس بیماری کا انتظار کر رہے ہو جو خراب کر دے یا اس بڑھاپے کا انتظار کر رہے ہو جو حواس ختم کر دے یا اس موت کا انتظار کر رہے ہو جو ساتھ لے جائے گی یا دجال کا انتظار کر رہے ہو جو سب سے بُری غیر موجود چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا یا پھر قیامت کا انتظار کر رہے ہو اور قیامت نہایت تکلیف دہ اور کڑوی ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(582) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْثَرُ مَا ذُكِرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ" يَعْنِي:

الْمَوْتُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

◇◇ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ لذات کو ختم کر دینے والی چیز کو یاد کرو راوی بیان کرتے ہیں اس سے مراد موت ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(583) وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُكُ

اللَّيْلِ قَامَ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا اللَّهَ، جَاءَتِ الرَّاحِفَةُ، تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: "مَا شِئْتَ" قُلْتُ: الرَّبْعُ، قَالَ: "مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قُلْتُ: فَالِثُلُثُ؟ قَالَ: "مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ" قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: "إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفِرَ لَكَ ذَنْبَكَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

◇◇ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے ہوئے فرماتے۔

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو قیامت آنے والی ہے اس کے پیچھے دوسرا جھٹکا ہوگا موت اپنی ہولناکیوں سمیت آ رہی

ہے"

582- حسن الاسناد. اخرجہ احمد 3/7930 والترمذی 2314 والنسائی 1823 وابن ماجہ 4258 وابن حبان 2992 و

2994 والقضاعي في مسند الشهاب 669 والحاكم في الرقاق 4/7909

583- اخرجہ احمد 8/21300 مختصراً والترمذی 2465 واللفظ له. واسناده حسن

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جتنا چاہو میں نے عرض کی: (اپنے وظائف کے اوقات میں سے) ایک چوتھائی بھیج دیا کروں۔ آپ نے فرمایا: جو تم چاہو لیکن اگر تم زیادہ کر لو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: (اپنے وظائف کا) نصف کر لوں۔ آپ نے فرمایا: جو تم چاہو اگر تم اور زیادہ کر لو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: دو تہائی کر لوں۔ آپ نے فرمایا: جو تم چاہو لیکن اگر تم زیادہ کر لو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: پھر میں اپنے تمام وقت میں آپ پر درود بھیجتا رہوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں یہ تمہاری ضروریات کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلرِّجَالِ وَمَا يَقُولُهُ الزَّائِرُ

باب 66: مردوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنے کا مستحب ہونا اور جا کر کیا دعا پڑھے

(584) عن بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ

زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رِوَايَةٍ: "فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ الْقُبُورَ فَلْيَزُرْ؛ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُنَا الْآخِرَةَ".

☆☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے

سے منع کیا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو قبروں کی زیارت کرنا چاہتا ہو وہ ان کی زیارت کرے کیونکہ یہ آخرت کو یاد کرواتی

ہیں۔

(585) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَلَّمَا كَانَ

لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَيَقُولُ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ

قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوَعَدُونَ، غَدًا مُؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآحِقُونَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَاهْلِ بَقِيعِ

الغَرْقَدِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جس رات ان کے ہاں ہوتے تھے آپ رات کے آخری حصے میں

بقیع تشریف لے جاتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے۔

584- اخرجہ مسلم 977، ہاتم منہ۔ واخرجه ابو داؤد 3235، والنسائي 2031، و4441، و5668، و5669

585- اخرجہ مسلم 974، والنسائي 2038، وفي عمل اليوم والليلة 1092، واحمد 9/3172، وابن ماجه 1546، وابن حبان

3172، واعدالرزاق 6722، والبيهقي 79/4

”اے مسلمان قوم کی بستی والو! تم پر سلام ہو تم تک وہ چیز آگئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کا (یعنی قیامت کا) دن طے شدہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے اے اللہ! بقیع غرقہ والوں کی مغفرت کر دے“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(586) وَعَنْ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُولَ قَائِلُهُمْ: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآحِقُونَ، أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ تعلیم دیتے تھے جب لوگ قبرستان جائیں تو یہ پڑھیں۔

”اے مومنوں اور مسلمانوں کی بستی والو! تم پر سلام ہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(587) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورٍ بِالْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ، يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفْنَا وَنَحْنُ بِالْآثَرِ“

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قبرستان کے پاس سے گزرے آپ نے اپنا رخ ان کی طرف کیا اور یہ دعا پڑھی:

”اے قبرستان والو! تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری مغفرت کرے تم ہم سے پہلے چلے گئے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آ رہے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَبَنِّي الْمَوْتِ بِسَبَبِ ضَرْ نَزَلَ بِهِ وَلَا بِأَسَبِهِ لِخَوْفِ الْفِتْنَةِ فِي الدِّينِ

باب 67: کسی لائق ہونیوالی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا منع ہے

لیکن دین کے معاملے میں فتنے کے اندیشے کی وجہ سے اس میں کوئی حرج نہیں

586- أخرجه أحمد 9/23046 وابن أبي شيبة 340/3 ومسلم 975 واللفظ له. والنسائي 2039 وفي عمل اليوم والليلة

1901 وابن ماجه 1547 وابن حبان 3173 وابن السني في عمل اليوم والليلة 594 والبيهقي 79/4

587- أخرجه الترمذی 1055 وفي اسنادہ قابوس بن ابي طيمان وفيه لين لكن يشهد له ما تقدم من حديث السيدة عائشة رضي

اللہ عنها و حدیث ابی بریدہ رضی اللہ عنہ فہوس حسن بشواہدہ. واللہ تعالیٰ اعلم.



(588) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : " لَا يَتَمَنَّٰ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ ، إِذَا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزِدَّادُ ، وَإِذَا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ .  
 وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : " لَا يَتَمَنَّٰ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ ، وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ ؛ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ ، وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرَهُ إِلَّا خَيْرًا " .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے اگر وہ نیک ہوگا تو اس کی نیکی میں اضافہ ہوگا اور اگر گنہگار ہوگا تو شاید توبہ کر لے۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے اور اس کے آنے سے پہلے اس کے بارے میں دعا نہ کرے کیونکہ جب وہ مر جائے گا تو اس کا عمل منقطع ہو جائے گا۔ مومن کی عمر اس کی بھلائی میں اضافہ کرتی ہے۔

(589) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضُرِّ أَصَابِهِ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَأَعْلًا، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی نازل ہونیوالی پریشانی کی وجہ سے موت کی آرزو کبھی نہ کرے۔ اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہو تو یہ ہے۔  
 ”اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے مجھے زندہ رکھ۔ جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے موت دیدے۔“ (متفق علیہ)

(590) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خُبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعُودُهُ وَقَدْ اِكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا، وَلَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ . ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَنْبِي حَائِطًا لَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُوجِرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا

588- اخرجہ البخاری 7235 من حدیث سعد بن عبید مولى عبدالرحمن بن ازهر رضى الله عنه وليس من رواية ابى هريرة

رضى الله عنه كما جاء في نسخ رياض الصالحين وغيره. فتبه لذلك اخى الكريم رحبك الله تعالى، اخرجہ مسلم 2682

589- اخرجہ احمد 4/12015 والبخاری 2671 و مسلم 2680 والترمذی 971 والنسائی 1820، وابو داؤد 3108 وابن

حبان 2966 والقضاعي في مسند الشهاب 1937 والبيهقي 3/ بالفاظ متقاربة

590- بخاری، مسلم، نسائی، ابن حبان 2999، طبرانی کبیر 3632/4، بیہقی 377/3، احمد 32234/7 ترمذی، مسند

شهاب 1046، حاکم 5666/3

التَّرَابِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

وَهَذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ .

♦♦ حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی عیادت کرنے کے لئے انہوں نے سات داغ لگوائے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہمارے کچھ ساتھی گزر چکے ہیں۔ دنیا نے ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی اور ہمیں وہ چیزیں مل گئی ہیں جنہیں استعمال کرنے کے لئے صرف مٹی ملتی ہے۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کے لئے دعا کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں، پھر جب ہم دوسری مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اس وقت اپنی دیوار بنا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: مسلمان جو چیز خرچ کرتا ہے اس پر اسے اجر ملتا ہے ماسوائے اس کے جسے وہ اس مٹی میں ڈالتا ہے۔ (یعنی جو تعمیرات کرتا ہے)

## بَابُ الْوَرَعِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب 68: پرہیزگاری اور مشتبہ چیزوں کو ترک کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ﴾ (النور : 15)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اسے ہلکا سمجھتے ہو حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمُرْصَادِ ﴾ (الفجر : 14) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک تمہارا پروردگار (ان کے اعمال) کا نگران ہے۔“

(591) وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ، اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْقَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمَهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ. أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَرَوَاهُ مِنْ طَرُقٍ بِالْفَاظِ مُتَّفَارِبَةً .

♦♦ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جس کے بارے میں بہت سے لوگ علم نہیں رکھتے تو جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ جائے گا اس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لیا اور جو شخص مشتبہ میں مبتلا ہوا وہ حرام میں

بھی مبتلا ہو جائے گا اس چرواہے کی طرح جو سرکاری چراگاہ کے اردگرد بکریاں چراتا ہے تو ممکن ہے اس کے جانور چراگاہ میں داخل ہو جائیں۔ ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں یاد رکھنا! جسم میں گوشت کا ایک ٹوٹھرا ہے اگر وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھنا وہ دل ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور دونوں حضرات نے اسے ایک دوسرے کے قریب الفاظ میں نقل کیا ہے۔

(592) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ: "لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا كَلْتُهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں ایک کھجور پائی تو فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہو سکتی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔ (متفق علیہ)

(593) وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْبِرُّ: حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ: مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"حَاكَ" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْكَافِ : أَيْ تَرَدَّدَ فِيهِ .

✧✧ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے من میں کھٹکے اور تمہیں یہ ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

"حَاكَ" میں حاء مہملہ اور کاف ہے۔ یعنی وہ اس کے دل میں تردد کے طور پر باقی رہے یا کھٹکے۔

(594) وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "جَنَّتْ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟" قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: "اسْتَفْتِ قَلْبَكَ، الْبِرُّ: مَا أَطْمَأَنَّتَ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَأَطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ: مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ" حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالِدَارِمِيُّ فِي مُسْنَدَيْهِمَا .

✧✧ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت کیا تم نیکی کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دل سے سوال کرو۔ نیکی وہ ہے جس سے تمہارا ضمیر مطمئن ہو اور تمہارا دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو تمہارے ضمیر میں کھٹکے اور تمہارے سینے میں اس کے بارے میں الجھن ہو اگرچہ لوگ اس کے بارے میں تمہیں جو بھی بتائیں۔

592- احمد 4/12191 بخاری مسلم ابن ابی شیبہ 214/2 بیہقی 195/6

593- مسلم ترمذی بخاری فی الادب المفرد ابن حبان 397 دارمی 2789 احمد 6/1760 حاکم 2172 بیہقی 192/10

594- احمد 18021 دارمی 2533 احمد 17757/6



یہ حدیث حسن ہے۔ اس کو امام احمد اور دارمی نے اپنی اپنی ”مسند“ میں نقل کیا ہے۔

(595) وَعَنْ أَبِي سِرْوَعَةَ - بِكُسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا - عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ لَأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ ، فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالتِّي قَدْ تَزَوَّجَ بِهَا . فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ : مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ أَرْضَعْتِي وَ" أَخْبَرْتَنِي ، فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ، فَسَأَلَهُ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " كَيْفَ ؟ وَقَدْ قِيلَ " فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”اِهَابُ“ بِكُسْرِ الهمزة و”عَزِيزُ“ بِفَتْحِ العَيْنِ وَبِزَايِ مُكْرَرَةٍ .

﴿﴾ حضرت ابوسروع عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے ابو اہاب بن عزیز کی صاحب زادی کے ساتھ شادی کر لی۔ ایک خاتون ان کے پاس آئی اور بولی میں نے عقبہ کو اور جس کے ساتھ اس نے شادی کی ہے اس لڑکی کو دونوں کو دودھ پلایا ہوا ہے۔ عقبہ نے اس خاتون سے کہا مجھے تو یہ علم نہیں ہے تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی مجھے تم نے پہلے بتایا تھا۔ پھر وہ سوار ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب کیا ہو سکتا ہے جبکہ بات بتائی جا چکی ہے تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے علیحدگی اختیار کی اور اس خاتون نے کہیں اور شادی کر لی۔

”اِهَابُ“ میں ہمزہ کسرہ کے ساتھ ہے۔ اور ”عَزِيزُ“ میں ع فتح کے ساتھ اور زاء مکرر ہے۔

(596) وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " دَعُ مَا يَرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيْبُكَ " رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : " حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ " . مَعْنَاهُ : اَتْرُكْ مَا تَشْكُ فِيهِ ، وَخُذْ مَا لَا تَشْكُ فِيهِ .

﴿﴾ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد رکھا ہے ”جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر اسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے تم اس چیز کو ترک کر دو جس کے بارے میں تمہیں شک ہو اور اس چیز کو اختیار کرو جس کے بارے میں تمہیں شک نہ ہو۔

(597) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ مِنَ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ ، فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ : تَدْرِي

595- بخاری فی العلم والبیوع والشہادات النکاح ابو داؤد ترمذی نسائی طبرانی کبیر 974/17 ابن حبان 4216 دارقطنی

177/4 'حبیدی 579 بیہقی 463/7

596- ترمذی احمد 1723/1 عبدالرزاق 4984 طبرانی کبیر 2711 ابو یعلیٰ 6762 ابن حبان 722 نسائی 5727

طہالسی 1178 'حاکم 2169/2 دارمی 2532

597- اخرجه البخاری (3842)

مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكْهَنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أَحْسَنُ الْكَهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ، فَلَقِينِي، فَأَعْطَانِي لِذَلِكَ، هَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”الْخَرَّاجُ“: شَيْءٌ يَجْعَلُهُ السَّيِّدُ عَلَى عَبْدِهِ يُؤَدِّيهِ كُلَّ يَوْمٍ، وَبَاقِي كَسْبِهِ يَكُونُ لِلْعَبْدِ.

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابو بکر صدیق کا ایک غلام تھا جو انہیں تاوان ادا کیا کرتا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے تاوان میں سے خرچ کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لے کر آیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے کھا لیا۔ غلام نے ان سے کہا آپ جانتے ہیں یہ کہاں سے آئی ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہاں سے آئی ہے۔ اس نے جواب دیا: میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی کے لئے کہانت کی تھی حالانکہ مجھے کہانت کرنی نہیں آتی۔ میں نے صرف اسے دھوکہ دیا تھا۔ اب وہ مجھے ملا تو اس نے اس کے جواب میں مجھے یہ ہدیہ دیا ہے جو آپ نے کھا لیا ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اندر داخل کیا اور پیٹ میں موجود ہر چیز قے کر دی۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

”الْخَرَّاجُ“ رقم کا وہ حصہ جو آقا اپنے غلام پر یومیہ ادائیگی کیلئے مقرر کرتا ہے اور باقی ماندہ رقم غلام کی ہو جاتی ہے۔ (598) وَعَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوْلِينَ أَرْبَعَةَ الْأَلْفِ وَفَرَضَ لِإِبْنِهِ ثَلَاثَةَ الْأَلْفِ وَخَمْسَمِئَةٍ، فَقِيلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبُوهُ. يَقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

✧✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اولین کے لئے چار ہزار کا وظیفہ مقرر کیا اور اپنے صاحب زادے کے لئے ساڑھے تین ہزار کا وظیفہ مقرر کیا۔ ان سے دریافت کیا گیا یہ بھی تو مہاجرین میں شامل ہیں آپ انہیں کم ادائیگی کیوں کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے باپ نے اسے ہجرت کروائی تھی گویا وہ یہ کہنا چاہتے تھے یہ اس شخص کی مانند نہیں ہے جس نے بذات خود ہجرت کی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(599) وَعَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ، حَذْرًا مِمَّا بِهِ بَأْسٌ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“.

✧✧ حضرت عطیہ بن عروہ سعدی صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ اس وقت تک پرہیزگار لوگوں میں شامل نہیں ہوتا جب تک اس چیز کو نہ چھوڑ دے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس چیز سے بچا رہے جس

میں حرج ہوتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعِزْلَةِ عِنْدَ فَسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانِ أَوْ الْخَوْفِ مِنْ فِتْنَةٍ فِي الدِّينِ وَوُقُوعِ فِي

حَرَامٍ وَسُبُهَاتٍ وَنَحْوَهَا

باب 69: لوگوں اور زمانے کے فساد کے وقت یا دین کے بارے میں کسی آزمائش کے خوف کی

وجہ سے یا حرام یا مشتبہ چیزوں وغیرہ میں مبتلا ہونے کے اندیشے کی وجہ سے گوشہ نشینی اختیار

کرنے کا مستحب ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴾ (الذاریات: 50) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اللہ تعالیٰ کی طرف آ جاؤ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے واضح طور پر ڈرانے

والا ہوں۔“

(600) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

يَقُولُ: ”إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَالْمُرَادُ ب ”الْغَنِيَّ“ غِنَى النَّفْسِ، كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ .

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ پر ہیزگار بے نیاز (یعنی قناعت پسند) پوشیدہ رہنے والے (یعنی اپنی حالت کو پوشیدہ رکھنے والے) بندے کو پسند کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں غنا سے مراد نفس کا غنا (یعنی قناعت پسندی) ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث یہ بات گزر

چکی ہے۔

(601) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ؟ قَالَ: ”مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ”ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شُعْبٍ مِنَ

الشَّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ“ .

وَفِي رِوَايَةٍ: ”يَتَّقِي اللَّهَ، وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

600- اخرجہ مسلم 2965 واحد 1/1441 و ابو یعلیٰ 734 والبیہقی فی شعب الایمان 10370 و ابو عیمر فی النحلۃ 24/1

601- اخرجہ احمد 4/1322 والبخاری 2786 و مسلم 1888 واللفظ له والترمذی 2660 والنسائی 3105 و ابو داؤد

2485 وابن ماجہ 3978 وابن حبان 4599 والبیہقی 159/9



﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ مومن شخص جو اپنی ذات اور مال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ اس نے دریافت کیا پھر کون سا شخص۔ آپ نے فرمایا: وہ شخص ہے جو کسی گھائی میں الگ رہ کر اپنے پروردگار کی عبادت کرے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچالے (متفق علیہ)

(602) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعْفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفْرُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .  
و"شَعْفُ الْجِبَالِ": أَعْلَاهَا .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسا وقت آئے گا جب آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں ساتھ لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش نازل ہونے کے مقامات (یعنی جنگلات میں) چلا جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے بھاگے گا۔  
اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

"شعف الجبال" یعنی پہاڑوں کی چوٹیاں۔

(603) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ» فَقَالَ أَصْحَابُهُ: «وَأَنْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطٍ لِأَهْلِ مَكَّةَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے دریافت کیا آپ نے بھی؟ آپ نے فرمایا: میں نے چند قیراط کے عوض میں اہل مکہ کے لئے بکریاں چرائی ہیں۔

(604) وَعَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: «مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً، طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ، أَوْ الْمَوْتَ مَظَانَّهُ، أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعْفِ، أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"يَطِيرُ": أَيْ يُسْرِعُ وَ"مَتْنُهُ": ظَهْرُهُ . وَ"الْهَيْعَةُ": الصَّوْتُ لِلْحَرْبِ . وَ"الْفَرْعَةُ": نَحْوُهُ . وَ"مَظَانُّ الشَّيْءِ": الْمَوَاضِعُ الَّتِي يُظَنُّ وَجُودُهُ فِيهَا . وَ"الْغَنِيمَةُ": بَضْمُ الْغَيْنِ: تَصْغِيرُ الْغَنَمِ . وَ"الشَّعْفَةُ":

602 - حرجہ البخاری 19 و مالک فی موطہ 1811 والنسائی 5051 وابن ماجہ 3980 و ابو داؤد 4267

603 - اخرجه البخاری 2262 وابن ماجہ 2149 والبعوی فی الشکوۃ 2983

604 - اخرجه مسلم 1889 وابن ماجہ 3977

بِفَتْحِ الشَّيْنِ وَالْعَيْنِ : هِيَ اَعْلَى الْجَبَلِ .

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں سب سے بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تھام لیتا ہے۔ وہ جب بھی کسی ہیبت ناک یا خوفزدہ کرنے والی آواز کو سنتا ہے تو اس کی پشت پر سوار ہو کر پہنچ جاتا ہے۔ وہ اس پر سوار ہو کر جاتا ہے تاکہ جنگ میں حصہ لے اور موت کے مقامات تلاش کرتا ہے یا پھر وہ شخص ہے جو اپنی چند بکریوں کے ساتھ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چلا جاتا ہے یا کسی وادی کے دامن میں آ جاتا ہے وہ وہاں نماز قائم کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے موت آ جاتی ہے۔ یہ لوگ باقی لوگوں کے مقابلے میں بھلائی میں ہیں۔

”یطیر“ یعنی وہ تیزی کرتا ہے۔ ”متنہ“ یعنی اسکی پشت، ”والھیعة“ وہ پکار جو لڑائی کیلئے ہو۔ ”والفزعۃ“ یعنی لڑائی کیلئے پکارنا۔ ”مظان الشئی“ وہ جگہ جہاں کسی شے کے ملنے کا گمان ہو۔ ”والغنیمة“ غ پر ضمہ کے ساتھ اس کا مطلب ہے تھوڑی بکریاں اور یہ غنیم کی تصغیر ہے۔ ”والشعفة“ شین پر فتح اور عین کے ساتھ اور اس سے مراد ہے پہاڑ کی چوٹی۔

بَابُ فَضْلِ الْاِخْتِلَاطِ بِالنَّاسِ وَحُضُورِ جَمْعِهِمْ وَجَمَاعَاتِهِمْ، وَمَشَاهِدِ الْخَيْرِ، وَمَجَالِسِ الذِّكْرِ مَعَهُمْ، وَعِيَادَةِ مَرِيضِهِمْ، وَحُضُورِ جَنَائِزِهِمْ، وَمُؤَاسَاةِ مُحْتَاجِهِمْ، وَإِرَاءِ اِدْجَاهِلِهِمْ، وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ مَصَالِحِهِمْ لِيَنْ قَدِرَ عَلَى الْأَمْرِ بِالْبَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَقَمَعَ نَفْسَهُ عَنِ الْاِيْذَاءِ وَصَبَرَ عَلَى الْاَذَى

**باب 70:** لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنے ان کے اجتماعات میں اور جماعتوں میں شریک ہونے اور بھلائی کے موقعوں پر شریک ہونے ذکر کی محافل میں ان کے ساتھ شریک ہونے ان کے بیماروں کی عیادت کرنے، ان کے جنازوں میں شریک ہونے، ان کے محتاج لوگوں کی غم خواری کرنے، ان کے ناواقف لوگوں کی رہنمائی کرنے اور اس کے علاوہ انکے دیگر فوائد وغیرہ میں شریک ہونے کی فضیلت اس شخص کے لئے جو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے پر قدرت رکھتا ہو اور اپنے آپ کو دوسروں کو ایذا پہنچانے سے روک سکتا ہو اور دوسروں کی اذیت پہنچانے پر صبر کرتا ہو۔

اعْلَمُ أَنَّ الْاِخْتِلَاطِ بِالنَّاسِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي ذَكَرْتَهُ هُوَ الْمُخْتَارُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ، وَكَذَلِكَ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ، وَمِنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، وَمِنْ بَعْدَهُمْ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَأَخْيَارِهِمْ، وَهُوَ مَذْهَبُ أَكْثَرِ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ، وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَكْثَرُ الْفُقَهَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ .

یہ بات یاد رکھیں لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنے کی صورت جس کا میں نے ذکر کیا ہے یہ مختار ہے اور نبی اکرم ﷺ اور تمام انبیاء کرام کا یہی معمول رہا ہے انکے بعد خلفائے راشدین اور ان کے بعد صحابہ و تابعین ان کے بعد والے مسلمانوں کے علماء اور ان کے نیک لوگوں کا یہی طریقہ رہا ہے۔ اکثر تابعین اور ان کے بعد آنے والوں کا یہی مذہب ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ

امام احمد رضی اللہ عنہ اور اکثر فقہاء نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَيَّ الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾ (المائدة: 20)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔“

وَالْآيَاتُ لِي مَعْنَى مَا ذَكَرْتَهُ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ .

جو مفہوم میں نے بیان کیا ہے۔ اس کے بارے میں بہت سی آیات ہیں جو معلوم شدہ ہیں۔

## بَابُ التَّوَاضُّعِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لِلْمُؤْمِنِينَ

باب 71: عاجزی اختیار کرنا اور اہل ایمان کے لئے نرمی کے پروں کو بچھا دینا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الشعراء: 215)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو مومن تمہارے پیروکار ہیں ان کے لئے نرمی کے پروں کو بچھا دو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ (المائدة: 54)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین کو چھوڑ جائے تو اللہ تعالیٰ ان کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے اور جو اس سے محبت کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے نرم ہونگے اور کفار کے لئے سخت ہوں گے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: 12)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے لوگوں ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے مختلف قبیلے اور شاخیں بنائی ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، بے شک اللہ کی بارگاہ میں تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿فَلَا تَزُكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ (النجم: 32)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے آپ کو پاکیزہ قرار نہ دو وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کون پرہیزگار ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ



تَسْتَكْبِرُونَ أَهْلًا لِذِيْنَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿۴۸﴾

(الاعراف : 48-49)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اعراف میں رہنے والے لوگ دوسروں کو آواز دیں گے جنہیں وہ جانتے ہو گئے جنہیں وہ اٹکے چہروں سے پہچانیں گے اور وہ کہیں گے تمہاری جماعت تمہارے کیا کام آئی وہ چیز جس پر تم تکبر کیا کرتے تھے کیا یہی وہ لوگ ہیں جنکے بارے میں تم نے قسم کھائی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان تک نہیں پہنچ سکے گی اب تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ اب تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمگین ہو گے۔“

(605) وَعَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے: تم عاجزی اختیار کرو۔ کوئی شخص دوسرے کے مقابلے میں فخر نہ کرے اور کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ زیادتی نہ کرے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(606) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(607) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبِيَّانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا، وَقَالَ: كَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان بچوں کو سلام کیا اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا (متفق علیہ)

(608) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنْ كَانَتْ الْأُمَّةُ مِنْ إِمَاءِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

605- اخرجہ مسلم 64/2765

606- اخرجہ مسلم 2588 واحد 3/9018 والترمذی 2036 وابن حبان 3248 وابن خزيمة 2438 والبيهقي 4-187 والدارمی 396/1 والبغوی فی مشکوٰۃ 1889

607- اخرجہ البخاری 4247 و مسلم 2168 و ابو داؤد 5202 و 5203 والترمذی 2705 والنسائی فی عمل الیوم واللیلۃ

331 وابن ماجه 3700 والدارمی 276/2 وابن حبان 459 والزار 2007 و ابو نعیم فی الحلیۃ 6/291

608- اخرجہ البخاری فی الادب 6072 تعلیقاً

فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: مدینہ منورہ کی کوئی بیچی نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک تھام کر آپ کو جہاں چاہتی تھی ساتھ لے جاتی تھی۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(609) وَعَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ - يَعْنِي: خِدْمَةَ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا نبی اکرم ﷺ گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ گھر کے کام کاج کر رہے ہوتے تھے جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(610) وَعَنْ أَبِي رِفَاعَةَ تَمِيمِ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَأَتَى بِكُرْسِيِّ، فَقَعَدَ عَلَيَّ، وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَاتَمَّ اخِرَهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو رفاعہ تمیم بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایک اجنبی آدمی اپنے دین کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آیا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے اپنا خطبہ ترک کر دیا۔ میرے پاس آئے۔ ایک کرسی لائی گئی آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے مجھے ان چیزوں کا علم دینا شروع کیا جن کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے۔ پھر آپ خطبہ دینے کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے بقیہ حصے کو مکمل کیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(611) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا، لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ . قَالَ: وَقَالَ: "إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَذَى، وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ" وَأَمَرَ أَنْ تُسَلَّتِ الْقُصْعَةُ، قَالَ: "فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

609- أخرجه البخاري 676

610- أخرجه مسلم 876 والنسائي 5392

611- أخرجه احمد 4/12815 و مسلم 2034 و ابو داؤد 3845 و الترمذی 1803 و النسائي في الكبرى 4/6865 و ابن حبان

5249 وغيرهم

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی چیز کھاتے تھے تو آپ تین انگلیوں کو چاٹا کرتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو وہ اس پر لگی ہوئی چیز کو صاف کرے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور آپ نے یہ حکم دیا ہے پیالے کو اچھی طرح صاف کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں تم لوگ نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(612) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ" قَالَ أَصْحَابُهُ: "وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے دریافت کیا آپ نے بھی۔ آپ نے فرمایا: ہاں میں نے چند قیراط کے عوض میں اہل مکہ کے لئے بکریاں چرائی ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(613) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أَهْدَى إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبَلْتُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے (بکری کے) ایک پائے یا ایک دتی کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے ایک پایہ یا دتی تحفے میں دی جائے تو میں اسے قبول کروں گا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(614) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُضْبَاءُ لَا تُسَبِّقُ، أَوْ لَا تَكَادُ تُسَبِّقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ، فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ، فَقَالَ: "حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء سے کوئی آگے نہیں نکل سکتا تھا اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی اپنی اونٹنی پر آیا اور اس سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں کو بہت بری لگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو پہچان لیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ لازم ہے وہ دنیا میں جس کو سر بلند کرے اسے پست بھی کر دے۔

612- بخاری ابن ماجہ بغوی فی المشکاۃ 2983

613- بخاری فی الہبۃ والنکاح نسائی فی الولیۃ احمد 3/10216 ابن حبان 5291 بیہقی 169/6 بغوی فی المشکاۃ 1827

614- بخاری فی الجہاد ابو داؤد فی الجہاد احمد 4/12010 نسائی 3590 ابن حبان 703 البزار 3694 بیہقی 16/10

مسند شہاب 1009 ابو الشیخ 153



اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَالْاِعْجَابِ

### باب 72: تکبر اور خود پسندی کا حرام ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (القصص: 83)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم نے ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو زمین میں تکبر نہیں کرتے اور فساد نہیں کرتے اور بہتر انجام پر ہیزگار لوگوں کے لئے ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾ (الاسراء: 37)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور زمین میں اترتے ہوئے نہ چلو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَلَا تَصْعُرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ (لقمان: 18)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اپنا رخسار لوگوں کے لئے ٹیڑھا نہ کرو اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو، بے شک اللہ کسی بھی تکبر کرنے والے اور اترانے والے کو پسند نہیں کرتا۔“

وَمَعْنَى ”تُصْعِرُ خَدَّكَ لِلنَّاسِ“: أَيْ تُمِيلُهُ وَتُعْرِضُ بِهِ عَنِ النَّاسِ تَكْبَرًا عَلَيْهِمْ .

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنے رخسار کو ٹیڑھا کرنے سے مراد یہ ہے تم ان سے ہٹو نہیں اور تم ان سے اعراض نہ کرو ان پر تکبر کرنے کی وجہ سے

و”الْمَرَحُ“: التَّبَخُّرُ .

المرح کا مطلب اکڑ کر چلنا ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ

لَتَسْوَأُ بِالْعُضْبَةِ أُولَى الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ﴾ (القصص: 76-81)، اِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ﴾ الْآيَاتِ .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک قارون کا تعلق موسیٰ کی قوم سے تھا اس نے ان لوگوں کے ساتھ زیادتی کی ہم نے اس کو اتنے خزانے عطا کئے تھے ان کی چابیوں کو طاقتور لوگوں کی ایک جماعت اٹھاتی تھی جب اسکی قوم نے اس سے کہا کہ تم اکڑ کر نہ چلو بے شک اللہ تعالیٰ اکڑنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ یہ آیت یہاں تک ہے ”تو ہم نے اسے زمین میں دھنسا دیا اس کے گھر سمیت“

(615) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ!» فَقَالَ رَجُلٌ: «إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَنَعْلُهُ حَسَنَةً؟ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ وَيُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبَرُ: بَطْرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”بَطْرُ الْحَقِّ“: دَفْعُهُ وَرَدُّهُ عَلَى قَائِلِهِ، وَ”غَمَطُ النَّاسِ“: اخْتِقَارُهُمْ.

♦♦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کے دل میں ایک ذرے کے وزن کے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے سوال کیا: انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے اس کا لباس عمدہ ہو اس کے جوتے بہترین ہوں تو آپ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر یہ ہے حق کا انکار کیا جائے اور دوسروں کو حقیر سمجھا جائے۔

”بطر الحق“ یعنی حق کو رد کرنا، ”غمط الناس“ یعنی لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

(616) وَعَنْ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: «كُلْ بِيَمِينِكَ» قَالَ: «لَا أَسْتَطِيعُ!» قَالَ: «لَا اسْتَطَعْتَ» مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ. قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے عرض کی: میں نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا: تم کر بھی نہیں سکو گے اس نے تکبر کی وجہ سے انکار کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص اپنا دایاں ہاتھ پھر منہ تک نہیں لے جاسکا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(617) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ عَتَلٍ جَوَاطِئِ مُسْتَكْبِرٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ فِي بَابِ ضَعْفَةِ الْمُسْلِمِينَ.

♦♦ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں۔ ہر بد زبان بد دماغ متکبر شخص (جہنمی ہے) (متفق علیہ)

اس سے پہلے اس کی شرح کمزور مسلمانوں کے باب میں گزر چکی ہے۔

(618) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِخْتَجَبَتْ

615- مسلم کتاب الايسان ابو داؤد کتاب اللباس ترمذی باب البر والصلة نسائی ان تمام کی سند اعش عن ابراهيم الخنسي ہے۔

(الاطراف للزبي) احمد 3789/2 ابو داؤد 4091 ابن ماجه 4173 طبرانی کبیر 92/10

616- مسلم باب الاطعمه احمد 5/16499 ابن حبان 6516 طبرانی 6235 اصابه 153/1 دارمی 97/2 بیہقی 277/7

دلائل 238/6

617- بخاری مسلم ترمذی ابن ماجه

618- مسلم احمد 11740/4

الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: فِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِي ضُعَفَاءِ النَّاسِ وَمَسَاكِينِهِمْ، فَقَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا: إِنَّكَ الْجَنَّةُ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءُ، وَإِنَّكَ النَّارُ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مِنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّيْكُمْ عَلَيَّ مَلُؤَهَا“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہو گئی۔ جہنم نے کہا میرے اندر صاحب حیثیت اور متکبر لوگ ہیں۔ جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور غریب لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیا: اے جنت! تم میری رحمت ہو تمہارے ذریعے میں جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور جہنم تم میرا عذاب ہو۔ میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب کروں گا۔ تم دونوں کو بھرنا میرے ذمے لازم ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(619) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو گھسیٹ کر چلے گا۔ (متفق علیہ)

(620) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخُ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"العائل": الفقير .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگوں کے ساتھ کلام نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا (اور ایک روایت میں مزید یہ الفاظ ہیں) ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور متکبر غریب۔

"العائل" یعنی فقیر۔

(621) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - : الْعِزُّ إِزَارِي، وَالْكَبْرِيَاءُ رِدَائِي، فَمَنْ يَنَازِعْنِي فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَقَدْ عَذَّبْتُهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے عزت میرا ازار ہے۔ کبریائی میری چادر ہے جو ان میں سے کسی ایک معاملے میں بھی میرے ساتھ مقابلہ کرے گا میں اسے

619- اخرجہ احمد 4/9014 والبخاری 5791 و مسلم 2087 و مالک فی موطہ 1697

620- مسلم کتاب الايمان 'نسائي في الرحم' طبراني في الكبير 184/17، والصغير 21/2 احمد 9600/3

621- مسلم في اللباس 'ابو داؤد في الزهد' ابن ماجه في السنن 'بزاز ملخصاً الاحاديث القدسيه للعلائي



نذاب دوں گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(622) وَعَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مَرَجَلٌ رَأْسَهُ، يَخْتَالُ فِي مَشْيَتِهِ، إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”مَرَجَلٌ رَأْسَهُ“ : ائى مَمَشَطُهُ، ”يَتَجَلَّجَلُ“ بِالْجِيمِينِ : ائى يَغُوصُ وَيَنْزِلُ .

◆◆ انہی سے یہ روایہ ہے، بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے حلقے میں اپنے اوپر تکبر کرتے ہوئے چل رہا تھا۔ اس نے اپنے بال سنوارے ہوئے تھے اور اس کی چال میں تکبر تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس وجہ سے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”مرجل راسہ“ یعنی بالوں میں کنگھی کی ہوئی۔ ”یتجلجل“ دو جیموں کے ساتھ اس کا مطلب ہے وہ غوطہ کھائے گا اور اترتا جائے گا۔

(623) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ، فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : «حَدِيثٌ حَسَنٌ» .

”يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ“ ائى : يَرْتَفِعُ وَيَتَكَبَّرُ .

◆◆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ خود پسندی میں مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے تکبر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور اسے بھی وہی عذاب لاحق ہوگا جو انہیں لاحق ہوگا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

”يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ“ یعنی وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے۔

## بَابُ حُسْنِ الْخَلْقِ

### باب 73: اچھے اخلاق کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (ن : 4)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک تم عظیم اخلاق کے مالک ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَالْكَافِرِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ﴾ (آل عمران : 134) الْآيَةُ .

622- اخرجہ احمد 3/9075، والبخاری 5798، و مسلم 2088، و ابن حبان 5684

623- ترمذی فی البر والصلة فی اسنادہ ضعف

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”اور غصے کو پی جانو اے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔“

(624) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ

خُلُقًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سب سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔

(متفق علیہ)

(625) وَعَنْهُ، قَالَ: مَا مَسِسْتُ دِيْبَاجًا وَلَا حَرِيرًا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، وَلَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي قَطُّ: أُفِّ، وَلَا قَالَ لِي شَيْءٌ فَعَلْتُهُ: لِمَ فَعَلْتَهُ؟ وَلَا لَشَيْءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ: أَلَا فَعَلْتُ كَذَا؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی دیباج اور حریر کو نہیں چھوا

اور میں نے نبی اکرم ﷺ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کسی خوشبو کو نہیں سونگھا۔ میں نے دس برس نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی۔ آپ نے کبھی بھی مجھے اف نہیں کہا اور نہ ہی کسی کام کے بارے میں جو میں نے کیا ہو یہ فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور نہ ہی کسی ایسے کام کے بارے میں جو میں نے نہ کیا ہو یہ فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

(626) وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حِمَارًا وَحَشِيًّا، فَرَدَّهٗ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِ، قَالَ: ”إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا لَنَا حُرْمٌ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک نیل گائے کا

(گوشت) تحفے کے طور پر پیش کیا تو آپ نے اسے مجھے واپس کر دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر ملال کے آثار دیکھے تو فرمایا میں نے تمہیں یہ گوشت اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ (متفق علیہ)

(627) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

624- اخرجہ احمد 4/12200 والبخاری 6129 و فی الادب المفرد 269 واخرجه مسلم 2144 والترمذی 333 والنسائی فی

عمل اليوم والليلة 334 وابن حبان 2308 والبيهقي 2035 بالفاظ متاربة و بعضهم يزيد على بعض

625- الرواية الاولى اخرجها البخاری 3561 و مسلم 2330 والرواية الثانية اخرجها احمد 4/13676 والبخاری 2768 و

مسلم 2309 و ابو داؤد 4773 والترمذی 201 وابن حبان 2893 والدارمی 31/1 وعبدالرزاق 17946 والبخاری فی الادب

المفرد 277 وابن المبارك فی الزهد 616 وغيرهم من ائمة الحديث الشريف بالفاظ متقاربة.

626- بخاری و مسلم فی الحج والہبة ترمذی نسائی ابن ماجہ فی الحج ابو داؤد ابن حبان 136 عبدالرزاق 8322 الادب

المفرد 277 ابن المبارك فی الزهد 616 طبرانی کبیر 7436 بیہقی 191/5 احمد 16687/5

627- مسلم فی البر والصلة ترمذی الادب المفرد 295 ابن حبان 397 دارمی 2789 احمد 17650/6 حاکم 2172

بیہقی 192/10

سِرِّ وَالْإِثْمِ، فَقَالَ: "الْبِرُّ: حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ: مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت نو اس بن سمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور تمہیں یہ ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(628) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ بد زبان اور بد مزاج نہیں تھے۔ آپ یہ فرمایا کرتے تھے تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہو۔ (متفق علیہ)

(629) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلَ فِي مِيزَانِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبِدِيَّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

"الْبِدِيَّ": هُوَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِالْفُحْشِ وَرَدَىءُ الْكَلَامِ .

﴿﴾ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندے کے نامہ اعمال میں قیامت کے دن اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ برے اخلاق کے مالک بے ہودہ گفتگو کرنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

"البدی" اس سے مراد وہ شخص ہے جو فحش اور بے کار گفتگو کرتا ہو۔

(630) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سِئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: "تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ"، وَسِئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: "الْقَمُّ وَالْفَرْجُ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

628- بخاری باب الادب وصفه النبي صلى الله عليه وسلم في الفضائل ترمذی فی البر ابن حبان 477 طہالسی 2246

ابن ابی شیبہ 514/8

629- ترمذی فی البر والصلوة رواه احمد 27587/10 ابو داود عن ابی الدرداء اس میں یہ لفظ زائد ہیں۔ وان صاحب الخلق

الحسن لہبلم بعد درجة صاحب الصوم والصلوة ابن حبان 481

630- ترمذی باب البر والصلوة احمد 9107 ابن ماجہ 4246 حاکم 324/2 ابن حبان 476



☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سی چیز اکثر لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق، آپ سے دریافت کیا گیا کون سی چیز اکثر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی۔ آپ نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(631) وَ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا،

وَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو اور تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کے معاملے میں بہتر ہو۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(632) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

"إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور نوافل پڑھنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(633) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا

زَعِيمٌ بَيْتٍ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ، وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ، وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ".

حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

"الزَّعِيمُ": الضَّامِنُ .

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس شخص کو جنت کے اطراف میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی کو ترک کر دے اور اس شخص کو جنت کے درمیان میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ کو ترک کر دے اگرچہ وہ مذاق کی صورت میں ہو اور اس شخص کو جنت کے بلند حصے میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔

631-ترمذی، مستدرک، احمد 7406/3 ابو داؤد، ابن حبان 479، ابن ابی شیبہ 515/8، الحاکم فی الافتتاح

632-ابو داؤد، ابن حبان 480 (جامع صغیر) احمد 24649/9، حاکم 199/1

633-اسنادہ صحیحہ اخرجہ ابو داؤد 4800 و فی الباب عن انس رضی اللہ عنہ الترمذی 1994 و ابن ماجہ 51

یہ حدیث صحیح ہے اس کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔  
 ”الزَّعِيمُ“ اس سے مراد ضمانت دینے والا ہے۔

(634) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ، أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَمَةِ، الشَّرَّارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفَيِّهُونَ“ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَلِمْنَا ”الشَّرَّارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ“، فَمَا الْمُتَفَيِّهُونَ؟ قَالَ : ”الْمُتَكَبِّرُونَ“ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

و ”الشَّرَّارُ“ : هُوَ كَثِيرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا . وَ ”الْمُتَشَدِّقُ“ : الْمُتَطَاوِلُ عَلَى النَّاسِ بِكَلَامِهِ، وَيَتَكَلَّمُ بِمَلَأٍ فِيهِ تَفَاصِحًا وَتَعْظِيمًا لِكَلَامِهِ، وَ ”الْمُتَفَيِّهُ“ : أَصْلُهُ مِنَ الْفَهْقِ وَهُوَ الْأَمْتِلَاءُ، وَهُوَ الَّذِي يَمْلَأُ فَمَهُ بِالْكَلَامِ وَيَتَوَسَّعُ فِيهِ، وَيُغْرِبُ بِهِ تَكَبُّرًا وَارْتِفَاعًا، وَإِظْهَارًا لِلْفَضِيلَةِ عَلَى غَيْرِهِ .

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَفْسِيرِ حُسْنِ الْخُلُقِ، قَالَ : ”هُوَ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ، وَبَدَلُ الْمَعْرُوفِ، وَكَفُّ الْأَذَى“

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ قیامت کے دن تم میں سے میرے نزدیک زیادہ محبوب اور زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہوگا اور قیامت کے دن تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو تکلف کے ساتھ منہ کھول کر کلام کرے اور تکبر کے طور پر بات کرے اور ”وَالْمُتَفَيِّهُونَ“ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ”الشَّرَّارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ“ اس کا تو ہمیں پتہ چل گیا ہے ”الْمُتَفَيِّهُونَ“ اس سے کیا مراد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تکبر کرنے والے لوگ۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

”الشَّرَّارُ“ اس سے مراد وہ شخص ہے جو بکثرت بناوٹی گفتگو کرتا ہو۔ ”وَالْمُتَشَدِّقُ“ یعنی وہ شخص ہے جو لوگوں کے ساتھ بلویل گفتگو کرتا ہو اور اپنے کلام کو عظیم اور اہم سمجھتے ہوئے منہ بھر کر بات کرتا ہو۔ ”وَالْمُتَفَيِّهُونَ“ یہ لفظ الفہق ہے جس کا مطلب کسی چیز کو بھر دینا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو کلام کے ذریعے اپنے منہ کو بھر رکھے اور اس بارے میں منہ کو وسعت دے اور تکبر خود نمائی اور اپنی شخصیت کے اظہار کے طور پر عجیب و غریب باتیں کرے تاکہ اس کی دوسروں پر فضیلت ظاہر ہو۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں اچھے اخلاق سے مراد خندہ پیشانی سے ملنا، نیکی کو پھیلانا اور کسی کو تکلیف پہنچانے سے بچنا ہے۔

634- اخرجہ الترمذی 2025 و اسنادہ حسن و فی الباب عن ابی ثعلبۃ العسثی رضی اللہ عنہ عند احمد 6/17758 وابن ابی شیبۃ 515/8 وابن حبان 482 و فی الباب ایضا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عند احمد 2/8830 باسناد حسن و فی الباب ایضا عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عند الطبرانی فی الکبیر 10423

## بَابُ الْحِلْمِ وَالْأَنَاةِ وَالرَّفْقِ

### باب 74: حلم برداری اور نرمی کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (آل عمران: 134) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور غصے کو پی جائیو اے اور لوگوں سے درگزر کرنیو اے اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ (الأعراف: 199)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم معافی کو اختیار کرو بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ﴾ (فصلت: 34-35)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتے۔ تم اس کو اچھے طریقے سے دور کرو پھر وہ شخص جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ (تمہارے) گہرے دوست کی مانند ہو جائے گا۔ اور یہ (خوبی) صرف انہی لوگوں کو دی جاتی ہے جو صبر سے کام لیتے ہیں اور (ایسے شخص کو صرف یہ خوبی نہیں بلکہ) بڑا عظیم حصہ ملتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ (الشوری: 43)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص صبر سے کام لے اور معاف کر دے تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔“

(635) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: ”إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ نے عبد القیس قبیلے کے وفد کے سربراہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

”تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کو پسند کرتا ہے ایک بردباری اور دوسری سمجھ بوجھ۔“

(636) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

(637) وَعَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى

635- اخرجہ الترمذی 2012

637- مسلم، احد 241145، بخاری، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی 323/2، ابن حبان 6441، الادب المفرد 311، بیہقی

203/9



الرِّفْقُ، مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطَى عَلَى مَا سِوَاهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ رفق ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی کے نتیجے میں وہ ثواب عطا کرتا ہے۔ جو سختی یا نرمی کے علاوہ دیگر کسی چیز پر عطا نہیں کرتا۔ اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(638) وَ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يَنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ انہی سے یہ حدیث بھی منقول ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نرمی جس چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کر دے گی اور جس چیز سے الگ کی جائے گی اسے بد نما کر دے گی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(639) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقْعُوا فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”دَعُوهُ وَارْتَقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ ذُنُوبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُبَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”السَّجَلُ“ بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَاسْكَانِ الْجِيمِ : وَهِيَ الدَّلْوُ الْمُمْتَلِكَةُ مَاءً، وَكَذَلِكَ الذُّنُوبُ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اسے مارنے کے لئے اٹھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے تنگی کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ”السجل“ میں سین مہملہ فتح کے ساتھ ہے اور جیم ساکن ہے اور اس کا معنی ہے پانی سے نہر، بواؤں اور اسی طرح ”الذنوب“ کا بھی مطلب ہے۔

(640) وَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”يَسِّرُوا وَلَا تَعْسِرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تَنْفِرُوا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آسانی فراہم کرو تنگی فراہم نہ کرو۔ خوشخبری سناؤ متنفر نہ کرو۔ (متفق علیہ)

(641) وَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

638- اخرجہ مسلم 2594، والبخاری في الادب المفرد 469

640- اخرجہ البخاری 69 و مسلم 1732

639- اخرجہ البخاری 220

641- اخرجہ احمد 7/19372 و مسلم 2582 و ابو داؤد 4809، واللفظ له و اخرجہ ابن ماجہ 3687 والبخاری في الادب

المفرد 463 وابن حبان 548 وابن ابی شہبة 510/8 والطبرانی في الكبير 2449

يَقُولُ: "مَنْ يُحْرَمِ الرَّفِيقَ، يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ ہر طرح کی بھلائی سے محروم رہا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(642) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي .

قَالَ: "لَا تَغْضَبْ"، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: "لَا تَغْضَبْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: تم غضبناک نہ ہونا! اس نے چند مرتبہ یہ سوال دہرایا تو آپ نے یہی فرمایا: تم غضبناک نہ ہونا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(643) وَعَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

"إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ، وَلِيُحَدِّثَ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلِيُرِحَ ذَبِيحَتَهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے بارے میں اچھائی کرنا لازم قرار دیا ہے۔ اگر تم کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو (یعنی ازیت دے کر قتل نہ کرو) اور جب کسی کو ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور اپنی چھری کو تیز کر لو اور اپنے ذبیحے کو آرام پہنچاؤ۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(644) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ

قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا، كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ . وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ تَنْتَهَكَ حُرْمَةَ اللَّهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ تَعَالَى . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کبھی دو معاملات کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار کیا جبکہ وہ کوئی گناہ نہ ہو۔ اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا تھا۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو پامال کیا جاتا تو آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے انتقام لیا کرتے تھے۔

642- باب الصبر کے تحت گزر چکی

643- اخرجہ احمد 6/17116 و مسلم 1955 و ابو داؤد 2815 و الترمذی 1409 و النسائی 4418 و ابن ماجہ 3170

644- اخرجہ مالك في موطه 1671 و احمد 9/24089 و البخاری 3560 و مسلم 2327 و ابو داؤد 4785 و الدارمی

147/2 و ابن حبان 488 و الترمذی في الشائل 341 و البيهقی 192/10

(645) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَى النَّارِ؟ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ، هَيِّنٍ، لَيِّنٍ، سَهْلٍ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کس شخص پر جہنم حرام ہوگی۔ جہنم ہر اس شخص پر حرام ہوگی جو نرمی کرنے والا آسانی اختیار کرنے والا ہو۔ اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

### بَابُ الْعَفْوِ وَالْإِعْرَاضِ عَنِ الْجَاهِلِينَ

باب 75: جاہلوں سے گریز کرنے اور عفو سے کام لینے کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ﴾ (الاعراف: 199)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم معافی کو اختیار کرو بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴾ (الحجر: 85)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اچھی طرح سے درگزر سے کام لو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ﴾ (النور: 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں کیا یہ تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت

کردے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴾ (آل عمران: 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور لوگوں کو معاف کرنے والے اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴾ (الشوری: 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: "اور جو صبر سے کام لے اور معاف کر دے تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔"

وَالْآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ.



اس موضوع پر بہت سی آیات ہیں جو معلوم ہیں۔

(646) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أَحَدٍ؟ قَالَ : "لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِهِ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، وَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي، فَانْظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرَيْلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -، فَنَادَانِي، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ . فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِي رَبِّي إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ، إِنْ شِئْتَ أَطَبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِينَ" . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الأخشبان" : الْجِبَلَانِ الْمُحِيطَانِ بِمَكَّةَ . وَالْأَخْشَبُ : هُوَ الْجَبَلُ الْغَلِيظُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کیا غزوہ احد سے زیادہ شدید دن بھی آپ پر آیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہاری قوم کی طرف سے مجھے وہ دن بھی دیکھنا پڑا جو اس دن سے زیادہ شدید تھا جو عقبہ کے دن مجھے ان کی طرف سے دیکھنا پڑا تھا۔ یہ اس دن کی بات ہے جب میں نے ابن عبد یالیل بن عبد کلال کو دعوت دی اس نے میری پسند کے مطابق جواب نہیں دیا میں جا رہا تھا اور میرے چہرے پر غم کے آثار تھے ابھی میں قرن ثعالب ہی پہنچا تھا۔ میں نے سر اٹھایا تو وہاں ایک بادل تھا جس نے مجھ پہ سایہ کیا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا تو اس میں جبریل موجود تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور بولے اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو دیا جانے والا جواب سن لیا ہے جو انہوں نے آپ کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے۔ آپ اسے جو چاہیں ان لوگوں کے بارے میں حکم دے سکتے ہیں پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی اور مجھے سلام کیا اور بولا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا آپ کو دیا جانے والا جواب سن لیا ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں میرے پروردگار نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ اپنے معاملے میں مجھے کوئی حکم دیں جو آپ چاہیں اگر آپ چاہیں تو میں ان پر یہ پہاڑ اتار دیتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الأخشبان" سے مراد ہے مکہ کے ارد گرد کے دونوں پہاڑ، "والأخشب" یہ سخت اور بڑے پہاڑ کو کہتے ہیں۔

646- اخرجہ البخاری 3231 و مسلم 1795 وابن حبان 6561 و ابو نعیم فی دلائل النبوة 213 وابن خزیمہ ی التوحید

والبیہقی فی الاسماء والصفات

(647) وَ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ، وَلَا أَمْرًا وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ، إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ تَعَالَى، فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ تَعَالَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

◆◆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ یہ بات بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی کسی کو اپنے ہاتھ کے ذریعے نہیں مارا نہ کسی بیوی کو اور نہ ہی کسی خادم کو البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے کے دوران (دشمنوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے) اور جب بھی آپ کو کوئی اذیت پہنچائی گئی تو آپ نے اذیت پہنچانے والے سے انتقام نہیں لیا البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی حرمت کی پامالی کی گئی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے انتقام لیا ہے۔

(648) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبَذَةً شَدِيدَةً، فَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبَذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مُرِّبِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا۔ آپ نے موٹے کنارے والی نجرانی چادر اوڑھی ہوئی تھی ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا۔ اس نے آپ کی چادر کو زور سے کھینچا میں نے نبی اکرم ﷺ کی گردن کی جلد پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے چادر کے کنارے کا نشان پڑ گیا ہے۔ پھر وہ بولا اے محمد! اللہ تعالیٰ کا جو مال آپ کے پاس موجود ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ دینے کا حکم دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور مسکرا دیئے پھر آپ نے اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ)

(649) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدَمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُولُ: "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي؛ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے ایک نبی کے بارے میں یہ بات بیان کی جن کی قوم نے انہیں مارا تھا اور انہیں خون آلود کر دیا تھا اور وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے (کہ میرا مقام کیا ہے)۔

(650) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَيْسَ

647- اخرجہ احمد 9/24089 و مسلم 2328 و ابو داؤد 4786 و الترمذی فی الشائل 342

648- اخرجہ البخاری 3149 و مسلم 1057 و ابن ماجہ 3553

649- اخرجہ احمد 3/3611 و البخاری 3477 و مسلم 1792 و ابن ماجہ 4025 و ابو یعلیٰ 5205 و ابن حبان 6576

650- اخرجہ احمد 6/17064 و البخاری 90 و مسلم 466 و ابن ماجہ 984

الشَّدِيدُ بِالصَّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: طاقتور وہ نہیں ہے جو (کسی کو) پچھاڑ دے طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔

## بَابُ احْتِمَالِ الْأَذَى

باب 76: (کسی کی طرف سے ملنے والی) اذیت برداشت کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴾ (آل عمران : 134)،

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور وہ غصے کو چپنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴾ (الشوری : 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو صبر سے کام لے اور معاف کر دے تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔“

وَفِي الْبَابِ : الْأَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ .

اس باب میں وہ احادیث بھی ہوں گی جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں۔

(651) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ : أَنَّ رَجُلًا، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصْلُهُمْ

وَيَقْطَعُونِي، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسَيِّئُونَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ ! فَقَالَ : ”لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ،

فَكَانَمَا تُسْفَهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ“

رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهُ فِي بَابِ صِلَةِ الْأَرْحَامِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے کچھ رشتے دار ہیں میں

ان کے ساتھ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہوں اور وہ لا تعلقی اختیار کرتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں وہ

میرے ساتھ بُرا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ بردباری سے کام لیتا ہوں وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے

ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم کہہ رہے ہو اگر ایسا ہی کرتے ہو تو گویا تم ان کے اوپر راکھ پھینکتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف

سے ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا جب تک تم ایسا کرتے رہو گے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اس سے پہلے رشتے داری کے حقوق کا پہلے باب میں ذکر کیا جا چکا

ہے۔



بَابُ الْغَضَبِ إِذَا انْتَهَكْتَ حُرْمَاتِ الشَّرْعِ وَالْإِنْتِصَارِ لِدِينِ اللَّهِ تَعَالَى  
باب 77 جب شرعی احکام کی حرمت کو پامال کیا جائے تو غضب کا اظہار کرنا اور اللہ تعالیٰ کے  
دین کی مدد کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَمَنْ يُعْظِمِ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ﴾ (الحج : 30)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے قابل احترام قرار دی جانے والی چیزوں کی تعظیم کرے گا تو  
یہ اس کے پروردگار کی بارگاہ میں اُس شخص کے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنْ تَنْصَرُوا لِلَّهِ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ﴾ (محمد : 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اگر تم اللہ کی مدد کرو تو وہ تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔“

وَفِي الْبَابِ حَدِيثُ عَائِشَةَ السَّابِقِ فِي بَابِ الْعَفْوِ .

اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی ہے جو ”معاف کرنے“ کے باب میں گزر چکی ہے۔

(652) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا أَفَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ؛ فَقَالَ: ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ،

فَأَيْتُكُمْ أُمَّ النَّاسِ فَلْيُؤْجِزْ؛ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ عن عقبہ بن عمرو البدری بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور

بوا: میں صبح کی نماز میں فلاں شخص کی وجہ سے شریک نہیں ہوتا کیونکہ وہ ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں

میں نے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنا غضبناک دیکھا ہے۔ اس سے زیادہ غضبناک کبھی نہیں

دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو تنفر کرتے ہیں جس شخص نے لوگوں کو نماز پڑھانی ہو وہ مختصر نماز

پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے بڑی عمر کے لوگ بھی ہوتے ہیں، چھوٹے بھی ہوتے ہیں اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔ (متفق

علیہ)

(653) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ

652- بخاری: مسلم: احمد: نسائی: ابن ماجہ: ابن الجارود: ابن حبان: طبرانی: اساعیلی: ابو عوانہ: برقانی: ابو نعیم: البیهقی: (عمد

الاحکام فلقندی)

653- اخرجہ البخاری 5954، مسلم 92/2107 والنسائی 5371

سَرَبْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلٌ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَتَلَوْنَ وَجْهَهُ، وَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ، أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ!" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
 "السَّهْوَةُ": كَالصُّفَّةِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ . وَ"الْقِرَامُ" بِكَسْرِ الْقَافِ : سِتْرٌ رَقِيقٌ، وَ"هَتَكَهُ": أَفْسَدَ الصُّورَةَ الَّتِي فِيهِ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے میں نے ایک لگایا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں نبی اکرم ﷺ نے جب اسے دیکھا تو اسے پھاڑ دیا۔ آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بارے میں اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ (متفق علیہ)

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "اسہوۃ" گھر کے درمیان میں واقع چبوترہ یا دیوڑھی، "القرام" قاف پر کسرہ کے ساتھ اس کا مطلب ہے باریک پردہ۔ "وہتکہ" اس میں تصویر تھی جسکو بگاڑ دیا۔

(654) وَعَنْهَا : أَنَّ قَرِيشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا : مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا : مَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اتَّشَفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ تَعَالَى؟!" ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ : "إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَإِنَّمَا اللَّهُ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ انہی سے یہ روایت منقول ہے قریش ایک مخرومی عورت کے بارے میں بہت پریشان ہوئے جس نے چوری کر لی تھی، انہوں نے کہا اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کون بات کرے گا پھر ان میں سے بعض لوگوں نے کہا یہ جرات صرف اسامہ بن زید کر سکتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے محبوب ہیں۔ اسامہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں بات کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو، پھر آپ کھڑے ہوئے آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ بلاکت کا شکار ہو گئے کیونکہ جب ان میں کوئی بڑے خاندان کا شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کمزور شخص چوری کرتا تھا تو اس پر حد جاری کرتے تھے۔

اللہ کی قسم! اگر محمد بنی فاطمہ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔ (متفق علیہ)

(655) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةَ فِي الْقِبْلَةِ، فَشَقَّ

654- اخرجہ البخاری 3475 و مسلم 1688 و ابو داؤد 4373 و الترمذی 1430 و النسائی 4914 و ابن ماجہ 2547 و ابن

حبان 4402

655- اخرجہ احمد 5/12809 و البخاری 241 و مسلم 551 و عبدالرزاق 1692 و ابن حبان 2267 و ابن ابی شیبہ 364/2

والحمیدی 1219 و البيهقي 255/1

ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُؤَى فِي وَجْهِهِ ؛ فَقَامَ فَحَكَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ: "إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَلَا يَزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ" ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِذَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: "أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَالْأَمْرُ بِالْبُصَاقِ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ هُوَ فِيمَا إِذَا كَانَ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ، فَأَمَّا فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يَبْصُقُ إِلَّا فِي ثَوْبِهِ .

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی سمت میں مسجد کی دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا یہ بات آپ کو بہت گراں گزری۔ یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے چہرے پر محسوس ہوا آپ اٹھے اور آپ نے اپنے دست مبارک سے اسے صاف کیا اور فرمایا: جب کوئی شخص نماز کی حالت میں ہوتا ہے تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے۔ اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ کوئی بھی اس قبلہ کی سمت میں ہرگز نہ تھو کے بلکہ بائیں طرف تھو کے یا پاؤں کے نیچے تھو کے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کا پلو پکڑا اس میں تھوکا اور پھر اسے مل دیا اور پھر فرمایا: یا پھر اس طرح کر لیا کرے۔ (متفق علیہ)

بَابُ أَمْرِ وُلَاةِ الْأُمُورِ بِالرَّفْقِ بِرِعَايَاهُمْ وَنَصِيحَتِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالنَّهْيِ عَنْ

غَشِّهِمْ وَالتَّشْدِيدِ عَلَيْهِمْ وَاهْتِبَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْغَفْلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوَائِجِهِمْ

باب 78: حکمرانوں کو اپنی رعایا کے ساتھ نرمی سے پیش آنے اور خیر خواہی رکھنے اور ان کے ساتھ شفقت کا سلوک کرنے کا حکم اور انہیں دھوکہ دینے، ان پر سختی کرنے ان کی مصلحتوں میں کوتاہی کرنے اور ان کی ضروریات کے بارے میں غفلت کا شکار ہونے کی ممانعت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الشعراء: 215)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم اپنے پروں کو ان کے لئے جھکا دو جو مومنین تمہاری پیروی کریں۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (النحل: 90)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ انصاف، احسان اور رشتے داروں کو ادائیگی کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور گناہ

اور سرکشی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

(656) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

656- أخرجه أحمد 2/4495، والبغاري 893، ومسلم 1829، وأبو داود 2928، والترمذي 1705، وابن حبان 4489، والبيهقي

291/7



”كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ آدمی اپنے گھر والوں کے بارے میں نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

(657) وَعَنْ أَبِي يَعْلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرِعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ: ”فَلَمْ يَحْطُهَا بِنُصْحِهِ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ“ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ”مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ لَهُمْ، إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ“ .

✧✧ حضرت ابو یعلیٰ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ جس بھی بندے کو حکمران مقرر کرتا ہے اور وہ اس حالت میں مرے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام قرار دے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ ان کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک نہیں کرتا تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو امیر مسلمانوں کے امور کا نگران بنے اور پھر ان کے لئے کوشش نہ کرے اور پھر ان کے لئے خیر خواہی نہ کرے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(658) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا: ”اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے میرے گھر میں فرمایا تھا اے اللہ! جو میری امت کے کسی معاملے کا نگران بنے اور ان پر سختی کرے تو اس پر سختی کر اور جو میری

امت کے کسی معاملے کا نگران بنے اور ان پر نرمی کرے تو تو اس پر نرمی کر۔  
اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(659) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ بَعْدِي خُلَفَاءُ فَيَكْثَرُونَ"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: "أَوْفُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَأَلَّوْا، ثُمَّ أَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل میں یکے بعد دیگرے انبیاء آتے رہے جب ایک نبی کا انتقال ہوتا تو اس کے پیچھے دوسرے نبی آ جاتے تھے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ میرے بعد خلفاء ہوں گے اور وہ زیادہ بھی ہوں گے۔ (یعنی ایک وقت میں زیادہ لوگ خلافت کے دعویدار ہو سکتے ہیں) لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا جس کی پہلے بیعت کی گئی ہو اس کی بیعت کو پورا کرو اور ان کا حق دو۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جس چیز کا نگران مقرر کیا ہے اس کا ان سے حساب لے گا۔ (متفق علیہ)

(660) وَعَنْ عَائِدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ لَهُ : أَيُّ بَنِيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : "إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ" فَيَاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس آئے اور ان سے کہا اے میرے بیٹے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سب سے برا حکمران ظالم ہوگا تو تم اس بات سے بچو کہ تم ان میں شامل ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

(661) وَعَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : "مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ، فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقَّرَهُمْ، اخْتَجَبَ اللَّهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقَّرَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ" فَجَعَلَ مُعَاوِيَةَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

♦♦ حضرت ابو مریم الازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

659- اخرجه احمد 2/7965 والبخاری 3455 و مسلم 1842 وابن ماجه 2871 وابن حبان 3555 والبيهقي 144/8

660- مسلم في المغازي احمد مزي ديوبلي في بخاري کا نام ذکر نہیں کیا مختصر جامع الاصول میں دبیج نے مسلم کی طرف نسبت کی ہے۔ پس متفق علیہ نہ ہوئی۔ نوای سے قلم زد ہوئی۔

661- صحیح الاسناد اخرجه ابو داؤد 2948 والترمذی 1332 والحاكم 4/7027 وفي الباب عن معاذ رضي الله عنه عند احمد

یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مسلمانوں کا حکمران بنے اور ان کی ضروریات اور مجبوریوں اور غربت سے پردے میں رہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ضرورت، مجبوری اور غربت سے پردے میں رہے گا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ الْوَالِي الْعَادِلِ

### باب 79: عادل حکمران

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ ﴾ (النحل : 90) الْآيَةَ،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴾ (الحجرات : 9) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”انصاف سے کام لو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

(662) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ

فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَبَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالَهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينَهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سات طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا خاص سایہ رحمت عطا کرے گا۔ اس دن جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ایک عادل حکمران دوسرا وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو۔ ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہو اور دو وہ افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں اسی حالت میں اکٹھے ہوتے ہوں اور اسی حالت میں جدا ہوتے ہوں اور ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور ایک وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا خفیہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے اور ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔

662- اخرجہ احمد 2/6502 و مسلم 1827 والنسائی 5394 والحیثی 588 وابن حبان 4484 والحاکم 4/7006

والبیہقی فی الکبری 88/87/10 و فی الاسماء والصفات والأجری فی الشریعة



(663) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ: الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَوْا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انصاف کرنے والے لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے عہدے اور اپنے گھر والوں اور جس چیز کے بھی وہ نگران ہوں گے ان سب میں انصاف سے کام لیتے ہوں گے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(664) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ. وَشِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ!"، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ؟ قَالَ: "لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ. لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ تمہارے سب سے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے لئے دعائے رحمت کرو اور وہ تمہارے لئے دعائے رحمت کریں اور تمہارے سب سے برے حکمران وہ ہوں گے جنہیں تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں ناپسند کریں۔ تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم انہیں چھوڑ نہ دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "تصلون عليهم" یعنی تم ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔

(665) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَفِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٌ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اہل جنت تین طرح کے لوگ ہوں گے۔ ایک وہ حاکم جو انصاف کرنے والا ہو اور اُسے نیکی کی توفیق ملی ہو ایک وہ شخص جو مہربان ہو نرم دل کا مالک ہو ہر رشتے دار کے لئے اور تیسرا وہ پاکدامن شخص جو صاحب عیال ہو اور مانگنے سے بچے۔

بَابُ وُجُوبِ طَاعَةِ وَلَاةِ الْأَمْرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِ طَاعَتِهِمْ فِي الْمَعْصِيَةِ  
باب 80: حاکم وقت کی فرمانبرداری کا واجب ہونا جبکہ وہ گناہ کے کام میں نہ ہو  
اور گناہ کے کام میں ان کی فرمانبرداری کا حرام ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ (النساء: 59) .

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اپنے ”اولی الامر“ (حکمرانوں) کی اطاعت کرو۔“

(666) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ“  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، مسلمان شخص پر اطاعت و فرمانبرداری لازم ہے اس معاملے میں جو اسے پسند ہو یا ناپسند ہو ماسوائے اس کے کہ اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو کوئی اطاعت اور فرمانبرداری نہیں ہوگی۔ (متفق علیہ)۔

(667) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، يَقُولُ لَنَا: ”فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت اور فرمانبرداری کی بیعت کی تو آپ نے ہم سے فرمایا اپنی گنجائش کے مطابق (تم اطاعت اور فرمانبرداری کرو گے) (متفق علیہ)

(668) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ”وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ، فَإِنَّهُ يَمُوتُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً“ .  
”الْمِيتَةُ“ بِكَسْرِ الْمِيمِ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

666- اخرجہ البخاری 7144 و مسلم 1839 و ابو داؤد 2626 و الترمذی 1713 و النسائی فی الکبری 5/8720 و ابن ماجہ

2864

667- بخاری فی الاحکام، مسلم فی المغازی، عن عبد اللہ بن دینار، ترمذی فی السیر، نسائی فی السیر والبیعة (اطراف مزی)

668- اخرجہ البخاری 7202 و مسلم 1867 و الترمذی 1593 و النسائی 4198

ہے: جو شخص اطاعت سے ہاتھ کھینچ لے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس کی گردن میں بیعت نہ ہو تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔  
اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(669) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنِ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَانَ رَأْسَهُ زَبِيْبَةً" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اطاعت و فرمانبرداری سے کام لو۔ اگرچہ تم پر ایک حبشی شخص کو حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر انگور کی مانند (چھوٹا) ہو۔  
اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(670) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ، وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ، وَآثَرَةَ عَلَيْكَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم پر اطاعت و فرمانبرداری لازم ہے۔ تنگی اور آسانی کے عالم میں پسندیدگی اور ناپسندیدگی کے عالم میں اور اپنے ساتھ ترجیحی سلوک کے عالم میں (ہر حالت میں لازم ہے)۔

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(671) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَمِنَّا مَنْ يُصَلِّحُ خِبَانَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشْرِهِ، إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ. فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرٍ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ شَرًّا مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ. وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا، وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكَرُونَهَا، وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ يَرْفِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي، ثُمَّ تَنْكَشِفُ، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ هَذِهِ. فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزْخَرَ عَنِ النَّارِ، وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتَاتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلِيَأْتِيَ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ. وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ، وَبَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطْعَمْ إِنْ

669- بخاری کتاب الصلاة والاحکام ابن ماجہ فی الجہاد

670- اخرجہ مسلم 1836 والنسائی 4166

671- اخرجہ مسلم 1844 و ابو داؤد 4248 والنسائی 4202 وابن ماجہ 3956



اَسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ الْآخِرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخِرِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُهُ : ”يَنْتَضِلُّ“ أَيُّ : يُسَابِقُ بِالرَّمِيِّ بِالنَّبْلِ وَالنُّشَابِ . وَ”الْجَشْرُ“ : بَفَتْحِ الْجِيمِ وَالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالرَّاءِ، وَهِيَ : الدَّوَابُّ الَّتِي تَرْعَى وَتَبِيْتُ مَكَانَهَا . وَقَوْلُهُ : ”يُرَقِّقُ بَعْضَهَا بَعْضًا“ أَيُّ : يُصَيِّرُ بَعْضَهَا بَعْضًا رَقِيقًا : أَيُّ خَفِيفًا لِعِظَمِ مَا بَعْدَهُ، فَالثَّانِي يُرَقِّقُ الْأَوَّلَ . وَقِيلَ مَعْنَاهُ يُشَوِّقُ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ بِتَحْسِينِهَا وَتَسْوِيلِهَا، وَقِيلَ : يُشَبِّهُ بَعْضَهَا بَعْضًا .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے۔ ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا ہم میں سے کسی نے اپنا خیمہ درست کرنا شروع کر دیا۔ کسی نے تیرٹھیک کرنا شروع کر دیئے کسی نے اپنے جانور چرانے شروع کر دیئے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ نماز کھڑی ہونیوالی ہے۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکٹھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے جو بھی نبی گزرا اس پر یہ لازم تھا کہ وہ اپنی امت کی ہر اس بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرے جو وہ ان کے لئے جانتا ہے۔ انہیں ہر اس چیز کے شر سے ڈرائے جو وہ ان کے بارے میں جانتا ہے اور تمہاری یہ امت اس کی عافیت اس کے ابتدائی حصے میں ہے اور اس کے آخری حصے میں آزمائش ہوگی اور وہ امور ہوں گے جو تمہیں برے لگیں ایک فتنہ آئے گا جس کے پیچھے دوسرا فتنہ ہوگا۔ ایک فتنہ آئے گا تو بندہ مومن یہ کہے گا یہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ پھر وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر دوسرا فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا یہ اور یہ تو جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے جہنم سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو جب اس کی موت آئے تو وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرے جس کی اسے خواہش ہو کہ لوگ اس کے ساتھ وہ سلوک کریں اور جو شخص کسی امام کی بیعت کر لے اور اپنا ہاتھ اس کو دیدے اور اپنا دل بھی اسے دیدے تو اسے اس حاکم کی اطاعت کرنی چاہیے جہاں تک اس کے لئے ممکن ہو اور اگر کوئی دوسرا شخص آ کر اس حاکم کا مقابلہ کرے تو دوسرے شخص کی گردن اڑا دو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اور یہ قول ”ينتضل“ یعنی تیر اندازی میں مقابلہ کرنا۔ ”والجشر“ میں جیم پر فتح اور شین معجمۃ اور راء ہے اور اس کا معنی ہے جانوروں کو چرانا اور ان کے لئے راستہ بنانا۔ یرقق بعضها بعضاً یعنی بعد میں آنے والا فتنہ پہلے آنے والے فتنے سے ہلکا ہوگا اور بعض نے کہا کہ اس کا معنی ہے کہ ایک فتنہ دوسرے کا شوق پیدا کر دے گا اور اس کے لئے دلوں کی تزئین کرے گا اور بعض نے کہا ہے کہ ہر فتنہ ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہوگا۔

(672) وَعَنْ أَبِي هُنَيْدَةَ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتِ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ، وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حَمَلُوا، وَعَلَيْكُمْ مَا حَمَلْتُمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت ابو سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا اور بو۔ لے اے اللہ کے نبی! آپ کے خیال میں اگر ہمارے اوپر ایسے حکمران آجائیں جو ہم سے اپنے حق کا سوال کریں لیکن ہمیں ہمارا حق نہ دیں تو آپ ہمیں کیا حکم دیں گے۔ انہوں نے پھر یہی سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اطاعت و فرمانبرداری سے کام لو کیونکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کے پابند ہیں اور تم اپنی ذمہ داریوں کے پابند ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(673) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي آثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكَرُونَهَا!" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ؟ قَالَ: "تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد (تمہارے ساتھ) برائیوں کی سزا لگائی جائے گی اور کچھ ایسے معاملات ہونگے جو تمہیں برے لگیں گے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں سے جو شخص اسے پالے تو آپ اسے کیا حکم دیں گے۔ آپ نے فرمایا: تم اس حق کو ادا کرو جو تمہارے ذمے لازم ہے اور اپنے حق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ (متفق علیہ)

(674) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعِصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(675) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيُصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَيْئًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کو اپنے امیر کی کوئی بات بری لگی ہو تو وہ صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص سلطان سے ایک بالشت الگ ہوگا وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(676) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :

673- بخاری فی علامات فی النبوة، مسلم فی المغازی، ترمذی فی الفتن

674- اخرجہ احمد 3/8513، البخاری 7137، مسلم 1835، ابو داؤد 2624، الترمذی 1762، النسائی 4204

والطہالسی 2577، ابن حبان 4556، ابن ابی شیبہ 212/12، عبدالرزاق 20679، ابو عوانہ 109/2، البیہقی 155/8

وابن ماجہ 3

675- اخرجہ البخاری 7053، مسلم 1849

”مَنْ آهَانَ السُّلْطَانَ آهَانَهُ اللَّهُ“

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثٌ كَثِيرَةٌ فِي الصَّحِيحِ . وَقَدْ سَبَقَ بَعْضُهَا فِي أَبْوَابِ .

﴿﴾ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص سلطان کو رسوا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس بارے میں بہت سی احادیث ہیں جو مستند ہیں۔ ان میں سے کچھ اس سے پہلے کے ابواب میں نقل کی جا چکی ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ سُؤَالِ الْإِمَارَةِ وَاخْتِيَارِ تَرْكِ الْوَلَايَاتِ إِذَا لَمْ يَتَّعِنَنَّ عَلَيْهِ أَوْ تَدَعُ

حَاجَةً إِلَيْهِ

باب 81: حکومت کی طلب کی ممانعت اور جب کسی شخص کو اس پر متعین نہ کیا گیا ہو یا کوئی شخص اس کا ضرورت مند ہو تو حکومت کو ترک کر دینا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فِسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴾

(القصص : 83) .

”یہ آخرت کا گھر ہے جو ہم ان لوگوں کو دیں گے کہ جو غلو نہیں کرتے اور زمین میں فساد نہیں پھیلاتے اور عاقبت پر ہیزگاروں کے لئے ہے۔“

(677) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ؛ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتِ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَن يَمِينِكَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت ابو سعید عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! تم حکومت نہ مانگنا کیونکہ اگر یہ تمہیں مانگے بغیر دی گئی تو اس معاملے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر مانگنے کے نتیجے میں دی گئی تو تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جب تم کوئی قسم اٹھاؤ اور اس کے برعکس کام کو بہتر سمجھو تو وہ کام کرو جو زیادہ بہتر ہو

676- اخرجہ احمد 7/20577 والترمذی 2231 واللفظ له. واسنادہ حسن

677- بخاری فی الایمان والاحکام، مسلم فی الایمان والندور، ابو داؤد فی الاخراج مختصراً. ترمذی فی الایمان والایمان، نسائی فی اقضاء والسهر والایمان والندور.



اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔ (متفق علیہ)

(678) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ، إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَإِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحِبُّ لِنَفْسِي. لَا تَأْمَرَنَّ عَلَيَّ اثْنَيْنِ، وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہی بات پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ تم دو آدمیوں پر بھی امیر ہرگز نہ بننا اور یتیم کے مال کا نگران نہ بننا۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(679) وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَيَّ مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ، إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِزْبٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے سرکاری اہلکار کیوں نہیں مقرر کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے کندھے پر مارا اور فرمایا: اے ابو ذر تم کمزور ہو اور یہ امانت ہے اور یہ قیامت میں رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی۔ البتہ جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے اور اس بارے میں اس پر جو لازم ہے اسے ادا کرے۔ (وہ رسوا نہیں ہوگا)

(680) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَيَّ الْإِمَارَةَ، وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب تم حکومت کا لالچ کرو گے اور یہ بات تمہارے لئے قیامت کے دن ندامت کا باعث ہوگی۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

بَابُ حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِي وَغَيْرَهُمَا مِنْ وُلاةِ الْأُمُورِ عَلَى اتِّخَاذِ وَزِيرٍ صَالِحٍ  
وَتَحْذِيرِهِمْ مِنْ قُرْنَاءِ السُّوءِ وَالْقَبُولِ مِنْهُمْ

باب 82: سلطان اور قاضی اور دیگر حضرات کو اس بات کی ترغیب دینا کہ وہ سرکاری اہل کار ایسے لوگوں کو مقرر کریں جو اس لائق ہو اور انہیں برے ہم نشینوں سے بچانا اور ان کی بات

678- اخرجہ مسلم 1826 و ابو داؤد 2868 والنسائی 3669 وابن حبان 5564 والبیہقی 129/3

679- اخرجہ مسلم 1825

680- الحدیث بتامہ اخرجہ البخاری 7148 و کذا اخرجہ احمد 3/9798 والنسائی 4222 وابن حبان 4482 والبیہقی 129/3

## ماننے سے بچنے کی تلقین

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ الْإِخْلَاصُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴾ (النوح: 67) .

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے البتہ پرہیزگار لوگ ایسے نہیں ہوں گے۔“

(681) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :

”مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ : بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

﴿﴾ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے

جس بھی نبی کو مبعوث کیا یا جس بھی شخص کو خلیفہ مقرر کیا اس کے ساتھ دو ساتھی ہوتے ہیں ایک ساتھی اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور

اس کی ترغیب دیتا ہے اور دوسرا ساتھی اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور وہ شخص محفوظ رہتا ہے جسے اللہ

تعالیٰ محفوظ رکھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(682) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ” إِذَا أَرَادَ اللَّهُ

بِالْأَمِيرِ خَيْرًا، جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ، إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ آعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ

سُوِّءٍ، إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنِّهُ“

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے بارے

میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے بہترین وزیر عطا کر دیتا ہے۔ وہ امیر اگر بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد کروا دیتا ہے۔ اگر

اسے یاد ہو تو وہ کام کرنے میں اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس کے برعکس ارادہ کرتا ہے تو اسے برا وزیر دے دیتا

ہے۔ وہ امیر اگر بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد نہیں کرواتا اور اگر اس امیر کو یاد ہو تو یہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے اچھی اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے جو امام مسلم رضی اللہ عنہ کی شرائط کے مطابق ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَوَلِّيَةِ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوَلَايَاتِ لِمَنْ سَأَلَهَا أَوْ

حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَضَ بِهَا

681- اخرجہ البخاری 6611 واحمد 4/11342 والنسائی 4213 وابن حبان 6192 وابو يعلى 1228 والبيهقي 111/10

واخرجہ فی الادب المفرد 256 ضمن حدیث طویل۔ واخرجہ الترمذی 2369 وابن حبان 6191 بلفظ ما من نبی الاولہ بطانتان

بطانة تأمره بالمعروف وتنهاه عن المنكر و بطانة لا تألوه خبالاً فمن وفي شرها فقد وقى ومعنى لا تألوه خبالاً اي لا تقصر في افساد امره

وهو اقتباس من قوله تعالى لا تتعدوا بطانة من دونكم لا يألونكم خبالاً والله تعالى اعلم

682- صحيح الاسناد اخرجہ ابو داؤد 2932 والنسائی 4215 مختصراً

باب 83: حکومت اور قضاء اور دیگر عہدوں پر ایسے شخص کو نگران مقرر کرنا منع ہے جو اس کا

طلبگار ہو یا اس کا لالچ رکھتا ہو اور خود کو اس کام کے لئے پیش کرے

(683) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا

وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِي، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَّلَاكَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ -، وَقَالَ

الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ: "إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُؤَلِّي هَذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ، أَوْ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں اور میرے ساتھ

میرے دو چچازاد بھائی تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ ہمیں امیر مقرر کر دیں دوسرے نے بھی اسی طرح کی بات کہی۔ تو آپ

نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! ہم اس کام کا نگران کسی ایسے شخص کو نہیں بنائیں گے جو اس کا مطالبہ کرے یا کسی بھی ایسے شخص کو نہیں

کریں گے جو اس کا لالچ رکھے۔



# کتابُ الأدب

## ادب کا بیان

بَابُ الْحَيَاءِ وَفَضْلِهِ وَالْحِثِّ عَلَى التَّحَلُّقِ بِهِ

باب 84: حیا، اس کی فضیلت اور حیا کو اختیار کرنے کی ترغیب

(684) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "دَعُهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں سمجھا رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (متفق علیہ)

(685) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، حیا صرف بھلائی لاتی ہے۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حیا مکمل طور پر بھلائی ہے۔  
راوی کو شک ہے یا یہ الفاظ ہیں: حیا پوری کی پوری بھلائی ہے۔

(686) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بَضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً : فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ،

684- اخرجہ مالک فی موطا 1679 واحید 2/4554 والبخاری 24 و مسلم 36 و ابو داؤد 4795 والترمذی 2615 وابن ماجہ 58 وابن حبان 610 والحمیدی 625 والنسائی 5048 وابن مندہ فی الایمان 174 وغیرہم من ائمة الحدیث الشریف۔  
685- اخرجہ البخاری 6117 و مسلم 37 و ابو داؤد 4796  
686- بخاری، مسلم

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الْبُضْعُ“ بَكْسُرِ الْبَاءِ وَيَجُوزُ فَتَحُهَا : وَهُوَ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى الْعَشْرَةِ .

و”الشُّعْبَةُ“ : الْقِطْعَةُ وَالنَّخْلَةُ . و”الْإِمَاطَةُ“ : الْإِزَالَةُ . و”الْأَذَى“ : مَا يُؤْذِي كَحَجَرٍ وَشَوْكٍ وَطِينٍ وَرَمَادٍ وَقَدْرٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں۔ اس میں سے سب سے زیادہ فضیلت والی شاخ اس بات کا اعتراف کرنا ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں اور سب سے کم تر (شاخ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ”البضع“ میں باء کسرہ کے ساتھ ہے اور فتح کے ساتھ بھی ٹھیک ہے اس کا معنی ہے تین سے دس تک کے اعداد۔ ”والشعبۃ“ یعنی ٹکڑا، عادت۔ ”الاماطۃ“ یعنی ازالہ۔ ”والأذى“ تکلیف دہ چیزیں یعنی کاشا، پتھر، مٹی، راکھ، گندگی اور اسی قسم کی اور چیزیں۔

(687) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خُدْرِيهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پردے میں رہنے والی کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا والے تھے۔ جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناپسند ہوتی تھی تو ہمیں آپ کے چہرے سے اندازہ ہو جاتا تھا۔ (متفق علیہ) قَالَ الْعُلَمَاءُ : حَقِيقَةُ الْحَيَاءِ خُلُقٌ يَبْعَثُ عَلَى تَرْكِ الْقَبِيحِ، وَيَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِيرِ فِي حَقِّ ذِي الْحَقِّ . وَرَوَيْنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْجُنَيْدِ رَحِمَهُ اللَّهُ، قَالَ: الْحَيَاءُ: رُؤْيَةُ الْآلَاءِ - أَيْ النِّعَمِ - وَرُؤْيَةُ التَّقْصِيرِ، فَيَتَوَلَّدُ بَيْنَهُمَا حَالَةٌ تُسَمَّى حَيَاءً . وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

علماء فرماتے ہیں حیا کی حقیقت ایسے اخلاق ہیں جو قبیح چیز کو ترک کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ اور حق دار کے حق میں کسی کوتاہی کے ارتکاب سے روکتے ہیں۔ ہم نے امام ابو القاسم جنید بغدادی کا یہ قول نقل کیا ہے۔ ایک نعمتوں کا جائزہ لینا ہے۔ اور ایک کوتاہیوں کا جائزہ لینا ہے۔ ان دونوں کے درمیان جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے حیا کہتے ہیں۔

### بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

#### باب 85: راز کی حفاظت کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ (الإسراء: 34)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں حساب ہوگا۔“

(688) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”إِنَّ مِنْ أَسْرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى الْمَرْأَةِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا“

687- أخرجه البخاري 3562 و مسلم 2320 وابن ماجه 4180

688- أخرجه مسلم 1437 و ابو داود 4870 وفي اسنادہ بن حبرۃ العمري معتمد لہ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے برا وہ شخص ہوگا جو کسی عورت کے پاس جائے اور وہ عورت اپنا آپ اس کے حوالے کر دے اور پھر وہ اس عورت کے راز کو ظاہر کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(689) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ تَأَيَّمَتْ بِنْتُهُ حَفْصَةَ، قَالَ: لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي. فَلَبِثْتُ لَيْالِي ثُمَّ لَقِينِي، فَقَالَ: قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا. فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَصَمَّتْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا! فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيْالِي ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْكَحْتُهَا أَيَّاهُ. فَلَقِينِي أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لَأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَبَلْتُهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”تَأَيَّمَتْ“ ائمی: صارت بلا زوج، وکان زوجها توفي رضي الله عنه. ”وجدت“: غضبت .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ان کی صاحبزادی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے انہیں حفصہ سے شادی کرنے کی پیشکش کی۔ میں نے کہا اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کی شادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا میں اس معاملے کا جائزہ لوں گا۔ کچھ دن گزر گئے وہ پھر مجھ سے ملے۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے ابھی یہ مناسب لگ رہا ہے میں ابھی شادی نہ کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی شادی حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے ان پر عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ غصہ آیا۔ کچھ دن گزر گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے لئے شادی کا پیغام بھیجا تو میں نے حفصہ کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور فرمایا: تم نے جب مجھے حفصہ کے بارے میں پیشکش کی تھی تو تمہیں مجھ پر غصہ آیا تھا کیونکہ میں نے تمہیں جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے جواب نہیں دیا کیونکہ جب تم نے مجھے پیشکش کی تھی تو میں یہ جانتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارادہ ہے تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ترک کر دیتے تو میں اسے قبول کر لیتا۔



اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ”تایمت“ یعنی بیوہ ہو جانا اور ان کے شوہر وفات پا چکے تھے۔ ”وجدت“ تم ناراض ہو گئے۔

(690) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَمْشِي، مَا تُخْطِئُ مَشِيَّتَهَا مِنْ مَشِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَلَمَّا رَأَاهَا رَحَبَ بِهَا، وَقَالَ: ”مَرْحَبًا بِابْنَتِي“، ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتُ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا، سَارَهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكْتُ، فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ، ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ! فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا: مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ، فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ، لَمَّا حَدَّثْتَنِي مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: أَمَا الْآنَ فَنَعَمْ، أَمَا حِينَ سَارَنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جَبْرِئِلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، وَأَنَّهُ عَارِضُهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنِّي لَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ، فَاتَّقَى اللَّهُ وَاصْبِرِي، فَإِنَّهُ نَعَمَ السَّلْفُ أَنَا لَكَ، فَبَكَتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَنِي الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: ”يَا فَاطِمَةُ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟“ فَضَحِكْتُ ضِحْكَ الَّذِي رَأَيْتِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج رضی اللہ عنہن آپ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ان کی چال بالکل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کے مشابہہ تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا میری بیٹی کو خوش آمدید۔ پھر آپ نے انہیں دائیں یا شاید بائیں طرف بٹھالیا اور پھر ان سے آہستہ آواز میں کوئی بات کی تو وہ بہت زیادہ روئیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روتے دیکھا تو پھر آہستہ آواز میں کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگی۔ میں نے ان سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بطور خاص راز کی بات بتائی اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کی موجودگی میں تو پھر آپ نے لگیں پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے گئے تو میں نے ان سے دریافت کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا کہا تھا۔ تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے کہا میں آپ کو قسم دیتی ہوں کہ آپ پر جو میرا حق ہے آپ مجھے بتائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا کہا تھا۔ انہوں نے فرمایا اب میں بتا سکتی ہوں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ آہستہ آواز میں بات کہی تھی تو آپ نے مجھے بتایا تھا جبرائیل ہر سال ایک مرتبہ میرے ساتھ قرآن کا ورد کرتے تھے۔ اس مرتبہ انہوں نے دو مرتبہ ورد کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے میری موت کا وقت قریب آچکا ہے تم اللہ سے ڈرنا اور صبر سے کام لینا کیونکہ میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں تو میں رونے لگی جو آپ نے بھی دیکھا جب نبی اکرم نے میرے رونے کی طرف دیکھا

690-بخاری باب علامات النبوت مسلم باب الفضائل نسائی فی الوفات ابن ماجہ فی الجنائز

تو آپ نے دوسرى مرتبه آهسته آواز ميں کہا اے فاطمہ! کيا تم اس بات سے راضى نہيں ہو کہ تم تمام مومن خواتين کى سردار بن جاؤ (راوى کوشک ہے شايد يہ الفاظ هيں) اس امت کى تمام خواتين کى سردار بن جاؤ تو ميں ہنس پڑى جب آپ نے مجھے ہنستے ہوئے ديکھا۔

(691) وَعَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا الْعَبُّ مَعَ الْغُلَمَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ، فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي. فَلَمَّا جِئْتُ، قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا حَاجَتُهُ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا سِرٌّ. قَالَتْ: لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا، قَالَ أَنَسٌ: وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ بِهِ يَا ثَابِتُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضُهُ مُنْخَصِرًا.

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بيان نقل کرتے هيں، نبى اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ميرے پاس تشریف لائے۔ ميں بچوں کے ساتھ کھيل رہا تھا۔ آپ نے ہمیں سلام کيا۔ پھر آپ نے مجھے کام سے بھیج ديا۔ ميں اپنى والدہ کے پاس تاخير سے پہنچا جب ميں آيا تو انہوں نے فرمايا تم دير سے کيوں آئے ہو۔ ميں نے کہا مجھے نبى اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسى کام سے بھیج ديا تھا۔ انہوں نے دريافت کيا نبى اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کيا کام تھا۔ ميں نے جواب ديا: يہ ایک راز کى بات ہے۔ انہوں نے کہا تم نبى اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کے بارے ميں کسى کو نہ بتانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے هيں اگر ميں نے وہ راز کسى کو بتانا ہوتا تو اے ثابت! تمہيں بتا ديتا۔ اس حديث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روايت کيا ہے۔ امام بخارى رحمہ اللہ نے اس کا بعض حصہ مختصر طور پر روايت کيا ہے۔

## بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَإِنْجَازِ الْوَعْدِ

### باب 86: عہد کو پورا کرنا اور وعدے کو پورا کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ (الاسراء: 34)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے ميں حساب ہوگا۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ﴾ (النحل: 91)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ (المائدة: 1)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! معاہدوں کو پورا کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴾ (الصف : 2-3)  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم پورا نہیں کرتے“ اللہ کی بارگاہ میں یہ بات بہت ناپسندیدہ ہے، تم وہ بات کہو جو تم نہیں کرتے۔“

(692) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبًا، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
 زَادَ فِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ : ”وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ“ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: منافق کی تین نشانیاں ہیں جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے جب وہ وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرتا ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو روزے رکھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔

(693) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : ”أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خِصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خِصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا : إِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبًا، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
 ♦♦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چار خصلتیں جس میں ہونگی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی خصلت ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرے۔ جب بولے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ جب لڑائی کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے۔

(694) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا“ فَلَمْ يَجِبْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَادَى : مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، فَآتَيْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَتَّى لِي حَتَّى فَعَدَدْتُهَا، فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِئَةٍ، فَقَالَ لِي : خُذْ مِثْلَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

692- اخرجہ احمد 3/9169 والبخاری 33 و مسلم 59 والترمذی 2631 والنسائی 5036 وابن حبان 257 وابن مندہ فی الایمان 527 والبیہقی 288/6

693- اخرجہ احمد 2/6782 والبخاری 34 و مسلم 58 والترمذی 2632 والنسائی 2035 وابن حبان 254 وابن مندہ فی الایمان 522 وابو عوانہ 20/1 والبیہقی 230/9

694- اخرجہ البخاری 2296 و مسلم 2314



♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا اور اتنا اور اتنا دوں گا پھر بحرین سے مال آنے سے پہلے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب بحرین سے مال آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی وعدہ ہو یا اس نے آپ سے قرض لینا ہو تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ میں ان کے پاس آیا۔ میں نے ان سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ جب بحرین سے مال آئے گا تو میں تمہیں اتنا اتنا اور اتنا دوں گا تو انہوں نے دونوں لب بھر کر مجھے دیئے۔ میں نے انہیں گنا تو وہ پانچ سو تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اس کے دو گنا اور لے لو۔

## بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى مَا اعْتَادَهُ مِنَ الْخَيْرِ

### باب 87: جس کام کو بھلائی سمجھ کر کیا جا رہا ہو اس کی پابندی کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ﴾ (الرعد: 11)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ اس قوم کی حالت کو تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو تبدیل نہیں کرتے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَقَصَتْ غَزَلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ﴾ (النحل: 92)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو سوت کاتے محنت سے اور پھر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔“

وَالْأَنْكَاثُ : جَمْعُ نَكْثٍ، وَهُوَ الْغَزْلُ الْمَنْقُوضُ .

امام نووی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: الانکاث یہ نکت کی جمع ہے اور اس سے مراد ٹوٹا ہوا سوت ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ﴾ (الحديد: 16)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان کی مدت لمبی ہو گئی اور ان کے دل سخت ہو گئے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ﴾ (الحديد: 27)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور انہوں نے اسے اس طرح نہیں نبھایا جیسے اس کا حق تھا۔“

(695) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " يَا عَبْدَ اللَّهِ، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبد اللہ فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا جو رات کے وقت نفل پڑھا کرتا تھا پھر اس نے رات کے وقت نفل پڑھنے ترک کر دیے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ طِيبِ الْكَلَامِ وَطَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْإِقَاءِ

باب 88: اچھی گفتگو اور ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے ملنے کا استحباب

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴾ (الحجر : 88)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اپنے پروں کو اہل ایمان کے لئے جھکائے رکھو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ﴾ (آل عمران : 159)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اگر تم سخت مزاج اور تنگ دل ہوتے تو وہ تمہارے ارد گرد اکٹھے نہ ہوتے۔"

(696) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اتَّقُوا

النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی ہو اور جس شخص کو یہ بھی نہ ملے تو وہ اچھی بات کے ذریعے بچنے کی کوشش کرے۔

(697) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "وَالكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ

صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهُوَ بَعْضُ حَدِيثِ تَقْدِيمِ بَطُولِهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اچھی بات صدقہ ہے۔

یہ اس حدیث کا بعض حصہ ہے جو پہلے پوری گزر چکی ہے۔

(698) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحْقِرَنَّ

مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو۔ خواہ وہ

تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

696- اخرجہ البخاری (94) والترمذی (2723) والحاکم (7716)

697- اخرجہ ابو داؤد (4839)

698- مسلم

بَابُ اسْتِحْبَابِ بَيَانِ الْكَلَامِ وَإِيضًا لَهُ لِلْمُخَاطَبِ وَتَكْرِيرِهِ لِيُفْهَمَ إِذَا لَمْ يَفْهَمُوا إِلَّا بِذَلِكَ  
باب 89: کلام کو بیان کرنا، مخاطب کے لئے اسے واضح کرنے کا استحباب اور اس کو دہرانا تاکہ  
اس کی سمجھ آجائے جب کہ کسی شخص کو اس کے بغیر سمجھ نہ آتی ہو

(699) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا  
حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بات کرتے تھے تو اپنے الفاظ تین مرتبہ دہرایا کرتے  
یہاں تک کہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجائے اور جب آپ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تھے تو انہیں تین مرتبہ سلام کرتے  
تھے۔

(700) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَضْلًا  
يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهُ . (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام واضح ہوتا تھا آپ کی بات سننے والا ہر شخص اسے سمجھ  
لیتا تھا اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ إِصْغَاءِ الْجَلِيسِ لِحَدِيثِ جَلِيسِهِ الَّذِي لَيْسَ بِحَرَامٍ وَاسْتِنصَاتِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ  
حَاضِرِي مَجْلِسِهِ

باب 90: اپنے ساتھی کی بات کو غور سے سننا جبکہ حرام نہ ہو ہر عالم شخص یا وعظ کہنے والے کا مجلس  
میں موجود لوگوں کو خاموش ہونے کے لئے کہنا

(701) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ  
الْوَدَاعِ: "اسْتَنْصِتِ النَّاسَ" ثُمَّ قَالَ: "لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا أَيْضُرُّ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا۔ لوگوں کو  
خاموش کرواؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح ایک دوسرے کو قتل کرنا نہ شروع کر دینا۔

بَابُ الْوَعْظِ وَالْإِقْتِصَادِ فِيهِ

باب 91: وعظ کرنا اور اس بارے میں میانہ روی اختیار کرنا

699- اخرجہ البخاری (94) والترمذی (2723) والحاکم (4/7716)

700- اخرجہ البخاری (121) و مسلم (65) والنسائی (4142) وابن ماجه (3942)



قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ اذْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ﴾ (النحل: 125)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے پروردگار کے راستے کی طرف حکمت اور اچھے وعظ کے ذریعے دعوت دو۔“

(702) وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَذْكُرُنَا فِي كُلِّ خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لَوِ دِدْتُ أَنَّكَ ذَكَرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَمْلِكُكُمْ، وَإِنِّي اتَّخَوَّلْتُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ، كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”يَتَخَوَّلُنَا“: يَتَعَهَّدُنَا.

♦♦ حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن ہمیں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک دن ایک شخص نے کہا اے ابو عبد الرحمن! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ کیا کریں۔ انہوں نے فرمایا میں اس وجہ سے ایسا نہیں کرتا کیونکہ میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ تمہیں اکتاہٹ کا شکار کر دوں اور میں وعظ کے بارے میں تمہارا خیال رکھتا ہوں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کے بارے میں ہمارا خیال رکھا کرتے تھے، کہیں ہم اکتاہٹ کا شکار نہ ہو جائیں۔

(703) وَعَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ”إِنَّ طَوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقِصْرَ خُطْبَتِهِ، مِنَّةٌ مِنْ فَحْهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”مِنَّةٌ“ بِمِيمٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ ثُمَّ نُونٌ مُشَدَّدَةٌ، أَيْ: عَلَامَةٌ دَالَّةٌ عَلَى فَحْهِ.

♦♦ حضرت ابو یقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آدمی کا طویل نماز ادا کرنا اور مختصر خطبہ دینا اس کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے اس لیے تم نماز طویل پڑھا کرو اور خطبہ مختصر دیا کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ”مِنَّةٌ“ میم مفتوحہ کے ساتھ اور ہمزہ مکسورہ کے ساتھ پھر نون مشددہ کے ساتھ اور اس سے مراد ہے ایسی علامت جو اسکی سمجھداری پر دلالت کرے۔

(704) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ! فَقُلْتُ: وَالثُّكُلَ أُمِّيَاهُ، مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ! فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصِمُّونَنِي

702- اخرجہ احمد (2/4060) والبخاری (68) و مسلم (2821) والترمذی (2855) وابن حبان (2524)

703- مسلم، جامع صغیر میں اس روایت کے ساتھ ان من البیان لمر ا کا اضافہ ہے۔ احمد

704- اخرجہ مسلم (537) و ابو داؤد (930)

لِکِنِّی سَکَّتٌ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَابِي هُوَ وَأُمِّي، مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي، وَلَا ضَرَبَنِي، وَلَا شَتَمَنِي. قَالَ: "إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ"، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رَجَالًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ؟ قَالَ: "فَلَا تَأْتِهِمْ" قُلْتُ: وَمِنَّا رَجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ؟ قَالَ: "ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"الثَّكُلُ" بِضَمِّ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ: الْمُصِيبَةُ وَالْفَجِيعَةُ... "مَا كَهَرَنِي" أَي: مَا نَهَرَنِي.

✧✧ حضرت معاویہ بن حاکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا۔ حاضرین میں سے ایک شخص کو چھینک آگئی۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ کچھ لوگوں نے میری طرف غور سے دیکھا۔ میں نے کہا تمہاری ماں تمہیں روئے تم اس طرح مجھے کیوں دیکھ رہے ہو۔ انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانوں پر مارنے شروع کر دیئے جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرنے کی کوشش کر رہے تھے تو میں خاموش ہو گیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے زیادہ اچھا تعلیم دینے والا نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! آپ نے مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا۔ آپ نے فرمایا: یہ نماز ہے اس میں لوگوں کے کلام کی طرح بات چیت نہیں کرنی چاہئے۔ اس میں تسبیح ہوتی ہے تکبیر ہوتی ہے اور قرآن پڑھا جاتا ہے یا جیسے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں زمانہ جاہلیت کے قریب ہوں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت عطا کی ہے۔ ہم میں سے بعض وہ لوگ بھی ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ میں نے دریافت کیا ہم میں سے بعض لوگ ہیں جو فال نکالتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں ان کے ذہن میں کچھ خیال ہے لیکن یہ چیز انہیں تقدیر کے لکھے سے نہیں ہٹا سکتی۔ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔

(امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) "الثَّكُلُ" ثاء مثلثة ضمہ کے ساتھ۔ اس کا مطلب ہے ناگہانی آفت۔ "ما کھرنی" یعنی مجھے نہیں ڈانٹا۔

(705) وَعَنِ الْعَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ... وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ سَبَقَ بِكَمَالِهِ فِي بَابِ الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ، وَذَكَرْنَا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ، قَالَ: "إِنَّهُ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧✧ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ دریافت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وعظ کیا ایسا وعظ جس کے ذریعے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اس کے بعد انہوں نے حدیث ذکر کی ہے جو اس سے پہلے "سنت پر مخالفت کے حکم" کے باب میں مکمل نقل کی جا چکی

جے ہم نے یہ بات ذکر کی ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## بَابُ الْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ

### باب 92: وقار اور سکینت کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾ (الفرقان : 63)  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور رحمان کے بندے وہ ہیں جب وہ زمین پر چلتے ہیں تو نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل انہیں مخاطب کرتے ہیں تو وہ یہ جواب دیتے ہیں سلام ہو۔“

(706) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى تُرَى مِنْهُ لَهَوَاتُهُ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”اللَّهَوَاتُ“ جَمْعُ لَهَاءٍ : وَهِيَ اللَّحْمَةُ الَّتِي فِي أَفْصَى سَقْفِ الْفَمِ .

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی منہ پھاڑ کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا نوا نظر آجائے۔ آپ صرف مسکرایا کرتے تھے۔

لفظ ”اللَّهَوَاتُ“ لفظ لَهَاءٍ کی جمع ہے یہ اس گوشت کو کہتے ہیں جو منہ کے آخری کنارے میں ہوتا ہے۔

## بَابُ النَّدْبِ إِلَى إِيْتْيَانِ الصَّلَاةِ وَالْعِلْمِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ الْعِبَادَاتِ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

### باب 93: نماز، علم اور اس جیسی دیگر عبادات کے لئے سکون اور وقار کے ساتھ

چل کر آنے کا مستحب ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ (الحج : 32) .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔“

(707) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :

”إِذَا أُقِيِمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَأَتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ، وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

زَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةِ لَهُ : ”فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ“ .

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب نماز قائم ہو

706- اخرجه البخاری (4828) و مسلم (16/899) و ابو داؤد (5098)

707- بخاری و مسلم ' وقار کا لفظ صراحتاً صرف بخاری میں آیا ہے۔ احمد



جائے تو تم دوڑتے ہوئے اس کے پاس نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے اس کی طرف آؤ اور سکون سے آؤ اور جو نماز ملے اسے ادا کر لو اور جو گزر چکی ہے اسے بعد میں ادا کر لو۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کوئی شخص نماز کی طرف جائے تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔

(708) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِللَّيْلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ، وَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ"  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ.

"الْبِرُّ": الطَّاعَةُ. وَ"الْإِيضَاعُ" بَضَادٌ مُعْجَمَةٌ قَبْلَهَا يَاءٌ وَهَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ، وَهُوَ: الْإِسْرَاعُ.

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں وہ عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹوں کو ڈانٹنے مارنے اور اونٹوں کی آواز سنی تو آپ نے اپنی چھڑی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اطمینان سے چلو کیونکہ تیز چلنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ امام مسلم رضی اللہ عنہ نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

(امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) "البر" یعنی نیکی، اور "الایضاع" میں ضاد معجمتہ ہے اور اس سے پہلے یاء ہے اور ہمزہ کسرہ کے ساتھ ہے اور اس کا معنی ہے، تیزی۔

## بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ

### باب 94: مہمان کی تکریم کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ فَرَأَوْهُمُ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعَجَلٍ سَمِينٍ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ﴾ (الذاريات: 24-27)،

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی اطلاع آئی ہے جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے تمہیں سلام ہو اس نے کہا سلام ہو تم لوگ اجنبی محسوس ہو رہے ہو پھر وہ اپنے گھر کی طرف بڑھے اور ایک موٹا پھڑالے کرائے۔ انہوں نے ان کے آگے کیا پھر بولے کیا تم کھاتے نہیں ہو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ﴾ (هود: 78)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور ان کے پاس ان کی قوم کے افراد دوڑتے ہوئے آئے اور وہ اس سے پہلے ہی اس طرح کے

برے کام کیا کرتے تھے۔ اس نے کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے رسوائی کا شکار نہ کرو کیا تم میں کوئی بھی شریف آدمی نہیں ہے۔

(709) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(710) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرِو الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ" قَالُوا: وَمَا جَائِزَتُهُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْتِمَهُ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ يُؤْتِمُهُ؟ قَالَ: "يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يُقْرِئُهُ بِهِ" .

♦♦ حضرت ابو شریح خویلید بن عمرو الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی جائزہ (کے طور پر) مہمان نوازی کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! جائزہ سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک دن اور ایک رات (اہتمام کے ساتھ دعوت کرنا) اور تین دن عام مہمان نوازی کرنا۔ اس کے بعد (اگر وہ مہمان نوازی کرے) تو یہ اس کی طرف سے اس (مہمان) کے لئے صدقہ ہوگا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ اپنے بھائی کے پاس اتنا عرصہ رہے کہ اسے گنہگار کر دے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ اسے گنہگار کیسے کرے گا۔ آپ نے فرمایا وہ اس کے پاس ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اس میزبان کے پاس کوئی ایسی چیز نہ رہے کہ جو اس کے سامنے پیش کر سکے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبَشِيرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْعَجِيرِ

باب 95: خوشخبری دینے اور نیکی کے کام میں مبارک باد دینے کا مستحب ہونا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

709- اخرجہ حق الجار والوصیۃ بہ کے تحت گزر چکی۔

710- بخاری فی الادب ابو داؤد فی الاطعمہ ترمذی فی البر نسائی فی الرقاق ابن ماجہ فی الادب (اطراف مزئی)

﴿ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ﴾ (الزمر: 17-18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اور تم میرے ان بندوں کو بشارت دو جو قول (قرآن) کو غور سے سنتے ہیں اور اس کی اچھائی کی پیروی کرتے ہیں۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴾ (التوبة: 21)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”ان کے پروردگار نے انہیں اپنی طرف سے (ملنے والی) رحمت، رضامندی اور ان جنتوں کی خوشخبری دی جن میں دائمی نعمتیں ہوں گی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَابَشِّرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴾ (فصلت: 30)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم خوشخبری حاصل کرو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَبَشِّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴾ (الصفات: 101)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انہیں سمجھدار بیٹے کی بشارت دی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلَنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى ﴾ (هود: 69)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہمارے فرشتے خوشخبری کے ہمراہ حضرت ابراہیم کے پاس آئے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَأَمْرَاتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشِّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ﴾ (هود: 71)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اس کی بیوی کھڑی ہوئی تھی وہ ہنس پڑی ہم نے اسے اسحاق اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيحْيَى ﴾ (آل عمران: 38)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تو فرشتوں نے اسے پکارا وہ اس وقت محراب میں کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ ﴾ (آل عمران: 46) الآية



ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے آنے والے کلمے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح ہوگا۔“

وَالآيَاتِ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَّعْلُومَةٌ .

اس بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا وَهِيَ مَشْهُورَةٌ فِي الصَّحِيحِ، مِنْهَا :

اس بارے میں احادیث بھی بہت سی ہے ان میں سے کچھ مشہور صحیح احادیث یہ ہیں۔

(711) عَنْ أَبِي إِسْرَاهِيمَ، وَيُقَالُ : أَبُو مُحَمَّدٍ، وَيُقَالُ : أَبُو مُعَاوِيَةَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

”الْقَصَبُ“ : هُنَا اللَّؤْلُؤُ الْمَجْوُوفُ . وَ”الصَّخَبُ“ : الصِّيَاحُ وَاللَّغْطُ . وَ”النَّصَبُ“ : التَّعَبُ .

◆◆ حضرت ابو براہیم ایک قول کے مطابق ابو محمد ایک قول کے مطابق ابو معاویہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں نبی اکرم ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک گھر کی بشارت دی تھی جس میں کوئی شور شرابا نہیں ہوگا۔ ”القصب“ سے یہاں مراد اندر سے کھوکھلا موتی ہے۔ ”الصخب“ چیخ و پکار، و ”النصب“ پریشانی۔

(712) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ : لَا لَزَمَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا كُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا، فَجَاءَ الْمَسْجِدَ، فَسَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا وَجْهَ هَاهُنَا، قَالَ : فَخَرَجْتُ عَلَى آثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ، حَتَّى دَخَلَ بَيْتَ أَرِيْسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ

الْبَابِ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى

بَيْتِ أَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انصرفتُ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ

الْبَابِ، فَقُلْتُ : لَا كُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَفَعَ

الْبَابَ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ : عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَبُو

بَكْرٍ يَسْتَاذِنُ، فَقَالَ : ”انذُنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ“ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ : ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى جَلَسَ عَنِ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي

الْقِفِّ، وَدَلَّى رِجْلِيهِ فِي الْبَيْتِ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ

وَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ : إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ - يُرِيدُ أَخَاهُ - خَيْرًا يَأْتِ بِهِ .

فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ : عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى

711- بخاری فی فضل خدیجہ، مسلم فی الفضائل، نسائی فی السائق

712- بخاری فی الفضائل والفتن، مسلم فی الفضائل، نسائی فی السائق

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ : هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ : "اِذْنُ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ" فَجِئْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ : اِذْنٌ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبُئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ : اِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا - يَعْنِي أَخَاهُ - يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ . فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ : عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ . فَقُلْتُ : عَلَيَّ رِسَالِكَ، وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرْتُهُ، فَقَالَ : "اِذْنُ لَهُ وَبَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُهُ" فَجِئْتُ، فَقُلْتُ : اَدْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقَفَّ قَدْ مَلِيَءَ، فَجَلَسَ وَجَاهَهُمْ مِنَ الشَّقِّ الْاٰخِرِ . قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : فَأَوَّلَتْهَا قُبُورَهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ : وَامْرَأَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ الْبَابِ . وَفِيهَا : اَنَّ عُثْمَانَ حِينَ بَشَّرَهُ حَمْدَ اللَّهِ تَعَالَى، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ .

وَقَوْلُهُ : "وَجَّهٌ" بِفَتْحِ الْوَاوِ وَتَشْدِيدِ الْجِيمِ . اَيُّ : تَوَجَّهَ . وَقَوْلُهُ : "بِئْرٍ اَرِيْسٍ" هُوَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مُثَنَّاةٌ مِنْ تَحْتِ سَاكِنَةٍ ثُمَّ سَيْنٌ مُهْمَلَةٌ وَهُوَ مَصْرُوفٌ وَمِنْهُمْ مَنْ مَنَعَ صَرْفَهُ، وَ"الْقَفُّ" بِضَمِّ الْقَافِ وَتَشْدِيدِ الْفَاءِ : وَهُوَ الْمَيْنِيُّ حَوْلَ الْبُئْرِ . وَقَوْلُهُ : "عَلَيَّ رِسَالِكَ" بِكَسْرِ الرَّاءِ عَلَيَّ الْمَشْهُورِ، وَقِيلَ : بِفَتْحِهَا، اَيُّ : اَرْفُقُ .

♦♦ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلے اور بولے آج میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں گا۔ آج کا دن میں آپ کے ساتھ گزاروں گا پھر وہ مسجد میں آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا آپ اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں آپ کے پیچھے چل پڑا تاکہ آپ کو ڈھونڈوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "بئر اریس" میں تشریف لے گئے۔ میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حاجت مکمل کر لی تو آپ "بئر اریس" کے ایک کنارے پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ اس کے منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا لئے۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ پھر میں واپس آ گیا پھر میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور سوچا آج میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربان کے فرائض سرانجام دوں گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابو بکر میں نے کہا آپ یہی ٹھہریں۔ میں گیا اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ میں واپس آیا اور میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا اور آپ اندر آ جائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی خوشخبری دے رہے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف آپ کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا لیے۔ انہوں نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا لیا۔ پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا۔ میں نے اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑا تھا۔ اس نے مجھ سے آ کر ملنا تھا۔ میں

نے سوچا اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص (ان سے مراد ان کا بھائی تھا) کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا تو اسے بھی لے آئے گا۔ اسی دوران کسی نے دروازے کو حرکت دی۔ میں نے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے کہا عمر بن خطاب۔ میں نے کہا آپ یہی ٹھہریں۔ پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو سلام کیا اور عرض کی: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے اندر آنے کی اجازت دو اسے جنت کی خوشخبری دو۔ میں نے ان سے واپس آ کر کہا آپ اندر آ جائیں اور نبی اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ وہ اندر آئے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منڈیر پر بائیں طرف بیٹھ گئے۔ انہوں نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا لیے۔ پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا۔ میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا۔ ان کی مراد ان کے بھائی تھے تو اسے بھی لے آئے گا۔ پھر ایک شخص آیا اس نے دروازے کو حرکت دی۔ میں نے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: عثمان بن عفان۔ میں نے ان سے کہا آپ یہی ٹھہریں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا اسے اندر آنے کی اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ اس ایک آزمائش کے ساتھ جو اسے لاحق ہوگی۔ میں نے واپس آ کر کہا آپ اندر آ جائیں نبی اکرم ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ ایک آزمائش کے ساتھ جو آپ کو لاحق ہوگی۔ وہ اندر آئے۔ انہوں نے منڈیر کو دیکھا تو وہ بھر چکا تھا۔ وہ ان حضرات کے مقابلے میں دوسری طرف بیٹھ گئے۔ حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں میں نے اس کی ”تاویل“ ان کی قبروں سے کی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے دروازے کی حفاظت کرنے کا حکم دیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو انہوں نے بشارت دی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر بولے: اللہ ہی سے مدد مل سکتی ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ قول کہ ”وجہ“ اس میں واؤ پر فتح اور جیم پر شد ہے اس کا معنی ہے متوجہ ہوئے اور یہ قول کہ ”بیئر ادیس“ اس میں ہمزہ پر فتح اور راء پر کسرہ اور اس کے بعد یاء مثناة ہے۔ پھر سین مہملہ ہے اور بعض اسے منصرف اور بعض غیر منصرف کہتے ہیں اور یہ مدینہ منورہ کے ایک کنویں کا نام ہے۔ ”والقف“ میں قاف پر ضمہ اور فاء پر شد اور یہ کنویں کے ارد گرد کی دیوار کو کہتے ہیں۔ اور یہ قول کہ ”علی رسلک“ اس میں راء کسرہ کے ساتھ ہے اور یہی مشہور ہے البتہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ راء فتح کے ساتھ ہے اور اس سے مراد ہے ”ذراؤک جاؤ“۔

(713) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَجُمُورٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا، وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ دُونَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى لَقَيْتُ حَانِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَارِ، فَذَرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ أَبًا؟ فَلَمْ أَجِدْ إِذًا رُبِعٌ يَدْخُلُ فِيهِ مَنْ بِنِ بَنِي خَارِجَةَ - وَالرَّبِيعُ: الْجَدْوَلُ الصَّغِيرُ - فَاحْتَفَرْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَبُو هُرَيْرَةَ؟" فَقُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "مَا شَأْنُكَ؟" قُلْتُ: كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتُ فَأَبْطَأَتْ عَلَيْنَا، فَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ دُونَنَا، فَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَاتَيْتُ هَذَا



الْحَائِطُ، فَاحْتَفَرْتُ كَمَا يَحْتَفِرُ الثَّعْلَبُ، وَهَؤُلَاءِ النَّاسُ مِنْ وَرَائِي . فَقَالَ: "يَا أَبَا هُرَيْرَةَ" وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ، فَقَالَ: "أَذْهَبُ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ، فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ . . ." وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

"الرَّبِيعُ": النَّهْرُ الصَّغِيرُ، وَهُوَ الْجَدْوَلُ - بِفَتْحِ الْجِيمِ - كَمَا فَسَّرَهُ فِي الْحَدِيثِ . وَقَوْلُهُ: "اِحْتَفَرْتُ" رُوِيَ بِالرَّاءِ وَبِالزَّاءِ، وَمَعْنَاهُ بِالزَّاءِ: تَضَامَمْتُ وَتَصَاغَرْتُ حَتَّى أَمَكَّنِي الدُّخُولُ .

✠✠ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے حاضرین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اچانک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ہمارے درمیان سے تشریف لے گئے کافی دیر تک جب آپ واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی تکلیف کا شکار ہو گئے ہیں اسی اندیشے کے پیش نظر ہم سب وہاں سے اٹھے میں سب سے پہلے گھبراہٹ کا شکار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا اور بنونجار سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے باغ تک آ پہنچا میں نے پورے باغ کے گرد چکر لگایا لیکن مجھے داخلے کا دروازہ نظر نہیں آیا اچانک میری نظر ایک نالے پر پڑی جو باغ کے باہر موجود ایک کنویں سے نکل کر باغ میں جا رہا تھا میں لومڑی کی طرح خود کو گھسیٹ کر (اس نالے کے ذریعے) اندر داخل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خود کو پایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کی: جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور پھر تشریف لے گئے جب خاصی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی تکلیف کا شکار ہو گئے ہیں یہی سوچ کر میں وہاں سے اٹھا اور اس باغ تک آ پہنچا اور پھر لومڑی کی طرح خود کو گھسیٹ کر میں اس کے اندر پہنچا ہوں دیگر حضرات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں مصروف ہیں۔ آپ نے اپنے نعلین شریفین مجھے دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میرے یہ نعلین لے جاؤ اور اس باغ سے باہر تمہیں جو بھی ایسا شخص ملے جو پورے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو اسے جنت کی خوش خبری دے دو۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "الرَّبِيعُ" چھوٹی نہریا نالی جیسا کہ اسکی تفصیل گزر چکی ہے۔ "احتفرت" راء اور زاء دونوں کے ساتھ مروی ہے اور اس کا معنی ہے "میں سمٹ گیا یہاں تک کہ گزرنے یا داخل ہونے کے قابل ہو گیا"۔

(714) وَعَنْ أَبِي سَمْسَةَ، قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَوَ بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، فَبَكَى طَوِيلًا، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ، أَمَا بَشَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ فَأَقْبَلَ بَوَّجْهَهُ، فَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نَعُدُّ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقِ ثَلَاثٍ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدُّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمَكَّنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتَهُ،

فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَا بُايِعُكَ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي، فَقَالَ: "مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟" قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ: "تَشْتَرِطُ مَاذَا؟" قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَ لِي، قَالَ: "أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّ الْهَجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟" وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَجَلَ فِي عَيْنِي مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْهُ؛ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصْفَهُ مَا أَطَقْتُ، لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنِي مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا؟ فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحِيحِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي، فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرًا مَا تُنْحَرُ جُرُورٌ، وَيُقَسَّمُ لِحْمُهَا، حَتَّى اسْتَأْنَسَ بِكُمْ، وَأَنْظُرَ مَا أَرَا جُعَ بِهِ رَسُولَ رَبِّي - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

قَوْلُهُ: "شُنُّوا" رَوَى بِالشَّيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَالْمُهْمَلَةِ، أَي: صُبُّهُ قَلِيلًا قَلِيلًا، وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ.

◆◆ ابن شماسہ بیان کرتے ہیں جب حضرت عمرو بن العاصؓ مرض الموت کا شکار ہوئے تو ایک دن ہم ان کی عیادت کے لیے گئے آپ دیوار کی طرف رخ کر کے خاصی دیر روتے رہے۔ آپ کے صاحبزادے نے عرض کی ابا جان! آپ کیوں رورہے ہیں؟ کیا نبی اکرمؐ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ کیا نبی اکرمؐ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن العاصؓ نے اس کی طرف رخ کر کے کہا ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اللہ کی وحدانیت اور نبی اکرمؐ کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔ میری زندگی تین بڑے ادوار پر مشتمل ہے۔ ایک وہ وقت تھا جب مجھے سب سے زیادہ نفرت (معاذ اللہ) نبی اکرمؐ سے تھی اور میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں کسی طرح آپ (ﷺ) کو شہید کر دوں، اگر میں اسی حالت میں مر جاتا تو جہنمی ہوتا جب اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی تو میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ پھیلا میں تاکہ میں اسلام قبول کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے پوچھا: اے عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا میں کچھ شرائط طے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے پوچھا: کیا شرائط طے کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی میرے گناہ معاف ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے، اسلام سابقہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور ہجرت بھی سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتی ہے حج بھی سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

(حضرت عمروؓ کہتے ہیں) اس وقت کوئی بھی شخص میرے نزدیک نبی اکرمؐ سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور میری نظر میں کوئی شخص آپ سے زیادہ معزز نہیں تھا، اگر مجھ سے آپ (کے چہرہ مبارک) کی تعریف کے لیے کہا جائے تو میں ایسا نہیں کر سکوں گا، کیونکہ میں کبھی بھی آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکا، اگر میں اسی حالت میں انتقال کر جاتا تو مجھے امید ہے میں جنتی ہوتا۔ پھر اس کے بعد مجھے بعض (ریاستی اور سرکاری) امور کا نگران مقرر کیا، اب مجھے اندازہ نہیں ہے اس بارے میں میرا انجام کیا ہوگا؟ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے ہمراہ آگ یا نوحہ کرنے والی عورتیں نہ لے

جانا اور جب مجھے دفن کرنے کے بعد تم میرے اوپر مٹی ڈال کر فارغ ہو جاؤ، تو اتنی دیر تک میری قبر کے پاس رُکے رہنا، جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، تاکہ تمہاری وجہ سے میری انسیت برقرار رہے اور میں اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کا جواب دے سکوں۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ قول کہ ”شنوا“ شین معجمۃ کے ساتھ ہے اور مہملۃ ہے۔ یعنی تھوڑی تھوڑی کر کے مٹی ڈالو، واللہ اعلم۔

**بَابُ وَدَاعِ الصَّاحِبِ وَوَصِيَّتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهِ لِسَفَرٍ وَغَيْرِهِ وَالِدُّعَاءِ لَهُ وَطَلْبِ الدُّعَاءِ مِنْهُ**  
**باب 96:** اپنے ساتھی کو رخصت کرنا اور سفر کی وجہ سے اس کی جدائی کے وقت اسے نیکی کی تلقین کرنا اس کے لئے دعا کرنا اور اسے دعا کے لئے کہنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾  
 اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ اِلَهَكَ وَاِلَهَ اَبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاسْمَاعِيلَ وَاسْحَاقَ اِلَهًا وَّاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿ (البقرة: 132-133)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے بھی اسی بات کی نصیحت کی اے میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کو منتخب کر لیا ہے جب مرو تو مسلمان ہی رہنا، کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کے پاس موت آئی اس نے اپنے بیٹوں سے کہا میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم تو آپ کی اور آپ کے آباء ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کے پروردگار کی عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔“

وَأَمَّا الْآحَادِيثُ فَمِنْهَا :

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(715) حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - الَّذِي سَبَقَ فِي بَابِ إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا خَطِيبًا، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَآثَنَى عَلَيْهِ، وَوَعظَ وَذَكَرَ، ثُمَّ قَالَ: ”أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ، أَوَّلَهُمَا: كِتَابُ اللَّهِ، فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ“، فَحَتَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، وَرَغَبَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ”وَأَهْلُ بَيْتِي، أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي“  
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَقَدْ سَبَقَ بِطَوِيلِهِ .

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سے پہلے اہل بیت رضی اللہ عنہم کی عزت و احترام کے باب میں گزر چکی



ہے۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آپ نے فرمایا: مابعد اے لوگوں میں انسان ہوں۔ عنقریب میرے رب کا فرشتہ میوے پاس آ جائے گا اور مجھے اس کی بات کو قبول کرنا ہوگا۔ میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے اس کتاب کو حاصل کر لو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی کتاب کی ترغیب دی اور اس بارے میں ابھارا۔ پھر آپ نے فرمایا: اور میرے اہل بیت علیہم السلام ہیں۔ میں تمہیں اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

(716) وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ شَبَابٌ مُتَقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَظَنَّ أَنَا قَدْ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، فَسَأَلْنَا عَمَّنْ تَرَكَنَا مِنْ أَهْلِنَا، فَأَخْبَرَنَا، فَقَالَ: "ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، وَصَلُّوا كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلِيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
زَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةِ لَهُ: "وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي" .  
وَقَوْلُهُ: "رَحِيمًا رَفِيقًا" رُوِيَ بِفَاءٍ وَقَافٍ، وَرُوِيَ بِقَافٍ .

♦♦ حضرت ابوسلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نوجوان تھے اور ہم عمر تھے۔ ہم آپ کے پاس بیس دن ٹھہرے۔ نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ آپ نے یہ گمان کیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں سے دوری شاق گزر رہی ہے تو آپ نے ہم سے دریافت کیا کہ تم نے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے تو ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ اور وہیں قیام کرو اور انہیں تعلیم دو اور حکم دو اور نماز ادا کرو۔ اس وقت میں جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں عمر رسیدہ ہو وہ تمہاری امامت کروائے۔

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں اسی طرح نماز ادا کرو جیسے تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔  
(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ قول "رحیما رفیقا" فاء کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے اور دو قاف کے ساتھ بھی۔  
لیکن دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

(717) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ، فَادَّنَ، وَقَالَ: "لَا تَنْسَانَا يَا أَحَيَّ مِنْ دُعَائِكَ" فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنْ لِي بِهَا الدُّنْيَا .

716- اخرجہ احمد (5/15601) والبخاری (628) دمسلم (674) و ابو داؤد (589) والترمذی (205) والنسائی (633) وابن ماجہ (979)

717- اخرجہ احمد (2/4524) والترمذی (3442) والنسائی (506) وابن ماجہ (2826) وابن حبان (2693) و ابو داؤد (2600) والبيهقي (173/9)

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: "أَشْرِكْنَا يَا أُخْتِي فِي دُعَائِكَ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا: اے میرے بھائی! تم اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔ (حضرت عمر رضي الله عنه کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات ارشاد فرمائی کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے اس کے عوض میں مجھے ساری دنیا مل جائے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے بھائی! مجھے اپنی دعا میں شامل رکھنا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمته اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمته اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمته اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(718) وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ

إِذَا أَرَادَ سَفَرًا: أَدْنُ مِنِّي حَتَّى أُوَدِّعَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُودِّعُنَا، فَيَقُولُ: "أَسْتَوِدُّعُ اللَّهَ دِينَكَ، وَأَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

☆ ابوسالم بن عبداللہ بن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضي الله عنهما اس شخص کو جس نے سفر کا ارادہ کیا ہو یہ کہا کرتے تھے تم میرے قریب آ جاؤ تاکہ میں تمہیں اس طرح الوداع کروں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے میں تمہارے دین، سلامتی، امانت اور اختتامی اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمته اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

(719) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُودِّعَ الْجَيْشَ، قَالَ: "أَسْتَوِدُّعُ اللَّهَ دِينَكُمْ، وَأَمَانَتَكُمْ، وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ"

حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو الوداع کہتے

تھے تو فرمایا کرتے تھے میں تمہارے دین، امانت اور اختتامی اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح ہے اسے امام ابو داؤد رحمته اللہ علیہ اور دیگر نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

(720) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا، فَزَوِّدْنِي، فَقَالَ: "زَوِّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى" قَالَ: زِدْنِي قَالَ: "وَعَفَرَ ذَنْبَكَ" قَالَ:

718- اخرجہ احمد

719- اخرجہ ابو داؤد (2601) وابن السنی (504)

720- اخرجہ الترمذی (3444) والحاکم (2/2477) والبزار (3201)

زِدْنِي، قَالَ: "وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثَمَا كُنْتَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے زاہد راہ عنایت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمہیں تقویٰ کا زاہد راہ دیا ہے اس نے عرض کی: آپ مجھے مزید عنایت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دے۔ اس نے عرض کی: مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا تعالیٰ تمہیں بھلائی نصیب کرے تم جہاں کہیں بھی ہو۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ الْإِسْتِخَارَةِ وَالْمُشَاوَرَةِ

### باب 97: استخارہ کرنا اور مشورہ کرنا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (آل عمران: 159)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور معاملے میں ان سے مشورہ کر لیا کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿وَأْمُرْهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ (الشورى: 38)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور ان کا کام ان کے درمیان مشورے کے نتیجے میں ہوتا ہے۔"

آي: يَتَشَاوِرُونَ بَيْنَهُمْ فِيهِ .

اس سے مراد یہ ہے وہ کام کے معاملے میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔

(721) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ

فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: "إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ، فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْقَرِيبَةِ،

ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا

أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ . اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي

وَعَاقِبَةِ أَمْرِي" أَوْ قَالَ: "عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ . وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ

هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي" أَوْ قَالَ: "عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ؛ فَاصْرِفْهُ عَنِّي،

وَاصْرِفْنِي عَنْهُ،

721- بخاری ابواب صلاة الليل والدعوات ابو داؤد في الصلاة ترمذی فی الصلاة نسائی فی النکاح والتقوت فی الیوم والليلة



وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ“ قَالَ: ”وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارے کی اسی طرح تعلیم دیا کرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جب کسی شخص کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت ادا کرے۔ پھر یہ دعا کرے ”اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے مطابق تیری مدد طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو غیب کا علم رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو یہ جانتا ہے یہ معاملہ میرے حق میں، میرے دین میں، میری زندگی میں اور میری آخرت میں بہتر ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے جلد یا بدیر انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور اس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور اگر تو جانتا ہے یہ میرے حق میں، میرے دین میں، میری زندگی میں اور میرے انجام کے حق میں (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے معاملے کے جلد یا بدیر انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور مجھے بھلائی نصیب کر وہ جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اس سے راضی کر دے۔

راوی بیان کرتا ہے پھر وہ شخص اپنی حاجت کا تذکرہ کرے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الذَّهَابِ إِلَى الْعِيدِ وَعِيَادَةِ الْبَرِيضِ وَالْحَجِّ وَالْغَزْوِ وَالْجَنَازَةِ

وَنَحْوَهَا مِنْ طَرِيقٍ، وَالرَّجُوعِ مِنْ طَرِيقِ الْاٰخِرِ لِتَكْثِيرِ مَوَاضِعِ الْعِبَادَةِ

باب 98: عید کے لئے، بیمار کی عیادت کے لئے، حج کے لئے، جنگ کے لئے، جنازے کے لئے

اور اس جیسے دیگر کاموں کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا تاکہ

عبادت کے مقامات زیادہ ہو جائیں مستحب ہے

(722) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ

الطَّرِيقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

قَوْلُهُ: ”خَالَفَ الطَّرِيقَ“ يَعْنِي: ذَهَبَ فِي طَرِيقٍ، وَرَجَعَ فِي طَرِيقٍ اٰخَرَ .

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن دوسرے راستے سے واپس آیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) یہ قول ”خالف الطريق“ یعنی ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس آتے۔

(723) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ

722- اخرجہ البخاری (986)

723- اخرجہ البخاری (1575) و مسلم (1257) و ابو داؤد (1868)

طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ، دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے راستے سے اندر داخل ہوئے۔ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ اوپر والی گھاٹی کی طرف سے داخل ہوئے اور جب آپ مکہ سے باہر نکلے تو نیچے والی گھاٹی کی طرف سے باہر نکلے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الْيَمِينِ فِي كُلِّ مَا هُوَ مِنْ بَابِ التَّكْرِيمِ

باب 99: ہر معزز کام میں دائیں حصے کو پہلے کرنا مستحب ہے

كَالْوُضُوءِ وَالغُسْلِ وَالتَّمِيمِ، وَلُبْسِ الثَّوْبِ وَالنَّعْلِ وَالْخُفِّ وَالسَّرَاوِيلِ وَدُخُولِ الْمَسْجِدِ، وَالسَّوَاكِ، وَالْاِكْتِسَاحِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَقَصِّ الشَّارِبِ، وَتَنْفِ الْإِبْطِ، وَحَلْقِ الرَّأْسِ، وَالسَّلَامِ مِنَ الصَّلْوَةِ، وَالْأَكْلِ، وَالشُّرْبِ، وَالْمُصَافِحَةِ، وَاسْتِلامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ، وَالْخُرُوجِ مِنَ الْخَلَاءِ، وَالْأَخْذِ وَالْإِعْطَاءِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا هُوَ فِي مَعْنَاهُ. وَيُسْتَحَبُّ تَقْدِيمُ الْيَسَارِ فِي ضِدِّ ذَلِكَ، كَالْاِمْتِخَاطِ وَالْبِصَاقِ عَنِ الْيَسَارِ، وَدُخُولِ الْخَلَاءِ، وَالْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَخَلْعِ الْخُفِّ وَالنَّعْلِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالثَّوْبِ، وَالْاِسْتِجَاءِ وَفِعْلِ الْمُسْتَقْدِرَاتِ وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ.

جیسے وضو، غسل، تیمم، کپڑے پہننا، جوتے پہننا، موزے پہننا، شہوار پہننا، مسجد میں داخل ہونا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا، ناخن تراشنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، سر منڈوانا، نماز کے بعد سلام پھیرنا، کھانا پینا، مصافحہ کرنا، حجرِ اسود کو بوسہ دینا، بیت الخلاء سے باہر آنا، کچھ دینا اور لینا اس جیسے دیگر کام جو اسی حیثیت کے مالک ہوں۔

اور جو کام ان کے برعکس ہوں ان میں بائیں سمت کو پہلے کرنا مستحب ہے جیسے ناک صاف کرنا، بائیں طرف تھوکرنا، بیت الخلاء میں داخل ہونا، مسجد سے باہر آنا، موزے اتارنا، جوتے اتارنا، شہوار اتارنا، کپڑے اتارنا، استنجاء کرنا اور آلودگی سے متعلق وہ تمام کام جو اس سے مشابہت رکھتے ہوں۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَذَا مَا أقرأُ أَوْ كِتَابِيهِ﴾ (الحاقة: 19) الْآيَاتِ، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جس شخص کو دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا گیا تو وہ کہے گا آؤ اور اس کتاب کو پڑھ لو۔" وَقَالَ تَعَالَى:

﴿فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ﴾ (الواقعة: 8-9)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور دائیں طرف والے لوگ دائیں طرف والے لوگ کون ہیں؟ بائیں طرف والے لوگ بائیں طرف والے لوگ کون ہیں؟"

(724) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيْمَنُ

فِي شَانِهِ كُلِّهِ : فِي طُهُورِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَتَنَعُّلِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر کام دائیں طرف سے کرنا پسند تھا۔ آپ وضو کرنے میں کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔ (دائیں طرف سے آغاز کو پسند کرتے تھے)

(725) وَ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لَطُحُورِهِ وَطَعَامِهِ، وَكَانَتْ

الْيُسْرَى لِخَلَاتِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَدَى .

حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ وضو کرنے اور کھانے کے لئے تھا اور بائیں ہاتھ قضائے حاجت کے لئے اور گندگی والی چیزوں کے لئے تھا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور دیگر محدثین نے بھی دیگر اسناد کے ہمراہ روایت

کیا ہے۔

(726) وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ

زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : "أَبْدَانُ بِمِيَامِنِهَا، وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو غسل دینے والی خواتین

سے یہ فرمایا تھا دائیں طرف سے آغاز کرو اور اعضاء وضو سے آغاز کرو۔

(727) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا انْتَعَلَ

أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ . لِتَكُنَّ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تَنْعَلُ، وَآخِرُهُمَا تُنْزَعُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں طرف

سے آغاز کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے آغاز کرے۔ دایاں پاؤں پہنتے وقت پہلے ہو اور اتارتے وقت بعد میں

ہو۔

(728) وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ

لَطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ، وَيَجْعَلُ يَسَارَهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ .

724- اخرجہ احمد (9/25602) والبخاری (168) و مسلم (628) و ابو داؤد (4140) والترمذی (608) وابن ماجہ (401)

وابن حبان (5456)

726- اخرجہ البخاری (167) و مسلم (42/939) وابن حبان (3032) و ابو داؤد (4146)

727- اخرجہ مالك (1701) واحمد (3/7353) والبخاری (5856) و مسلم (2097) و ابو داؤد (4139) والترمذی (1779)

وابن حبان (5455) والبيهقي (432/2)

728- ابو داؤد ترمذی احمد کے حوالہ سے جامع صغیر نے ذرا الفاظ کے اختلاف سے روایت نقل کی۔



رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ .

♦♦ حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو کھانے پینے اور پہننے کے لئے استعمال کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دیگر امور کے لئے استعمال کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور دیگر محدثین رحمہم نے روایت کیا ہے۔

(729) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : «إِذَا لَبِسْتُمْ، وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ، فَأَبْدَأُوا بِمِائِيكُمْ»

حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم لباس پہنو اور جب وضو کرو تو دائیں طرف سے آغاز کرو۔

یہ حدیث صحیح ہے اسے امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(730) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِنْى، فَآتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِئِي وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ : «خُذْ» وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ : لَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسْكَهَ وَحَلَّقَ، نَاولَ الْحَلَّاقِ شِقَّةَ الْأَيْمَنِ فَحَلَّقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاولَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ : «أَحْلِقْ»، فَحَلَّقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ : «أَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ» .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منی تشریف لائے پھر آپ جمرہ تشریف لائے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کنکریاں ماریں۔ پھر آپ منی میں اپنی جگہ پر تشریف لائے اور وہاں آپ نے قربانی کی۔ پھر آپ نے حجام سے کہا۔ ”اتارو!“ آپ نے اپنے دائیں طرف اشارہ کیا پھر آپ نے بائیں طرف کیا پھر انہوں نے وہ بال لوگوں کو عطا کر دیئے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب آپ نے شیطان کو کنکریاں ماری اور اپنی قربانی کو قربان کر لیا اور سر منڈوانے لگے تو حجام آپ کے دائیں پہلو کی طرف بڑھا اور اس کو مونڈ دیا۔ پھر آپ نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ بال عطا کیا پھر آپ نے بائیں طرف سر کیا اور فرمایا: اسے مونڈ دو۔ حجام نے اسے مونڈ دیا تو آپ نے وہ بال حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا کیے اور فرمایا: ”اسے لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو“۔

729-اخرجه احمد (3/8660) و ابو داؤد (4141) وابن حبان (1090) وابن خزيمة (176) وابن ماجه (402)

730-اخرجه البخاري (170) ومسلم (1305) و ابو داؤد (1981) والترمذی (912)

## 2- کتاب آداب الطعام

### کھانے کے آداب کا بیان

#### بَابُ التَّسْبِيَةِ فِي أَوَّلِهِ وَالْحَمْدُ فِي آخِرِهِ

باب 100: کھانے کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا اور آخر میں الحمد للہ پڑھنا

(731) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَمِ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

(732) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى، فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ، فَلْيَقُلْ: "بِسْمِ اللَّهِ أَوْلَهُ وَأَجْرُهُ"

رواہ ابو داؤد و الترمذی، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".  
♦♦ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کچھ کھائے تو اللہ کا نام لے اگر وہ شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو درمیان میں بِسْمِ اللَّهِ أَوْلَهُ وَأَجْرُهُ (اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں اس کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی) پڑھ لے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(733) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ لِأَصْحَابِهِ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ؛ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ

731- اخرجہ احمد (10/26148) و ابو داؤد (3767) و العرمذی (1858) و النسائی (6/10112) و ابن حبان (5214)

و الطہالسی (1566) و الحاکم (4/7087) و البہقی (276/7)

732- اخرجہ احمد (5/14735) و مسلم (2018) و ابو داؤد (3765) و ابن ماجہ (3887)

733- مسلم فی الاطعمہ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، عن ابی جریر، عن ابی الزہر عن جابر

تَعَالَى عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(734) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا، لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا، فَجَانَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِضَعِّ يَدِهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَانَتْهَا يُدْفَعُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنْ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدَيْهِمَا» ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى وَآكَلَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی کھانے میں شریک ہوتے تھے تو ہم اس وقت تک ہاتھ کھانے میں نہیں ڈالتے تھے جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کا آغاز نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے میں شریک ہوئے۔ ایک بچی بہت تیزی سے آئی۔ وہ آئی اور اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر ایک دیہاتی شخص بہت تیزی سے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ بھی تھام لیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان کے لئے کھانا حلال ہو جاتا ہے اگر کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ یہ بچی آئی تھی تاکہ کھانے کو اس پر حلال کرے تو میں نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر یہ دیہاتی آیا تاکہ اس کے لئے کھانے کو حلال کر دے تو میں نے اس کا ہاتھ بھی تھام لیا۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ ان دونوں کے ہاتھ کے ہمراہ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا نام لیا اور کھانا شروع کیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(735) وَعَنْ أُمِّيَّةَ بِنِ مَخْشِي الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا، وَرَجُلٌ يَأْكُلُ، فَلَمْ يُسَمِّ اللَّهَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ، قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَوْلَاهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكَرَ

734- اخرجہ مسلم (2017) دابو داؤد (3766)

735- اخرجہ ابو داؤد (3768) والحاكم (4/7089)



اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ“

رواہ ابو داؤد والنسائی۔

◆◆ حضرت امیہ بن مخشیش رضی اللہ عنہ نے جو صحابی رسول ہیں بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اس نے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیا تھا جب ایک لقمہ باقی رہ گیا اس نے وہ منہ کی طرف لے جانے کی طرف اٹھایا تو بولا ”اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں اس کے شروع میں بھی اور آخر میں بھی“۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان اس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، لیکن جب اس نے اللہ کا نام لیا تو شیطان کے پیٹ میں جو تھا وہ اس نے قے کر دیا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(736) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَآكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَى لَكَفَّاكُم“

رواه الترمذی، وقال: ”حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“۔

◆◆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ کھانا کھا رہے تھے ایک دیہاتی آیا اور اس نے دونوں میں کھانا کھالیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے ”بسم اللہ“ پڑھ لی ہوتی تو یہ کھانا تم سب کے لئے کافی ہوتا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(737) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ، قَالَ: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُودَعٍ، وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ رَبَّنَا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

◆◆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا یعنی جب آپ کھانا کھا لیتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے ”ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جو حمد بہت زیادہ ہو یا کیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اور (وہ حمد ایسی نہ ہو) جو کفایت نہ کرے اور نہ ہی اسے (اُس کے حال پر) چھوڑا گیا ہو اور نہ ہی ہمارا پروردگار اس سے بے نیازی اختیار کرے“۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(738) وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ أَكَلَ طَعَامًا، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“

736- اخرجہ الترمذی (1858) وابن ماجہ (3264) وابن حبان (5214)

737- اخرجہ احمد (8/22364) والبخاری (5458) وابو داؤد (3849) والترمذی (3456)

738- اخرجہ الترمذی (3458) والحاکم (4/7409) وابن ماجہ (3285) واخرجہ ابو داؤد (4023)

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانا کھائے تو یہ دعا

پڑھے۔

"ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہے اور میری کسی ذاتی کوشش اور طاقت کے باوجود

یہ رزق عطا کیا ہے۔"

تو اس کے گزشتہ تمام گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

### بَابُ لَا يَعْيبُ الطَّعَامَ وَاسْتِحْبَابُ مَدْحِهِ

باب 101: کھانے میں عیب نہ نکالنا اور اس کی تعریف کرنا مستحب ہے

(739) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا جو آپ کو ناپسند ہوتا

تھا آپ اسے چھوڑ دیتے تھے۔

(740) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأَذْمَ، فَقَالُوا: مَا

عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ، وَيَقُولُ: "نِعْمَ الْأَذْمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْأَذْمُ الْخَلُّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر والوں سے سالن مانگا تو انہوں نے کہا ہمارے پاس

صرف سرکہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منگوایا آپ نے اسے کھانا شروع کیا اور فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ سرکہ بہترین

سالن ہے۔

### بَابُ مَا يَقُولُهُ مَنْ حَضَرَ الطَّعَامَ وَهُوَ صَائِمٌ إِذَا لَمْ يُفْطِرْ

باب 102: جس شخص کے سامنے کھانا پیش کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو

اور اس نے روزہ نہ توڑنا ہو تو وہ کیا کہے

(741) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دُعِيَ

739- اخرجہ البخاری (3563) و مسلم (2064) و داؤد (3763) و الترمذی (2031) و ابن ماجہ (3259) و ابن حبان

(6436)

740- اخرجہ احمد (5/14229) و مسلم (2052) و ابو داؤد (3821) و الترمذی (1839) و ابن ماجہ (3317)

741- اخرجہ مسلم (1431)

أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيُطْعَمْ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
 قَالَ الْعُلَمَاءُ : مَعْنَى ”فَلْيُصَلِّ“ : فَلْيَدْعُ، وَمَعْنَى ”فَلْيُطْعَمْ“ : فَلْيَأْكُلْ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کر لے۔ اگر وہ روزہ دار ہو تو دعا کر دے اور اگر اس نے روزہ نہ رکھا ہو تو کھالے۔  
 (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) علماء نے فرمایا ہے ”فلیصل“ کا معنی ہے دعا کرنا اور ”فلیطعم“ کا معنی ہے کہ اسے چاہئے کہ کھالے۔

بَابُ مَا يَقُولُهُ مَنْ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ فَتَبَعَهُ غَيْرُهُ

باب 103: جس شخص کو کھانے کے لئے بلایا جائے اور اس کے ساتھ دوسرا شخص بھی چلا جائے تو وہ کیا کہے

(742) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ لَهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ هَذَا تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذِنَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ رَجِعْ“ قَالَ: بَلْ أَذِنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کی دعوت کی۔ وہ کھانا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ لوگوں کے لئے تیار کیا۔ ایک اور شخص بھی ساتھ چلا گیا۔ جب آپ دروازے پر پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص ہمارے پیچھے آ گیا ہے اگر تم چاہو تو اسے اجازت دو اور اگر چاہو تو یہ واپس چلا جائے تو اس نے کہا عرض کی نہیں! یا رسول اللہ! میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ وَوَعْظِهِ وَتَأْدِيبِهِ مِنْ يُسِيءُ أَكَلَهُ

باب 104: اپنے آگے سے کھانا اس بارے میں نصیحت کرنا

اور جو شخص صحیح طریقے سے کھانا نہ کھاتا ہو تو اسے ادب سکھانا

(743) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”يَا غُلَامُ، سَمَّ اللَّهُ تَعَالَى، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

قَوْلُهُ : ”تَطِيشُ“ بِكَسْرِ الطَّاءِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ مَثْنَاءٌ مِنْ تَحْتُ، مَعْنَاهُ : تَتَحَرَّكُ وَتَمْتَدُّ إِلَى نَوَاحِي



الصَّحْفَةِ .

♦♦ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر تربیت لڑکا تھا۔ میرے ہاتھ پیالے میں گردش کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر کھاؤ، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

(امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ان کا یہ فرمانا ”تطیش“ اس میں طاء پر کسرہ ہے اور اسکے بعد یاء مثناة ہے۔ اس کا مطلب ہے: برتن کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک گھومنا۔

(744) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: ”كُلْ بِيَمِينِكَ“ قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ . قَالَ: ”لَا أَسْتَطِيعُ“ ! مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ ! فَمَا رَفَعَهَا إِلَيْ فِيهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا میں نہیں کھا سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کبھی نہیں سکو گے۔ (راوی کہتے ہیں) اس نے صرف تکبر کی وجہ سے انکار کیا تھا تو اس کے بعد وہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے منہ تک کبھی نہیں لے جا سکا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ بَيْنَ تَمَرَتَيْنِ وَنَحْوَهُمَا إِذَا أَكَلَ جَمَاعَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ رُفْقَتِهِ  
باب 105: دو کھجوریں اور اس طرح کی دیگر چیزیں اکٹھی کھانے کی ممانعت، جبکہ لوگ مل جل کر کھا رہے ہوں البتہ اگر اپنے ساتھیوں سے اجازت لی جائے (تو ایسا کرنا جائز ہے)

(745) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُهَيْمٍ، قَالَ: أَصَابَنَا عَامٌ سَنَةِ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ؛ فَرُزِقْنَا تَمْرًا، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ، فَيَقُولُ: لَا تَقَارِنُوا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ، ثُمَّ يَقُولُ: إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت جبلہ بن سہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک سال ہمیں قحط سالی لاحق ہو گئی۔ یہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے تو ہمیں کھجوریں کھانے کے لئے ملا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرے۔ اس وقت ہم کھجوریں کھا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملا کر کھانے سے منع کیا ہے اور فرمایا: ہے البتہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی سے اجازت لے (تو وہ دو کھجوریں ایک ساتھ کھا سکتا ہے)۔

744- مسلم فی الاشریہ

745- بخاری و مسلم فی الاطعمہ فی بخاری فی النظام والشرکۃ ابو داؤد ترمذی نسائی فی الولیئہ ابن ماجہ فی الاطعمہ ترمذی

## بَابُ مَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

**باب 106:** جو شخص کھانے کے باوجود سیر نہ ہوتا ہو اسے کیا پڑھنا چاہئے اور کیا کرنا چاہئے  
(746) عن وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ؟ قَالَ : "فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ" قَالُوا : نَعَمْ . قَالَ : "فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

♦♦ حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم الگ الگ کھاتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکٹھے ہو کر کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو۔ اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔  
اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَكْلِ مِنْ جَانِبِ الْقِصْعَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِهَا

**باب 107:** پیالے کے ایک طرف سے کھانا کھانے کا حکم اور درمیان میں سے کھانے کی ممانعت

فِيهِ : قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كَمَا سَبَقَ .

اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد موجود ہے آپ نے فرمایا: "اپنے آگے سے کھاؤ"۔ (متفق علیہ) جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

(747) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "الْبَرَكََةُ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ؛ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ، وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ برکت کھانے کی چیز کے درمیان میں نازل ہوتی ہے۔ اس لئے تم اسے کناروں کی طرف سے کھاؤ۔ درمیان میں سے نہ کھاؤ۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(748) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِصْعَةٌ يُقَالُ

746- اخرجہ احمد (5/6078) و ابو داؤد (3764) وابن ماجہ (3268) وابن حبان (5224)

747- اخرجہ احمد (1/2439) و ابو داؤد (3772) و الترمذی (1805) و ابن ماجہ (3277) و ابن حبان (5245) الحاكم

(4/7118) و الحمیدی (529) و البيهقي (632)

748- اخرجہ ابو داؤد (3773) و ابن ماجہ (3663) و البيهقي (283/7)

لَهَا : الْغَرَاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ ؛ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحَى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقُصْعَةِ ؛ يَعْنِي وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا ، فَالتَفُّوا عَلَيْهَا ، فَلَمَّا كَثُرُوا جَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ : مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ” إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا ، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا “ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ” كُلُّوْا مِنْ حَوْلَيْهَا ، وَدَعُّوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارِكُ فِيهَا “ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ .

”ذِرْوَتُهَا“ : أَعْلَاهَا بِكَسْرِ الدَّالِ وَضَمِّهَا .

♦♦ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ تھا جس کا نام ”غراء“ تھا اس کو چار آدمی اٹھایا کرتے تھے۔ جب چاشت کا وقت ہو جاتا اور لوگ چاشت کی نماز ادا کر لیتے تو اس پیالے کو لایا جاتا تھا۔ اس میں ”ثرید“ تیار کیا گیا ہوتا تھا۔ لوگ اس کے ارد گرد بیٹھ جایا کرتے تھے۔ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنے موڑ کر بیٹھ جاتے۔ ایک دیہاتی بولا یہ بیٹھنے کا کیا طریقہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مہربان شخص بنایا ہے۔ مجھے سرکش اور جبار نہیں بنایا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ارد گرد سے کھاؤ اور اس کے درمیان والے حصے کو رہنے دو اس میں برکت ہوگی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد نے جید اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ”ذروتھا“ ذال کسرہ اور ضمہ دونوں کے ساتھ ٹھیک ہے اس کا مطلب ہے اسکی چوٹی۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

باب 108: ٹیک لگا کر کھانا کھانے کی کراہت

(749) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا أَكُلُ مُتَكِنًا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْخَطَّابِيُّ : الْمُتَكِنُ هَاهُنَا : هُوَ الْجَالِسُ مُعْتَمِدًا عَلَى وَطْءِ سَاحَتِهِ ، قَالَ : وَارَادَ أَنَّهُ لَا يَقْعُدُ عَلَى الْوِطْءِ وَالْوَسَائِدِ كِفْعَلٍ مَنْ يُرِيدُ الْإِكْتَارَ مِنَ الطَّعَامِ ، بَلْ يَقْعُدُ مُسْتَوْفِرًا لَا مُسْتَوْطِنًا ، وَيَأْكُلُ بُلْغَةً . هَذَا كَلَامُ الْخَطَّابِيِّ ، وَأَشَارَ هَيْبَةُ إِلَى أَنَّ الْمُتَكِنَ هُوَ الْمَائِلُ عَلَى جَنْبِهِ ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

امام خطابی فرماتے ہیں: ”المتکنی“ سے مراد وہ شخص ہے جو نیچے بچھے ہوئے گدے پر ٹیک لگا کر بیٹھے۔ اس سے مراد یہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ یا گدا لگا کر نہیں بیٹھتے تھے جس طرح کہ زیادہ کھانے والے بیٹھتے ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سٹ کر بیٹھتے۔

749- أخرجه أحمد (6/18779) والبخاری (5398) و أبو داود (3769) والترمذی (830) وابن ماجه (3262) والحمیدی

(891) والدارمی (106/2) وابن حبان (5240) و ابو یعلیٰ (888) والبیہقی (49/7)



گدے پر ٹیک نہ لگاتے اور بقدر ضرورت کھاتے، یہ خطابی نے فرمایا ہے اور دیگر علماء فرماتے ہیں: ”التکلی“ کا معنی ہے: ایک پہلو کی طرف جھک جانا۔ واللہ اعلم

(750) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا مُقْعِيًا يَأْكُلُ

نَمْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”المُقْعِي“: هُوَ الَّذِي يُلْصِقُ أَلْيَتَيْهِ بِالْأَرْضِ، وَيَنْصِبُ سَاقِيَهُ.

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اکڑوں بیٹھ کر کھجور کھاتے ہوئے دیکھا ہے

”المقعی“ اس کا مطلب سرین کو زمین پر رکھ کر دونوں پنڈلیوں کو کھڑا کرنا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْأَكْلِ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ وَاسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ، وَكَرَاهَةِ مَسْحِهَا قَبْلَ لَعْقِهَا وَاسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْقِصْعَةِ وَأَخْذِ اللَّقْبَةِ الَّتِي تَسْقُطُ مِنْهُ وَأَكْلِهَا وَمَسْحِهَا بَعْدَ

اللَّعْقِ بِالسَّاعِدِ وَالْقَدَمِ وَغَيْرِهَا

باب 109: تین انگلیوں کے ساتھ کھانا مستحب ہے، انگلیوں کو چاٹنا مستحب ہے، انہیں چاٹنے سے

پہلے انہیں پونچھنا مکروہ ہے پیالے کو چاٹنا مستحب ہے اور جو لقمہ گر گیا ہو اسے اٹھا کر کھا لینا مستحب

ہے اور چاٹنے کے بعد انگلیوں کو کلائی یا پاؤں یا اس کے علاوہ کسی اور چیز سے پونچھ لینا جائز ہے

(751) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِذَا أَكَلْتَ

أَحَدَكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ أَصَابِعَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اس

وقت تک اپنی انگلیوں کو صاف نہ کرے جب تک انہیں چاٹ نہ لے یا پھر کسی سے چٹوانہ لے۔

(752) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ

بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ، فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

﴿﴾ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے ہوئے

دیکھا ہے جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے انہیں چاٹ لیا۔

(753) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بَلْعِ الْأَصَابِعِ

750- اخرجہ مسلم (2044) و ابو داؤد (3771)

751- اخرجہ البخاری (5456) و مسلم (2031) و ابن ماجہ (3269) و احمد (1/1924)

752- مسلم فی الاطعمہ، ابو داؤد، ترمذی فی المسائل، نسائی فی الولیہ

753- اخرجہ احمد (5/14943) و مسلم (2033) و الترمذی (1802) و ابن ماجہ (3279) و ابن حبان (5253) و ابن ابی

شیبہ (297/8)

وَالصَّحْفَةَ، وَقَالَ: "إِنَّكُمْ لَا تَذُرُونَ فِي آيِ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَهَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا حکم دیا ہے۔

آپ نے فرمایا: تم نہیں جانتے تمہارے کھانے میں کس جگہ میں برکت ہے۔

(754) وَعَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ، فَلْيَأْخُذْهَا

فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى، وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَذُرِي فِي آيِ طَعَامِهِ الْبَرَكَهَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ انہی سے روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھالے

اور اس پر جو کچھ لگا ہوا ہے صاف کر لے اور اسے کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے اس وقت تک صاف نہ کرے جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ کھانے میں کس جگہ میں برکت ہے۔

(755) وَعَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ

شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ، حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى، ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَذُرِي فِي آيِ طَعَامِهِ الْبَرَكَهَ"

رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: شیطان تم میں سے ہر شخص کے ہر کام میں شریک

ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کے کھانے میں بھی اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے جب کسی کا لقمہ نیچے گر جائے تو وہ اسے اٹھا لے اور اس پر جو لگا ہوا ہے صاف کر لے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب وہ فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے میں کس جگہ برکت ہے۔

(756) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا، لَعَقَ

أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ، وَقَالَ: "إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا، وَلْيَمِطْ عَنْهَا الْأَدَى، وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ" وَأَمَرْنَا أَنْ نَسَلَّتِ الْقِصْعَةَ، وَقَالَ: "إِنَّكُمْ لَا تَذُرُونَ فِي آيِ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَهَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ کھا لیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

آپ فرماتے تھے: جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے وہ اسے اٹھا لے اس پر جو لگا ہوا ہے صاف کر لے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ آپ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ پیالے کو بھی صاف کیا جائے۔

آپ فرماتے ہیں تم لوگ یہ نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے میں کس جگہ برکت ہے۔

754- مسلم في الاطعمه ابن ماجه في الاطعمه بغير ذلر اللحق

755- اخرجه مسلم (135/2033)

756- اخرجه احمد (4/12815) و مسلم (2034) والترمذى (1803) و ابو داود (3845) و ابن حبان (5249) والدارمى

(96/2) والنسالى (4/7865)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(757) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ : أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ: لَا، قَدْ كُنَّا زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ، لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلٌ إِلَّا أَكْفَنَّا، وَسَوَاعِدْنَا، وَأَقْدَامَنَا، ثُمَّ نَصَلِّيَ وَلَا نَتَوَضَّأُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت سعید بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں اس طرح کا کھانا بہت کم ملا کرتا تھا اور جب ہم اسے پالیتے تھے تو ہمارے پاس رومال نہیں ہوتے تھے۔ صرف ہماری ہتھیلیاں ہوتی تھیں یا کلائیاں ہوتی تھی یا پاؤں ہوتے تھے۔ پھر ہم نماز ادا کیا کرتے تھے اور (ازسرنو) وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

### بَابُ تَكْثِيرِ الْأَيْدِي عَلَى الطَّعَامِ

باب 110: زیادہ ہاتھوں کا کھانے پر ہونا (زیادہ افراد کا مل کر کھانا)

(758) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو کا کھانا تین آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔

(759) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے۔

### بَابُ آدَبِ الشُّرْبِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنْفُسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ وَكَرَاهَةِ التَّنْفُسِ فِيْنَاءِ

وَاسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْإِنَاءِ عَلَى الْأَيْمَنِ فَالْأَيْمَنِ بَعْدَ الْبُتْدِيِّ

باب 111: پینے کے آداب برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینا مستحب ہے

برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور برتن کو دائیں طرف والے لوگوں کو پہلے دینا مستحب ہے

757- اخرجہ البخاری (5457)

758- اخرجہ مالك (1726) والبخاری (5392) ومسلم (2058)

759- اخرجہ احمد (5/15106) ومسلم (2059) والترمذی (1820) والدارمی (100/2) وابن ماجہ (3254) وابن حبان

(5237) وابن ابی شیبہ (322/8)



(760) عن أنسٍ رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الشراب ثلاثاً. متفق عليه.

یعنی: يتنفس خارج الإناء. یعنی برتن سے باہر سانس لیتے تھے۔

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

(761) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشَرْبِ الْبَعِيرِ، وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَشْنِي وَثُلَاثَ، وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پو بلکہ ایک یا دو سانسوں میں پو اور بسم اللہ پڑھ لیا کرو جب تم پی لو تو الحمد للہ پڑھا کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(762) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

یعنی: يتنفس في نفس الإناء.

♦♦ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع کیا ہے۔

(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یعنی "برتن میں سانس لینا"۔

(763) وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه، فَشَرِبَ، ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ، وَقَالَ: "الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَوْلُهُ: "شِيبَ" أَيْ: خِلَطَ. "شِيبَ" كَمَا مَطْلَبُ هِيَ "مَلَّ" كَمَا.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔

آپ کے دائیں طرف ایک دیہاتی موجود تھا اور بائیں طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے اسے پی لیا اور پھر

760- اخرجہ احمد (4/121194) والبخاری (5631) ومسلم (2028) والترمذی (1891) وابو داؤد (3727) وابن ماجه (3416) وابن حبان (5329) والبيهقي (284/7)

761- ترمذی۔ نے اس کو حسن غریب کہا ہے۔ مصنف سے حسن کا لفظ سوا لکھا گیا ہے۔ (كذا قال الحافظ في الفتح)

762- اخرجہ احمد (8/22710) وعبدالرزاق (19584) والبخاری (153) ومسلم (267) والترمذی (1889) والنسائي (47) وابن حبان (4228) وابن ابی شیبہ (8) والبيهقي (5)

763- اخرجہ مالك في موطه (1723) واحمد (4/12122) والبخاری (2571) ومسلم (2029) وابو داؤد (3726) الترمذی (1893) وابن ماجه (3425) وابن حبان (5333) والبيهقي (285/7)

دیہاتی کو دیا اور پھر فرمایا دائیں طرف والے کا حق پہلے ہے۔

(764) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشْرَابٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاحٌ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ : "أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَذَا؟" فَقَالَ الْغُلَامُ : لَا وَاللَّهِ، لَا أُؤْتِرُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا . فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ موجود تھے۔ آپ نے دائیں طرف والے لڑکے سے کہا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں پہلے ان لوگوں کو دے دوں۔ اس لڑکے نے عرض کی، نہیں اللہ کی قسم! میں آپ کی طرف سے آنیوالے حصے میں کسی کے لئے ایثار نہیں کروں گا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

قَوْلُهُ : "تَلَّهُ" أَيُ وَضَعَهُ . وَهَذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

"تَلَّهُ" یعنی اسے رکھ (پکڑا) دیا، وہ لڑکے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الشَّرْبِ مِنْ قُرْبَةِ وَنَحْوِهَا وَبَيَانُ أَنَّهُ كَرَاهَةٌ تَنْزِيهِهِ لَا حَرَامٌ

باب 112: مشکیزے کے منہ سے یا اس طرح کی کسی اور چیز کے منہ سے پینا مکروہ ہے

اس بات کی وضاحت کہ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے مکروہ تحریمی نہیں ہے

(765) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ . يَعْنِي : أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا، وَيُشْرَبَ مِنْهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مشکیزہ کو منہ لگانے سے منع کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے اس کے منہ کو توڑ دیا جائے اور اس سے منہ لگا کر پی لیا جائے۔

(766) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ أَوْ الْقُرْبَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مشکیزہ کو منہ لگا کر پینے سے منع کیا ہے۔

(767) وَعَنْ أُمِّ ثَابِتٍ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتِ بْنِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ

764- اخرجہ احمد (4/11642) والبخاری (5625) ومسلم (2023) وابو داؤد (3720) والترمذی (1890) وعبدالرزاق

(19599) وابن حبان (5317) والبيهقي (285/7)

765- اخرجہ البخاری (2463) ومسلم (1609) واحمد (3/7706) وابو داؤد (3634) والترمذی (1353) وابن ماجه

(2335) وابن حبان (515) والبيهقي (6)

766- اخرجہ احمد (10/27518) والحميدي (354) والترمذی (1899) وابن ماجه (3423) والطبرانی (8/25)

767- اخرجہ مالك (1718) واحمد (4/11654) والترمذی (1894) وابن حبان (5326) والحاكم (4/7208) والدارمی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قَرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

وَأَمَّا قَطَعْتُهَا: لِتَحْفَظَ مَوْضِعَ فَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَبَرَّكَ بِهِ، وَتَصُونَهُ عَنِ الْإِبْتِدَالِ. وَهَذَا الْحَدِيثُ مَحْمُولٌ عَلَى بَيَانِ الْجَوَازِ، وَالْحَدِيثَانِ السَّابِقَانِ لِبَيَانِ الْأَفْضَلِ وَالْأَكْمَلِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

♦♦ سیدہ امّ ثابت کبشہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا میں اٹھ کر اس مشکیزے کی طرف بڑھی اور میں نے اس کے اس حصے کو کاٹ دیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔  
(امام نووی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اس خاتون نے اس کو اس لئے کاٹ دیا تھا تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ لگنے کی جگہ کو محفوظ کر لے اور اسے عام استعمال سے بچالے یہ حدیث اس معنی پر مذکور ہوگی تو ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سے پہلے جو حدیثیں گزری ہیں وہ زیادہ فضیلت اور زیادہ کامل ہونے کے مفہوم کے بارے میں ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

### بَابُ كَرَاهَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

باب 113: پینے کی چیز میں پھونک مارنا مکروہ ہے

(768) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ: الْقَدَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ؟ فَقَالَ: "أَهْرِقْهَا". قَالَ: إِنِّي لَا أَرَوِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: "فَابْنِ الْقَدَحَ إِذَا عَنَ فِيكَ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے ایک شخص نے عرض کی: اگر برتن میں تنکا وغیرہ نظر آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو بہا دو! وہ شخص بولا میں ایک گھونٹ کے ذریعے سیراب نہیں ہوتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پیالہ اپنے منہ سے دور کر لیا کرو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(769) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ

768- أخرجه الترمذی (1895) دابو داؤد (3728) واحد (1/1907) والحمیدی (525) والدارمی (2134) وابن ابی شیبہ

(8) وابن ماجه (3429) دابو یعلی (2402) والبیہقی (284/7) فی شعب الایمان (2004)

769- أخرجه احمد (1/1838) والبخاری (1637) ومسلم (2027) والترمذی (1889) والنسائی (2964) وابن ماجه

(3422) وابن حبان (3838) دابو یعلی (2406) والبیہقی (147/5)



أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے، برتن میں سانس لیا جائے یا

اس میں پھونک ماری جائے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ بَيَانِ جَوَازِ الشَّرْبِ قَائِمًا وَبَيَانِ أَنَّ الْأَكْمَلَ وَالْأَفْضَلَ الشَّرْبُ قَاعِدًا

فِيهِ حَدِيثُ كَبْشَةَ السَّابِقِ

باب 114: کھڑے ہو کر پینا جائز ہے اس بات کی وضاحت کہ زیادہ کامل اور افضل طریقہ بیٹھ

کر پینا ہے، اس بارے میں حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ہے

(770) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ،

فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زم زم پلایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

کھڑے ہو کر پیا۔

(771) وَعَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَابَ الرَّحْبَةِ، فَشَرِبَ

قَائِمًا، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کھلے میدان میں تشریف لائے۔ آپ نے کھڑے

ہو کر پانی پیا اور فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے جو تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(772) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَاكِلٌ وَنَحْنُ نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ چلتے پھرتے ہوئے کھا لیا

770- اخرجہ البخاری (5619) واحمد (1/583) والترمذی (210) وابو داؤد (3718) وابن حبان (1057) والبیہقی (75/1)

والنسائی (130)

771- اخرجہ البخاری (5619)

772- اخرجہ احمد (2/5879) والترمذی (1887) وابن ماجہ (2301) وابن حبان (5322) وابن ابی شیبہ (8) والدارمی

(120/2)

کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے تھے۔

(773) وَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیتے دیکھا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(774) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. قَالَ قَتَادَةَ: فَقُلْنَا لَأَنْسَ: فَلَا أَكُلُ؟ قَالَ: ذَلِكَ أَشْرٌ - أَوْ أَخْبَثٌ -

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا .

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کھانے کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا یہ زیادہ بڑا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زیادہ خبیث ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے پر ڈانٹا ہے۔

(775) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کھڑا ہو کر ہرگز نہ پیے اور جو بھول کر ایسا کرے وہ تے کر دے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ سَاقِي الْقَوْمِ الْخِرَهُمُ شُرْبًا

باب 115: پلانے والے کا سب سے آخر میں خود پینا مستحب ہے

(776) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "سَاقِي الْقَوْمِ الْخِرَهُمُ شُرْبًا"

773- اخرجہ الترمذی (1890) وابن ماجہ (2301)

774- اخرجہ احمد (4/12186) ومسلم (2024) والترمذی (1886) وابو داؤد (3717) وابن ماجہ (3424) والدارمی

(120/2) وابن حبان (5321) والبيهقي (281/7)

775- اخرجہ مسلم (2026)

776- اخرجہ احمد (8/22640) ومسلم (681) والترمذی (1901) وابو داؤد (3725) والنسائي (4/6867) وابن حبان

(5338) وابن ماجہ (3434) وابن أبي شيبة (231/8)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں ہوگا، یعنی سب سے آخر میں پیئے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ جَوَازِ الشُّرْبِ مِنْ جَمِيعِ الْاَوَانِي الطَّاهِرَةِ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَجَوَازِ الْكِرْعِ - وَهُوَ الشُّرْبُ بِالْفَمِّ مِنَ النَّهْرِ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ اِنَاءٍ وَلَا يَدٍ - وَتَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَالْاَكْلِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوهِ الْاِسْتِعْمَالِ

باب 116: سونے اور چاندی کے علاوہ ہر طرح کے برتن میں پینا جائز ہے

نہر وغیرہ میں ہاتھ ڈالے بغیر منہ لگا کر پینا جائز ہے جبکہ کوئی برتن استعمال نہ کیا گیا ہو اور ہاتھ کو استعمال نہ کیا گیا ہو۔ سونے اور چاندی کے برتن پینے، کھانے، طہارت اور ہر طرح کے استعمال کے لئے حرام ہیں۔

(III) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَخْضَبٍ مِّنْ حِجَارَةٍ، فَصَغَرَ الْمَخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ. قَالُوا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هَذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ. ۱  
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِسُلَيْمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَأَتَى بِقَدَحٍ رَحْوًا فِيهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ. قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نماز کا وقت ہو گیا جن لوگوں کے گھر قریب تھے وہ اپنے گھر چلے گئے کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کا ایک پیالہ پیش کیا گیا وہ پیالہ چھوٹا تھا۔ آپ کی ہتھیلی اس میں نہیں آ سکتی تھی (آپ کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا) تو تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ لوگوں نے دریافت کیا آپ لوگ کتنے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: 80 سے کچھ زیادہ تھے۔ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے۔

بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹتے ہوئے دیکھا تو میں نے وضو کرنے والوں کی گنتی کی تو وہ ستر سے اسی کے درمیان تھے۔

(778) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَنَا لَهُ

777- اخرجہ البخاری (169) و مسلم (2279) و الترمذی (3631) و النسائی (76)

778- اخرجہ البخاری (197)



مَاءٌ فِي تَوْرٍ مِّنْ صُفْرِ فَتَوْضًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”الصفْرُ“ : بَضْمِ الصَّادِ، وَيَجُوزُ كَسْرُهَا، وَهُوَ النَّحَّاسُ، وَ”التَّوْرُ“ : كَالْقَدْحِ، وَهُوَ بِالتَّاءِ الْمُثَنَاءِ مِنَ

فَوْقِ .

♦♦ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے آپ کی خدمت میں پیتل کے برتن میں پانی پیش کیا تو آپ نے وضو کیا۔

”الصفْر“ اس میں ص پر پیش پڑھی جائے گی اور زیر پڑھنا بھی درست ہے۔ یہ پیتل کو کہتے ہیں۔ ”التور“ پیالے کو کہتے ہیں۔

(779) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ

الْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شِنَّةٍ وَالْأَكْرَعَانَا“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

”الشَّنُّ“ : الْقِرْبَةُ .

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ آپ کے ایک ساتھی بھی تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے پاس ایسا پانی موجود ہو جو مشکیزے میں موجود ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ہم (منہ لگا کر) پی لیتے ہیں۔

”الشن“ کا مطلب ہے ”مشکیزہ“۔

(780) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ،

وَالدِّيَّاجِ، وَالشُّرْبِ فِي أَيْةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ : ”هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم، دیباچ پہننے اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ان کفار کیلئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔

(781) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ”الَّذِي يَشْرَبُ

فِي أَيْةِ الْفِضَّةِ، إِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

779- اخرجہ احمد (5/14526) والبخاری (5613) وابوداؤد (3724) وابن ماجہ (3432) والدارمی (120/2) وابن حبان (5314) وابن ابی شیبہ (8) والبیہقی (284/7)

780- اخرجہ احمد (9/3424) والدارمی (121/2) والبخاری (5426) ومسلم (2067) وابو داؤد (3723) والترمذی (1878) وابن حبان (5339) وعبدالرزاق (19928)

781- اخرجہ مالک فی موطنہ (1717) واحمد (26630) والبخاری (5634) ومسلم (2065) والطيالسي (1601) والدارمی (121/2) وابن ماجہ (4313) والطبرانی (23) وابن حبان (5341) والبیہقی (27/1)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ : "إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي أِنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ" .  
 وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ : "مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، فَإِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ" .  
 ✧✧ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص چاندی کے برتن میں پیے گا وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالے گا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، "بے شک وہ شخص جو چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا ہے یا پیتا ہے"۔  
 مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے۔

## (3) كِتَابُ اللَّبَاسِ

### لباس کا بیان

بَابُ اسْتِحْبَابِ الثَّوْبِ الْاَبْيَضِ، وَجَوَازِ الْاَحْمَرِ وَالْاَخْضَرَ وَالْاَسْوَدِ، وَجَوَازِهِ مِنْ قُطْنٍ وَكُتَّانٍ وَشَعْرٍ وَصُوفٍ وَغَيْرِهَا اِلَّا الْحَرِيرَ

باب 117: سفید کپڑے کو پہننا مستحب ہے اور سرخ، سبز (زررد) یا سیاہ کپڑے کو پہننا جائز ہے اونی، کتان کے بالوں سے بنے یا اس طرح کے اور کسی کپڑے کو پہننا جائز ہے البتہ ریشم کو پہننا جائز نہیں ہے

قَالَ اللهُ تَعَالَى :

﴿ يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُؤَارِي سَوَاتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَى ذَٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ (الأعراف : 26)، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے بنی آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور تمہاری آرائش کے لئے ہے اور پرہیزگاری کا لباس زیادہ بہتر ہے۔“

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى :

﴿ وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمْ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ ﴾ (النحل : 81) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اس نے تمہارے لئے پہناوے بنائے ہیں تاکہ تم گرمی سے بچو اور کچھ پہناوے بنائے ہیں تاکہ تم اپنی حفاظت کرو۔“

(782) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”الْبُسُؤُا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبِيَاضَ؛ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ“

782- أخرجه احمد (1/2219) وعبدالرزاق (6200) و ابو داؤد (3878) والترمذی (994) وابن ماجه (1472) وابن حبان

(5423) والبيهقي (245/3)



رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(783) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْبُسُورُ الْبَيَاضُ؛ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ"

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور صاف ہوتا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

اس حدیث کو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اور حاکم نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(784) وَعَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلے میں دیکھا ہے میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔

(785) وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قَبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ آدَمَ، فَخَرَجَ بِلَالٌ بَوْضُونَهُ، فَمِنْ نَاصِحٍ وَنَائِلٍ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءَ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقِيهِ، فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا: حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ رُكِّزَتْ لَهُ عَنزَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ لَا يَمْنَعُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"الْعَنزَةُ" بِفَتْحِ النُّونِ: نَحْوَ الْعُكَازَةِ .

♦♦ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "ابطح" کے مقام پر چڑے کے بنے ہوئے سرخ خیمے میں موجود تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے کسی کو وہ پانی مل گیا کسی کو اس کی ٹھہینیں ملیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ نے سرخ حلہ پہنا ہوا تھا۔

783- اخرجہ احمد (7/20221) والترمذی (2819) والنسائی (1895) وابن ماجہ (3567) والحاکم (1/1309)

784- بخاری باب اللباس، مسلم فی فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی

785- اخرجہ احمد (6/18787) والبخاری (187) ومسلم (503) وابو داؤد (520) والترمذی (197) والنسائی (3953) وابن

حبان (2394) وابن خزیمة (387) والحاکم (1/725) وعبدالرزاق (1806)

آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ نے وضو کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو انہوں نے  
 حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہتے ہوئے اپنے منہ کو دائیں اور بائیں طرف گھمایا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نیزہ  
 گاڑ دیا گیا۔ آپ آگے بڑھے تو اس نیزے کے دوسری طرف سے کتے اور گدھے گزر رہے تھے۔ انہیں روکا نہیں جا رہا تھا۔  
 ”العنزة“ اس میں ن پر زبر پڑھی جائے گی۔ یہ چھوٹے نیزے کو کہتے ہیں۔

(786) وَعَنْ أَبِي رَمْثَةَ رِفَاعَةَ التَّمِيمِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

◆◆ حضرت ابو رمثہ رفاعہ تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سبز لباس پہن رکھا تھا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

(787) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ

عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ

باندھا ہوا تھا۔

(788) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ، قَدْ أَرَحَى طَرْفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ .

◆◆ حضرت ابو سعید عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا میں اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ

نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور اس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

اس کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

(789) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَفَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ

بَيْضَ سَحْوَلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

786- اخرجہ احمد (2/7131) و ابو داؤد (4206) و الترمذی (2821) و النسائی (1571) و ابن حبان (5995) و ابن الجارود

(770) و الدارمی (199/2) و الطبرانی (22) و البیهقی (27/8)

787- اخرجہ احمد (5/14910) و مسلم (1358) و ابو داؤد (4076) و الترمذی (1685) و النسائی (5360) و ابن ماجہ

(3822) و ابن حبان (3722) و ابن ابی شیبہ (322/8) و ابن ابی شیبہ (422/8) و البیهقی (177/5)

788- اخرجہ احمد (6/18759) و مسلم (1359) و ابو داؤد (4077) و النسائی (5361)

789- اخرجہ احمد (10/26008) و البخاری (1264) و مسلم (941) و ابو داؤد (3151) و الترمذی (996) و النسائی (1898) و ابن ماجہ (1469)

و ابن حبان (3037) و الطحاوی (1435) و ابو یعلیٰ (4495) و عبد الرزاق (6171) و البیهقی (3)

”السَّحُولِيَّةُ“ بِفَتْحِ السِّينِ وَضَمِّهَا وَضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ : ثِيَابٌ تُنْسَبُ إِلَى سَحُولٍ : قَرْيَةٌ بِالْيَمَنِ  
”وَالْكُرْسُفُ“ : الْقَطْنُ .

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کو روئی سے بنے ہوئے تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھا۔

”السحولية“ اس میں ”س“ پر زبر اور پیش دونوں پڑھے جاسکتے ہیں۔ جبکہ ”ح“ پر پیش پڑھی جائے گی۔ یہ وہ کپڑا ہے جسے ”یمن“ کی ایک بستی ”سحول“ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔  
”الکرسف“ کا مطلب روئی ہے۔

(790) وَ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرَحَلٌ مِّنْ شَعْرِ أَسْوَدٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

”الْمِرْطُ“ بِكَسْرِ الْمِيمِ : وَهُوَ كِسَاءٌ وَ”الْمَرَحَلُ“ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ : هُوَ الَّذِي فِيهِ صُورَةُ رِحَالِ الْإِبِلِ، وَهِيَ الْأَكْوَارُ .

انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے سیاہ رنگ کی ڈیزائن والی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

”المرط“ میں ”م“ پر زبر پڑھی جائے گی یہ چادر کو کہتے ہیں۔

”المرحل“ اس میں ”ح“ ہے اور یہ اس چیز کو کہتے ہیں جس میں اونٹوں کے پالان کی شکل بنی ہوئی ہو۔ یعنی ڈیزائن بنا ہوا ہو۔

(791) وَعَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيرٍ، فَقَالَ لِي: ”أَمَعَكَ مَاءٌ؟“ قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنِّي رَاحِلَتِي فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعِيهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعِيهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزَعِ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: ”دَعَهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ“ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ : وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيْقَةُ الْكُمَيْنِ .

وَفِي رِوَايَةٍ : أَنَّ هَذِهِ الْقَضِيَّةَ كَانَتْ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ .

◆◆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک رات سفر میں شریک تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس پانی ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ اپنی سواری سے اترے اور چلے گئے۔ یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں چھپ گئے۔ آپ واپس آئے۔ میں نے برتن میں سے آپ پر پانی انڈیلا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا۔ آپ نے اوئی

790- اخرجہ احمد (9/20350) و مسلم (2081) و ابوداؤد (4032) و الترمذی (2813)

791- اخرجہ احمد (6/18214) و البخاری (182) و مسلم (274) و ابوداؤد (151) و النسائی (82) و ابن ماجہ (389)



جبہ پہن رکھا تھا۔ آپ اپنی کلائیاں اس میں سے باہر نہیں نکال سکے۔ آپ نے اپنے چپے کے نیچے سے اسے باہر نکالا پھر آپ نے اپنے دونوں بازوؤں کو دھویا اور سر کا مسح کیا۔ میں آگے بڑھا تا کہ آپ کے موزے اتاروں۔ آپ نے فرمایا انہیں رہنے دو کیونکہ میں نے انہیں وضو کی حالت میں ان موزوں میں داخل کیا تھا۔ پھر آپ نے ان دونوں موزوں پر مسح کر لیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آپ نے شامی جبہ پہن رکھا تھا جس کی آستین تنگ تھی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ واقع غزوہ تبوک کا ہے۔

## بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَمِيصِ

### باب 118: قمیص پہننا مستحب ہے

(792) عن أم سلمة رضي الله عنها، قالت: كان أحب الثياب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

القَمِيصِ -

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

◆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس میں سب سے زیادہ قمیص پسند تھی۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ صِفَةِ طَوْلِ الْقَمِيصِ وَالْكُمِّ وَالْإِزَارِ وَطَرْفِ الْعِمَامَةِ وَتَحْرِيمِ اسْبَالِ شَيْءٍ مِّنْ

ذَلِكَ عَلَى سَبِيلِ الْخِيَلَاءِ وَكَرَاهَتِهِ مِنْ غَيْرِ خِيَلَاءٍ

باب 119: قمیص کی لمبائی کا بیان، اس کی آستین، تہبند، عمامے کے کنارے کا بیان

ان میں سے کسی بھی چیز کو تکبر کے طور پر لٹکانا حرام ہے اور تکبر کے بغیر لٹکانا مکروہ ہے

(793) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدِ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ -

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(794) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ

◆ سیدہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستینیں کلائی تک تھیں۔

792- أخرجه ابوداؤد (4025) والترمذی (1762)

793- باب فضل الجوع وخشوع العيش في كزرجي.

لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ اتَعَاهَدَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خِيَلَاءٌ“  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ .

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا تہبند بھی لٹک جاتا ہے اگر میں اس کا خاص خیال رکھوں (تو ہی اس سے بچا جاسکتا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔

(795) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا۔

(796) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبِيِّنَ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ“  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کھنوں سے نیچے جو کپڑا ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔  
(797) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يَزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“ قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا أَمْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ”الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَانُ، وَالْمُنْفِقُ سَلَعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ“ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ”الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ“ .

﴿﴾ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے ساتھ کلام نہیں کرے گا ان کی طرف نظر رحمت

794- اخرجہ احمد (2/5377) والبخاری (3665) ومسلم (2058) وابو داؤد (4085) والترمذی (1783) والنسائی (5342) وابن ماجہ (3572) وابن حبان (5444) والبیہقی (243/2)

795- اخرجہ احمد (3/9014) والبخاری (5788) ومسلم (2087)

796- اخرجہ احمد (3/39941) والبخاری (5787)

797- اخرجہ احمد (8/21376) ومسلم (106) وابو داؤد (4087) والترمذی (1211) والنسائی (2526) وابن حبان (4907) والدارمی

(267/2) والطيالسي (467) وابو عوانة (40/1)

نہیں کرے گا، ان کا ترک یہ نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یہ تو بڑے بد قسمت لوگ ہیں، یہ کون ہیں؟ یا رسول اللہ! آپ نے جواب دیا: (تکبر کے طور پر کپڑا) لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر مال فروخت کرنے والا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اپنے تہبند کو لٹکانے والا۔

(798) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الْإِسْبَالُ فِي الْأَزَارِ، وَالْقَمِيصِ، وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ شَيْئًا خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ"  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، اسبال، تہبند اور شلوار سب میں ہوتا ہے اور جو شخص تکبر کے طور پر اسے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا۔  
اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور نسائی نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(799) وَعَنْ أَبِي جُرَيْجٍ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ، لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ - مَرَّتَيْنِ - قَالَ: "لَا تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى، قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: "أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضَرْفٌ فَدَعْوَتُهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِذَا أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعْوَتُهُ أَنْتَبَهَا لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفِرٍ أَوْ فَلَاحَةٍ فَصَلِّتِ رَاحِلَتَكَ، فَدَعْوَتُهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: اعْهَدْ إِلَيَّ. قَالَ: "لَا تَسْبِنَ أَحَدًا" قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا، وَلَا عَبْدًا، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا شَاةً، "وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ، إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَارْفَعِ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنَّ أَيْتَ فَالِي الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَالْإِسْبَالَ الْإِزَارَ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيَلَةِ. وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيَلَةَ؛ وَإِنْ أَمْرٌ شَتَمَكَ وَعَيْرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ، فَإِنَّمَا وَبَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

♦♦ حضرت ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے کے مطابق عمل کرتے تھے، وہ شخص جو بھی بات کہتا تھا لوگ اس کے مطابق عمل کرتے تھے میں نے دریافت کیا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے بتایا یہ اللہ - رسول ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! علیک السلام یہ بات میں نے دو مرتبہ کہی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علیک السلام نہ کہا کرو یہ مردوں کو سلام کرنے کا طریقہ ہے تم السلام علیکم کہا کرو وہ صاحب بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی:

798- أخرجه أبو داود (4094) والنسائي (5349) وابن ماجه (3576)

799- أخرجه أحمد (20657) وأبو داود (4084) والترمذی (2721)



کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس اللہ کا کہ جب تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہو تم اس سے دعا کرو تو وہ اس کو ختم کر دے گا اور جب تمہیں قحط سالی لاحق ہو تم اس سے دعا کرو تو وہ اسے ختم کر دے گا اور جب تم بے آب و گیاہ جگہ پر ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے تو تم اس سے دعا کرو وہ تمہاری سواری تمہارے پاس واپس لے آئے گا وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی کو برا نہ کہنا۔ راوی بیان کرتے ہیں اس کے بعد میں نے کسی آزاد یا غلام کو کسی بکری یا اونٹ کو برا نہیں کہا (نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ہدایت کی)

تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا اور اپنے بھائی کیساتھ یوں بات کرنا کہ تمہارا چہرہ اس کی طرف کھلا ہوا ہو یہ بات نیکی کا حصہ ہے اور اپنے تہبند کو نصف پنڈلی تک رکھنا اگر یہ نہ کر سکو تو ٹخنوں تک رکھنا اور کپڑے کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے یا اس چیز کے ہمراہ عار دلانے جس کا اسے علم ہے تو جو چیز تمہیں معلوم ہے اس کے بارے میں اسے عار نہ دلانا کیوں کہ اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(800) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيُ مَسْبِلٌ إِزَارَهُ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَذْهَبُ فَتَوَضَّأُ" فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: "أَذْهَبُ فَتَوَضَّأُ" فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ أَمْرَتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ؟ قَالَ: "إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا اس نے اپنے تہبند کو لٹکایا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا جاؤ اور وضو کرو وہ شخص گیا اور اس نے وضو کیا پھر وہ آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ وضو کرو۔ ایک دوسرے شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو وضو کا حکم دیا ہے پھر آپ خاموش بھی رہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تہبند لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جو (تکبر کے طور پر تہبند) لٹکا کر نماز پڑھتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے جو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط کے مطابق ہیں۔

(801) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ بَشْرٍ التَّغْلِبِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي - وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ - قَالَ: كَانَ بَدْمَشَقَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ، إِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ، فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ، فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ. قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ : لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ التَّقِينَا نَعْنُ وَالْعَدُوَّ، فَحَمَلَ فَلَانَ وَطَعَنَ، فَقَالَ : خُذْهَا مِنِّي، وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِيُّ، كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ؟ قَالَ : مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ . فَسَمِعَ بِذَلِكَ الْآخَرَ، فَقَالَ : مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا، فَتَنَازَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : ”سُبْحَانَ اللَّهِ؟ لَا بَأْسَ أَنْ يُوجَرَ وَيُحْمَدَ“ فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ، وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ، وَيَقُولُ : يَا أَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ، فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ لَيْبُرُكَنَّ عَلَيَّ رُكْبَتَيْهِ، قَالَ : فَمَرَّ بِمَا يَوْمًا الْآخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ، كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبُضُهَا“، ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا الْآخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ الْأَسَدِيُّ ! لَوْلَا طَوْلُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ!“ فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَعَجَلَ، فَآخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ . ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا الْآخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : ”إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَيَّ إِخْوَانِكُمْ، فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ، وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ“

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ، إِلَّا قَيْسُ بْنُ بَشِيرٍ فَاخْتَلَفُوا فِي تَوَثُّقِهِ وَتَضَعِيفِهِ، وَقَدْ رَوَى لَهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت قیس بن بشر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے وہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے ہم مجلس تھے۔ وہ فرماتے ہیں دمشق میں ایک صحابی رسول موجود تھے ان کا نام اہل بن حنظلہ تھا۔ وہ تہا رہنا پسند کرتے تھے اور بہت کم لوگوں سے ملا جلا کرتے تھے۔ وہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب اس سے فارغ ہو جاتے تو تسبیح پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ ہمارے پاس سے گزرے ہم اس وقت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ حضرت ابو الدرداء نے کہا آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس سے ہمیں فائدہ ہو اور اس سے آپ کو کوئی نقصان نہ ہو۔

تو انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی جب وہ واپس آئی تو ان میں سے ایک شخص آیا اور اس محفل میں بیٹھ گیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اس نے اپنے ساتھ موجود دوسرے شخص سے کہا آپ نے سنا جب ہمارا اور دشمن کا سامنا ہوا تو فلاں شخص نے نیزہ اٹھایا اور دشمن کو زخمی کر دیا اور بولا: اسے میری طرف سے سنبھالو میں غفاری لڑکا ہوں۔ آپ اس کے اس قول کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ تو دوسرے نے کہا میرے خیال میں اس کا اجر ضائع ہو گیا ہے۔ یہی بات ایک اور صاحب نے سنی تو انہوں نے کہا میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان دونوں کے درمیان بحث چھڑ گئی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اس شخص کو اجر دیا جائے اور اس کی تعریف کی جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اپنا سر ان کی طرف بڑھا دیا اور دریافت کیا، کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ مسلسل ان سے یہی بات پوچھتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ سوچا کہ کہیں یہ ان کے گھٹنوں پر سوار نہ ہو جائیں۔

وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہی صحابی ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس سے ہمیں فائدہ ہو اور وہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔

انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا۔ گھوڑے پر خرچ کرنے والا شخص اپنے ہاتھ کو صدقہ کی طرف بڑھانے کے مانند ہے جو ہاتھ کو پیچھے نہیں کھینچتا۔ پھر ایک مرتبہ وہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو کوئی نقصان نہ دے تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین آدمی خرم الأسدی ہے۔ اگر اس کے بال لمبے نہ ہوں اور اس کا تہبند لٹکا ہوا نہ ہو اس بات کی اطلاع حضرت خرم رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے چھڑی پکڑی اور اس کے ذریعے اپنے بال کاٹ کر کانوں تک کر لیے اور اپنے تہبند کو نصف پنڈلیوں تک اونچا کر لیا۔

ایک مرتبہ پھر وہی صحابی ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس سے ہمیں فائدہ ہو اور آپ کو کوئی نقصان نہ ہو تو انہوں نے بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس جا رہے ہو۔ تم اپنی سواریوں کو درست کر لو اور اپنے لباس کو درست کر لو۔ یہاں تک کہ تم لوگوں کے درمیان یوں ہو جیسے تل ہوتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بدزبانی اور بدتمیزی کو پسند نہیں کرتا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے البتہ اس میں قیس بن بشر نامی راوی کے مستند یا غیر مستند ہونے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

(802) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ - أَوْ لَا جُنَاحَ - فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، فَمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَمَنْ جَرَّ إِزْرَهُ بَطْرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ"  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: مسلمان کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک ہوتا ہے اور نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کوئی حرج نہیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کوئی گناہ نہیں ہے لیکن جو ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا اور جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا اللہ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(803) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِزْرِي إِسْتِرْحَاءً، فَقَالَ: "يَا عَبْدَ اللَّهِ، أَرْفَعِ إِزْرَكَ" فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ: "زِدْ" فَرَدُّتُ، فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ .

802- اخرجہ مالک (1699) و احمد (4/11028) و ابوداؤد (4093) و ابن ماجہ (3573) و الطیالسی (2228)

803- اخرجہ مسلم (2086)



فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : اِلَى اَيْنَ؟ فَقَالَ : اِلَى اَنْصَافِ السَّاقِيْنَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

﴿﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا میرا تہبند لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اپنے تہبند کو اوپر کرو۔ میں نے اسے اوپر کیا آپ نے فرمایا: اور کرو! میں نے اور کیا۔ اس کے بعد میں ہمیشہ اس کا خیال رکھتا ہوں۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا آپ نے کہاں تک اس کو اوپر کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نصف پنڈلیوں تک۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(804) وَعَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ” مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ “ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ؟ قَالَ : ” يُرْخِيْنَ شِبْرًا “ قَالَتْ : إِذَا تَنَكَّشِفُ أَقْدَامُهُنَّ . قَالَ : ” فَيُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدُنَّ “

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : ” حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ “ .

﴿﴿ انہی سے یہ روایت منقول ہے جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: خواتین اپنے دامن کے بارے میں کیا کریں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت لٹکا سکتی ہیں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس صورت میں ان کے قدم ظاہر ہو جائیں گے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایک بالشت تک لٹکا سکتی ہیں لیکن زیادہ نہ کریں۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ التَّرَفُّعِ فِي اللِّبَاسِ تَوَاضِعًا

باب 120: لباس میں تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدگی کو ترک کرنا مستحب ہے

قَدْ سَبَقَ فِي بَابِ فَضْلِ الْجُوعِ وَخَشُونَةِ الْعَيْشِ جُمْلًا تَتَعَلَّقُ بِهَذَا الْبَابِ .

اس سے پہلے بھوک کی فضیلت سے متعلق باب میں تحیات زندگی کو ترک کرنے کی فضیلت سے متعلق کچھ چیزیں گزری ہیں جو اس باب سے تعلق رکھتی ہیں

(805) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ” مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضِعًا لِلَّهِ ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ ، دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنْ آتِي حُلِّي الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا “

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : ” حَدِيثٌ حَسَنٌ “ .

﴿﴿ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع

کی خاطر اچھا لباس ترک کرے گا حالانکہ وہ اسے پہن سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں کی موجودگی میں اسے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ وہ ایمان کا جو بھی حلقہ چاہے اسے پہن سکتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

أَبَابُ اسْتِحْبَابِ التَّوَسُّطِ فِي اللَّبَاسِ وَلَا يَقْتَصِرُ عَلَى مَا  
يُزْرِي بِهِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ وَلَا مَقْصُودٍ شَرْعِيٍّ

باب 121: درمیانے درجے کے لباس پہننا مستحب ہے اور اس بارے میں ایسے لباس کو نہیں

پہننا چاہئے جس کی ضرورت نہ ہو اور نہ ہی شریعت میں اس کی اجازت ہو

(806) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
بِهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى آثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ"  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ قول نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے اس نے اپنے بندے پر جو نعمت کی ہے اس کا اثر دکھائی

اس حدیث کو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

أَبُ تَحْرِيمِ لِبَاسِ الْحَرِيرِ عَلَى الرِّجَالِ، وَتَحْرِيمِ جُلُوسِهِمْ عَلَيْهِ وَاسْتِنَادِهِمْ إِلَيْهِ  
وَجَوَازِ لُبْسِهِ لِلنِّسَاءِ

باب 122: ریشمی لباس پہننا مردوں کے لئے حرام ہے اس پر بیٹھنا بھی حرام ہے اور اس کے

ساتھ ٹیک لگانا بھی حرام ہے جبکہ خواتین کے لئے اسے پہننا جائز ہے

(807) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا  
تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ؛ فَإِنَّ مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ریشم نہ پہنو کیونکہ جو شخص دنیا میں اسے پہنے گا آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

805- اخرجہ احمد (5/15621) والترمذی (2489) والحاکم (7372)

806- اخرجہ الترمذی (2828)

807- اخرجہ البخاری (5828) ومسلم (2069) والترمذی (2826) والنسائی (5320)

(808) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: "مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ" .

قَوْلُهُ: "مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ" أَيْ: لَا نَصِيبَ لَهُ

﴿﴾ انہی سے یہ روایت منقول ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ریشم (دنیا میں) پہن لے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اسے دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آخرت میں کوئی خلاق نہ ہونے کا مطلب کوئی حصہ نہ ہونا ہے۔

(809) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دنیا میں ریشم پہن لے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔

(810) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا،

فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورِ أُمَّتِي" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ نے ریشمی کپڑا پکڑا اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا لے کر اسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا اور پھر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔ اس حدیث کو ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(811) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

"حُرْمَ لِبَاسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَيَّ ذُكُورِ أُمَّتِي، وَأَحِلٌّ لِأَنَائِهِمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" .

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ریشمی کپڑا پہننا اور سونا پہننا

808- اخرج البخاری (5835) ومسلم (2068) واحمد (2/4713) وابوداؤد (4040) وابن ماجه (3591) وابن حبان (5439) وعبدالرزاق (19929) والبيهقي (422/2)

809- اخرج البخاری (5832) ومسلم (2073) واحمد (4/13994) وابو يعلى (3930) وابن ابى شيبة (345/8) وابن حبان (5429) وابن ماجه (3588) والبيهقي (422/2)

810- اخرج احمد (1/935) وابوداؤد (4057) والنسائي (5159) وابن ماجه (3595) وابن حبان (5434) وابن ابى عمير (3561/8)

811- اخرج احمد (7/19664) والترمذی (1762) والنسائي (5163) والطحاوي (506) والطحاوي (251/4) والبيهقي (275/3)



میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال کیا گیا ہے۔

اس حدیث کو ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(812) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي أَيْتَةِ

الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيْبَاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

♦♦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے ہم سونے یا چاندی کے

برتنوں میں پی لیں اور ان میں کھائیں اور آپ نے ہمیں ریشم اور ذیباج پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ جَوَازِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِمَنْ بِهِ حِكْمَةٌ

باب 123: جس شخص کو خارش ہو اس شخص کو ریشم پہننا جائز ہے

(813) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو

ریشم پہننے کی اجازت دی تھی کیونکہ ان دونوں حضرات کو خارش تھی۔ (متفق علیہ)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ جُلُودِ النُّسُورِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا

باب 124: چمچے وغیرہ کے چمڑے پر بیٹھنا یا اس پر سوار ہونے کی ممانعت

(814) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَرَكَّبُوا الْخَزْرَاءَ

وَلَا النِّمَارَ"

حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

♦♦ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے: ریشمی کپڑے اور چمچے کے

اوپر سوار نہ ہو۔

یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے اور دیگر علماء نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(815) وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ

812- اخرجہ البخاری (5426)

813- اخرجہ احمد (4/12863) والبخاری (2919) ومسلم (2073) وابوداؤد (4056) والترمذی (1722) والنسائی (5325) وابن ماجہ (3588)

وابن حبان (5430) وابن ابی شیبہ (345/8) والطيالسي (1972) وابويطلي (3930) والبيهقي (627/3)

814- اخرجہ ابوداؤد (4129) وابن ماجہ (3656)

جُلُودِ السَّبَاعِ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدٍ صَحَاحٍ .

وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ : نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ .

♦♦ حضرت ابوالخیر رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑوں (پر بیٹھنے یا لباس) کے طور پر پہننے سے منع کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ، ترمذی رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

ترمذی شریف کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے درندوں کے چمڑوں کو بچھونے کے طور پر استعمال کریں۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا أَوْ نَعْلًا أَوْ نَحْوَهُ

باب 125: جب کوئی شخص نیا لباس یا نیا جوتا پہنے یا کوئی اور نئی چیز پہنے تو کیا پڑھے

(816) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ - عِمَامَةً، أَوْ قَمِيصًا، أَوْ رِدَاءً - يَقُولُ: "اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"

♦♦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تھے تو اس کا نام لے کر عمامہ

قمیص یا چادر پہ دعا کیا کرتے تھے۔

"اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے تو نے ہی مجھے یہ پہننے کے لئے دیا ہے میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے

اس کو بنایا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِبْتِدَاءِ بِالْيَمِينِ فِي اللِّبَاسِ

هَذَا الْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقْصُودُهُ وَذَكَرْنَا الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ فِيهِ .

باب 126: لباس میں دائیں طرف سے آغاز کرنا مستحب ہے

اس باب کا مقصود پہلے گزر چکا ہے اور ہم نے اس میں صحیح احادیث ذکر کر دی ہیں

815 - أخرجه ابوداؤد (4132) والترمذی (1777)

816 - أخرجه احمد (12248) و ابوداؤد (4020) والترمذی (1773) والحاكم (7408) وابن حبان (5420)

## 4- کتاب آداب النوم

وَالْاضْطِجَاعُ وَالْقُعُودُ وَالْمَجْلِسُ وَالْجَلِيسُ وَالرُّؤْيَا

سونے، لیٹنے، بیٹھنے، ہم نشینی اور خواب سے متعلق آداب

بَابُ مَا يَقُولُهُ عِنْدَ النَّوْمِ

باب 127: سوتے وقت کیا پڑھے؟

(817) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: "اللَّهُمَّ أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ"

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهَذَا اللفظ فِي كِتَابِ الْآدَابِ مِنْ صَحِيحِهِ .

♦♦ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تھے تو دائیں پہلو کی طرف لیٹتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اے اللہ! میں اپنی ذات تیرے سپرد کرتا ہوں اور میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور تیری طرف تکیہ کر لیا (تیری رحمت کی طرف) رغبت کرتے ہوئے اور تیری (بے نیازی) سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے مبعوث کیا ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو انہی الفاظ میں کتاب "الادب" میں نقل کیا ہے۔

(818) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا آتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأَ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، وَقُلْ وَذَكَرْ نَحْوَهُ، وَفِيهِ: "وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو وضو کرو جیسے نماز

817- اخرجه احمد (6/8611) والبخاری (427) ومسلم (2710) والبوداؤد (5046) والترمذی (3394) والنسائی (773) وابن ماجه (3876) وابو

يعلى (1668) وابن حبان (5527)



کے لئے وضو کرتے ہو۔ پھر دائیں پہلو کے بل لیٹو اور پھر یہ دعا پڑھو (راوی بیان کرتے ہیں اس کے بعد انہوں نے مذکورہ بالا دعا نقل کی) اور اس میں یہ الفاظ ہیں: ”تم ان کلمات کو اپنی آخری بات بنا لو“۔ (متفق علیہ)

(819) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤَذِّنُهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

◆◆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ جب صبح صادق ہو جاتی تو دو مختصر رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مؤذن آتا اور آپ کو بلاتا۔

(820) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: ”اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا“ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

◆◆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت اپنے بستر پر آتے تھے تو اپنا دایاں دست مبارک اپنے رخسار کے نیچے رکھتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے مرتا (سوتا) اور زندہ ہوتا (بیدار ہوتا) ہوں۔

جب آپ بیدار ہوا کرتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے ”ہر طرح کی حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں موت دینے کے بعد ہمیں زندگی دی ہے (یعنی نیند کے بعد بیدار کیا) اور اس کی بارگاہ میں اکٹھے ہونا ہے۔“

(821) وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ أَبِي: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرَجْلِهِ، فَقَالَ: ”إِنَّ هَذِهِ ضُجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ“، قَالَ: فَنَظَرْتُ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

◆◆ حضرت یعیش بن طخفہ غفاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میرے والد نے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ میں مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کسی شخص نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دی اور بولا: یہ لیٹنے کا طریقہ وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے وہ بیان کرتے ہیں جب میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

819- أخرجه احمد (9/25063) والبخاری (626) ومسلم (736) والدارمی (337/1) وابوداؤد (1335) والترمذی (440) والنسائی (1761) والکافی موطأ (264) وابن حبان (2467) والبیہقی (44/3)

820- بخاری فی الدعوات سنن الاربعہ ابوداؤد فی الادب والترمذی فی الدعوات والشمال نسائی فی الیوم واللیلہ ابن ماجہ فی الدعاء

821- أخرجه احمد (15543) وابوداؤد (5040) وابن ماجہ (3722) وقد أخرجه احمد (3/7867) والترمذی (2777) والحاکم (4/7709) وابن حبان (5549)

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(822) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى تِرَةً، وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةً" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

"التيرة": بِكسْرِ التاء المُشْتَاةِ مِنْ فَوْقٍ، وَهِيَ: النقص، وَقِيلَ: التبعة .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص کسی محفل میں بیٹھے اور اللہ کا ذکر نہ کرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اس کے لئے گناہ ہوگا اور جو شخص لیٹ جائے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس میں اس کے لئے گناہ ہوگا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے حسن اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "التيرة" اس میں ت پر زیر پڑھی جائے گی۔ اس کا مطلب کسی چیز کا کم ہونا ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا مطلب گناہ ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْإِسْتِلْقَاءِ عَلَى الْقَفَا وَوَضْعِ أَحَدِي الرَّجُلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا لَمْ يَخْفِ  
انْكَشَافَ الْعَوْرَةِ وَجَوَازِ الْقُعُودِ مُتْرَبَعًا وَمُحْتَبِيًا

باب 128: گدی کے بل چت لیٹنا اور دو پاؤں میں ایک کو دوسرے پر رکھنا جبکہ شرمگاہ کے بے پردہ ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور چوکڑی مار کر یا اکڑوں بیٹھنے کا جواز

(823) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا أَحَدِي رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا ہے آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

(824) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا . حَدِيثٌ صَحِيحٌ،  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحَةٍ .

822- إخراج الحمیدی (1158) و ابوداؤد (4865) و اخرج احمد (3/9850)

823- بخاری فی الصلاة (475) مسلم فی اللباس (2100) ابوداؤد فی الادب (4866) ترمذی فی الاستیعادان (2765) نسائی فی الصلاة (720) و ابن

حبان (5552) و الدارمی (282/2) و الحمیدی (414)

824- إخراج ابوداؤد (4850) و مسلم (680)

♦♦ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو اپنی محفل میں چوڑی مار کر بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا تھا۔  
یہ حدیث صحیح ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(825) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبًا بِيَدَيْهِ هَكَذَا، وَوَصَفَ بِيَدَيْهِ الْأَحْتَبَاءَ، وَهُوَ الْقَرْفُصَاءُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کے صحن میں دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اس طرح ”احتباء“ کیا ہوا تھا اس کے بعد انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے ”احتباء“ کر کے دکھایا۔ (راوی کہتے ہیں) اس سے مراد گھٹنوں کے بل بیٹھنا ہے۔

(826) وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدُ الْقَرْفُصَاءِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجَلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

♦♦ حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے جب میں نے نبی اکرم ﷺ کو بیٹھنے کے دوران اتنی عاجزی سے دیکھا تو میں خوف سے کانپ اٹھی۔  
اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(827) وَعَنْ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي، وَأَتَكَاتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي، فَقَالَ: ”اتَّقَعْدُ قَعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ؟“  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

♦♦ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اس طرح سے بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بائیں ہاتھ اپنی پشت پر رکھا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنی پیٹھ پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کے طریقے سے بیٹھے ہوئے ہو جن پر غضب نازل ہوا۔  
اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

## بَابُ فِي آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجَلِيسِ

825- أخرجه البخاري (6272)

826- أخرجه ابو داؤد (4847) و ابو داؤد (3070) و الترمذی (2833)

827- أخرجه ابو داؤد (4848) و الحاكم (4/7703)



## باب 129: محفل اور ہم نشینی کے آداب

(828) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلَكِنْ تَوَسَّعُوا وَتَفَسَّحُوا" وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ سے خود وہاں نہ بیٹھ جائے بلکہ تم وسعت اور کشادگی اختیار کرو۔  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے جب کوئی شخص ان کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تھا تو آپ وہاں نہیں بیٹھتے تھے۔ (متفق علیہ)

(829) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی جگہ سے اٹھے اور پھر واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(830) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا إِذَا آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي -

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ" -

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے تو اس شخص کو جہاں جگہ ملتی تھی وہاں بیٹھ جاتا تھا۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(831) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ، وَيَدَّهْنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ

828- اخرجہ احمد (2/5629) والبخاری (911) و مسلم (2177) والترمذی (2750) وعبدالرزاق (19806) وابن حبان (586) وابن ابی شیبہ (584/8) والدارمی (281/2) والبخاری (1140) والبیہقی (150/6)

829- اخرجہ احمد (3/8517) والدارمی (282/2) و مسلم (2179) وعبدالرزاق (19792) وابوداؤد (4853) وابن حبان (588) وابن ماجہ (3717) والبیہقی (233/3)

830- اخرجہ احمد (7/20983) والطیالسی (780) بخاری (1141) وابو داؤد (4825) والترمذی (2734) وابن حبان (6433) والبیہقی (231/3)

831- اخرجہ احمد (7/23786) والبخاری (883) والدارمی (362/1) وابن ماجہ (1097) وابن حبان (2776) وابن خزیمة (1763)

بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غَفَرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

◆◆ حضرت ابو عبد اللہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ممکن ہو اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرے اور تیل لگائے اور اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے اور پھر نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان علیحدگی کروا کے (درمیان میں نہ بیٹھے) اور پھر (نفل) نماز ادا کرے جو اس کے نصیب میں ہو۔ پھر وہ خاموش رہے جب امام کلام کر رہا ہو تو اس کے اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(832) وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا"  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".  
وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: "لَا يُجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا".

◆◆ حضرت عمرو بن شعيب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ دو آدمیوں کے درمیان آکر بیٹھ جائے البتہ اگر ان سے اجازت لے (تو ایسا کر سکتا ہے)

اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔  
امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھے البتہ اگر ان سے اجازت لے تو ایسا کر سکتا ہے۔

(833) وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ . وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ : أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسَطَ حَلَقَةٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ . قَالَ التِّرْمِذِيُّ : "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" .

◆◆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے وہ جو محفل کے درمیان میں آکر بیٹھے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

832 - أخرجه احمد (2/7018) و ابو داؤد (4845) و الترمذی (2761)

833 - أخرجه ابو داؤد (4826) و الترمذی (2762) و احمد (9/23436)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، ایک شخص محفل کے درمیان آ کر بیٹھ گیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ملعون ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس شخص پر لعنت کی ہے جو حلقے کے درمیان میں بیٹھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(834) وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

يَقُولُ: "خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا"

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ .

♦♦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: سب سے بہتر

مجلس وہ ہے جس میں گنجائش زیادہ ہو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے جو بخاری کی شرائط کے مطابق ہے۔

(835) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَلَسَ

فِي مَجْلِسٍ، فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا

إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس

میں فضول گفتگو زیادہ ہوتی ہو اور پھر اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے

"تو پاک ہے اے اللہ حمد تیرے لئے ہے میں یہ گواہی دیتا ہوں، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت

طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"

تو اس شخص نے اس محفل میں جو بھی غلطی کی ہوگی وہ بخش دی جائے گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(836) وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَاخِرَةَ

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ

إِلَيْكَ" فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى؟ قَالَ: "ذَلِكَ كَفَّارَةٌ لِمَا

يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ"

834- اخرجہ احمد (4/1137) والبخاری (1136) وابوداؤد (4820) والحاکم (7704)

835- اخرجہ احمد (3/10420) والترمذی (3444) وابن حبان (594) والحاکم (1/1969) وابن السنی (447) وابوداؤد (4858)

836- اخرجہ ابوداؤد (4859) والدارمی (283/2) والحاکم (1/1971)



رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِي 'الْمُسْتَدْرَكِ' مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَالَ: "صَحِيحُ الْإِسْنَاءِ".

♦♦ حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کسی محفل سے اٹھنے لگتے تھے تو یہ الفاظ ادا کیا کرتے تھے۔  
"تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے میں گواہی دیتا ہوں تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔"

ایک شخص نے بولا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے آج وہ کلمہ پڑھا جو اس سے پہلے آپ نے نہیں پڑھا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اس محفل میں جو کچھ ہوا اس کا کفارہ ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اس کو حاکم ابو عبد اللہ نے مستدرک میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا ہے اور فرمایا: ہے اس کی اسناد صحیح ہیں۔

(837) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ: "اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلِغُنَا بِهِ جَنَّاتِكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، اللَّهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا، وَانصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا تَبْلُغْ عَلْمِنَا، وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کسی محفل سے اٹھا کرتے تھے تو اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔  
"اے اللہ! اپنے خوف میں سے ہمیں بھی کچھ حصہ عطا کر جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان رکاوٹ بن جائے اور اپنی فرمانبرداری سے بھی حصہ عطا کر جو ہمیں جنت میں لے جائے اور یقین میں سے بھی حصہ عطا کر جو ہمارے لئے دنیاوی مصیبتوں کو آسان کر دے اے اللہ! ہماری سماعتوں کو بصیرت کو اور ہماری قوت کو جب تک ہم زندہ رہیں طاقت ور رکھنا اور اسے ہماری طرف سے وارث بنا دینا اور ہمارا انتقام ان لوگوں تک رکھنا جنہوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے اور جو شخص ہمارے خلاف دشمنی رکھے اس کے لئے ہمارے ساتھ مدد رکھنا اور ہمارے دین کے معاملے میں ہمیں کسی مصیبت میں مبتلا نہ کرنا اور دنیا کو ہماری سب سے بڑی خواہش نہ بنا دینا اور ہمارا مبلغ علم نہ بنا دینا اور ہمارے اوپر اس شخص کو مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے۔"

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(838) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ، إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِنْفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةٌ"

837- أخرجه الترمذی (3513) والنسائی (404) والحاکم (1/1934)

838- ابو داؤد (4855) والحاکم (1808) وادامہ (3/10827)

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی لوگ کسی محفل میں بیٹھیں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں جب وہ اٹھتے ہیں تو یوں اٹھتے ہیں جیسے مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہیں اور یہ محفل ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

(839) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ فِيهِ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ، فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✧✧ انہیں سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو لوگ کسی محفل میں بیٹھے ہوں اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو یہ ان کے لئے گناہ کا باعث ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے گا اور اگر چاہے تو بخش دے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

(840) وَعَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ، وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

وَقَدْ سَبَقَ قَرِيبًا، وَشَرَحْنَا "التِّرَةَ" فِيهِ .

✧✧ انہی کے حوالے سے یہ روایت بھی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی جگہ پر بیٹھے اور اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ اس کے لئے گناہ ہوگا اور جو شخص لیٹے اور اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے گناہ ہوگا۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اس سے کچھ پہلے یہ حدیث گزر چکی ہے اور ہم نے وہاں اس میں استعمال ہونے والے لفظ "الترة" کی وضاحت کر دی ہے۔

بَابُ الرُّؤْيَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

باب 130: خواب اور اس سے متعلق جو کچھ منقول ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿وَمَنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ (الروم: 23)

839- أخرجه الترمذی (3391) وادامہ (3/9771)

840- ابوداؤد فی آداب النوم

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کے وقت سونا ہے۔“

(841) وَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

”لَمْ يبقَ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ“ قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ”الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ“ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبوت میں سے صرف خوشخبری دینے والی چیزیں باقی رہ گئی ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا خوشخبری دینے والی چیزوں سے مراد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: سچے خواب۔

(842) وَعَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ

تَكْذِبُ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْأً مِنَ النَّبُوءَةِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِي رِوَايَةٍ: ”أَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا، أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا“ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب زمانہ قریب آجائے گا تو مومن کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے اور مومن کا خواب نبوت کا 46 واں حصہ ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سب سے زیادہ سچے خواب اس کے ہوں گے جو سب سے زیادہ سچا ہوگا۔

(843) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي

الْيَقْظَةِ - أَوْ كَأَنَّمَا رَأَى فِي الْيَقْظَةِ - لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری کے عالم میں دیکھ لے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ”وہا اس نے مجھے بیداری کے عالم میں دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

(844) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

”إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى، فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا

وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ،

فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ؛ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اسے اللہ کی حمد بیان کرنی چاہئے اور اس خواب کو بیان کر دینا چاہئے۔

841- اخرج البخاری (6990)

842- اخرج البخاری (7017) و مسلم (2663) و ابوداؤد (5019) و الترمذی (2270)

843- اخرج البخاری (110) و مسلم (6266) و ابوداؤد (5023) و ابن حبان (6051) و احمد (3/7556)

844- اخرج البخاری (6985) و الترمذی (3464) و النسائی (899) و مسلم (4/2261)



ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ خواب صرف اس کے سامنے بیان کرنا چاہئے جو شخص اسے پسند ہو اور جب اس کے برعکس خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہوگا۔ اسے اس کے شر سے پناہ مانگی چاہئے اور اس کا تذکرہ کسی سے نہیں کرنا چاہئے وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(845) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ - وَفِي رِوَايَةٍ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ - مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
"النَّفْثُ": نَفْحٌ لَطِيفٌ لَا رِيْقَ مَعَهُ .

♦♦ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سچے خواب اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور بُرے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جو کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اسے شیطان کے شر سے پناہ مانگی چاہیے تو یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔  
"النَّفْثُ" ایسی ہلکی پھونک جس کے ساتھ تھوک نہ ہو۔

(846) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہئے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی تین مرتبہ پناہ مانگی چاہئے اور جس پہلو کے بل وہ سو رہا تھا اسے تبدیل کر لینا چاہئے۔

(847) وَعَنْ أَبِي الْأَسْقَعِ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرْيِ أَنْ يَدْعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يَرَى عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

♦♦ حضرت ابو اسقع وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بڑا جھوٹا الزام یہ ہے کوئی شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرے یا اپنی آنکھ کو وہ چیز دکھائے جو اس نے نہیں دیکھی (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) یا اللہ کے رسول کے بارے میں وہ بات بیان کرے جو انہوں نے ارشاد نہیں فرمائی۔  
اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

845- اخرجہ مالک (1874) و احمد (8/22646) و البخاری (3292) و مسلم (2261) و ابن حبان (6059) و الدارمی (124/2) و الحمیدی (418) و البیہقی فی الادب (987)

846- اخرجہ مسلم (2262) و ابوداؤد (5025) و ابن حبان (3905)

847- اخرجہ احمد (5/16008) و البخاری (3509) و ابن حبان (32) و الحاكم (4/8204)

## (5) کتاب السلام

### سلام کا بیان

#### بَابُ فَضْلِ السَّلَامِ وَالْأَمْرِ بِإِفْشَائِهِ

باب 131: سلام کی فضیلت اور اسے عام کرنے کا حکم

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ﴾ (النور: 27)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! ایسے گھروں میں جو تمہارے گھر نہ ہوں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لو (اور اجازت لیتے ہوئے) انہیں سلام نہ کرو۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ﴾ (النور: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جب تم گھر میں داخل ہو تو اپنے اوپر سلام کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحیت ہوگی جو برکت والی اور پاکیزہ ہوگی۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ﴾ (النساء: 86)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جب تم سلام کرو تو جواب میں اس سے بہتر (سلام کا جواب) دو یا وہی دے دو۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ ﴾

(الذاریات: 24-25)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس ابراہیم کے پاس معزز مہمانوں کی خبر نہیں آئی جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے: سلام ہو اس نے جواب دیا: (تمہیں بھی) سلام ہو۔

(848) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

848- أخرجه احمد (2/6592) والبخاری (12) ومسلم (39) وابوداؤد (5194) والنسائی (5015) وابن ماجه (3253) وابن حبان (505)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ : "تَطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کسی شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا اسلام بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارا کھانا کھلانا اور ہر واقف اور ناواقف شخص کو سلام کرنا۔

(849) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : "لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيكَ نَفَرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحْيُونَكَ ؛ فَإِنَّهَا تَحْيِيكَ وَتَحْيِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ . فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا : السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَزَادُوهُ : وَرَحْمَةُ اللَّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کر دیا تو فرمایا جاؤ ان کو سلام کرو۔ یہ حکم ان فرشتوں کے بارے میں تھا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور تم وہ سنا جو وہ تمہیں جواب دیں گے یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا جواب دینے کا طریقہ ہوگا۔ آدم نے اسلام علیکم کہا تو ان فرشتوں نے کہا: وعلیکم السلام ورحمة اللہ علیہ۔ ان فرشتوں نے رحمة اللہ علیہ کا اضافہ کر دیا۔

(850) وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ : بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ، وَافْشَاءِ السَّلَامِ، وَابْرَارِ الْمُقْسِمِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، هَذَا لَفْظُ إِحْدَى رِوَايَاتِ الْبُخَارِيِّ .

✧✧ حضرت ابو عمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا تھا۔ بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانے کا، چھینکنے والے کو جواب دینا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام پھیلانے کا اور قسم پوری کروانا (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کی ایک روایت کے ہیں۔

(851) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُوْمِنُوا، وَلَا تُوْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوْ لَا آدُلْكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو کیا میں تمہاری ایسی چیز کی طرف رہنمائی کروں اگر تم وہ کر لو گے تو آپس میں محبت ہو جائیگی تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔

849-خرجہ احمد (3/81:77) و عبد الرزاق (19435) و البخاری (3326) و مسلم (2841) و ابن حبان (6162)

850-باب تعظیم حرمت المسلمین کے تحت تخریج آچکی۔

851-باب فضل الحب فی اللہ والحق علیہ کے تحت تخریج گزر چکی۔



(852) وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطِعُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامًا، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ"

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

﴿﴾ حضرت ابو یوسف عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا "اب لوگو اسلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھو اور اس وقت نماز ادا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔"

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

(853) وَعَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ: أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، فَيَعْدُوا مَعَهُ إِلَى السُّوقِ، قَالَ: فَإِذَا عَدَدْنَا إِلَى السُّوقِ، لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللَّهِ عَلَيَّ سَقَاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَلَا مِسْكِينٍ، وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيَّ، قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا، فَاسْتَبَعْنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَصْنَعُ بِالسُّوقِ، وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ، وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السَّلْعِ، وَلَا تَسُومُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ وَأَقُولُ: اجْلِسْ بِنَاهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَطْنٍ - وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ - إِنَّمَا نَعْدُوا مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ، فَسَلِّمْ عَلَيَّ مَنْ لَقِينَاهُ.

رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

﴿﴾ حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آتے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ انہیں ساتھ لے کر بازار کی طرف چلے جاتے تھے جب ہم بازار کی طرف جاتے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جس بھی کباڑیے یا کسی چیز کو فروخت کر نیوالے یا کسی غریب کے پاس سے گزرتے یا جس شخص کے پاس سے بھی گزرتے اسے سلام کرتے تھے۔ طفیل کہتے ہیں ایک دن میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو وہ مجھے ساتھ لے کر بازار کی طرف جانے لگے تو میں نے ان سے کہا بازار میں آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ نہ کسی فروخت کر نیوالے کے پاس ٹھہرتے ہیں نہ کوئی سامان خریدتے ہیں نہ کوئی بازی کرتے ہیں نہ بازار کی کسی محفل میں بیٹھتے ہیں میں نے کہا آپ یہیں بیٹھیں ہم بات چیت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: اوموئے راوی بیان کرتے ہیں حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا جسم موٹا تھا، ہم اس لئے جاتے ہیں تاکہ ہم ہر اس شخص سے سلام کریں جس سے ہماری ملاقات ہوتی ہے۔

اس حدیث کو امام مالک نے "موطاء" میں صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

852 - اخرجہ احمد (9/23845) والترمذی (2493) وابن ماجہ (1334) والحاکم (3/4283) والدارمی (1460)

853 - اخرجہ مالک (1793)

## بَابُ كَيْفِيَّةِ السَّلَامِ

### باب 132: سلام کا طریقہ

يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَ الْمُبْتَدِءُ بِالسَّلَامِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ . فَيَأْتِ بِضَمِيرِ الْجَمْعِ ، وَإِنْ كَانَ الْمُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَاحِدًا ، وَيَقُولُ الْمُجِيبُ : وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَيَأْتِي بِوَاوِ الْعَطْفِ فِي قَوْلِهِ : وَعَلَيْكُمْ

یہ بات مستحب ہے سلام میں آغاز کرنے والا اسلام و علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ کہے یعنی وہ جمع کا صیغہ استعمال کرے اگرچہ جس کو سلام کیا جا رہا ہے وہ اکیلا شخص ہو جو اب دینے والا شخص یہ کہے و علیکم سلام ورحمت اللہ وبرکاتہ یعنی وہ یہاں و علیکم میں عطف کے لئے ”و“ استعمال کرے گا۔

(854) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”عَشْرٌ“ ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ ، فَقَالَ : ”عِشْرُونَ“ ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ ، فَقَالَ : ”ثَلَاثُونَ“ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : ”حَدِيثٌ حَسَنٌ“ .

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور السلام علیکم کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا: پھر وہ بیٹھ گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملی ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی جواب دیا: وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملی ہیں پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا: اور جب وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(855) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”هَذَا جَبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ“ ، قَالَتْ : قُلْتُ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَهَكَذَا وَقَعَ فِي بَعْضِ رِوَايَاتِ الصَّحِيحِينَ : ”وَبَرَكَاتُهُ“ وَفِي بَعْضِهَا بِحَذْفِهَا ، وَزِيَادَةُ الثَّقَةِ مَقْبُولَةٌ . سَيِّدَةُ عَائِشَةَ صَدِيقَةٌ خَيْرٌ بَيَانُ كَرْتِي هِيَ نَبِيٌّ أكرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یہ جبریل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں سیدہ عائشہ خیر بئنا بیان کرتی ہیں میں نے جواب دیا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (متفق علیہ)

854- أخرجه ابو داؤد (5196) والتزمذی (2689) والبخاری (986) والتزمذی (2706) والنسائی (10200) والحمیدی (1162) وابن حبان

(403)

855- أخرجه البخاری (3217) ومسلم (2447) وابو داؤد (5232) والتزمذی (2693) وابن ماجہ (3696)

صحیحین کی بعض روایات میں اسی طرح منقول ہے۔ و برکاتہ اور بعض روایات میں یہ منقول نہیں ہے تاہم ثقہ راوی کا اضافہ مقبول ہوتا ہے۔

(856) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .  
وَهَذَا مَحْمُولٌ عَلَى مَا إِذَا كَانَ الْجَمْعُ كَثِيرًا

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کوئی بات کرتے تھے تو اسے تین مرتبہ دہرایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بات اچھی طرح سمجھ میں آجاتی تھی اور جب آپ کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تھے تو انہیں تین مرتبہ سلام کیا کرتے تھے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ اس صورت پر محمول ہوگا جب حاضرین کی تعداد زیادہ ہو۔

(857) وَعَنْ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ، قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهُ مِنَ اللَّبَنِ، فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنی طویل حدیث میں یہ بات بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے لئے آپ کے حصے کا دودھ رکھا کرتے تھے۔ آپ رات کے وقت تشریف لایا کرتے تھے اور آپ سلام کیا کرتے تھے۔ اس طرح کہ کسی سوئے ہوئے کو بیدار نہیں کیا کرتے تھے اور بیدار لوگوں کو آواز پہنچا دیا کرتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے اسی طرح سلام کیا جس طرح آپ کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(858) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا، وَغَضَبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ .  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

وَهَذَا مَحْمُولٌ عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَمَعَ بَيْنَ اللَّفْظِ وَالْإِشَارَةِ، وَيُؤَيِّدُهُ أَنَّ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: فَسَلَّمَ عَلَيْنَا .

◆◆ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ایک دن مسجد میں سے گزرے وہاں کچھ خواتین بیٹھی ہوئی تھیں آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے کے ذریعے انہیں سلام کیا۔

856- أخرجه البخاري (94) والترمذي (2723)

857- أخرجه مسلم (2055) والترمذي (2719) والنسائي (325)

858- أخرجه ابوداؤد (5204) والترمذي (2697) وابن ماجه (3701) والبخاري (1074)



اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔  
(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ اس صورت پر محمول ہوگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ اور اشارے دونوں سے سلام کیا۔

(859) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ"  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِنَحْوِهِ وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ". وَقَدْ ذَكَرَ بَعْدَهُ .  
☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بہترین اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔  
اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طریقے سے نقل کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔  
(860) وَعَنْ أَبِي جُرَيْجٍ الْهَجِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: "لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ؛ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَوْتَى"  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"، وَقَدْ سَبَقَ بِطَوِيلِهِ .  
☆☆ حضرت ابو جریجی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: علیک السلام یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مردوں کو سلام کرنے کا طریقہ ہے۔  
اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس سے پہلے یہ حدیث مفصل طور پر گزر چکی ہے۔

## بَابُ الْآدَابِ السَّلَامِ

### باب 133: سلام کے آداب کا بیان

(861) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .  
وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: "وَالصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل شخص بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔  
بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: چھوٹا شخص بڑے کو سلام کرے۔

860- کتاب اللباس میں تخریج گزر چکی۔

861- خرجه احمد (3/10629) والبخاری (6231) ومسلم (2160) ابوداؤد (5198) والترمذی (2703) وابن حبان (497)

(862) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ صُدِّي بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ"  
 - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ -

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ: "أَوْلَاهُمَا بِاللَّهِ تَعَالَى" قَالَ التِّرْمِذِيُّ: "هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ" -

♦♦ حضرت ابو امامہ صدیق بن عجلان الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔"

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے جید اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے، عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! دو شخص ملتے ہیں ان دونوں میں سے کسے سلام کرنا چاہئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب

-۹۰-

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِعَادَةِ السَّلَامِ عَلَى مَنْ تَكَرَّرَ لِقَاؤُهُ عَلَى قُرْبٍ بَانَ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ  
 ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَالِ، أَوْ حَالَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ وَنَحْوَهَا

باب 134: سلام کی تکرار مستحب ہے اس شخص کے لئے جس سے دوبارہ ملاقات ہو خواہ جلدی ہو جائے، یعنی وہ اندر جائے اور پھر باہر آجائے یا وہ تھوڑی دیر پہلے اندر گیا ہو یا ان دونوں کے درمیان درخت یا کوئی اور چیز آڑ بن گئی ہو

(863) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ الْمَسِيِّءِ صَلَاتِهِ: أَنَّهُ جَاءَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں غلطی کر نیوالے کی حدیث میں یہ بات روایت کرتے ہیں۔ وہ آیا اس نے نماز ادا کی پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تم واپس جاؤ اور

862- اخرج ابو داؤد (5197) الترمذی (2703)

863- اخرج البخاری (757) و مسلم (397) و ابو داؤد (856) و الترمذی (883) و ابن ماجہ (1060) و الترمذی (303) و ابن حبان (1890) و ابن خزیمہ (590) و البیہقی (122/2)

نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی وہ واپس گیا۔ اس نے نماز ادا کی پھر آیا نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا۔ یہاں تک کہ اس نے ایسا تین مرتبہ کیا۔ (متفق علیہ)

(864) وَعَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، أَوْ جِدَارٌ، أَوْ حَجْرٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا پتھر آجائے اور وہ پھر اسے ملے تو پھر اسے سلام کرے۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

### بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

باب 135: جو شخص اپنے گھر میں داخل ہو اس کے لئے سلام کرنا مستحب ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ﴾ (النور: 81)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے آپ کو سلام کرو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعا ہے جو برکت والی ہے اور پاکیزہ ہے۔"

(865) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا بُنَيَّ، إِذَا دَخَلْتَ عَلَىٰ أَهْلِكَ، فَسَلِّمْ، يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ، وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِكَ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو سلام کرو یہ تمہارے لیے برکت کا باعث ہوگا اور تمہارے گھر والوں کے لئے بھی برکت کا باعث ہوگا۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب 136: بچوں کو سلام کرنا

(866) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

864- أخرجه أبو داؤد (5200)

865- أخرجه الترمذی (2707)

866- أخرجه البخاری (6247) و مسلم (2168) و الترمذی (2705) و النسائی (330) و أبو داؤد (5202) و ابن ماجہ (3700) و ابن حبان (459)

والدارمی (276/2)



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿ ﴿ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے وہ بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کیا اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلَى زَوْجَتِهِ وَالْمَرَاةِ مِنْ مَحَارِمِهِ وَعَلَى اجْنَبِيَّةٍ وَاجْنَبِيَّاتٍ لَا يَخَافُ الْفِتْنَةَ بِهِنَّ وَسَلَامِهِنَّ بِهَذَا الشَّرْطِ

باب 137: آدمی کا اپنی بیوی کو یا عورت کا اپنے محرم رشتے دار کو یا اجنبی عورت کو یا اجنبی عورتوں کو سلام کرنا جبکہ فتنے کا اندیشہ نہ ہو اسی طرح ان خواتین کا اسی شرط کے ہمراہ سلام کرنا

(867) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ - وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ - تَأْخُذُ مِنْ أَصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي الْقَدْرِ، وَتُكْرِكُرُ حَبَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ، وَانْصَرَفْنَا، نُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتَقْدِمُهُ إِلَيْنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .  
قَوْلُهُ - "تُكْرِكُرُ" أَيْ: تَطْحَنُ .

﴿ ﴿ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمارے درمیان ایک خاتون تھیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ہمارے درمیان ایک بوڑھی عورت تھی جو چقندر کی شاخیں لے لیا کرتی تھی اور انہیں ہنڈیا میں ڈال دیتی تھی اور اس میں کچھ جو کے دانے پیس کر ڈال دیتی تھی۔ جب ہم جمعہ پڑھ کر واپس آتے تھے تو اسے سلام کیا کرتے تھے تو وہ کھانا ہمارے آگے رکھ دیا کرتی تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

"تکر کر" یعنی وہ اسے پیس لیتی تھی۔

(868) وَعَنْ أُمِّ هَانِيَةَ فَاحِشَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ . . . وَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .  
﴿ ﴿ حضرت سیدہ ام ہانیہ فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ اس وقت غسل کر رہے تھے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے پاس پردہ تان رکھا تھا۔ میں نے آپ کو سلام کیا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

(869) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ

867 - أخرجه البخاري (938) و ابو داؤد (1086) و الترمذی (525) و ابن حبان (5307) و ابن ابی شیبہ (2/106) و ابن ماجہ (1099) و الطبرانی (5787) ، الباقی (241/3)

868 - ائمہ (10/26962) و البخاری (280) و مسلم (336) و النسائی (225) و ابن ماجہ (460)

869 - أخرجه ائمہ (7621) و مسلم (2167) و ابو داؤد (5205) و الترمذی (1602) و البخاری (1103) و ابن حبان (500) و عبد الرزاق (19457) ، الباقی (203/9)

فَسَلَّمَ عَلَيْنَا .

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ"،

وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ . وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ :

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا، وَعَصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، فَأَلْوَى بِيَدِهِ  
بِالتَّسْلِيمِ .

◆◆ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے کچھ خواتین کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ امام ابوداؤد رحمہ اللہ کے ہیں۔

ترمذی کے یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک دن مسجد میں سے گزرے وہاں کچھ خواتین بیٹھی ہوئی تھیں تو آپ نے اپنے ہاتھ کے (اشارے کے) ذریعے انہیں سلام کیا۔

بَابُ تَحْرِيمِ ابْتِدَائِنَا الْكَافِرَ بِالسَّلَامِ وَكَيْفِيَةِ الرَّدِّ عَلَيْهِمْ وَاسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى  
أَهْلِ مَجْلِسٍ فِيهِمْ مُسْلِمُونَ وَكُفَّارٌ

باب 138: کافر کو پہلے سلام کرنا حرام ہے اور انہیں جواب کیسے دیا جائے گا

جس محفل میں مسلمان اور کفار موجود ہوں انہیں سلام کرنا مستحب ہے

(870) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ

وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ، فَإِذَا لَقَيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضِيقِهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام میں پہل

نہ کرو جب تمہارا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ راستے میں سامنا ہو تو انہیں زیادہ تنگ راستے پر جانے پر مجبور کرو۔۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(871) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ

أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

870- أخرجه احمد (3/7621) و مسلم (2167) و ابو داؤد (5205) و الترمذی (1602) و البخاری (1103) و ابن حبان (500) و عبدالرزاق

(19457) و البيهقي (203/9)

871- أخرجه البخاری (6258) و مسلم (2163) و ابو داؤد (5207) و الترمذی (3301) و ابن حبان (503) و النسائی (386) و الطيالسی (2069)

و احمد (4/11948)

﴿﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں 'علیکم' بولو۔

(872) وَعَنْ اسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ اخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ - عَبْدَةَ الْأَوْثَانِ - وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

﴿﴿﴾ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین جو بتوں کے پجاری تھے اور یہودی موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَفَارَقَ جُلَسَاءَهُ أَوْ جَلِيسَهُ  
باب 139: جب کوئی شخص محفل سے کھڑا ہو یا اپنے ساتھی یا ساتھیوں سے جدا ہونے لگے تو

سلام کرنا مستحب ہے

(873) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتْ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

﴿﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی محفل میں پہنچے تو سلام کرے اور جب اٹھنے لگے تو پھر سلام کرے کیونکہ پہلا دوسرے سے زیادہ حق دار نہیں ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ وَالْآدَابِ

باب 140: اجازت طلب کرنا اور اس کے آداب کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ﴾ (النور: 27)،  
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے ایمان والو! ایسے گھروں میں جو تمہارے گھر نہ ہوں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لو (اور اجازت لیتے ہوئے) انہیں سلام نہ کرو۔"

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ﴾ (النور: 59) .

872 - بخاری (4566) مسلم (1798) نسائی فی المغازی ترمذی فی الاستیعاد ان (اطراف مزی)

873 - اخرجه احمد (3/7145) وابوداؤد (5208) والترمذی (2715) والنسائی (10200) وابن حبان (494)



اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جب تمہارے بچے بالغ ہو جائیں تو وہ بھی اجازت مانگیں، جیسے اُن سے پہلے والے (یعنی بڑے) اجازت مانگتے ہیں۔“

(874) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”الاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین مرتبہ اجازت مانگی جائیگی اگر تمہیں اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ۔ (متفق علیہ)

(875) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّمَا جُعِلَ الْاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ“ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

♦♦ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اجازت لینے کا حکم اسی لیے دیا گیا ہے تاکہ (گھر میں موجود افراد پر) نگاہ نہ پڑے۔ (متفق علیہ)

(876) وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ، فَقَالَ: ءَأَلْجُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَخَادِمِهِ: ”أُخْرِجْ إِلَى هَذَا فَعَلِمَهُ الْاسْتِئْذَانُ، فَقُلْ لَهُ: قُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، ءَأَدْخُلُ؟“ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، ءَأَدْخُلُ؟ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ .

♦♦ حضرت ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے ہمیں یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ اس وقت گھر میں موجود تھے۔ انہوں نے دریافت کیا، کیا میں اندر آ جاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے کہا تم باہر اس کے پاس جاؤ اور اسے اجازت لینے کا طریقہ بتاؤ اور اسے بتاؤ کہ تم کہو، السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ اس شخص نے یہ بات سن لی، تو وہ بولا السلام علیکم! کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اندر آنے کی اجازت دی تو وہ اندر آ گیا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(877) عَنْ كِلْدَةَ بْنِ الْحَنْبَلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ

874- اخرجہ مالک (1797) احمد (1029/4/1) البخاری (6648) و مسلم (2153) و ابو داؤد (5180) و الترمذی (2۰۹۹) و ابن ماجہ (3706) و ابن حبان (5810) و الطیالسی (2164) و عبد الرزاق (19423) و البیهقی (339/8)

875- بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عبد الرزاق، 19431، داری، 197/2، ابن ابی شیبہ، 756، بخاری، اذہب مفرد، 1070، طبرانی، 5663، بیہقی، 338/8

876- اخرجہ ابو داؤد (5177) و اسنادہ صحیح .

877- صحیح الاسناد اخرجہ احمد (5/15425) و ابو داؤد (5176) و الترمذی (2719) و النسائی (4/6735)

وَلَمْ أُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ارْجِعْ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، ءَأَدْخُلُ؟"  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں اندر آیا اور میں نے سلام نہیں کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس جاؤ اور کہو السلام علیکم! کیا میں اندر آسکتا ہوں؟۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ إِذَا قِيلَ لِلْمُسْتَأْذِنِ: مَنْ أَنْتَ؟ أَنْ يَقُولُ: فَلَانٌ، فَيُسَمِّي نَفْسَهُ  
بِمَا يُعْرَفُ بِهِ مِنْ أَسْمِ أَوْ كُنْيَةٍ وَكَرَاهَةِ قَوْلِهِ: "أَنَا" وَنَحْوَهَا

باب 141: اس بات کی وضاحت: سنت یہ ہے جب اجازت دینے والا شخص دریافت کرے کہ کون ہے؟ تو آدمی جواب دے کہ فلاں ہوں، یعنی اپنا نام بتائے جس کے ذریعے اس کی پہچان ہو یا جس کنیت کے ذریعے اس کی پہچان ہوتی ہو (وہ بیان کرے) اور "میں ہوں" کہنا مکروہ ہے

(878) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الْمَشْهُورِ فِي الْأَسْرَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثُمَّ صَعَدَ بِي جِبْرِيلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، ثُمَّ صَعَدَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ وَالثَّلَاثَةَ وَالرَّابِعَةَ وَسَائِرُهُنَّ وَيُقَالُ فِي بَابِ كُلِّ سَمَاءٍ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُ: جِبْرِيلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی مشہور حدیث میں جو شب معراج کے بارے میں ہے بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر جبریل مجھے ساتھ لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اس کا دروازہ کھلویا تو دریافت کیا گیا کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جبریل! دریافت کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پھر وہ مجھے ساتھ لے کر دوسرے آسمان پر چڑھے اور اس کا دروازہ کھولنے کے لئے کہا تو دریافت کیا گیا کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جبریل دریافت کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح تیسرے چوتھے اور تمام آسمانوں پر ہر آسمان کے دروازے پر یہی پوچھا گیا کہ کون ہے تو انہوں نے جواب دیا: جبریل (متفق علیہ)

(879) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ، فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَأَانِي، فَقَالَ: "مَنْ هَذَا؟" فَقُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

878 - أخرجه أحمد (6/17850) والبخاری (3207) ومسلم (164) والسنن (774) وابن ماجه (48) وابوعبده (120/1) والبيهقي (377/2)

879 - بخاری فی الاستقراض والاستغناء فی الزکاة وترغیب فی الایمان نسائی فی الیوم واللیالی.

﴿﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک رات میں باہر نکلا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا چل رہے تھے میں نے چاند کے سائے میں چلنا شروع کر دیا۔ آپ نے مڑ کر مجھے دیکھا اور فرمایا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: ابو ذر (متفق علیہ)  
**(880)** وَعَنْ أُمِّ هَانِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ، فَقَالَ: "مَنْ هَذِهِ؟" فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴿﴾ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ اس وقت غسل کر رہے تھے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ تانا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت کیا کون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں ام ہانی ہوں۔ (متفق علیہ)

**(881)** وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَقَّقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: "مَنْ هَذَا؟" فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: "أَنَا، أَنَا!" كَأَنَّهُ كَرِهَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

﴿﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے دریافت کیا کون ہے۔ میں نے عرض کی: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں ہوں، میں ہوں، گویا آپ نے اس بات کو ناپسند کیا۔ (متفق علیہ)

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَشْبِيهِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَرَاهِيَةِ تَشْبِيهِهِ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ  
 اللَّهُ تَعَالَى وَبَيَانَ الْأَدَابِ التَّشْبِيهِ وَالْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

باب 142: چھینکنے والے کو جواب دینا جب اس نے اللہ کی حمد بیان کی ہو مستحب ہے اور جب اس نے حمد نہ بیان کی ہو تو اس وقت جواب دینا مکروہ ہے، چھینکنے کا جواب دینے کے آداب کا بیان اور جمہای وغیرہ کا حکم

**(882)** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَّابَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَّابَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

880- احمد (10/26962) والبخاری (280) ومسلم (336) والنسائی (225) وابن ماجه (460)

881- اخرجه احمد (5/14446) والبخاری (6250) ومسلم (2155) وابو داؤد (5187) والترمذی (2711) والنسائی (6/10160) وابن ماجه

(3709) وابن حبان (5808) والبيهقي (340/8)

882- اخرجه احمد (3/7602) والبخاری (3289) وابو داؤد (5028) والنسائی (214) وابن حبان (598) والطيالسي (2315) والبخاری (928)

والحاكم (4/7683)



♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمہائی کو ناپسند کرتا ہے تو جب کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو ہر مسلمان پر لازم ہے جس نے اس حمد کو سنا ہو کہ وہ اسے جواب میں کہے۔ یرحمک اللہ (اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے) جہاں تک جمہائی کا تعلق ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے تو جب کسی شخص کو جمہائی آئے جہاں تک ہو سکے وہ اسے روکنے کی کوشش کرے کیونکہ جب کوئی شخص جمہائی لیتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

(883) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالِكُمْ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

♦♦ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس کا ساتھی ”یرحمک اللہ“ کہے جب وہ اسے ”یرحمک اللہ“ کہے تو پہلے شخص کو یہ کہنا چاہئے۔ ”يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالِكُمْ“ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے معاملات درست کرے)۔

(884) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِتُوهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمِتُوهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو تم اسے جواب دو اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کرے تو تم اسے جواب نہ دو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

(885) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمِتَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُشَمِتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِتْهُ: عَطَسَ فَلَانَ فَشَمِتْتُهُ، وَعَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِتْنِي؟ فَقَالَ: «هَذَا حَمْدُ اللَّهِ، وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے چھینکا۔ آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا: اور دوسرے کو جواب نہیں دیا جس کو آپ نے جواب نہیں دیا تھا اس نے عرض کی: فلاں شخص نے چھینکا تو آپ نے اسے جواب دے دیا۔ جب میں نے چھینکا تو آپ نے جواب نہیں دیا۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ

883- اخرج البخاری (6224)

884- اخرج احمد (7/19716) و مسلم (2992)

885- اخرج احمد (4/11962) و البخاری (2621) و مسلم (2991) و ابو داؤد (5039) و ابن حبان (600) و الطیالسی (2052) و ابن ماجہ

(3713) و عبد الرزاق (19678) و الدارمی (283/2) و الحمیدی (1208)

کی حمد بیان کی تھی اور تم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہیں کی تھی۔

(886) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ، وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ. شَكَ الرَّأْوِيُّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تھے تو آپ اپنا ہاتھ یا کپڑا اپنے منہ پر رکھ لیتے تھے اور آواز کو پست کر دیتے تھے۔

راوی کو شک ہے اس میں لفظ "خَفَضَ" اور "غَضَّ" میں سے کون سا استعمال ہوا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(887) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ، فَيَقُولُ: "يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمُ". رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ".

☆☆ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک مارا کرتے تھے۔ انہیں یہ آرزو ہوتی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے یہ کہیں: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، لیکن آپ یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملات کو ٹھیک کر دے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(888) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا تَثَابَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

☆☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو جماہی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْبُصَافِحَةِ عِنْدَ الْإِقَاءِ وَبَشَاشَةِ الْوَجْهِ وَتَقْبِيلِ يَدِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَتَقْبِيلِ وَلَدِهِ شَفَقَةً وَمُعَانَقَةِ الْقَادِمِ مِنْ سَفَرٍ وَكَرَاهِيَةِ الْأُنْحَاءِ

بَابُ 143: ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور خندہ پیشانی کا مستحب ہونا

886- أخرجه أبو داؤد (5029) والترمذی (2745) وإسناده حسن

887- أخرجه أحمد (6/19603) وأبو داؤد (5038) والترمذی (2739) والنسائی (233)

888- مسلم (2995) 'أحمد (4/11889) 'أبو داؤد مگر اس میں الفاظ کا ذرا سا فرق ہے ابن ماجہ۔

کسی شخص کا کسی نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینا، اپنی اولاد پر شفقت کا اظہار کرتے ہوئے اسے بوسہ دینا، سفر سے آنے والے شخص کے گلے ملنا مستحب ہے اور جھکنا مکروہ ہے۔

(889) عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكَانَتِ الْمُصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

♦♦ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں مصافحے کا رواج تھا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(890) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ جَاءَ كُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ" وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافِحَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب اہل یمن آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔

(راوی کہتے ہیں) یہ وہ پہلے لوگ تھے جو مصافحہ کی رسم لے کر آئے تھے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(891) وَعَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافِحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا" رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

♦♦ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی دو مسلمان ملتے ہیں اور وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کی بخشش ہو جاتی ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

(892) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلُ مِمَّا يَلْقَى أَخَاهُ، أَوْ صَدِيقَهُ، أَيْنَحْنِي لَهُ؟ قَالَ: "لَا". قَالَ: أَفِيَلْتَزِمُهُ وَيَقْبَلُهُ؟ قَالَ: "لَا". قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ".

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

♦♦ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ایک شخص اپنے بھائی

889- أخرجه البخاري (2663)

890- أخرجه أبو داود (5213)

891- أخرجه أحمد (6/18572) و أبو داود (5212) و الترمذی (2727) و ابن ماجه (3703)

892- أخرجه أحمد (6/18114) و الترمذی (2742) و النسائي (4089) و ابن ماجه (3705)



سے ملتا ہے یا دوست سے ملتا ہے تو کیا وہ اس کے سامنے جھکے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں اس نے دریافت کیا، کیا وہ اس سے گلے لگا کر اسے بوسہ دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں اس نے دریافت کیا کیا وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس سے مصافحہ کرے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں!

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(893) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ: إِذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ، فَاتِيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَالَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ... فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ: فَقَبَّلَا يَدَهُ وَرِجْلَهُ، وَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحَةٍ.

✧✧ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا میرے ساتھ ان نبی کے پاس چلو وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں نے آپ سے نو نشانیوں کے بارے میں دریافت کیا، اس کے بعد پوری حدیث ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک اور قدم مبارک کو بوسہ دیا اور کہا ہم یہ گواہی دیتے ہیں آپ نبی ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی صحیح اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے۔

(894) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قِصَّةً، قَالَ فِيهَا: فَدَنُونَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک واقعے کے بارے میں فرماتے ہیں: جب ہم نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوئے تو ہم نے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔

اس حدیث کو امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(895) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، فَاتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْرُ ثُوبَهُ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: "حَدِيثٌ حَسَنٌ".

✧✧ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے، نبی اکرم ﷺ اس وقت

میرے ہاں موجود تھے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، نبی اکرم ﷺ اٹھ کر ان کی طرف گئے

893- اخرجہ احمد (2/5902) ابو داؤد (6247) والترمذی (1722) وابن ماجہ (3704) والبیہقی (101/7)

894- اخرجہ احمد (2/5902) والترمذی (1722) وابن ماجہ (3704) والبیہقی (101/7)

895- اخرجہ الترمذی (2741) اسناد ضعیف ہیں۔

آپ اپنے کپڑے کو کھینچتے ہوئے گئے۔ آپ نے انہیں گلے لگایا اور ان کو بوسہ دیا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(896) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

♦♦ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو خواہ وہ تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہو۔

(897) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَالِدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَا يَرْحَمَ لَا يَرْحَمَ!" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

♦♦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا تو اقرع بن حابس نے کہا میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی ایک کا بھی بوسہ نہیں لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔



896- باب فی بیان کثرة طرق الخیر میں تخریج مکرر چکی۔

897- اخرج البخاری (5997) و مسلم (2318) و ابوداؤد (5218) و الترمذی (1918)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

20

گلوب  
سے  
تحتیج

# صحیح بخاری شریف

جہانگیری

ترجمہ  
قدوة علماء المحققین  
زبدۃ فضلاء المدقین

ابوالعلاء محمد بن اسماعیل بن ہمام

5 جلدیں مکمل

اَدَامَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَعَالِیْہِ وَبَارَكَ اَیَّامَہِ وَیَا لَیْلِیَہِ

احادیث نبویہ کی سب سے مستند کتاب کا عام فہم، آسان، سلیس، با محاورہ ترجمہ

امام محمد رضا خان کی تعلیقات علی البخاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کا ترجمہ وضاحتی الفاظ کے ہمراہ

صحیح بخاری  
میں موجود  
• آیات و الفاظ قرآنی • صحابہ کرام کے آثار  
• تابعین و ائمہ تابعین کے اقوال • امام بخاری کی فقہی و فقہی آراء

جملہ افراد • اشخاص • قبائل • بلاد و ممالک • دیگر کی

مفصل فہرستیں پہلی مرتبہ منصفہ شہود پر

ایک ایسی خدمت جس کی عربی، فارسی، اردو میں کہیں بھی، کوئی بھی مثال نہیں پیش کی جاسکتی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شہیر برادرز  
زبیہ سنٹر، ۴۰، اڈو بازار، لاہور  
فون: 042 7246006